زبُور کی کتاب

تفسیر

(حصہ اوّل)

بنی اسرائیل کے زیرِ استعمال زبُوروں کی کتاب پر ایک نظر

مصنف :۔ ایف وؔین میک لائیڈ

مترجم :۔ عمانوایل داؤد

Light to My Path Book Distribution

Sydney Mines, NS, Canada

زبُور کی کتاب

حصہ اوّل

جملہ حقوق بحق مصنف ومترجم محفوظ ہیں

ناشر:۔ عمانوائیل داؤد

نام کتاب۔ زبور کی کتاب۔(تفسیر)

مترجم:۔ عمانوائیل دیوان

پروف ریڈنگ:۔ ثناایوب،صباافضل۔رضیہ عمانوائیل۔عروج جیسیکا

کمپوزنگ: عمانوائیل داؤد

بار۔: اوّل

پتہ۔: گاؤں ونڈالہ دیال شاہ،شاہدرہ،لاھور

برائے رابطہ:۔03351470565

Mathewforjesus7@gmail.com

تمہید

زبور کی کتاب کی تفسیر کرنے کا مقصد اِسے ایسی طرز کی تفسیر بنانا ہے جو شخصی عبادت میں بھی استعمال ہو سکے۔ یعنی میرا مقصد تو اِس کتاب کا شخصی زندگی اور خدا کے ساتھ شخصی تعلق اور رشتے کے ساتھ اِس کا عملی اطلاق بیان کرنا ہے۔ میں نے اِس کتاب میں اپنے آپ کو عالم فاضل ثابت کرنے کی کوشش نہیں کی۔ میں یہ کام اُن لوگوں کے لئے چھوڑ رہا ہوں جو مجھ سے زیادہ تعلیم یافتہ ہیں۔ میری تو صرف یہی تمنا ہے کہ قارئین کرام بائبل مقدس کے اِس اہم حصہ سے تقویت، حوصلہ افزائی، تسلی اور اطمینان پائیں۔ **اِس کتاب کے مطالعہ کے ساتھ ساتھ بائبل مقدس میں سے ہر ایک زبور کو پڑھنے کے لئے ضرور وقت نکالیں۔**

تفسیر کی یہ کتاب بائبل مقدس نہیں ہے۔ بلکہ اِس تفسیر کا مقصد تو بائبل مقدس پڑھنے والوں کی مدد کرنا ہے تا کہ وہ بائبل مقدس کو اچھے طریقہ سے سمجھ کر دُرست طور پر اِس کا شخصی اطلاق کر سکیں۔

جب آپ بائبل مقدس کے حوالہ جات اور اس کتاب میں پیش کی گئی تفسیر کو پڑھیں تو پاک روح سے کہیں کہ وہ آپ پر اُن صداقتوں کو آشکارہ کرے جو آپ دیکھنا چاہتے ہیں۔ ہر باب کے آخر پر دیئے گئے سوالات پر غور کریں اور دیئے گئے نکات اور جو کچھ آپ نے پڑھا ہے اُس کے مطابق دُعا میں وقت گزاریں۔ میرا ایمان ہے کہ پاک روح خدا کے کلام کی اِس تفسیر کو اُن لوگوں کی حوصلہ افزائی اور تقویت کے لئے استعمال کر سکتا ہے جو وقت مخصوص کر کے اِس کو پڑھیں گے اور دی گئی سچائیوں پر غور و خوص کریں گے۔ جب زبور کی کتاب کی اِس تفسیر کو پڑھیں تو خدا کو موقع دیں کہ آپ کے روّیوں، طرزِ فکر میں ایک گہرا کام کرے۔ خداوند کو موقع دیں کہ وہ آپ پر خود

کو نئے طور سے ظاہر کرے۔ میری دُعا ہے کہ خداوند اِس تفسیر کی کتاب کو اپنے لوگوں کو اپنی قربت میں لانے کے لئے استعمال کرے اور مصیبتوں کی تند و تیز ہواؤں اور طوفانوں کے تھپیڑوں میں قائم اور ثابت قدم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

مصنف

ایف وین، میک لائیڈ

زبوُر کی کتاب کا تعارف

مصنفین :۔ زبُوروں کا مجموعہ ہے۔ جس کے مختلف مصنفین ہیں۔ کئی سال پہلے اِن تمام زبوروں زبُور کی کتاب 150 کو ایک جگہ اکٹھا کر دیا گیا تھا۔

اِس کتاب میں لگ بھگ دو تہائی زبور لکھنے کا سہرا داوٗد کے سر سجتا ہے۔ دیگر مصنفین کی فہرست ذیل میں دی گئی ہے۔

مصنف	زبور
سلیمان	72,127
آصف	50,73,83
موسیٰ	90
ہیمان	88
ایتان	89
قورح کے بیٹے	42, 44, 149 ،84, 85, 87-88

پس منظر

زبور کی کتاب دو حصوں میں تقسیم کی گئی ہے۔اِس کتاب کی تقسیم واضح طور پر دیکھی جاسکتی ہے۔

کتاب اور ہر ایک کتاب میں موجود زبور

پہلی کتاب	زبور	1-41
دوسری کتاب	زبور	42-72
تیسری کتاب	زبور	73-89
چوتھی کتاب	زبور	90-106
پانچویں کتاب	زبور	107-150

اِس کتاب کی ایسی تقسیم کا کوئی واضح سبب نہیں ہے کہ کیوں اِس کو پانچ حصوں میں یوں تقسیم کیا گیاہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ ایک کے بعد دوسری اور پھر تیسری اور یوں کتابوں میں اضافہ ہوتا چلا گیا ہو۔ یہ زبور داؤد کے زمانے سے لے کر پرستش اور عبادت کے لئے استعمال ہوتے چلے آرہے ہیں۔ بعض اوقات، کسی زبور کے گانے کے لئے متعلقہ ساز کے بارے بھی ہدایت دی جاتی تھی۔ مثال کے طور پر زبور پانچ بانسری پر جبکہ زبور چھ تار دار سازوں کے ساتھ گانے کے لئے تھا۔ ظاہر ہے کہ یہ دُھنیں اپنے دَور میں بڑی مقبولیت رکھتی تھیں۔ زبُوروں کے اِس مجموعے میں کئی طرح کے آلات موسیقی بھی استعمال کئے جاتے تھے۔ ہر زُبور کے شروع میں بتایا گیا ہے کہ اِس زبور کے ساتھ کیسا ساز بجنا چاہئے۔

آج کے دَور میں کتاب کی اہمیت

زبُور کی کتاب بائبل مقدس کی سب سے ہر دلعزیز کتابوں میں سے ہے۔اِس کی وجہ زبور نویسوں کی دیانت داری اور کھرا پن بھی ہے جواِن زبوروں میں دیکھنے کو ملتا ہے۔زبور نویسوں نے اپنے اندر چلنے والی کشمکش اور دُکھ درد کو بیان کیا ہے۔زبور نویس خداوند پر اپنا توکل، بھروسہ اور فتح کو بھی بیان کرتے ہیں۔زبور نویس دُکھوں میں گزرنے والوں کے لئے تسلی اور اطمینان جبکہ زندگی کی آزمائشوں میں سے گزرنے والوں کے لئے ہدایت اور راہنمائی بیان کرتے ہیں۔زبور لکھنے والے مصنفین ہماری توجہ اور دھیان خدا پر مرکوز کرتے ہیں جو ہر طرح کے دُکھ، غم اور آزمائش پر غالب ہے۔اور جس کے منصوبے اور مقاصد ہمیشہ کامیاب ہوتے ہیں۔

مصنفین نے بڑے کھلے انداز، بڑی دیانتداری اور صاف گوئی سے اپنے دلوں کو خداوند کے حضور انڈیلا ہے۔اُنہوں نے اپنے دُکھ درد خدا کے سامنے رکھے ہیں۔وہ ہمارے لئے اِس بات کو بیان کرتے ہیں کہ اگرچہ ہمیشہ ہمیں زندگی کے مسائل کا حل نہیں ملے گا۔تو بھی ہمارا توکل اور بھروسہ خداوند پر ہی ہونا چاہئے۔ان زبوروں کا ایک عظیم ترین مرکزی خیال خداوند کی اپنے لوگوں کے لئے فکر مندی ہے۔خداوند صاحبِ جنگ، چرواہا، قلعہ اور ہماری بلکہ اُن سب کی چٹان ہے جواُس کے پاس پناہ کے لئے آتے ہیں۔خداوند ہی ساری ستائش اور پرستش کے لائق ہے۔وہی اپنے بچوں کی فریاد پر کان لگاتا ہے۔وہ ایسا خدا نہیں جو بہت دُور کسی جگہ پر رہتا ہے بلکہ وہ اُن سب کے قریب ہے جواُس سے محبت رکھتے،اُس کے حضور دُعا کرتے اور اُس پر توکل اور بھروسہ رکھتے ہیں۔وہ اپنے بچوں کو معاف کرتا اور اپنے ساتھ اُن کی رفاقت اور شراکت کو پھر سے بحال کر دیتا ہے۔

زبوُروں کی کتاب اِس گہری قربت اور رفاقت کو بھی بیان کرتی ہے جو خدا اپنے لوگوں کے ساتھ رکھنا چاہتا ہے۔ خدا کے بچوں کے شک بھرے سوالات اُس کے لئے کسی طرح سے بھی پریشانی کا باعث نہیں ہیں۔ اُس کے بچوں کی بے وفائی اُس کی محبت کو تبدیل نہیں کر پاتی۔ وہ دل خدا کی خوشنودی کا باعث ہوتے ہیں جو اُس کے بھوکے پیاسے اور اپنے گناہوں پر پچھتاتے ہیں۔ زبوُر کی کتاب پرستش اور ستائش کی کتاب ہے۔ یہ کتاب اِس روئے زمین پر زندگی کے نشیب و فراز کو منکشف کرتی اور ساتھ ہی یہ بھی بیان کرتی ہے کہ کس طرح خدا ہر طرح کے حالات و واقعات میں اپنی شفقت، محبت اور ترس کو ظاہر کرتا ہے۔

صادق کی برکت

اِس باب کوپڑھنے سے قبل زبور 1 بغورپڑھیں

پہلا زبور "مبارک" کے ساتھ شروع ہوتا ہے۔ لفظ "مبارک" ایک خوشحال اور خوبصورت صورتحال کو بیان کرتا ہے۔ کئی دفعہ ہم کسی مبارک حالی کو دُنیوی چیزوں کے ساتھ ملادیتے ہیں۔ اگرچہ اِس میں جسمانی برکات اور دُنیوی چیزیں شامل ہو سکتی ہیں۔ تاہم یادرکھیں کہ برکت صرف مال ودولت اور جسمانی اور دُنیوی چیزوں کی موجودگی کا نام نہیں ہے۔ یہاں پر جس مبارک حالی اور خوشحالی کا ذکر کیا گیا ہے وہ ہے زندگی اور ذہن کی صورتحال۔ وہ شخص جسے

مبارک کہا گیا ہے وہ شخص شادمان اور مطمئن ہوتا ہے۔ اُس کی زندگی بھرپور اور بامقصد زندگی ہوتی ہے۔ ایسے شخص کے دل میں کثرت کی شادمانی ہوتی ہے اور یہ خوشی و خُرمی اُس کے دل اور جان سے ایک دھارے کی مانند بہتی نظرآتی ہے۔

وہ دُنیا جس میں ہم رہتے ہیں اِسے ایسی برکت اور خوشحالی اور مبارک حالی کی ضرورت ہے۔ آج بہت سے لوگ زندگی کے مقصد اور معنی جاننے کی جستجو میں لگے ہوئے ہیں۔ وہ اِس زندگی میں جس خوشحالی اور مبارک حالی کی تلاش میں ہیں وہ بڑے گھر، بہت بڑے بنک اکاؤنٹس، اور مہنگی ترین کاروں میں نہیں پائی جاتی۔ مال ودولت اُس خوشحالی اور مبارک حالی کو خرید نہیں سکتی۔ حتیٰ کہ روحانی سرگرمیاں پوری دُنیا کے مردوزن کی زندگیوں میں پائے جانے والے خلا کو پورا نہیں

کر سکتے۔ کلیسیائیں آج ایسے لوگوں سے بھری ہوئی ہیں جنہوں نے آج تک اِس مبارک حالی اور کثرت کی زندگی کا تجربہ نہیں کیا جس کا ذکر زبور نویس پہلے زبور میں کرتا ہے۔

مبارک حالی ہماری زندگیوں میں حقیقی شادمانی کو لاتی ہے۔ غور کریں کہ زبور نویس ہمیں مبارک شخص کے تعلق سے پانچ چیزیں بتاتا ہے

پہلی آیت، مبارک شخص شریروں کی صلاح پر نہیں چلتا۔ جب زبور نویس شریروں کی بات کرتا ہے، تو وہ ایسے لوگوں کا ذکر کر رہا ہے جو خدا کی راہوں پر نہیں چلتے۔ شریر نہ تو خدا کی شریعت پر کان لگاتے ہیں اور نہ ہی اُنہیں اپنی زندگیوں کے لئے خدا کے منصوبے سے کوئی سروکار ہوتا ہے

مبارک حال شخص بدکاروں اور بے دینوں کی مشورت اور صلاح کے مطابق نہیں چلتا۔ شریروں کی صلاح میں چلنے کا مطلب ہے کہ آپ خدا اور اُسکے مقصد سے بہت دُور زندگی بسر کر رہے ہیں۔ یہاں پر دانستہ طور پر ایک فیصلہ کیا جا رہا ہے۔ مبارک شخص وہ ہوتا ہے جس نے خدا اور اُس کے مقاصد اور منصوبوں کا طالب ہونے کا چناؤ کر لیا ہوتا ہے۔ اور اِس چناؤ کے تحت وہ اِس بات کا فیصلہ کر لیتا ہے کہ وہ کسی طور پر بے دینوں اور شریروں کو موقع نہیں دے گا کہ اُس کی زندگی میں کسی طرح سے مداخلت کریں۔ خدا کے مقصد کی تابعداری میں زندگی بسر کرتے ہوئے اِس مبارک حالی اور خوشحالی کا تجربہ کیا جا سکتا ہے۔ بے دین لوگوں کی مشورت معقول دکھائی دے سکتی ہے۔ کئی دفعہ ایسے وقت بھی ہوتے ہیں جب خدا کی راہیں سمجھ سے بالاتر دکھائی دیتی ہے۔ تصور کریں کہ اگر دانی ایل اِس طرح سے کہہ رہا ہے۔ "یہ بات میری سمجھ سے بالاتر ہے کہ میں بادشاہ کی ناراضگی مول لے کر شیروں کی ماند میں پھینکا جاؤں۔ پس میرا خیال ہے کہ میں دُعا کرنا بند کر دوں۔" تصور کریں کہ مقدس پولس رسول یہ کہہ رہا ہے۔ "یہ تو کوئی بات نہ ہوئی

کہ میں یروشلیم میں گرفتاری دے دُوں۔یوں خدمت کاساراکام ٹھپ ہو جائے گا۔پس یہی بہتر ہے کہ یروشلیم ہی نہ جاؤں۔"لیکن خدا کےاِن بندوں نے خدا کی آواز سننے کا چناؤ کیا۔خواہ یہ سب کچھ اُن کی سمجھ سے باہر تھاتو بھی اُنہوں نے تابعداری کی راہ اختیار کی۔اُنہوں نے اپنے دوست احباب کی مشورت پر بھی کان نہ لگایا۔اُنہوں نے اپنے گناہ آلودہ دل کی حکمت پر بھی توجہ نہ دی۔اِس مبارک حالی کو جاننے کے لئے جس کا ذکر زبور نویس یہاں پر کر رہاہے،۔ہمیں خدا کی تابعداری کرتے ہوئے دشمن کے قہر و غضب کا سامنا بھی کرناپڑے گا۔

دوسری بات۔ مبارک شخص وہ ہوتاہے جو خطاکاروں کہ راہ میں کھڑانہیں ہوتا۔کھڑے ہونے سے مراد ٹھہرنا اور رُکے رہنا ہے۔

باالفاظ دیگر،کسی بھی شخص کواس مبارک حالی کو جاننے کے لئے جس کا ذکر یہاں پر زبور نویس کر رہاہے،خطاکاروں کی راہ سے دُور رہناہو گا۔کیونکہ مبارک لوگ خطاکاروں کی بُرائی میں اُن کا ساتھ نہیں دیتے۔مبارک لوگ اُن لوگوں کی رفاقت میں رہنااور کسی بھی بات میں خطاکاروں کے شریک کار ہونے میں خوشی محسوس نہیں کرتے وہ کسی طور پر بھی بُرائی سے لطف اندوز نہیں ہوتے۔وہ گناہ کواُسی طور پر دیکھتے ہیں جیسے خداگناہ کو دیکھتاہے۔اور جب خداملول ہوتاہے تووہ بھی ملول(رنجیدہ)ہوتے ہیں۔مبارک لوگ بدکاروں اور شریروں کے ساتھ رفاقت میں خوشی محسوس نہیں کرتے۔مبارک شخص خود کوایسے لوگوں سے الگ ہی رکھتاہے۔

تیسری بات،مبارک شخص ٹھٹھابازوں کی مجلس میں نہیں بیٹھتا۔بہت سے لوگ اعلانیہ طور پر خدا کی راہوں کو ٹھٹھوں میں اُڑاتے ہیں۔ایسے لوگ خدا کی راہوں پر چلنے والوں پر تنقید کرتے ہیں۔میرے اپنے تجربہ کے مطابق،میں یونیورسٹی کے مذہبی پروفیسر صاحبان سے مل چکاہوں،

جو ایسے لوگوں کا تمسخر اُڑاتے ہیں، جو یسوع مسیح کے وسیلہ سے شخصی نجات پر یا پھر خدا کے الہامی کلام، بائبل مقدس پر ایمان رکھتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ایسے مذہبی مفکرین مذہبی باتیں بھی کریں لیکن باطن میں وہ خدا کے کلام کی سچائیوں کے خلاف ہی ہوتے ہیں۔ عہدِ عتیق میں، فریسی حضرات بھی تو ایسے ہی لوگ تھے۔ اگرچہ وہ خود کو مذہبی اور روحانی لوگ سمجھتے تھے۔ لیکن خداوند یسوع مسیح کے وسیلہ سے سرانجام پانے والے مقصد اور منصوبے کی مخالفت کرتے تھے۔ ٹھٹھا بازوں کی رفاقت میں کوئی برکات، مبارک حالی اور خوشحالی نہیں ہو سکتی۔ وہ لوگ جو اِس زبور کی مبارک حالی اور برکت کو جاننا چاہتے ہیں، لازم ہے کہ خدا اور اُس کے کلام کو سنجیدگی سے قبول کر لیں۔

دوسری آیت میں، زبور نویس ہمیں بتاتا ہے کہ مبارک شخص کی خوشنودی خدا کی شریعت میں ہوتی ہے۔ خوشنودی کا معنی ہے، کسی چیز سے خوش ہونا یا کسی چیز کا دل سے خواہشمند ہونا۔ اس متن میں بہت سی چیزوں کا ذکر کرنے کی ضرورت ہے۔

ہو سکتا ہے کہ خدا کی شریعت میں خوشنودی کو مبارک حالی کے پھل کے طور پر دیکھا جائے نہ کہ مبارک ہونے کی ایک شرط کے طور پر۔ بالفاظ دیگر، کسی بھی مبارک شخص کی صفات یہ ہوتی ہے کہ وہ خدا کی شریعت میں خوش رہتا ہے۔ سچائی کو دیکھنے کے لئے خدا نے اُن کی آنکھوں کو کھول دیا ہے۔ اور ساتھ ہی اُن کو یہ دیکھنے کے لئے روحانی بصارت اور فہم عطا کیا ہے تا کہ وہ اِس سچائی میں زندگی بسر کرنے کی خوشی کو بھی جان سکیں۔

ہم اِس بات پر بھی غور کریں گے "خوشنودی" ایک مضبوط لفظ ہے۔ کیونکہ اس میں جذبات اور دل شامل ہوتا ہے۔ مبارک شخص وہ ہوتا ہے جو شرعی تقاضوں سے آگے تک جاتا ہے۔ اور دل کی

گہرائیوں سے دلی خوشی کے ساتھ تابعداری کی زندگی بسر کرتا ہے۔ یہ مبارک حالی کا پھل ہے۔ وہ لوگ جو تابعداری کی خوشی کو دریافت کر چکے ہیں، اب وہ اس برکت اور مبارک حالی کا تجربہ کر رہے ہیں جس کا ذکر اس زبور میں مصنف کر رہا ہے۔

آخری بات، دوسری آیت میں، زبور نویس ہمیں بتاتا ہے کہ مبارک شخص دن رات خدا کی شریعت پر توجہ اور دھیان رکھتا ہے۔ ایک ایسے شخص کی تصویر ذہن میں آتی ہے جو ایک کمرے میں بند دن رات بائبل مقدس کے مطالعہ میں مصروف عمل رہتا ہے۔ لیکن ایسا کچھ بھی تو نہیں ہے۔ خدا کے کلام پر غور و فکر کے کئی ایک طریقہ کار ہیں۔ ہم اپنے دن کا آغاز اپنی تقویت کے لیے اُس کے وعدوں پر غور و خوص سے کر سکتے ہیں۔ اور موقع دے سکتے ہیں کہ ہمارے ہر قدم پر یہ کلام ہمارے لئے باعثِ برکت ہو۔ ہمیں دُعا کے ساتھ اِس پر غور فکر کرنا ہوگا کہ دن بھر جس طرح کے حالات و واقعات سے ہمارا سامنا ہوتا ہے اُس کا اُن پر شخصی طور پر کیسے اطلاق ہوتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وقتی طور پر جس مشکل کا ہمیں سامنا ہے اُس پر ہمارے دل خدا کے وعدوں کے لئے شادمانی سے بھر جائیں۔ ہو سکتا ہے کہ آنے والے وقت میں ہم پیچھے مڑ کر دیکھیں تو ہمارے دل شکر گزاری اور ستائش سے بھر جائیں کہ کس طرح ہمارا خدا ہم سے وفادار رہا۔ خدا کے کلام پر دُعا کے ساتھ ایسی غور و فکر ایماندار کی زندگی میں بڑی برکت کا باعث ہوتی ہے۔ اس طریقہ سے آپ آسمانی باپ کے دل کی آواز کو سن سکتے اور اُس کے مقصد اور منصوبے آپ پر منکشف ہوتے ہیں۔ یہ سارا کچھ خدا کی گہری قربت اور رفاقت میں جانے کا باعث ہوتا ہے

تیسری آیت ہمیں بتاتی ہے کہ مبارک شخص ندی کنارے لگائے گئے درخت کی مانند ہوتا ہے۔ ایسا درخت موسم خزاں میں بھی سرسبز رہتا ہے۔ چونکہ اس کی جڑیں گہری ہوتی ہے اور یہ پانی کی ندی سے پانی لیتا رہتا ہے۔ ہم یہ پہلے ہی دیکھ چکے ہیں کہ مبارک شخص خدا کی شریعت میں مسرُور

رہتا ہے۔ وہ دن رات خدا کی شریعت پر دھیان اور توجہ مرکوز رکھتا ہے۔ وہ خدا کے کلام میں موجود وعدوں سے سیر اب ہوتا رہتا اور قوت اور تقویت پاتا رہتا ہے۔ اچھی زمین میں لگے ہونے کی وجہ سے وہ اپنے خدا کی شریعت سے تقویت پاتا رہتا ہے۔ مبارک حالی اور خدا کے کلام سے برکت پانے میں ایک گہرا تعلق پایا جاتا ہے۔ خدا کا کلام ایماندار کے لئے حوصلہ افزائی کا باعث ہوتا ہے۔ خدا کا کلام مشکل وقتوں میں اُسے سنبھالے رہتا ہے۔ اور جس راہ پر اُسے جانا ہوتا ہے اُس کی راہنمائی بھی کرتا ہے۔ وہ ایماندار جو تابعداری اور فرمانبرداری کی زندگی بسر کرتا ہے خدا کا روح اُس کو تقویت دینے اور اُسے تازگی دینے میں خوشی محسوس کرتا ہے۔ پاک روح ایسے ایماندار کو فضل، رُوح کی نعمتوں اور کئی ایک برکتوں سے معمور کرتا ہے تاکہ وہ واقعی ایک با برکت ایماندار ہو۔

لیکن شریر ایسے نہیں، چوتھی آیت میں، شریر کا موازنہ بھوسے، سوکھی گھاس اور پتوں سے کیا گیا ہے جسے ہوا اُڑا لے جاتی ہے۔ بھوسہ، (گھاس پھوس، اور پتے) جو کہ اناج سے الگ ہونے کے بعد باقی رہ جاتے ہیں، کسان کے کسی کام کے نہیں ہوتے۔ کسان اُن پر کوئی توجہ اور دھیان نہیں دیتا۔ بھوسہ ہوا میں اُڑتا رہتا ہے اور ہوا جدھر چاہے اُسے لے اُڑاتی ہے۔ زبور نویس ایک شریر کو ایسے ہی بھوسے سے تشبیہ دیتا ہے۔ زبور نویس شریروں کو اِس لئے بھوسے سے تشبیہ نہیں دیتا کہ وہ بادشاہی کے کسی کام کے نہیں ہوتے بلکہ اس لئے بھی اُن کو بھوسے سے تشبیہ دیتا ہے کیونکہ اُن کی زندگی بھوسے کی مانند بے ثبات ہوتی ہے۔ ایسے لوگوں کی زندگی بے ثبات اور بے بنیاد ہوتی ہے۔ بھوسہ ایک جگہ سے دوسری جگہ اُڑتا پھرتا ہے۔ بھوسے کی کوئی جڑ اور بنیاد نہیں ہوتی جبکہ درخت کی جڑیں ایک جگہ مضبوط اور قائم ہوتی ہیں۔ بھوسے کو ندی کے ٹھنڈے پانی سے کوئی تقویت نہیں ملتی۔ کیونکہ بھوسہ کسی بھی حیات بخش منبع اور ذریعہ سے پیوستہ نہیں ہوتا۔ یہ ایک

جگہ سے دوسری جگہ بے منزل بے ٹھکانہ اُڑتا رہتا ہے، ایسا طرزِ زندگی اپنانے والا شخص کسی بھی قسم کے تحفظ اور سکون اور آرام سے بے بہرہ ہوتا ہے۔ ایسی زندگی اُس ٹھوس بنیاد سے محروم ہوتی ہے۔ جو صرف اور صرف خدا اور اُس کا کلام ہی فراہم کر سکتا ہے۔

روزِ عدالت، بدکار قائم نہ رہ سکیں گے۔ کہنے کا یہ مطلب نہیں کہ اُن کی عدالت نہ ہو گی بلکہ اُن کے کھڑے اور قائم رہنے کے لئے کوئی بنیاد نہ ہو گی۔ اُن کے پاس اپنے دفاع کے لئے کچھ نہ ہو گا۔ اُن پر فردِ جرم کا عائد ہونا یقینی ہے۔ وہ راستبازوں کے ساتھ نہ رہ سکیں گے۔

زبور نویس اپنے قارئین کو یہ بات باور کراتے ہوئے اس زبور کو ختم کرتا ہے کہ خدا ہی راستبازوں کا نگہبان، حامی اور ناصر ہو گا۔ لیکن بدکار تباہ ہو جائیں گے۔ شریروں کے لئے کوئی اُمید نہیں ہے۔

مبارک شخص وہ ہوتا ہے جس نے خدا کی شریعت میں خوشی و خُرمی کو حاصل کر لیا ہوتا ہے۔ ہمیں یہ سمجھ لینے میں بہت احتیاط سے کام لینا ہو گا کہ صرف خدا کی شریعت کی تابعداری سے ہی ہم مبارک حالی کا تجربہ حاصل کر پائیں گے۔ پہلا زبور ہمیں یہ سکھا رہا ہے کہ تابعداری اور فرمانبرداری ایک برکت ہے۔ مبارک شخص وہ ہوتا ہے جو اس لئے تابعداری نہیں کرتا کہ اُسے خدا سے برکت ملے گی۔ بلکہ مبارک شخص وہ ہوتا ہے جو خدا کی تابعداری اور بھروسے کے رشتہ میں پیوستہ اور قائم رہتے ہوئے کثرت کی برکات کو حاصل کر رہا ہوتا ہے۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ جس مبارک حالی کا زبور نویس یہاں پر ذکر کر رہا ہے کیا وہ دنیوی اور مادی برکات لینے کے تعلق سے ہے یا پھر ذہن کی اُس حالت سے اِس کا تعلق ہے جو خدا میں گہری تسلی اور اُس کے مقاصد میں شادمانی محسوس کرتی ہے۔؟ کیا آپ کو کبھی ایسا تجربہ ہوا ہے؟

☆۔ برکت اور جائیداد و املاک میں کیا تعلق اور رشتہ ہوتا ہے؟

☆۔ برکت پانے کے لئے تابعداری کرنے اور بابرکت ہونے کے نتیجہ میں تابعدار ہونے میں کیا فرق پایا جاتا ہے؟

☆۔ زبور نویس بیان کرتا ہے کہ ایک راستباز شخص کی خوشنودی خدا کی شریعت میں ہوتی ہے، اِس سے ہمیں اپنے ساتھ خدا کے رشتے اور تعلق کے لئے خدا کے دل کے بارے میں کیا پتہ چلتا ہے؟

☆۔ خدا کا کلام کس طرح آپ کے لئے تقویت اور تسلی کا باعث ہوا ہے؟

☆۔ کیا ایسا ممکن ہے کہ ہم سب کچھ کھو کر بھی اپنی زندگی میں بابرکت اور مبارک رہیں کیونکہ ہم نے خدا اور اُس کے کلام سے وفاداری کی راہ اپنائے رکھی؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔خدا سے توفیق مانگیں کہ آپ اکثر و بیشتر خدا کے پاک کلام پر غور وخوص کر سکیں۔خدا سے کہیں کہ اُس کا کلام دن بھر آپ کے ذہن میں گھومتا رہے۔

☆۔خداوند کے کسی ایسے وعدے کے لئے اُس کی شکر گزاری کرنے کے لئے کچھ وقت نکالیں جو واقعی آپ کے لئے بڑی اہمیت، معنی اور مفہوم رکھتا ہے۔

☆۔خدا کی شریعت میں مسرور اور شادمان رہنے کے لئے خدا سے فضل، توفیق اور قوت مانگیں۔

☆۔خدا سے کسی بھی ایسی چیز سے منہ موڑنے کے لئے توفیق مانگیں جو آپ کی زندگی میں اُس کے منصوبے سے بالکل متضاد اور برعکس ہے۔

☆۔خداوند سے دُعا کریں کہ آپ اُس کے ساتھ گہری قربت اور مکمل تابعداری کی خوشی کو دیکھ سکیں۔

طیش میں آنے والی قومیں، بادشاہی کرنے والا خداوند

اِس باب کوپڑھنے سے قبل زبور2بغور پڑھیں

کیاآپ نے کبھی خبریں پڑھ کر دُنیاکی صورتحال پر حیرت اور تعجب کااظہار کیاہے؟ کیاآپ نے تعجب کیاہے کہ خدااِس برائی اور ابتری میں کہاں ہے؟ اگرایساہے توپھر آپ ہی وحدایسے شخص نہیں ہیں جوایسی اُلجھن کاشکارہیں۔ بہت عرصہ پہلے زبورنویس نے اپنے دَور میں بدلتے حالات و واقعات پراپنی مایوسی اور پریشانی کااظہار کیاتھا۔

اُس نے اپنے زبورکاآغازایک سوال سے کیا۔ ‘‘قومیں کس لئے طیش میں ہیں اور لوگ کیوں باطل خیال باندھتے ہیں؟’’یوں لگتاہے کہ زبورنویس کے ذہن میں قوموں کے تعلق سے ایک منصوبہ افشاہورہاہے۔ دوسری آیت ہمیں بتاتی ہے کہ دُنیاکے بادشاہ خداونداوراُس کے ممسوح کے خلاف نبردآزماہورہے تھے۔

انگریزی ترجمہ بمطابق این آئی وی میں لفظ‘‘ممسوح’’پرزوردیاگیاہے۔اِس سے ہمیں یہ اشارہ ملتاہے کہ یہ اصطلاح خداوندیسوع کی طرف اشارہ کرتی ہے۔یونانی لفظ۔"مسیح"کالفظی معنی ہے "ممسوح"وہ قومیں خدااوراُس کے مقاصداور منصوبوں کے خلاف نبردآزماہورہی تھیں۔ایسی صورتحال سے خداسے محبت کرنے والوں اوراُن لوگوں کی زندگی اجیرن ہوگئی جوخداکی خدمت کرناچاہتے تھے۔ یہاں پراستعمال ہونے والے الفاظ بہت عجیب دکھائی دیتے ہیں۔ قوموں نے خداوند کے خلاف سازش کی اور خداوند کے خلاف نبردآزماہوئے۔ یہاں پر کوئی معمولی واقعہ

پیش نہیں آرہا۔ بلکہ یہاں پر تو خدااور اُس کے کلام کے اصولوں کے خلاف دانستہ طور پر کھڑے ہونے کی کوشش کی جارہی ہے۔ ہم سمجھ سکتے ہیں کہ اِس ساری صورتحال کے پیچھے شیطان کی کارستانیاں متحرک ہیں۔

زبورنویس خدا کے مقاصد کی مخالفت کو دیکھتا ہے۔ قومیں کہہ رہی تھیں۔ "آؤ ہم اُن کے بندھن توڑ ڈالیں اور اُن کی رسیاں اپنے اُوپر سے اُتار پھینکیں" یہ بندھن اور رسیاں کیا ہیں؟ اِس تعلق سے ایک بحث پائی جاتی ہے۔ اچھا ہے کہ اِس بات کو غیر قوموں کے تناظر سے دیکھا جائے۔ یہ قومیں خدا کی شریعت اور خدا کے مقاصد سے کوئی سروکار نہیں رکھنا چاہتی تھیں۔ اُنہوں نے بنی اسرائیل کے ایمان کو دیکھا کہ وہ مزاحم ہورہا ہے۔ یہ قومیں اپنی من کی موج کے تحت زندگی بسر کرنا چاہتی تھیں، وہ اپنی من مرضی کا ایمان واعتقاد اپنانا چاہتی تھیں۔ حتیٰ کہ ہمارے دَور میں بھی بہت سے لوگ ہیں جو یہ محسوس کرتے ہیں کہ مسیحیت ایک رکاوٹ ہے۔ وہ محسوس کرتے ہیں کہ خدا کے مقاصد نے اُنہیں باندھ رکھا ہے، اور وہ زندگی جو خداوند اپنے لوگوں کو بسر کرنے کے لئے بلاتا ہے اُن کے لئے ایک بندش اور رکاوٹ کی زندگی ہے۔ وہ ایمان کے بندھن اور رسیاں توڑ ڈالتے ہیں۔ اور اپنی سوچ اور خیال کے مطابق جو اُنہیں اچھا لگتا ہے وہی کرتے ہیں۔

زبورنویس نے اپنے دَور میں جو کچھ دیکھا اُس پر اُسے بہت دُکھ ہوا۔ اُس نے قوموں کو خدا اور اُس کے مقاصد کے خلاف نبرد آزما ہوتے دیکھا۔ اُس نے ایسے لوگ دیکھے جنہوں نے اپنی زندگی کے لئے خدا کے منصوبے کو نظرانداز کر دیا۔ جب اُس نے ایسی صورتحال دیکھی تو اُس کا دل ٹوٹ گیا۔ ایسا کیونکر ہورہا ہے؟ ہماری سرزمین پر ایسی بے انصافی اور برائی کیونکر پائی جاتی ہے۔ کیوں ساری کی ساری قومیں خدا کی طرف اپنی پشت پھیر دیتی ہیں؟ کیوں قومیں خدا کے مقاصد کو نظر

انداز کر دیتی ہیں ؟اِس زبور کو قلمبند کرتے ہوئے یہی سوالات زبور نویس کے ذہن میں گھوم رہے تھے۔

جب زبور نویس اپنے سامنے موجود صورتحال پر غور و فکر کرتا ہے، تو وہ اُس خطرے سے بخوبی واقف اور آگاہ ہے جو خداوند پر توکل کرنے والوں کے سروں پر منڈلا رہا ہوتا ہے۔ یہ قومیں صرف خدا سے منحرف ہی نہیں ہو رہی تھیں بلکہ اعلانیہ طور پر خدا اور اُس کے لوگوں کے خلاف سازش کر رہی تھیں۔

ایسی صورتحال نے ایمانداروں کے لئے مشکلات کھڑی کر دی تھیں۔ان کے فکر مند ہونے کی ایک وجہ تھی۔

اگرچہ زبور نویس کو ایمانداروں پر منڈلانے والے خطرے سے آگاہی تھی، تو بھی وہ اپنی توجہ اور دھیان اُس زندہ خدا کی طرف لگاتا ہے جو اوپر آسمان پر تخت نشین ہے۔ جب وہ اوپر نگاہ کرتا ہے تو وہ خداوند کو ہنستے ہوئے دیکھتا ہے۔ خداوند ایمانداروں یا قوموں کی بغاوت پر نہیں ہنس رہا تھا۔ بلکہ وہ تو قوموں کی حماقت پر ہنس رہا تھا۔ جو یہ سمجھ رہی تھیں کہ وہ خدا کے مقاصد کی راہ میں حائل ہونے میں کامیاب ہو جائیں گی۔

5 ویں آیت میں زبور نویس خداوند کو قہر و غضب میں قوموں کو ڈانٹتے ہوئے دیکھتا ہے۔ وہ اپنے قہر و غضب میں اُنہیں ڈراتا ہے۔

اس لمحہ زبور نویس کو علم تھا کہ خدا آسمانوں سے بادشاہی کرتا ہے۔ وہ قادرِ مطلق اور خدای واحد ہے جس کے منصوبے قائم رہیں گے۔ یہ باغی قومیں کسی طور پر بھی خدا کا مقابلہ نہیں کر

سکتیں۔ خدا کے لوگ اِس لئے محفوظ تھے کیونکہ اُن کا خدا قادرِ مطلق، قوی و قادر اور زندہ ہے۔ جو اپنے لوگوں کی فکر کرتا اور اُن کے دشمنوں کی عدالت کرتا ہے۔

جب زبور نویس نے کان لگایا کہ سنے تو وہ خداوند کو یہ کہتے ہوئے سن سکتا تھا۔ ''میں تو اپنے بادشاہ کو کوہ مقدس صیون پر بٹھا چکا ہوں'' ہو سکتا ہے کہ یہاں پر یہ مفہوم پایا جاتا ہو کہ خدا داؤد کو یہ بتا رہا تھا کہ اُس نے اُس کی بادشاہت کو یروشلیم میں قائم کر دیا ہے۔ اَب کوئی اُس کے خلاف کھڑا نہیں ہو سکے گا۔ لیکن اِس تفسیر یا خیال سے آگے دیکھیں تو یہاں پر واضح طور پر مسیح کا حوالہ ملتا ہے۔ جو ابد تک بادشاہی کرنے کے لئے آنے والا تھا۔

خداوند خدا نے اپنے بیٹے کو اِس دُنیا میں بھیجنا تھا، تاکہ اُس کا مسیح یروشلیم میں صلیبی موت مرے۔ اُس کی موت اور مُردوں سے جی اُٹھنے کے سبب سے خدا نے لوگوں کے لیے ایک مکمل فتح کو لانا تھا۔ اور اُن کے سبھی دشمنوں کو نیست کرنا تھا۔ اُس نے اپنے لوگوں پر ابدالآباد بادشاہی کرنی تھی اور کسی نے بھی اُس کی بادشاہی کا مقابلہ نہیں کر پانا تھا۔ خدا ایک مقصد رکھتا تھا۔ اُس کے خلاف قوموں کی سازشوں اور بغاوت نے پورے طور پر ناکامی سے دوچار ہونا تھا۔ مسیح بادشاہ نے آکر بغاوت کو نیست اور اپنے لوگوں کو فتح سے ہمکنار کرنا تھا۔

اُس روز جو کچھ خداوند نے کہا زبور نویس اُس کو بیان کرنا جاری رکھتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ خدا داؤد سے ہی براہ راست کلام کر رہا ہو جو واقعی ایسی صورتحال سے دوچار تھا کہ قومیں اُس کے خلاف سازشیں اور خدا کے منصوبے کے خلاف مزاحم ہو رہی تھیں۔

اِس سے قطع نظر یہ بات مسیح کے لئے بھی ہے جو خدا کے بیٹے کے طور پر اِس دُنیا میں آیا، ہمارے درمیان رہا اور ہر طرح کی بغاوت کے برعکس ایک فتح اور اُمید کو پیدا کیا۔

اِس کے بیٹے اوراُس سے تعلق رکھنے والوں کے تعلق سے خدا فرماتا ہے۔"مجھ سے مانگ اور میں قوموں کو تیری میراث کے لئے اور زمین کے انتہائی حصے تیری ملکیت کے لئے تجھے بخشوں گا۔"(آٹھویں آیت کے مطابق)وہ قومیں جنہوں نے خدااوراُس کے مقاصد کے خلاف سازش اور بغاوت کی وہ خدا کے بیٹے کو بطور میراث دی گئیں، وہ لوہے کے عصا سے اُن پر حکومت کرے گا۔اور اُن کو چکنا چور کر ڈالے گا۔

وہ قومیں کبھی بھی خدا کے مقصد پر غالب نہ آئیں گی۔کوئی بھی قوم جس نے ایسا کرنے کی جسارت کی اُسے اپنے اعمال کا خمیازہ بھگتنا پڑا۔

اِسی لئے تو زبور نویس اِس رُوئے زمین کی سب قوموں کو انتباہ کرتا ہے کہ وہ دانش مند بنیں۔وہ نبوتی طور پر اُنہیں خداونداوراُس کے مقاصد کے خلاف سازش اور منصوبہ بندی کرنے پر خبر دار کرتا ہے۔خدا سے منحرف ہونے والوں کے لئے صرف اور صرف تباہی اور شکست تھی۔زبور نویس اُنہیں انتباہ کرتا ہے کہ وہ خوف کے ساتھ اُس کی خدمت کریں۔وہ اُنہیں مدعو کرتا ہے کہ سب قومیں کانپتے ہوئے اُس میں شادمان ہوں۔وہ ایسا خدا ہے جس سے ڈرنا واجب ہے۔لیکن جو اُس کی طرف رجوع لاتے ہیں وہ اُن پر ترس کھاتا ہے۔قوموں سے یہی کہا گیا کہ وہ بیٹے کو چومیں ایسا نہ ہو کہ وہ قہر میں آئے۔صرف اور صرف خداوند میں پناہ لینے والے ہی محفوظ، سلامت اور بابرکت ہوں گے۔

ہم اس زبور سے دیکھتے ہیں کہ اگرچہ اُس کی زندگی کے سارے حالات وواقعات ہمیشہ درست اور خوشگوار نہ رہے تو بھی وہ یہ بیان کرتا ہے کہ خداوند سے محبت کرنے اوراُس کے نام پر توکل اور بھروسہ کرنے والے کے لئے بڑی اُمید اور تسلی پائی جاتی ہے۔بے شک ہم اپنے ارد گرد بُرائی ہی

برُائی دیکھتے ہیں، تمام قومیں خدا کے کلام کے اصولوں سے منحرف ہوتی ہوئی دکھائی دیتی ہیں۔ بعض اوقات تو ہم محوِ حیرت یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ آیا کوئی اُمید باقی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ آپ درپیش حالات وواقعات سے مغلوب ہوتے ہوئے دکھائی دیں، زبور نویس کی طرح، ایسے حالات وواقعات میں، ہمیں اپنی آنکھیں اُوپر اُٹھانے کی ضرورت ہے۔ تاکہ ہم خدا کو اُن قوموں پر ہنستے ہوئے دیکھیں جو احمقانہ طور پر اِس غلط فہمی اور فریب کا شکار ہیں کہ وہ خدا اور اُس کے منصوبے اور اُس کی مرضی کے خلاف مزاحم ہو سکتی ہیں۔ خواہ قومیں دھوم مچائیں، تسلی رکھیں کہ خدا ہی سب قوموں پر بلند و بالا اور سب سے اعلیٰ بادشاہ ہے۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ کیا آپ کے درمیان روحانی جنگ کا کوئی ثبوت موجود ہے؟ یہ لڑائی کیسے واضح طور پر نظر آ رہی ہے؟

☆۔ کیا آپ نے خود کو مشکلات، مسائل اور اُلجھنوں میں گھرے ہوئے پایا ہے؟ اِس زبور سے آپ کو کیا تقویت ملتی ہے؟

☆۔ یسوع مسیح میں ہمیں جو تحفظ حاصل ہے ہم اِس کے تعلق سے یہاں پر کیا سیکھتے ہیں؟

☆۔ کلام کا یہ حصہ ہمیں خدا کی عدالت کے بارے میں کیا سکھاتا ہے؟ کیا ہمیشہ بدی کا دَور قائم رہے گا؟

☆۔ جب ہم اپنی آنکھیں خداوند یسوع کی طرف لگاتے ہیں تو اِس سے ہماری زندگی میں کیا فرق پیدا ہوتا ہے؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔چند لمحات کے لئے خداوند کی شکر گزاری کریں کہ وہ قادرِ مطلق خدا ہے جو سب پر بادشاہی کرتا ہے۔

☆۔خداوند سے مدد اور توفیق مانگیں کہ ہم آزمائشوں، مشکلات اور اُلجھنوں میں بھی اپنی آنکھیں اپنے خدا کی طرف لگائے رکھیں۔

☆۔خداوند سے درخواست کریں کہ وہ اُس برائی اور بغاوت کا خاتمہ کرے جو آپ کے درمیان پائی جاتی ہے۔

☆۔اپنی قوم کے لئے دُعا کریں کہ وہ خداوند کے قدموں میں آجائے۔

خداوند میری سپر ہے

اِس باب کو پڑھنے سے قبل زبور 3 بغور پڑھیں

یہ زبور داؤد کی زندگی 2 سموئیل 15 باب اِس مشکل وقت کے تعلق سے وضاحت کرتا ہے۔ کے ایک مختلف دَور میں لکھا گیا۔

داؤد کا بیٹا بادشاہ بننا چاہتا تھا۔ در حقیقت اُس نے پہلے سے ہی اعلان کر دیا تھا کہ وہ بادشاہ ہے اور خود کو اپنے باپ کی جگہ پر رکھا۔ جب داؤد نے دیکھا کہ اُس کے خلاف ابی سلوم کی سازش زور پکڑ گئی ہے تو اُس نے ابی سلوم کے قہر و غضب سے بچنے کے لئے یروشلیم سے دُور چلے جانا ضروری سمجھا ۔ یہ زبور اُس وقت لکھا گیا جب داؤد نے اپنی زندگی کے اُس دَور پر غور کیا۔

داؤد سمجھتا تھا کہ اُس کے بہت سے دشمن ہیں۔ اُس کا اپنا بیٹا بھی اُس کے دشمنوں میں سے تھا۔ جس وقت اُس نے یہ زبور لکھا اُس کے دشمن اُس کے خلاف یہ کہتے ہوئے اُٹھ رہے تھے کہ اب تو خدا بھی اُسے اُن کے ہاتھ سے نہیں چھڑائے گا۔ (دوسری آیت)

داؤد نے اپنے دشمنوں کی باتیں سنیں لیکن وہ جانتا تھا کہ خداوند خدا اِس مشکل گھڑی میں اُسے نہیں چھوڑے گا۔ داؤد نے اپنے دشمنوں کو دیکھا لیکن خداوند اپنے خدا پر توکل اور بھروسہ کرنے کا چناؤ کیا۔ خدا اُس کے لئے سپر تھا۔ وہ پُر اعتماد تھا کہ وہی اِس مشکل گھڑی میں سربلندی عطا کرے گا۔ یہاں پر کچھ ایسے نکات ہیں جن پر ہمیں غور و فکر کرنے کی ضرورت ہے۔ اوّل، داؤد جانتا تھا کہ خدا اُسے سرفراز کرے گا۔ فی الحال داؤد کا سر بلند نہیں تھا۔ یہاں پر ایک خیال یہ بھی ہے کہ وہ

اِس صورتحال کو اپنے پر ایک بار سمجھ رہا تھا۔ جب آپ کا اپنا بیٹا ہی آپ کے خلاف اُٹھ کھڑا ہو تو یہ کوئی معمولی صورتحال نہیں ہوتی۔ اپنے دشمنوں سے پیچھا چھڑانا داؤد کے لئے کوئی آسان کام نہیں تھا۔ ہر روز اُس کے لیے ایک مصیبت کا دن ہوتا تھا جس میں وہ سر جھکا کر چلتا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ مایوس اور بے دل ہونا کیا ہوتا ہے۔ اُسے بے وفائی اور غداری کا دُکھ بھی محسوس ہو رہا تھا۔ جس قدر دُکھ گہرا تھا اُسی قدر داؤد کا خدا پر توکل اور بھروسہ بھی گہرا اور مضبوط تھا۔ اُس کا یہ ایمان تھا کہ ایک دن آئے گا جب خدا اُس کا سر بلند کرے گا۔ خدا پھر سے اُس کو خوشی و خرمی عطا کرے گا۔ خدا ہمیشہ ہی اُسے اذیت اور تکلیف میں زندگی بسر نہیں کرنے دے گا۔ فتح نے بالآخر داؤد کے دروازے پر دستک دینی تھی۔

دوسری بات، داؤد جانتا تھا کہ خدا اُسے پھر سے عزت و عظمت عطا کرے گا۔ اب جب کہ وہ دشمنوں سے بھاگتا پھرتا تھا تو وہ اُس عظمت و عزت کو محسوس نہیں کر سکتا تھا۔ اپنے دشمنوں سے بھاگنے میں تو کوئی عظمت اور عزت والی بات نہیں ہوتی۔ لیکن داؤد کا ایمان تھا کہ یہ وقت اور دَور بالکل عارضی ہے۔ ابھی تو اُسے اپنے دشمنوں سے جان چھڑانے کے لئے بھاگنا پھر رہا تھا لیکن خدا نے اُسے بالاخر فتح اور عزت عطا کرنی تھی۔ دشمن اُس پر غالب نہیں آ سکتا تھا کیونکہ خدا نے اُسے سپر کی طرح ڈھانک رکھا تھا۔ کوئی چیز بھی اُس سپر کو توڑ کر اُس کو چھو نہیں سکتی تھی۔

خدا اپنے بچوں کی آہ و پکار سننے سے قاصر نہیں۔ اُس نے اپنے مقدس پہاڑ سے داؤد کی فریاد کا جواب دینا تھا۔ ایک محبت کرنے والے باپ یا ماں کی طرح ضرورت کی اس گھڑی میں خدا نے اُس کی مدد کے لئے آ موجود ہونا تھا۔ داؤد اس تعلق سے بڑا پُر اعتماد تھا، اگرچہ اس وقت وہ شرمندگی کی حالت میں بھاگتا پھر رہا تھا لیکن اُس کا ایمان و اعتقاد لازوال تھا۔

اگرچہ داؤد کی مشکلات اور مسائل حقیقی تھے۔ وقتی طور پر داؤد کا سر جھک چکا تھا، لیکن وہ جانتا تھا کہ خدا ہی اُس کے معاملہ کی تائید کرے گا پانچویں آیت ہمیں بتاتی ہے کہ وہ لیٹ کر سو سکتا تھا اور پھر بیدار ہو سکتا تھا کیونکہ خدا نے ہی اُس کو سنبھالنا تھا۔ یہاں پر بھی دو پہلو غور طلب ہیں۔

اوّل، داؤد سو سکتا تھا، کتنی ہی بار مشکل اور مصیبت کے دَور میں ہم اپنے بستروں پر کروٹیں بدلتے رہتے ہیں اور کسی طور پر بھی سو نہیں سکتے۔ بے خوابی ہماری فکر مندی اور بے چینی کو ظاہر کرتی ہے۔ چونکہ داؤد جانتا تھا کہ خدا اُس کے معاملے کی تائید کرے گا۔ اس لئے وہ سکون اور بے فکری کی حالت میں چین سے سو سکتا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ خدا ہی اس ساری صورتحال میں اُس کا حامی و ناصر ہو گا۔ کوئی چیز بھی اُسے ضرّر نہیں پہنچا سکتی تھی کیونکہ وہ خدا کی مرضی اور مقصد میں زندگی بسر کر رہا تھا۔

اُسے خداوند پر مکمل بھروسہ تھا۔ خداوند ہی اُس کی سپر اور ڈھال تھا۔ اِس کا مطلب تھا کہ وہ بڑے پُرامن طریقے سے سو سکتا تھا۔

دوسری بات، داؤد اگلی صبح بیدار ہو سکتا تھا، اِس لئے کہ رات بھر خدا ہی داؤد کا محافظ اور نگہبان رہتا تھا۔ کیونکہ خدا ہی دشمن کو داؤد سے دُور رکھتا تھا کہ وہ داؤد کی نیند خراب نہ کرے۔ جب داؤد سو جاتا تھا تو خداوند خدا ہی اُس کی حفاظت کرتا تھا تاکہ کوئی دشمن بھی داؤد کو نقصان نہ پہنچا سکے۔

داؤد جانتا تھا کہ خواہ ہزاروں دشمن اُس کو ہر طرف سے گھیر لیں خدا ہی اُسے ہر طرح سے محفوظ رکھے گا۔ چونکہ خدا ہی داؤد کی سپر اور ڈھال تھا اس لئے داؤد پر حملہ کرنے کے لئے دشمنوں کو سب سے پہلے اُس سپر کو چھونا تھا۔ خواہ ایک دشمن ہو یا پھر ہزار داؤد کو اس کی فکر نہیں تھی کیونکہ خدا ہر ایک دشمن کو روکنے کی قدرت رکھتا ہے۔

اسی اعتماد کے ساتھ داؤد ساتویں آیت میں خدا کے سامنے فریاد کرتا ہے۔"اٹھ اے خداوند! اے میرے خدا! مجھے بچالے۔ کیونکہ تو نے میرے سب دشمنوں کے جبڑے پر مارا ہے۔"

داؤد اپنی قوت اور فتح کے منبع کو سمجھتا تھا۔اُس نے کبھی بھی اپنی طاقت پر بھروسہ کرتے ہوئے دشمن سے لڑنے کے لئے ہتھیار نہیں اُٹھائے تھے۔ وہ اپنے معاملہ کو خدا کے ہاتھوں میں دے کر خدا کو موقع دیتا ہے کہ خدا ہی اُس کے معاملہ کی تائید کرے۔ آٹھویں آیت میں داؤد نے کہا،"نجات خداوند کی طرف سے ہے۔ تیرے لوگوں پر تیری برکت ہو۔"

اُس نے خدا کے حضور فریاد کی کہ وہ دُکھ اور مصیبت کی گھڑی میں اپنے لوگوں پر برکت نازل کرے۔ کتنی ہی بار جب مجھ پر مصیبت اور دُکھ کی گھڑی آتی ہے تو میں معاملہ اپنے ہاتھ میں لے لیتا ہوں۔ داؤد چاہتا تو اپنے بیٹے کا مقابلہ کرتا اور نوبت یہاں تک نہ آتی کہ وہ اُس سے بھاگتا پھرتا۔ وہ کئی ایک جنگیں فتح کر چکا تھا اور اب وہ ایک تجربہ کار ماہر جنگجو بن چکا تھا۔ چاہتا تو مقابلہ کر کے اپنی عزت و ناموس اور شہرت اور وقار کا تحفظ کر سکتا تھا۔ وہ اُس تخت اور بادشاہت کے لئے جنگ کر سکتا تھا جو خدا کی طرف سے جائز طور پر اُس کو ملا تھا۔ لیکن اُس نے ایسا نہ کرنے کا چناؤ کیا۔ اُس کی بجائے اُس نے خدا کو اپنے طریقہ سے اُس معاملہ کو نپٹانے دیا۔

مشکلات اور مسائل میں خدا کی مرضی اور اُس کی دلی آرزو کے طالب ہونا ہی سب سے بڑا چیلنج ہے۔ ایسے اور دیگر وقتوں میں ہمیں خدا کی راہنمائی کے طالب ہونے کی ضرورت ہے۔ ہمیں اپنی صلاحیت پر اعتماد اور بھروسہ نہیں ہونا چاہئے۔ بلکہ خدا کی مرضی اور خدا کے مقصد پر بھروسہ اور اعتماد ہونا چاہئے کہ وہی ہماری راہنمائی کرے گا۔ ہم اُسی سپر کے پیچھے آرام پاتے ہیں اِس اعتماد اور بھروسے کے ساتھ کہ وہی ہمارے سر کو بلند کرے گا۔

چند غور طلب باتیں

☆کیا آپ کلام کے اس حصہ میں بے وفائی اور غداری کے دُکھ کو محسوس کرتے ہیں؟ کیا آج بھی مسیحی لوگوں کو دُکھوں، مسائل اور مشکلات کا سامنا ہوتا ہے؟

☆داؤد کیسے دُکھ اور مشکل کی گھڑی میں سونے کے قابل ہوا۔؟ ہمارے لئے یہاں پر سیکھنے اور عملی طور پر اپنانے والی کون سی بات ہے؟

☆خدا پر بھروسہ کرنے اور اپنے آپ پر توکل کرنے میں کیا فرق ہے؟

☆آج آپ کو کیسی مشکلات اور مسائل کا سامنا ہے؟اِن مسائل سے نبرد آزما ہونے کے لئے

آپ کیا سیکھتے ہیں؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔خداوند کی شکر گزاری کریں کہ وہ ہماری سپر ہے۔

☆۔خداوند سے دُعا کریں کہ وہ کسی بھی معاملہ کو اپنے ہاتھ میں لینے اور خداوند کے ہاتھوں میں اپنا معاملہ دے کر اُس پر توکل اور بھروسہ کرنے کے فرق کو سمجھنے میں ہماری مدد کرے۔

☆۔خداوند کی شکر گزاری کریں کہ وہ مشکل گھڑی میں آپ سے دستبردار نہیں ہو گا۔

☆۔خداوند کی شکر گزاری کریں کہ اگرچہ وقتی طور پر ہمارے سر جھک سکتے ہیں، لیکن خدا ہی ہے جو ہمارے سروں کو بلند کرتا ہے۔

الگ کئے ہوئے لوگ

اِس باب کو پڑھنے سے قبل زبور 4 بغور پڑھیں

چوتھا زبور داؤد کا زبور ہے۔ ہیکل میں موسیقی کے تاردار ساز رکھے جاتے تھے۔ اس زبور میں داؤد اپنے ارد گرد ناراست لوگوں کو دیکھتا ہے اور غور کرتا ہے کہ اُنہیں راستبازی سے کوئی سروکار نہیں۔ بہت سے لوگ جھوٹے معبُودوں کے طالب تھے۔ جب اُس نے جھوٹے معبُودوں اور مذاہب کو ماننے والوں کو دیکھا تو اُسے خدا کے قہر و غضب اور غمزدہ دل کا احساس ہوا۔ پہلی آیت پر غور کریں کہ وہ کس طرح خدا سے التجا کرتا ہے کہ وہ اُسے اُس کی مصیبت سے رہائی دے۔ اُس کی مصیبت کی وجہ دوسری آیت میں ملتی ہے۔ اُس نے اپنے دور کے لوگوں کو عزت کو رسوائی میں بدلتے دیکھا۔ وہ فریب زدہ ہو کر جھوٹے معبودوں کے طالب تھے۔ آئیں اس بات کا تفصیل سے جائزہ لیں۔

داؤد اس حقیقت پر نوحہ کناں ہوتے ہوئے اپنی بات کا آغاز کرتا ہے کہ اُس کے دور کے لوگ خدا کے جلال کو ذلت اور رسوائی میں تبدیل کر رہے ہیں۔ اِس بات کو سمجھنا تو بہت مشکل ہے کہ داؤد کے ذہن میں اُس وقت کیا بات گھوم رہی تھی۔

داؤد کس بات کو اپنی عظمت سمجھتا تھا۔ اُس نے خدا کی راہوں پر چلنے کو ہی اپنی عزت اور عظمت سمجھا تھا۔ اگر ایسی ہی صورتحال ہے تو، پھر داؤد اس حقیقت پر نوحہ کناں تھا کہ لوگ خداوند کی جلالی راہوں پر نہیں چلتے۔ در حقیقت وہ خداوند کی راہوں کو فرسُودہ باتوں کے طور پر دیکھتے

تھے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ از خود خداوند ہی داؤد کی عظمت اور حشمت تھا۔اس صورت میں، زبور نویس نوحہ کناں ہے کہ لوگ خدا کی طرف اپنی پشت پھیرتے ہیں اور اُن لوگوں کو حقیر جانتے ہیں جو خدا کی تعظیم کرتے ہیں۔ کسی بھی ایسی صورت میں، داؤد غمزدہ ہوتا ہے کیونکہ خدا اور اُس کی راہوں کو اُس ملک میں حقیر سمجھا جا رہا تھا۔

خداوند کی طرف رجوع لانے کی بہ نسبت، اُس دَور کے لوگ فریب اور وہموں میں مبتلا تھے اور جھوٹے معبُودوں کی پیروی کرنا پسند کرتے تھے۔ جن وہموں میں وہ مبتلا تھے وہ اُن کے اپنے ہی خیالات تھے یا پھر جھوٹے مذاہب کی تعلیم تھی۔ ایسے خیالات اور تعلیمات سے کوئی اُمید حاصل نہیں ہوتی تھی۔ لیکن پھر بھی لوگ اُس کی طرف راغب ہو رہے تھے۔ ایسا کرنے سے وہ زندہ اور حقیقی خدا کی طرف پشت پھیر رہے اور اُس کے کلام کو رد کر رہے تھے۔

داؤد پکار اُٹھتا ہے کہ لوگ کب تک اپنے وہموں میں پڑے غلط تعلیمات کی پیروی کرتے رہیں گے۔ یہاں پر کرب اور رنج والم کی آہ محسوس کی جا سکتی ہے۔ ایسی صورتحال پر داؤد کا دل غمزدہ ہونے کے ساتھ ساتھ غصے سے بھی بھرا ہوا ہے۔ وہ پوچھتا ہے کہ لوگ دشمن کے جھوٹ اور فریب کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ایسے جھوٹے مذاہب کیوں پھلتے پھولتے ہیں؟

کیوں ایسے مذاہب بہت سے لوگوں کو اپنے دام میں پھنسا لیتے ہیں؟ آج بھی یہ سوال پوچھے جا سکتے ہیں۔

تیسری آیت میں، داؤد کو اس حقیقت میں تسلی ملتی ہے کہ خدا نے اپنے لئے دیندار لوگوں کو الگ کر رکھا ہے۔ داؤد کو اس حقیقت سے سکون ملتا ہے کہ وہ خدا کی جستجو میں تنہا نہیں ہے۔ کچھ اور لوگ بھی تھے جو دل سے خدا کے طالب تھے۔ ان لوگوں کو خدا نے اپنے جلال کے لئے الگ کر

رکھا تھا۔ وہ دُنیاوی روشوں اور جھوٹے مذاہب کے فریب میں نہیں آئے تھے۔ داؤد کی طرح وہ خداوند سے محبت کرتے اور اُس کی راہوں پر چلتے اور اُس کی خدمت کرتے تھے۔

یہ لوگ جنہیں خدا نے اپنے لئے الگ کر لیا تھا، دُنیا اُنہیں ہمیشہ ہی قبول نہیں کرتی تھی، بعض اوقات اُن کی تضحیک کی جاتی اور اُن کا تمسخر اُڑایا جاتا تھا۔ داؤد کو اِس حقیقت سے راحت ملتی تھی کہ خداوند اُن سب کی فریادوں پر کان لگائے گا جنہیں خدا نے اپنے لئے الگ کر رکھا ہے۔ جب وہ اُسے پکاریں گے تو خداوند اُن کو جواب دے گا۔

جب معاشرے کی زبوں حالی پر داؤد کا دل کڑھتا تھا تو دو چیزیں اُس کے لئے حوصلہ افزائی کا باعث ہوتی تھیں۔ پہلی بات تو یہ کہ خدا کے حضور راستی کی زندگی بسر کرنے کی کاوش میں وہ تنہا نہیں تھا۔ خدا نے ایک قوم کو اپنے لئے الگ کر لیا تھا۔ دوسری حوصلہ افزا بات یہ تھی کہ خواہ اُس کے ساتھ کچھ بھی ہو چکا تھا، خدا اُن کے لئے فکر مند تھا اور اُس نے اُن کی فریادوں کو سن لینا تھا۔

چوتھی آیت میں، زبور نویس اپنے قارئین کو بتاتا ہے کہ اپنے قہر و غضب میں گناہ نہ کریں، بلکہ اپنے دلوں کو ٹٹولیں اور خاموش رہیں۔ خدا کے لوگوں کے غصے میں آنے کی کئی ایک وجوہات تھیں۔ ناراست لوگ خدا کی راہوں پر چلنے والوں کو ستاتے تھے۔ یہ بے دین بے انصافی کرتے اور بد دیانتی کی زندگی بسر کرتے تھے۔ داؤد کے زمانے میں، اُس نے دیکھا کہ اُس کا اپنا بیٹا ہی اسے بے تخت و تاج کرنا چاہتا تھا، یہ ساری چیزیں اُن کے غصے میں آنے کی جائز وجوہات تھیں۔ ہمیں بے انصافی، بداخلاقی اور بد دیانتی پر غصے ہونا چاہئے۔ داؤد اپنے قارئین کو یاد دلاتا ہے کہ اگرچہ غصہ کرنے کے لئے یہ سب جائز وجوہات ہیں تو بھی محتاط رہیں کہ وہ قہر و غضب میں آکر گناہ کے

مرتکب نہ ہوں۔ اپنے دلوں کو ٹٹولنے سے مراد اپنے دلوں کا جائزہ لینا ہے۔ اس سے مراد اپنے رویّوں، اور اپنی زندگیوں کو جانچنا اور پرکھنا ہے۔

غصہ گناہ کے لئے ایک زرخیز زمین کی مانند ہے۔ یہی موقع ہوتا ہے جب ہمیں بڑی احتیاط سے گناہ کی کسی بھی علامت کو دیکھنا ہوگا جو کہ غصے کی زمین پر پھوٹ پڑتی ہیں۔ جب ہم کسی غلط روّیے کو دیکھیں تو اُس کی جڑوں کو کاٹ دیں۔

داؤد چوتھی آیت میں ہمیں بتاتا ہے کہ جب ہم غصے کی حالت میں ہوں تو نہ صرف ہمیں اپنے دلوں کو ٹٹولنا ہے بلکہ خاموش بھی رہنا ہے۔ کہنے کا یہ ہر گز مطلب نہیں کہ ہم بے انصافی کو دیکھتے ہوئے چپ رہیں۔ تو پھر اِس کا کیا معنی ہے؟ مطلب یہ ہے کہ ہم خداوند کے حضور خاموش رہ کر اُس کی راہنمائی کے طالب ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ ایک وقت آئے جب خداوند ہمیں آگے بڑھنے کے لئے کہے۔ تاکہ ہم بے انصافی اور برائی کے خلاف اپنی آواز بلند کریں۔ جب دیگر وقتوں میں، وہ ہمیں اپنے حضور خاموشی سے ٹھہرنے کے لئے کہے۔ جب ہم کسی جائز وجہ سے غصے کی حالت میں ہوں، تو خدا کا بندہ داؤد یہ کہتا ہے کہ ہم عملی طور پر کچھ بھی کرنے سے پہلے سوچ وبچار کر لیں۔ لازم ہے کہ ہم راہنمائی اور تحفظ کے لئے خدا کے طالب ہوں، ہمیں اُس کا انتظار کرنا اور اُسے موقع دینا ہے کہ وہ ہماری راہنمائی کرے۔ تب ہی ہم اپنا ردِ عمل ظاہر کریں اور وہ بھی اپنی مرضی سے نہیں بلکہ خدا کی راہنمائی کے مطابق، خدا کے حضور خاموشی سے ٹھہرے رہنے سے ہم گناہ کرنے سے بچ جاتے ہیں۔ پانچویں آیت میں، داؤد ہمیں بتاتا ہے کہ جب ہم اپنے ارد گرد بُرائی کو دیکھیں کہ لوگ بطالت اور جھوٹ کے طالب ہو رہے ہیں تو ہم خدا کے حضور راست قربانیاں گزرانا جاری رکھیں اور اُس پر توکل اور بھروسے کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں۔

دُنیوی روشوں اور راہوں کو موقع نہ دیں کہ وہ ہماری سوچ و فکر پر اثرانداز ہوں۔ نہ ہی بُرے قسم کے مرد و زن کسی طور پر ہماری زندگی کو متاثر کریں۔ نااُمید ہو کر بے دل ہونے کی بجائے خداوند پر توکل اور بھروسہ کرنا جاری رکھیں اور وہی کرتے رہیں جو خدا کی نظر میں راست اور دُرست ہے۔ لازم ہے کہ ہم تاریکی کے درمیان سچائی کی شمع بن کر جلتے اور چمکتے رہیں۔ کبھی موقع نہ دیں کہ آپ کی قربانیاں کسی بھی گناہ اور بُرے روّیوں سے ناپاک ہوں۔

جب داؤد نے یہ زبور لکھا، اُس وقت بہت سے لوگ تھے جو یہ پوچھتے تھے۔ "کون ہم کو کچھ بھلائی دکھائے گا۔" ہو سکتا ہے کہ معاشرے میں کسی بھی نیکی اور بھلائی کو دیکھنا دشوار ہوتا جا رہا ہو۔ بطالت اور جھوٹے مذاہب کے پیروں کاروں کی تعداد بڑھتی چلی جا رہی تھی۔ دل سے خدا کے طالب ہونے والے لوگ بہت کم دیکھنے کو ملتے تھے۔ ہو سکتا ہے کہ اُس دَور کی بُرائیوں نے خدا کی شریعت کو لوگوں کی نظروں سے اوجھل کر دیا ہو، اور لوگوں نے یہ پوچھنا شروع کر دیا ہو کہ اس سرزمین پر کوئی بھلائی دیکھنے کو مل سکتی ہے۔

اس سوال کی روشنی میں، داؤد بڑی سادگی سے خداوند سے فریاد کرتا ہے کہ وہ اپنا چہرہ اُس پر اور اپنی قوم پر جلوہ گر فرمائے۔ داؤد عرض کر رہا ہے کہ خدا مہربانی کرے اور اپنی برکات کو نازل فرمائے۔ وہ پُراعتماد تھا کہ اُس کے دَور کی تاریکی میں بھی، خدا کی برکت اور مہربانی سب کچھ بدل سکتی ہے۔

داؤد مایوس نہیں تھا۔ خدا نے داؤد کے دل کو مے اور اناج کے افراط کی بہ نسبت زیادہ خوشی سے بھر دیا تھا۔ وہ اپنے دل میں خدا کی شادمانی کا تجربہ کر رہا تھا۔ یہ شادمانی اُس کی زندگی میں اُس وقت

آئی جب وہ اپنے ارد گرد بُرائی ہی بُرائی کو دیکھ رہا تھا۔ یہ ایسی شادمانی تھی جو دُنیا اُس سے چھین نہیں سکتی تھی۔ یہی شادمانی اُس کے لئے آرام وراحت کا باعث ہوئی۔

داؤد کی زندگی پر غور کریں کہ وہ کس قدر حالتِ اطمینان میں تھا۔ خدا کے ساتھ مضبوط رشتہ ہی اِس شادمانی اور اطمینان کی وجہ تھی، اُس نے آٹھویں آیت میں اپنے قارئین کو بتایا کہ وہ لیٹ کر آرام سے سو سکتا ہے، کیونکہ خدا ہی اُس کا محافظ اور نگہبان ہے۔

داؤد کو اپنے معاشرے کی حالت پر بڑا دُکھ تھا۔ اُس کا دل پریشان تھا کیونکہ بُرے لوگوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا چلا جا رہا تھا۔ راستباز لوگوں کا تمسخر اُڑایا جاتا تھا۔ اُس کا معاشرہ اس نہج پر پہنچ چکا تھا جہاں لوگ یہ پوچھنے پر مجبور ہو گئے تھے کہ آیا اِس زمین پر کوئی اچھائی اور بھلائی بھی دیکھنے کو مل سکتی ہے۔ داؤد کو اِس حقیقت سے سکون اور تسلی ملی کہ خدا نے اپنے لئے لوگوں کو الگ کر رکھا ہے جو واقعی اُس کے لوگ ہیں۔ خدا ہی نے اُن لوگوں کو آگے پیچھے سے گھیر رکھا ہے اور وہی اُن کی فریادوں پر کان لگائے گا۔ خدا نے ہی اپنے لوگوں کی محافظت کی اور اُن کو بُرے لوگوں سے محفوظ رکھا۔ اِسی لئے تو داؤد کا حوصلہ بلند ہوا۔ اُس نے اپنے قارئین کو چیلنج کیا کہ وہ خدا کے حضور راستی کی قربانیاں گزرانا جاری رکھیں۔ اُنہیں اپنے خداوند پر توکل اور بھروسہ کرنا تھا کیونکہ اُسی نے اُن کی فریادیں سن کر اُن کو چھڑانا اور بچانا تھا۔ اگرچہ وہ دوسری قوموں کی بہ نسبت تعداد میں کم تھے لیکن خدا اُن کی طرف اور اُن کے لئے کھڑا تھا۔ اسی لئے وہ خوش و خُرم، پُراعتماد اور پُر یقین تھے۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ کلام کے اِس حصہ میں، کون سا ایسا ثبوت پایا جاتا ہے کہ داؤد اپنے معاشرے میں بُرائی کو دیکھ کر غمزدہ اور رنجیدہ ہوا؟ آپ اپنے معاشرے میں برائی کو دیکھ کر کس قدر رنجیدہ اور سنجیدہ ہوتے ہیں؟

☆۔ کیا کسی وقت ہمیں غصے میں بھی آنا چاہیئے؟ کلام کے اِس حصے میں داؤد ہمیں غصے کے تعلق سے کیا تعلیم دیتا ہے؟ جب کبھی ہم غصے کی حالت میں آجائیں تو وہ کون سے دو کام کرنے کے لئے کہتا ہے؟

☆۔ خدا کے لئے الگ ہونے کا کیا مطلب ہے؟ اِس سے آپ کو شخصی طور پر کیا تقویت اور حوصلہ افزائی ملتی ہے؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔ دُعا میں اپنے معاشرے کو خدا کے حضور میں لے کر آئیں۔ خدا سے التماس کریں کہ وہ آپ کے معاشرے کے مرد وزّن کے دلوں اور ذہنوں کو کھولے تا کہ وہ گناہ کا اقرار کر کے اُس سے دستبردار ہو جائیں اور خوشخبری کے پیغام کو قبول کر لیں۔

☆۔ خداوند سے توفیق مانگیں کہ آپ غصے کی حالت میں گناہ نہ کریں۔ خداوند سے دُعا کریں کہ وہ آپ کو اپنے حضور خاموش رہنے اور اپنے دل کو ٹٹولنے کا فضل عطا کرے۔

☆۔ اُس شادمانی کے لئے خدا کے حضور شکر گزاری کریں جو اُس نے آپ کے دل میں رکھی ہوئی ہے۔

☆۔ خداوند سے درخواست کریں کہ خواہ کچھ بھی ہو آپ کو یہ توفیق ملے کہ آپ اُس کے حضور راست اور وفادار رہیں۔

شرارت میں خُوشی نہیں

اس باب کوپڑھنے سے قبل زبور 5 بغور پڑھیں

یہ زبور داؤد نے لکھا تھا۔اِس کی موسیقی ترتیب دی اور یہ خداوند کے پرستش کے لئے گایا جاتا تھا۔اس زبور کے عنوان کے مطابق اس زبور کی موسیقی بانسری پر ترتیب دی گئ تھی۔اس زبور کا مرکزی خیال چوتھے زبور سے بہت حد تک ملتا جلتا ہے۔اس زبور میں داؤد کا دل افسردہ ہے۔پہلی آیت پر غور کریں کہ کس طرح وہ اپنی آہوں کو بیان کرتا ہے۔جو کہ اس بات کا اشارہ ہے کہ اُس کا دل کس قدر دُکھی اور افسردہ ہے۔داؤد اپنے اس زبور کا آغاز خداوند خدا کے سامنے فریاد سے کرتا ہے۔جسے وہ اپنا بادشاہ اور خداوند مانتا ہے کہ وہی اُس کی فریاد پر کان لگائے۔

غور کریں کہ وہ خداوند کو اپنا بادشاہ اور خدا کہتا ہے۔داؤد جانتا ہے کہ وہ ایک اعلیٰ اور بالا اور قادرِ مطلق خدا کے ماتحت ہے۔اگرچہ وہ ایک بادشاہ ہے۔تو بھی وہ اپنے خدا کے حضور جھکتا ہے اوراِس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ اُسے خداوند کی ضرورت ہے۔

داؤد صبح کے وقت خدا کے حضور فریاد کرتا ہے۔یہاں پر یہ مفہوم ہے کہ وہ معمول کے مطابق صبح کے وقت خدا کے حضور فریاد کرتا ہے۔اپنی بے پناہ مصروفیات کے باوجود، داؤد وقت نکال کر خداوند کے حضور اپنی مشکلات اور مسائل کو رکھتا تھا۔غور کریں کہ یہ سب کچھ روایتی طور پر نہیں بلکہ داؤد دل سے خدا کے حضور دُعا اور فریاد کیا کرتا تھا۔داؤد کا یہ ایمان تھا کہ وہ اُس کی فریادوں کو سنے گا۔(تیسری آیت کو دیکھیں) تیسری آیت میں داؤد خدا کو بتاتا ہے کہ وہ ایک اُمید کے ساتھ

اپنی درخواستیں اُس کے حضور رکھتا ہے۔ داؤد یہ ایمان رکھتا تھا کہ وہ اُس کی درخواستوں کو سن کر جواب دے گا۔ جب وہ صبح کے وقت بیدار ہوتا تھا، وہ اپنے آپ کو خدا کے سپرد کرتا تھا اور پھر توقع کرتا تھا کہ خدا اُس کے لئے کچھ کرے گا۔ اُسے قطعاً کوئی شک نہیں ہوتا تھا کہ خدا اُس کی دُعاؤں کے جواب میں کچھ نہیں کرے گا۔

داؤد کا دل کس بات پر غمزدہ ہوتا تھا؟ چوتھی آیت کے مطابق یوں لگتا ہے کہ اپنے ارد گرد بدی کو دیکھ کر داؤد کا دل افسردہ اور پریشان ہوتا تھا۔ داؤد نے دیکھا کہ خدا کو شرارت سے کچھ خوشی نہیں ہوتی، بدکار لوگ خدا کے ساتھ نہ رہ سکیں گے۔ بدی سے خدا کا دل دُکھی ہوتا ہے۔ اسی طرح متکبر اور مغرور لوگ بھی اُس کے حضور نہ جا سکیں گے۔ بلکہ داؤد تو یہاں تک بیان کرتا ہے کہ خدا کو سب بدکرداروں سے نفرت ہے۔ (5آیت)

جب داؤد نے یہ کہا کہ خدا کو سب بدکرداروں سے نفرت ہے تو اس سے اُس کا کیا مطلب تھا؟ ہم میں سے ہر ایک نے گناہ کیا ہے۔ میری زندگی بھی کاملیت سے بہت دُور ہے۔ میرے تعلق سے خدا کے احساسات کیسے ہیں؟ ہمیں یہاں پر اس بات کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ داؤد جس نے یہ زبور تحریر کیا وہ بھی جانتا تھا کہ وہ ایک گنہگار ہے۔ اُس کی زندگی میں کچھ ایسی چیزیں تھیں جو خدا کے دل کو رنجیدہ کرتی تھیں۔ داؤد یہ نہیں کہہ رہا کہ ہمیں خدا کی محبت حاصل کرنے کے لئے کامل ہونا چاہے۔ اگر ایسا ہوتا تو خدا ہم میں سے کسی کے ساتھ بھی محبت نہ کر سکتا۔ خدا کا قہر اُن لوگوں پر بھڑکتا ہے جو اُس کے مقاصد کو رد کر دیتے اور اُس کے خلاف گناہ میں ہی زندگی بسر کرتے رہتے ہیں۔ کیونکہ وہ ایک قدوُس خدا ہے۔ جو خدا کو رد کر دیتے اور گناہ میں زندگی بسر کرنے کا چناؤ کرتے ہیں، خدا بھی ایسے لوگوں کی طرف اپنی پشت پھیر دیتا ہے۔ خدا ایسے لوگوں کی عدالت کرتا ہے اور وہ اُس سے دُور بہت دُور ابدیت میں رہیں گے۔

چھٹی آیت میں داؤد بتاتا ہے کہ خدا جھوٹ بولنے والوں کو نیست کر دے گا۔ وہ دغا باز اور خونیوں کو برباد کرے گا۔ داؤد خدا کے عدل و انصاف پر اُس کی تعریف اور ستائش کرتا ہے۔ اُس کا دل شکر گزاری سے بھرا ہوا ہے کہ خدا گناہ کی سزا دیتا ہے۔ بدی اُس کے حضور ٹھہر نہیں سکتی۔ بدی غالب نہیں آسکتی۔ خدا اپنی مخلوقات کو دیکھ رہا ہے اور ایک دن وہ اُن کی عدالت کے لئے آئے گا۔ نیکی، بھلائی اور راستی غالب آئیں گی، یہی بات داؤد کے لئے تسلی کا باعث تھی۔

ساتویں آیت پر غور کریں، داؤد کو خدا کے ساتھ اپنے شخصی تعلق اور رشتے پر بڑا اعتماد اور یقین تھا۔ وہ جانتا تھا کہ اُس سے بھی گناہ سرزد ہوا ہے اور اُس نے بھی خدا کے دل کو رنجیدہ کیا ہے۔ وہ اُس کے حضور آکر اپنے دل کو انڈیلنے کے لئے تیار ہے لیکن وہ بڑے احترام اور پاک خوف کے ساتھ ایسا کرتا ہے۔

داؤد کو اس بات کا احساس تھا کہ اُسے خدا کی حکمت اور قوت کی ضرورت ہے۔ آٹھویں آیت میں، اُس نے خدا سے درخواست کی کہ وہ راستی کے طرف اُس کے قدموں کی راہنمائی کرے۔ اُس نے کبھی یہ نہ سمجھا کہ وہ اپنی طاقت، حکمت اور سمجھ کے ساتھ ایسی زندگی بسر کر سکتا ہے جو خدا کے حضور مقبول و منظور ٹھہرے۔ اُس کی قوت تو خدا کی طرف سے تھی، داؤد جانتا تھا کہ بطور بادشاہ اپنی ذمہ داریاں نبھانے کے لئے اُسے خدا کی طرف سے خاص توفیق، حکمت اور قوت کی ضرورت ہے۔

آٹھویں آیت میں داؤد نے خدا کو بتایا کہ اُسے اپنے دشمنوں کے سبب سے بھی راستی میں چلنے کی ضرورت ہے۔ بدکار دشمنوں کے پیشِ نظر، جو اُس کو گھیرے ہوئے تھے، داؤد نے خدا کے حضور فریاد کی کہ وہ اُس کی راہوں کو ہموار کر دے۔ مصیبت اور دُکھ کی اس گھڑی میں، داؤد کو واضح

طور پر خدا کی راہوں کو جاننے کی ضرورت تھی۔ داؤد کو خدا کی راہوں پر چلنے کے لئے خدا کے فضل اور توفیق کی ضرورت تھی۔

جب داؤد اپنے ارد گرد نظر دوڑاتا ہے تو اُسے ایسے بہت سے لوگ نظر آتے ہیں، جو خداوند کے لئے زندہ نہیں تھے۔ اُن کے دل تباہی، بربادی اور شرارت سے بھرے ہوئے تھے۔ اُن کی باتیں بھی بدی اور موت کی باتیں تھیں، اُن کے منہ سے دغا کی باتیں نکلتی تھیں، ہو سکتا ہے کہ داؤد کا دل اُن کی باتوں سے رنجیدہ ہوا ہو۔

داؤد خدا کے حضور فریاد کرتا ہے کہ خدا ایسے لوگوں کو مجرم ٹھہرائے۔ "اے خدا! تو اُن کو مجرم ٹھہرا۔" دسویں آیت میں اُس نے خدا سے درخواست کی کہ وہ اپنے ہی جال اور پھندے میں پھنس جائیں۔ وہ بُرے منصوبے جو اُنہوں نے دوسروں کے لئے بنائے تھے ایک دن وہ سب کچھ اُن کی اپنی بربادی اور تباہی کا باعث ہونا تھے۔ داؤد نے خدا کے حضور فریاد کی کہ وہ راستی سے اُن کی عدالت کرے اور سب بدکاروں کو اپنے حضور سے خارج کرے۔

خدا سے محبت رکھنے والوں کے لئے داؤد کی درخواست پر غور کریں۔ سب سے پہلے وہ یہ درخواست کرتا ہے کہ خدا اجازت دے کہ اُس کے لوگ اُس میں پناہ لیں، جب بدی اور ناراستی اُنہیں گھیر لے تو وہ اُس کو اپنی پناہ جانتے ہوئے اُسی میں پناہ لیں، وہ اپنے ارد گرد اُٹھنے والے طوفانوں، آزمائشوں میں خدا کو اپنی پناہ گاہ بنائیں۔ داؤد نے خدا کے حضور دُعا کی کہ مصیبت کے دن وہ اپنے لوگوں کی پناہ گاہ ہو۔

پھر داؤد خدا سے یہ درخواست کرتا ہے کہ وہ اپنے لوگوں کو خوشی و خُرمی سے بھر دے۔ داؤد جانتا تھا کہ افسردہ دلی اور غم کے احساس کے ساتھ زندگی بسر کرنا کیسا ہوتا ہے۔ رنج و غم اور نااُمیدی کا

احساس اُن ساری چیزوں کے خلاف ہے جو خدا اپنے لوگوں کو دینا چاہتا ہے۔ لیکن جب آپ بدکار لوگوں میں گھر جاتے ہیں تو یہ ساری چیزیں ایک فطری بات ہیں۔ داؤد نے خدا سے درخواست کی کہ وہ اپنے لوگوں کو مصیبت کے وقت خوشی و خُرمی عطا کرے۔ داؤد چاہتا تھا کہ خدا کے لوگ مایوسی کے دنوں میں بھی خوشی سے گائیں۔

تیسری بات، داؤد نے خدا سے درخواست کی کہ وہ اپنے لوگوں کی محافظت کے لئے اُن پر ایک سائبان ہو۔ تاکہ وہ اُس میں شادمان ہوں اور اس سے ہم یہ سیکھتے ہیں کہ خدا نہ صرف ہمیں فتح بخشنا چاہتا ہے بلکہ وہ چاہتا ہے کہ ناگوار صورتحال اور ماحول کے باوجود ہم اُس میں خوشی و خرمی کی زندگی بسر کریں۔ اُن کے شادمان اور مسرُور ہونے کے موضوع پر غور کریں، اُنہوں نے خدا میں مسرُور اور شادمان رہنا ہے۔ داؤد یہ کہہ رہا ہے کہ مصیبت کے دن، خدا اپنے لوگوں کے قریب آئے۔ تاکہ وہ اُس کی حضوری سے بڑی شادمانی اور راحت پائیں۔

داؤد خدا کے تعلق سے ایک واضح بیان کے ساتھ اپنے زبور کو ختم کرتا ہے، اُس کا یہ ایمان ہے کہ خدا راست بازوں کو برکت دے گا اور اُنہیں سپر کی طرح اپنی مہربانی سے محفوظ رکھے گا۔ جو کچھ داؤد اس زبور میں خدا سے درخواست کر رہا تھا وہ سب کچھ اُس کی فطرت اور کردار کے خلاف نہیں تھا۔ بلکہ یہ تو خدا کے دل کی لالسا (دلی تمنا) ہے کہ وہ اپنے لوگوں کو برکت دے اور اُنہیں اپنے کرم سے سپر کی طرح ڈھانک لے۔ داؤد تو خدا سے بس یہی درخواست کرتا ہے کہ وہ وہی کچھ کرے جو خدا کے دل کی خوشنودی ہے۔ اسی لئے تو وہ ہر طرح کے حالات و واقعات میں ایک اُمید اور توقع کے ساتھ دُعا کر کے انتظار کرتا ہے۔ خدا بدی سے خوش نہیں ہوتا۔ وہ بدکاروں کی عدالت کرے گا جبکہ اپنے لوگوں کو محفوظ رکھے گا۔ اُس کے لوگ اُس کی حضوری میں محفوظ ہو کر شادمان ہوں گے۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ کیا یہ بہت اہم بات ہے کہ ہم خدا کے ساتھ رفاقت کے لئے وقت نکالیں؟ جب داؤد خدا کے حضور وقت گزارتا تھا، تو وہ ایمان سے دُعا کر کے انتظار کیا کرتا تھا۔ کیا آپ نے خدا کے حضور ٹھہرنے کے لئے وقت مقرر کیا ہوا ہے؟ کیا آپ دن بھر ایمان اور ایک توقع کے ساتھ وقت گزارتے ہیں؟ اگر ایسا نہیں تو کس طرح آپ خدا کے ساتھ اپنا وقت مثبت اور بامعنی بنا سکتے ہیں؟

☆۔ خدا ہمیں قبول کر لے، کیا اِس کے لئے ہمیں کامل ہونے کی ضرورت ہے؟

☆۔ کیا آپ کو یہ اعتماد ہے کہ آپ خدا کے حضور کھڑے ہو سکتے ہیں؟ خدا کے حضور کھڑے ہونے میں رحم کا کیا کردار ہے؟

☆۔ خدا کے کلام کے اس حصہ میں ہم دیکھتے ہیں کہ داؤد خدا کے حضور حکمت اور دانائی اور قوت مانگنے کے لئے آتا ہے۔ تاکہ خدا کے حضور راستبازی کی زندگی بسر کر سکے۔ خدا کے حضور مقبول اور پسندیدہ زندگی بسر کرنے کے لئے ہمیں کس حد تک خدا کی طرف سے حکمت اور قوت کی ضرورت ہے؟

☆۔ اس زبور میں خوشی اور شادمانی کا کون سا موضوع ہے؟ خدا میں اور خوشگوار حالات و ماحول میں شادمان اور مسرُور ہونے میں کیا فرق پایا جاتا ہے؟

اہم دُعائیہ نکات

☆۔خداوند سے توفیق مانگیں تاکہ آپ ہر دن ایک توقع کے ساتھ اُس کا انتظار کرنا سیکھیں۔

☆۔اس بات کی شکر گزاری کریں کہ وہ اُن سب کو قبول کرتا ہے جو ایمان اور توبہ کے ساتھ اُس کے حضور آتے ہیں۔

☆۔خدا کی شکر گزاری کریں کہ وہ عدل وانصاف کا خدا ہے جو گناہ کی سزا دیتا ہے۔

☆۔داؤد نے اپنے دَور کے راستباز لوگوں کے لئے دُعا کی کہ بدی، مخالفت اور بُرے لوگوں میں گھرے ہوئے راست لوگوں کے لئے خدا ہی پناہ گاہ ہو۔تاکہ وہ اُس میں خوشی اور شادمانی کریں اور خدا اپنی محافظت کا سائبان اُن پر پھیلا دے۔

☆۔اگر آپ کے ارد گرد کوئی ایسا شخص ہے جسے مخالفت کا سامنا ہے تو کچھ دیر اُس شخص کے لئے دُعا کریں۔

☆۔خداوند سے فضل اور توفیق مانگیں تاکہ آپ اور زیادہ بہتر طور پر اس بات کو سمجھ سکیں کہ اُس میں اور اُس کی حضوری میں شادمان اور مسرُور ہونے کا کیا مطلب ہے؟

شفقت

اِس باب کوپڑھنے سے قبل زبور 6 بغورپڑھیں

زبور نویس کا توکل اور بھروسہ خدا پر ہے تو بھی وہ ایک دُکھ اور قرب کو محسوس کرتا ہے۔ خدا ہمیشہ ہمارے تمام دُکھوں اور غموں کو پورے طور پر دُور نہیں کرتا لیکن اُس کا یہ وعدہ ضرور ہے کہ وہ مشکل وقت میں ہمارے ساتھ رہے گا۔ چھٹے زبور میں داؤد کھلے لفظوں میں اپنے دُکھ اور درد کو بیان کرتا ہے لیکن اِس کے ساتھ ہی وہ ہمیں یہ بھی دکھاتا ہے کہ اُس کا توکل، اعتماد اور بھروسہ خداوند پر ہے۔

اِس زبور کو داؤد نے لکھا تھا اور خداوند کی پرستش اور عبادت کے لئے تحریری صورت میں ہم تک پہنچا۔ اس کی موسیقی ترتیب دی گئی اور اس کو تار دار سازوں کے ساتھ گایا جاتا تھا۔ زبور کے آغاز میں ہی لکھا گیا ہے "شمینیت کے سُر پر" یہ اصطلاح ایک خاص قسم کے اندازِ موسیقی کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

زبور کا آغاز داؤد کی اِس فریاد سے ہوتا ہے کہ خدا اُسے اپنے قہر میں نہ جھڑکے، اس آیت کو سمجھنے کی کنجی کا تعلق اس بات سے ہے کہ کس طرح خدا اپنے قہر و غضب اور تنبیہ میں جھڑکتا ہے۔ اکثر خدا نے داؤد کو تنبیہ اور تادیب کی۔ جب ہم داؤد کی زندگی کا جائزہ لیتے ہیں، تو ہم دیکھتے ہیں کہ وہ اس تنبیہ اور تادیب قبول کرنے کے لئے تیار اور رضامند تھا۔ داؤد خدا کو یہ نہیں کہہ رہا کہ وہ اُس کو تنبیہ کرنا بند کردے یا اُس کو ملامت نہ کرے۔ بلکہ وہ خدا سے یہ کہہ رہا ہے کہ وہ نرمی سے اُس

کی تربیت کرے۔ اگر خدا قہر و غضب میں ہمارے ساتھ پیش آتا تو آج ہم کہاں پر ہوتے ؟ اگر خدا اپنے قہر و غضب میں ہم پر رحم، محبت اور ترس سے پیش نہ آتا تو ہمارے ساتھ کیا واقع ہو نا تھا؟ یقیناً خدا نے اپنے عدل و انصاف اور قدوسیت میں ہمیں بھسم کر دینا تھا۔ تاہم اپنی محبت اور ترس میں وہ ہمیں اپنے قہر و غضب کی شدت سے بچا لیتا ہے۔

داؤد یہ نہیں کہہ رہا کہ وہ گناہ اور بغاوت کو نظر انداز کر دے۔ بلکہ وہ تو یہ کہہ رہا ہے کہ وہ اُس کی کمزوریوں میں اپنے فضل اور رحم کو ظاہر کرے۔ یہاں پر داؤد خاص طور پر اپنی بات کر رہا ہے۔ خدا کے خادم اور ایک بادشاہ کی حیثیت سے، داؤد کو بہت سی آزمائشوں اور دُکھوں سے گزرنا پڑا۔ ایسا کہ وہ اُن ساری چیزوں، حالات و واقعات سے ناتواں ہو گیا۔ وہ کمزور اور بے حال تھا، اُس نے خدا سے رحم اور ترس کی دُعا کی۔ چونکہ وہ ایک کرب میں تھا، اُس نے خدا سے دُعا کی کہ وہ اُس کی ہڈیوں کو شفا بخشے۔

غور کریں، تیسری آیت میں، نہ صرف اُس کا بدن تھکاوٹ سے چور تھا بلکہ اُس کی جان بھی بے قراری اور بے تابی کی حالت میں تھی۔ حقیقت تو یہ ہے کہ خدا کے لوگوں کی زندگی کے ایک دَور میں دُکھ اور مصیبت کا ایک وقت آتا ہے۔ یسوع بھی اپنے دل میں گھبرایا تھا۔ (یوحنا 11:33)

ایماندار ہونے میں یہ کوئی گارنٹی نہیں ہے کہ ہماری زندگی میں دُکھ اور غم نہیں آئیں گے۔ تیسری آیت میں، داؤد کی جانکنی اور کرب کی حالت اس قدر شدت اختیار کر چکی تھی کہ اب اُسے یہ حیرت اور فکر تھی کہ وہ کب تک ایسی ہی حالت میں رہے گا۔ اُسے تو یوں لگ رہا ہے کہ اُس کے دُکھ درد کبھی ختم ہی نہ ہوں گے۔

داؤد جانتا تھا کہ خدا کی محبت لازوال ہے۔اُس کی محبت پر تکیہ اور بھروسہ کرتے ہوئے اُس نے خدا سے دُعا کی کہ وہ اُس کی جان کو قرب اور دُکھ سے چھڑائے۔ خدا کی شفا قوت اور قدرت کا مظاہرہ نہیں بلکہ یہ تو اُس کی محبت کا اظہار ہے۔ خدا کی محبت ہی ہماری فریادوں اور آہوں کے جواب میں کام کرتی ہے۔

پانچویں آیت پر غور کریں، داؤد کے دُکھ درد اس قدر زیادہ تھے کہ اُسے ڈر تھا کہ کہیں وہ اپنی جان ہی نہ گنوا بیٹھے۔ داؤد کی زندگی میں ایسے بہت سے دَور آئے جب یوں لگتا تھا کہ دُکھوں، مصیبتوں اور غموں نے داؤد کو گھیر لیا ہے۔ لیکن داؤد کا دل ہر وقت خدا کی پرستش اور ستائش سے معمور رہتا تھا۔اُس کے نزدیک زندگی کا مقصد خدا کی پرستش اور عبادت ہی تھا۔ ''قبر میں کون تیری شکر گزاری کرے گا؟'' پانچویں آیت میں داؤد خداوند سے کہتا ہے، کہ وہ اُس کو زندہ رہنے دے تاکہ وہ اُس کی پرستش اور ستائش کرنا جاری رکھے اور اس زمین پر اُس کے نام کو عزت اور جلال دیتا رہے۔ جس دُکھ اور پریشانی سے داؤد گزر رہا تھا اُس کی شدت اِس قدر زیادہ تھی کہ چھٹی آیت میں، وہ خداوند کو یاد دلاتا ہے کہ روتے روتے اُس کا بُرا حال ہو گیا ہے۔ وہ اس قدر جانکنی کی حالت میں تھا کہ ساری ساری رات رونے سے اُس کا بستر آنسوؤں سے بھیگ جاتا تھا۔ یوں لگتا ہے کہ ساری خوشی اور شادمانی جاتی رہی اور اب ہر وقت داؤد کی آنکھوں سے آنسو جاری رہتے تھے۔اُس کے دشمن اُس کی اس حالت اور آنسوؤں کے ذمہ دار تھے۔اُس کے دشمنوں نے اُس کی زندگی اجیرن کر دی تھی۔

کیا آپ کبھی ایسی صورتحال سے گزرے ہیں جہاں پر یوں لگتا تھا کہ جیسے موجودہ صورتحال پر، دُکھ درد اور افسرُدگی کے بادل کبھی چھٹیں گے ہی نہیں؟ میری اپنی زندگی میں بھی کچھ ایسے دَور اور وقت آئے جب میرا دل بھی پرستش اور ستائش سے خالی ہو گیا۔

اِس قدر مسائل اور اُلجھنوں نے گھیر لیا کہ میں پریشانی اور حیرانی کی حالت میں یہ سوچا کرتا تھا کہ میں کیسے زندہ رہ پاؤں گا۔ اگرچہ داؤد کو گہرے دُکھ اور غم کا تجربہ ہو چکا تھا، لیکن وہ یہ بھی جانتا تھا کہ خدا کو جاننے سے حالات بدل جاتے ہیں۔ جب تک خدا اُس کے ساتھ تھا، اُسے اُمید تھی۔ 8 آیت میں، وہ اپنی آنکھیں زندہ خدا کی طرف اٹھا کر فریاد کرتا ہے۔ "اے سب بدکردارو! میرے پاس سے دُور ہو۔ کیونکہ خداوند نے میرے رونے کی آواز سن لی ہے۔"

جب داؤد نے یہ کہا تھا، کاش میں اُس وقت وہاں پر موجود ہوتا! اُس وقت اُس کی آنکھیں اپنے دُکھ درد اور کرب سے اُٹھ کر خداوند کی فتح پر لگ گئیں۔ اُس کے لئے یہ کس قدر بابرکت بات تھی۔ وہ جانتا تھا کہ خدا نے اُس کی فریاد کو سن لیا ہے اور اُس کے دُکھ درد کو دیکھ کر خدا کا دل بھر آیا ہے۔ اب خدا اُس کی مدد کو آئے گا۔ داؤد جانتا تھا کہ خدا ضرورت کی گھڑی میں اُس سے دستبردار نہیں ہو گا۔ مصیبت کی گھڑی میں اُس نے مدد کے لئے خدا کی لازوال محبت پر بھروسہ اور توکل کیا۔ ہمارے لئے یہ بہت اہم ہے کہ ہم خدا کے ساتھ اپنے تعلق اور رشتے کے بارے میں پُریقین اور پُراعتماد ہوں۔ داؤد خدا کو جانتا تھا کہ ضرورت کی گھڑی میں خدا اُسے نہیں چھوڑے گا۔ خدا نے اُس کی فریاد اور پکار کو سن لیا تھا اور اُس کی دُعاؤں کو قبول کر لیا تھا۔ اُس کے دشمن خدا کے حضور کھڑے ہو کر داؤد کے ساتھ کرنے والی برائیوں کے لئے جواب دہ ہوں گے۔ اُنہیں اپنے کئے پر ندامت اور شرمندگی کا سامنا ہو گا۔ اُن پر خوف اور دہشت چھا جائے گی۔ ذلت اور رسوائی اچانک سے اُن پر آپڑے گی۔ چونکہ خدا داؤد سے محبت رکھتا تھا اس لئے اُس نے داؤد کے حالات و واقعات میں اُس کا مددگار ہونا تھا۔ داؤد کو خدا کے ساتھ اپنے رشتے اور تعلق کی وجہ سے بڑی تسلی اور اطمینان حاصل ہوا۔ وہ جانتا تھا کہ خدا اُسے نہیں چھوڑے گا۔ وہ جانتا تھا کہ خدا کی لازوال

محبت کے سبب سے اُس کے دشمن اس پر شادیانہ نہیں بجا سکیں گے۔ کیا آج خدا کے ساتھ ہمیں اپنے ایسے رشتے اور تعلق کی یقین دہانی حاصل ہے۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ کیا آپ نے خدا کی طرف سے کبھی کوئی تنبیہ یا ملامت اٹھائی ہے؟ وضاحت کریں۔

☆۔ کیا آج بھی مسیحی لوگ دُکھوں سے گزرتے ہیں؟ خدا کے ساتھ ہمارے رشتے اور تعلق کی بنا پر ہمیں کیسے آنے والے دُکھوں اور مسائل کا سامنا کرنے کی توفیق ملتی ہے؟

☆۔ کس طرح داؤد کے خدا کے ساتھ رشتے نے دُکھ اور مصیبت کی گھڑی میں اُسے تقویت بخشی؟ ☆۔ دُکھوں، مسائل اور مشکلات میں ہمارا ردِ عمل کس طرح خدا کے ساتھ ہمارے رشتے اور تعلق کی عکاسی کرتا ہے؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆ خدا کی شکر گزاری کریں کہ مدد کے لئے وہ ہماری فریادوں پر کان لگاتا ہے۔

☆ خدا کی شفقت کے لئے اُس کی شکر گزاری کریں۔ خدا کی شکر گزاری کریں کہ اُس کی لازوال محبت کی بنا پر ہم زندگی کے مسائل کا سامنا بڑے اعتماد کے ساتھ کر سکتے ہیں۔

☆ خداوند سے دُعا کریں کہ اور زیادہ آپ کو اپنی قربت میں لائے تاکہ آپ اور زیادہ ایمان و اعتماد اور یقین اور بھروسے کے ساتھ زندگی کے مسائل اور مشکلات کا سامنا کر سکیں۔

اُٹھ، اَے خدا!

اس باب کو پڑھنے سے قبل زبور 7 بغور پڑھیں

ساتواں زبور داؤد کی زندگی کے اُس دَور میں لکھا گیا جب اُس کے دشمن اُس کو چاروں طرف سے گھیرے ہوئے تھے۔ زبور کے تعارف میں ہمیں بتایا گیا ہے کہ یہ زبور کوش اور بنیمین کے تعلق سے لکھا گیا۔ اس آیت میں کوش کے تعارف کے تعلق سے کئی ایک باتیں بیان کی گئی ہیں۔ بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ "کوش" کا نام ساؤل کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ وہ لوگ جو اس خیال کو پیش کرتے ہیں، وہ اس بات کو بنیاد بناتے ہیں کہ ساؤل بنیمینی تھا۔ اور یہ حقیقت کہ ساؤل قیس کا بیٹا تھا۔ قیس "کوش" سے ملتا جلتا لفظ ہے۔ دیکھیں 1 سموئیل 2، 9:1

بعض لوگوں کی یہ رائے بھی ہے کہ کوش ساؤل کا ایک خادم تھا جو داؤد کو مار ڈالنے کے درپے تھا۔ اور تیسری رائے یہ بھی ہے کہ 2 سموئیل 16:5 کے مطابق یہ سمعی نام کا آدمی تھا جو اُس وقت داؤد پر لعنت کر رہا تھا جب داؤد ابی سلوم سے اپنی جان بچانے کے لئے بھاگ رہا تھا۔

ہم ان ساری باتوں سے یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ ہم یقینی طور سے نہیں کہہ سکتے کہ کوش کون تھا۔ تاہم یہ بات بالکل واضح ہے کہ یہ داؤد کی مخالفت کرتا تھا۔ پہلی آیت میں، داؤد خداوند کو اپنی پناہ بناتا ہے۔ وہ خداوند سے درخواست کرتا ہے کہ وہ اُسے اُس کا پیچھا کرنے والوں سے چھڑائے۔ داؤد اپنے دشمنوں کے بُرے عزائم سے واقف تھا۔ دوسری آیت میں، وہ اس بات کو

واضح طور پر بیان کرتا ہے کہ اگر خدا نے اُسے نہ چھڑایا تو اُس کے دشمن اُسے اس طرح پھاڑ کھائیں گے جس طرح شیر ببر اپنے شکار کو پھاڑ کھاتا ہے۔

داؤد تو خدا اپنے خدا سے تربیت اور تنبیہ پانے کے لئے بالکل تیار تھا۔ تیسری آیت میں، وہ خداوند سے کہتا ہے کہ اگر اُس نے شیر ببر کی طرح اپنے دشمنوں کو پھاڑ ڈالا ہو۔ یا کسی طور پر اُس کے ہاتھ کسی جرم کے مرتکب ہوئے ہوں تو اُس کا دشمن اُس پر غالب آجائے۔ اگر اُس نے کسی ایسے شخص پر ظلم کیا ہو جو اُس کے ساتھ امن و سلامتی سے رہتا ہو، یا اپنے دشمن کو لوٹا ہو۔ تو وہ اس بات کے لئے تیار تھا کہ اُس کا دشمن اُس کا پیچھا کر کے اُس کی جان کو خاک میں ملا ڈالے۔ (5آیت)

یہ حوالہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ داؤد کی ساری مشکلات اور مسائل اُس کے کسی گناہ کا نتیجہ نہیں تھے۔ اگرچہ داؤد نے کوئی بدی نہیں کی تھی تو بھی اُس کے دشمن اُس کا پیچھا کر رہے تھے۔ بعض اوقات اچھے لوگ بھی بُری چیزوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔

ہم ایوب اور خداوند یسوع کی زندگی میں بھی اس بات کو دیکھ سکتے ہیں۔ مسیحی لوگوں سے ایسا کوئی وعدہ نہیں کیا گیا کہ اُن کی زندگی تکالیف، مشکلات اور مسائل سے آزاد رہے گی۔

مقدس پولس رسول نے تیمتھیس کو لکھتے ہوئے کہا۔ "بلکہ جتنے مسیح یسوع میں دیانتداری کے ساتھ زندگی گزارنا چاہتے ہیں وہ سب ستائے جائیں گے۔ 2 تیمتھیس 3:12

داؤد بھی اس اصول سے باہر نہیں تھا۔ وہ خدا سے محبت رکھتا اور اُس کا طالب ہوا کرتا تھا۔ اِس کے ساتھ وہ یہ بھی جانتا تھا کہ دشمنوں سے جان چھڑانے کے لئے بھاگتے پھرنا کیسا تجربہ ہوتا ہے۔

اگر داؤد نے اپنی زندگی میں کوئی دُکھ اور مصیبت نہ اُٹھائی ہوتی تو کتنے ہی زبور ہیں جو کبھی بھی لکھے نہیں جانے تھے؟ کتنی ہی بار خدا کے لوگوں کو دُکھوں، مصیبتوں اور مسائل کا سامنا ہوتا ہے تو پھر وہ زبور کی کتاب سے تسلی پاتے ہیں۔ اپنے تلخ تجربات کی بنا پر داؤد آج کے دَور میں دُکھ اٹھانے والوں کی تصویر پیش کر رہا ہے۔ بعض اوقات خدا ہمیں اس لئے بھی دُکھ اُٹھانے دیتا ہے تاکہ ہم دوسروں کے لئے تسلی، تشفی اور گواہی کا باعث ہو سکیں۔

داؤد دُکھ اور ضرورت کی گھڑی میں خداوند کے حضور آکر مدد مانگنے میں کوئی جھجک محسوس نہیں کرتا۔ چھٹی آیت میں وہ خداوند سے کہتا ہے کہ وہ اُس کے دشمنوں کے قہر کے خلاف اپنے غضب میں اُٹھے۔ وہ انصاف کے لئے خدا سے فریاد کرتا ہے۔ وہ خدا سے التماس کرتا ہے کہ وہ اپنے لوگوں کو اپنے ارد گرد جمع کر لے اور اُن پر بادشاہی کرے۔ یہ تحفظ کی تصویر کشی ہے۔ خدا دُکھ اور مصیبت کی گھڑی میں اپنے لوگوں کو تحفظ اور محافظت فراہم کرنے کے لئے اپنے ارد گرد جمع کر لیتا ہے۔ جس طرح ایک محبت کرنے والا چرواہا۔ اپنی بھیڑوں کو اپنے پاس جمع کر لیتا ہے۔ اور اُن کے دشمنوں کے خلاف نبرد آزما ہوتا ہے۔

آٹھویں آیت میں، داؤد نے خدا سے کہا کہ وہ اُس کی راستی کے مطابق اُس کا انصاف کرے۔ اُسے اعتماد تھا کہ وہ پورے دل اور راستی کے ساتھ خدا کے ساتھ چل رہا ہے۔ وہ جانتا تھا کہ وہ خدا کے خلاف کوئی گناہ نہیں کر رہا۔ وہ مشکلات اور مسائل جن کا وہ سامنا کر رہا تھا کسی طور پر بھی اُس کے کسی پوشیدہ گناہ کا نتیجہ نہیں تھا۔

داؤد خدا سے التجا کرتا ہے کہ ظلم و ستم کا خاتمہ ہو اور راستباز لوگ محفوظ ہو جائیں۔ (آیت 9)

اُسے اعتماد تھا کہ خدا جو دلوں اور خیالوں کو جانچتا اور پرکھتا ہے، وہی اُس کی سپر اور ڈھال ہو گا۔ خدا بدکاروں اور شریروں کی نیت اور ارادوں سے بھی واقف تھا۔ وہ راستبازوں کے دلوں سے بھی واقف ہے۔ وہ بے انصافی کو غالب نہیں آنے دے گا۔ خدا راست اور عادل خدا ہے۔ داؤد جانتا تھا کہ اگر شریر بدی سے باز نہ آئے تو پھر خدا اپنی تلوار کو تیز کرے گا اور اپنی کمان پر چلہ چڑھا کر اُنہیں سزا دے گا۔ حتیٰ کہ اب بھی خدا کا ہتھیار اُس کی کمان سے نکلنے کے لئے تیار تھا۔ اُس کے جلتے تیر بہت جلد نشانے پر لگیں گے اور اُس کے لوگوں کے لئے امن اور سلامتی کا باعث ہوں گے۔ وہ لوگ جن کے دلوں میں بدی ہے اور وہ بُرے منصوبے باندھتے ہیں۔

بالفاظ دیگر، جو کچھ اُنہوں نے بُرے منصوبے باندھے ہیں اُن سے انہیں مایوسی کے سوا کچھ حاصل نہ ہو گا۔ اُن کے منصوبے خاک میں مل جائیں گے۔ دوسروں کے لئے گڑھا کھودنے والے خود آپ اُس میں گریں گے۔ بُرے منصوبے باندھنے والے اور بُرائی کو عمل میں لانے والے، اپنی بد اعمالیوں کا بدلہ پائیں گے۔ بُری سازشیں اور بُرے منصوبے جو اُنہوں نے باندھے ہیں وہ خود ہی اُن کا خمیازہ بھگتیں گے۔

داؤد تو دُکھ اور مصیبت کی گھڑی میں خدا کو اپنی پناہ اور چھپنے کی جگہ بناتا تھا۔ اگرچہ اُس نے بہت سی مصیبتیں اُٹھائیں، تو بھی وہ یہ جانتا تھا کہ خدا راست اور عادل ہے اور کسی طور پر بھی بے انصافی اور برائی کو غالب نہ آنے دے گا۔ داؤد نے خدا کی شکر گزاری کرنے اور اُس کی ستائش کا
چناؤ کیا۔ اگرچہ وقتی طور پر دشمن اُس کا پیچھا کر رہے تھے۔ تو بھی خدا نے اُس کی فریاد کو سنا اور اُس کی مدد کے لئے آیا۔ خدا ہر طرح کی بدی اور بُرائی پر غالب آیا۔ آزمائش کے دَور میں، اپنے دُکھ، درد اور پریشانیوں پر توجہ مرکوز کر لینا بہت آسان ہوتا ہے۔ لیکن داؤد ہمیں سکھا رہا ہے کہ ہمیں اپنی آزمائشوں اور دُکھوں میں اپنی توجہ اور دھیان، خدا اور اُس کی الہٰی صفات کی طرف لگانی

چاہیئے۔ وہی مصیبت کے دن ہماری سپر اور ڈھال ہو گا۔ وہی راستی اور انصاف کے معاملہ میں ہمارا دفاع کرے گا۔ جب ہم اپنی مصیبتوں اور دُکھوں سے نظریں ہٹا کر خداوند اپنے خدا کی طرف لگاتے ہیں، تو گہرے دُکھ اور تکلیف کی حالت میں بھی ہم اُس میں ایک یقین دہانی، سکون اور اطمینان پاتے ہیں۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ خدا کی قدوسیت اور اُس کے عدل و انصاف پر داؤد کا اعتماد کس طرح اُس کے دُکھ اور مصیبت کی گھڑی میں اُس کے لئے تقویت اور حوصلہ افزائی کا باعث ہوتا ہے؟۔

☆۔ خدا نے کس طرح داؤد کی مصیبتوں کو اس کی بھلائی کے لئے استعمال کیا؟

☆۔ اپنی مصیبت میں داؤد نے خدا کو کیا کرنے کے لئے کہا؟ کس طرح وہ برائی بالا خر ہم پر ہی لوٹ کر واپس آتی ہے جو ہم دوسروں کے ساتھ کرتے ہیں؟ کیا آپ کو اس کا تجربہ ہوا ہے؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔اپنی مصیبتوں میں، داؤد کے پاس خدا کی پرستش کرنے کی ایک وجہ تھی۔آج آپ کے پاس خدا کی پرستش اور ستائش کرنے کی کون سی وجہ موجود ہے؟

☆۔خداوند کی شکر گزاری کریں کہ وہ عدل وانصاف کرنے والا اور قدوس خدا ہے۔

☆۔خداوند کی شکر گزاری کریں کہ وہ آپ کے بُرے وقت میں آپ کے لئے پناہ گاہ ہوا۔

☆۔اپنی مصیبتوں، دُکھوں اور مسائل سے نظریں ہٹا کر خداوند پر لگانے کے لئے خداوند سے فضل اور توفیق مانگیں، کیونکہ ہمیں خداوند سے ہی تسلی، تشفی اور اطمینان ملتا ہے۔

انسان کیا ہے؟

اِس باب کو پڑھنے سے قبل زبور 8 بغور پڑھیں

پچھلے زبور میں ہم نے دیکھا کہ داؤد نے اپنی مصیبتوں کا ذکر کیا، وہ درپیش مشکلات اور مصائب میں خداوند اپنے خدا کی طرف رجوع لاتا تھا۔ وہ خدا کے فضل اور اُس کے رحم و ترس پر مکمل طور پر بھروسہ کر کے خدا سے رہائی اور مخلصی کی توقع کرتا تھا۔ داؤد حیرت کا اظہار بھی کرتا ہے کہ خدا اپنے لوگوں میں کس قدر دلچسپی رکھتا ہے۔ وہ پہلی آیت میں ستائش کے ساتھ اپنے زبور کا آغاز کرتا ہے۔

"اے خداوند ہمارے رب تیرا نام تمام زمین پر کیسا بزرگ ہے!"

کسی بھی شخص کا نام اُس کے کردار کو پیش کرتا ہے۔ خداوند جلالی اور شاہِ عظیم ہے۔ بزرگی ایک شاہانہ خوبی ہے۔ بزرگی ہی رعب اور دبدبے کا باعث ہوتی ہے۔ جب بزرگ لوگ ہمارے قریب سے گزرتے ہیں تو ہم نہایت ادب اور احترام سے خاموش کھڑے ہو جاتے ہیں۔

داؤد ہمیں بتاتا ہے کہ خداوند خدا کا جلال آسمانوں سے بھی بلند و بالا ہے۔ یہاں پر مفہوم یہ ہے کہ خدا کا جلال آسمان کے جلال سے زیادہ عظیم ہے۔ کائنات کی تخلیق میں آسمان سب سے جلالی، دلکش اور خوبصورت حصہ ہے۔ ہم میں سے کون ہے جس نے غروب آفتاب کو دیکھا اور اُس کے جلال کو دیکھ کر محو حیرت نہ ہوا ہو؟ ہم میں سے ایسا کون ہے جو اپنے بستر پر لیٹ کر آسمان کی

وسعتوں کو دیکھ کر حیرت میں نہ ڈوبا ہو؟ خدا کا جلال تو کسی بھی آسمانی چیز سے بلند و بالا ہے۔ تخلیقِ کائنات کی کسی چیز کا موازنہ بھی خدا سے نہیں کیا جاسکتا۔

اس جلالی اور حشمت والے خدا نے بچوں اور شیر خواروں کے منہ سے حمد کو کامل کرایا۔اس آیت کی دو ممکنہ تشریحات ہیں۔اس حوالہ میں بچوں اور شیر خواروں کا ذکر موجود ہے اگر ہم اسے اس تناظر سے دیکھیں،داؤد چھوٹے بچوں کی پیدائش کے معجزے اور بچوں میں زندگی کو دیکھ کر خالق خدا کا ذکر کرتا ہے۔مجھے یاد ہے کہ ہمارے ہاں ہر ایک بچے کی پیدائش پر، میں حیرت اور ستائش سے بھر جاتا تھا۔مجھے اپنے بچوں کی پیدائش کسی معجزے سے کم نہیں لگتی تھی۔ہم میں سے ایسا کون ہے جو بچے کی پیدائش دیکھ کر زندگی کے اس معجزے کے لئے ستائش اور شکر گزاری سے نہ بھر جاتا ہو؟ حتیٰ کہ خدا کو نہ ماننے والے یا پھر ایسے لوگ بھی جو خدا کے کلام کے خلاف زندگی بسر کرتے ہیں،ایک لمحہ کے لئے زندگی اور معجزے کے لئے خاموشی میں غور و خوص ضرور کرتے ہیں۔اس آیت میں روحانی بچوں کے حوالہ سے دیکھنا بھی ممکن ہے۔خداوند یسوع نے متی کے انجیل میں بچوں کا ذکر کیا ہے۔(متی 11:25) اس وقت یسوع نے کہا،

اَے باپ آسمان اور زمین کے خداوند میں تیری حمد کرتا ہوں کہ تو نے یہ باتیں داناؤں اور عقلمندوں سے چھپائیں اور بچوں پر ظاہر کیں۔"

خداوند یسوع جب یہاں پر بچوں کا ذکر کر رہے ہیں تو ضروری نہیں کہ وہ اُن خاص بچوں کا ذکر کر رہے ہیں جو عمر کی کسی حد سے نیچے ہوتے ہیں۔خداوند سادہ لوگوں کا ذکر کرنے کے لئے یہاں پر بچوں کی مثال کو استعمال کر رہے ہیں۔جو خداوند کی پہچان و عرفان اور ایمان میں ابھی پختہ نہیں

ہوتے۔اس مفہوم میں، ہم سب بچے ہیں جو زندہ خدا کی پرستش، ستائش اور اُس کے نام کو جلال دینے کے لئے بلائے گئے ہیں۔

خداوند بچوں کے سادہ ایمان کے وسیلہ سے اپنی قدرت کو ظاہر کرتا ہے۔انہی کے وسیلہ سے وہ اس زمین پر اپنے مقاصد کو پایہ تکمیل تک پہنچاتا ہے۔انہی کے وسیلہ سے وہ دشمن پر غالب آتا ہے۔ایمان کے سادہ بچے ہی اُن دشمنوں کو خاموش کرادیتے ہیں جو اُن کے سامنے خدا کی قدرت کے سبب سے بے حوصلہ اور ناتواں ہو جاتے ہیں۔

جب داؤد آسمان کی وسعتوں کو دیکھتا ہے تو اُسے اس بات کا احساس ہوتا ہے کہ وہ خدا کے ہاتھ کی دستکاری ہیں۔وہ ان ستاروں اور چاند کو دیکھتا ہے جنہیں خدا نے اپنی اپنی جگہ پر رکھا ہے۔وہ خدا کی حکمت اور اُس کی قدرت کو دیکھ کر محوِ حیرت ہو جاتا ہے۔پھر وہ اپنے آپ پر نگاہ کرتا ہے تو اور بھی زیادہ محوِ حیرت ہو جاتا ہے کہ اس قدر عظیم خدا انسان کی فکر کرتا اور اُس کا خیال رکھتا ہے۔

خدا کو کیونکر مرد و زن کی فکر ہے ؟ اُسے انسان کے حالات و واقعات میں کیا دلچسپی ؟ وہ کون سی چیز ہے جس وجہ سے خدا ہم جیسے انسانوں تک بڑے رحم اور ترس میں رسائی کرتا اور ہم سے محبت بھرا سلوک کرتا ہے ؟ بار بار داؤد اس کائنات کے خالق و مالک کو دیکھتا ہے جو آسمانوں سے ہاتھ بڑھا کر اُسے چھوتا ہے۔وہ دیکھتا ہے کہ اُس کا خدا اُس کے دشمنوں کو خاموش کرادیتا ہے۔یہ آیت داؤد کو حیرت میں ڈال کر خاموش اور ساکن کر دیتی ہے۔کہ خدا کیوں محبت اور ترس کے ساتھ پیش آتا ہے ؟ وہ جانتا تھا کہ وہ تو ایسی محبت، ترس اور توجہ کا مستحق نہیں ہے۔وہ خدا کی پرستش اور ستائش کرتے ہوئے اُس کا شکر کرتا ہے کہ وہ اُس کی نظر میں بیش قیمت ہے۔

خدا نے مرد وزن کو فرشتوں سے کچھ ہی کم تر بنایا ہے۔انسان تخلیق کی اصطلاح میں، فرشتوں جیسی قدرت اور جلال نہیں رکھتے۔ فرشتے خدا کے حضور آسمانوں پر رہتے ہیں۔جب کہ مرد وزن اس زمین پر رہتے ہوئے عمر اور موت کے پابند ہیں۔اگرچہ انسان فرشتوں کی طرح تو نہیں، لیکن پھر بھی خدا نے انسان کو جلال اور عزت کا تاج پہنایا۔ کہنے کا یہ مقصد ہے کہ خدا نے انسان کو اپنی صورت اور شبیہ پر پیدا کر کے اُسے عزت اور جلال بخشا۔ خدا نے اُن کی زندگیوں کی قدر و قیمت مقرر کر کے اُن کو عزت بخشی۔

خدا نے انسان کو اس روئے زمین کی ہر ایک چیز پر اختیار اور قدرت عطا کی ہے۔خدا نے روئے زمین کی ہر ایک چیز کو اُس کے اختیار میں کر دیا ہے۔اب انسان، چوپاؤں، جنگلی درندوں اور ہر ایک چیز پر اختیار رکھتا ہے۔انسان کو ہوا کے پرندوں، جنگلی درندوں اور سمندروں اور دریاؤں کی مچھلیوں پر اختیار اور تسلط حاصل ہے۔کائنات کے خالق و مالک نے انسان کو ایسی عزت اور جلال بخشا۔داؤد حیرت زدہ ہے کہ اس قدر عظیم اور جلالی خدا اس طور سے انسان کے ساتھ پیش آسکتا ہے۔وہ دل کی گہرائیوں سے اُس کی ستائش کرتا ہے کہ وہ انسان کے لئے اس قدر محبت اور ترس اپنے دل میں رکھتا ہے۔

اس زبور میں تین چیزیں قابل غور ہیں۔پہلی چیز خدا کی نظر میں انسان کی قدر و قیمت ہے۔داؤد حیرت زدہ ہے کہ خدا کیونکر انسان کے بارے میں اس قدر سوچتا اور اُس کی فکر کرتا ہے۔تاہم وہ یہ سمجھتا تھا کہ خدا نے انسان کو عزت اور جلال بخشا ہے۔اور روئے زمین کی ہر ایک چیز پر اختیار اور تسلط عطا کیا ہے۔خدا انسان کی زندگی کی بڑی قدر کرتا ہے۔خدا کے کلام کے اِس حصہ سے دوسری چیز جو ہمارے سمجھنے اور غور کرنے کے لئے ہے، وہ یہ کہ اگر خدا انسان کی اس قدر عزت اور قدر کرتا ہے تو ہمیں بھی ایسا ہی کرنا چاہیئے۔اس بات کا اطلاق مسیح کے بدن میں ایک

دوسرے کے ساتھ ہمارے تعلق اور رشتہ پر بھی ہوتا ہے۔اس بات کا اطلاق اس بات پر بھی ہوتا ہے کہ ہمارا تعلق اور روّیہ کلیسیا اور معاشرے کے رد کئے ہوئے لوگوں کے ساتھ کیسا ہے ؟ دیگر تہذیب و تمدن سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے ساتھ ہمارے روّیے اور تعلقات کیسے ہیں ؟ خدا ہر ایک معاشرے کے لوگوں سے محبت کرتا اور اُنہیں قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ کسی بھی قسم کی نسل پرستی اور تعصب کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔اس زبور کا اطلاق اسقاط حمل پر بھی ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ اُس بچے کی زندگی کو بھی قدر کی نگاہ سے دیکھا جانا چاہئے جو ابھی تک اس دُنیا میں پیدا نہیں ہوا۔

آخری بات، یہ زبور اس زمین کی دیکھ بھال کے لئے ہماری ذمہ داری کا احساس بھی دلاتا ہے۔ ہم تو اس معاملہ کو سنجیدگی سے نہیں لیتے۔ اگر خدا نے ہمیں اپنی تخلیق پر اختیار اور تسلط بخشا ہے، تو پھر کس قدر اہم اور ضروری ہے کہ ہم اپنے ماحول اور ارد گرد کی فضا کو بہتر بنانے کے لئے اپنا کردار ادا کریں، تاکہ اِس سے خدا کو جلال ملے اور ہم ایسا کرنے سے دئے گئے کام کے تعلق سے اپنی ذمہ داری کا مظاہرہ کریں۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ بزرگی کیا ہے ؟ خدا کس طرح بزرگ ہے ؟

☆۔ خدا کا جلال کیسے زمین اور آسمان پر دکھائی دیتا ہے ؟

☆۔ یہ زبور ہمیں انسانی زندگی کے بارے میں کیا سکھاتا ہے ؟

☆۔ یہ زبور اس زمین کی دیکھ بھال اور ہماری ذمہ داری کے تعلق سے ہمیں کیا تعلیم دیتا ہے ؟

☆۔اس زمین کی دیکھ بھال کے لئے کچھ ایسے طریقے جن سے ہم اپنا کردار ادا کر سکیں ؟

☆۔اگر خدا بطور انسان ہماری قدر کرتا ہے، تو یہ بات کس طرح دوسروں کے ساتھ ہمارے تعلق اور رشتے پر عملی اطلاق رکھتی ہے ؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔خداوند کے جلال کے لئے اُس کی شکر گزاری کریں، کچھ وقت کے لئے اُس کی شکر گزاری کریں کہ وہ اس قدر بزرگ خدا ہے۔

☆۔خداوند سے دُعا کریں کہ آپ پر ظاہر کرے کہ کس طرح آپ اِس زمین کے اچھے مختار ہو سکتے ہیں جو اُس نے آپ کو دی ہے۔☆۔خداوند کی شکر گزاری کریں کہ وہ ہم انسانوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

☆۔اپنے بھائیوں اور بہنوں کی قدر کرنے کے لئے خدا سے توفیق مانگیں۔

☆۔اس بات کے لئے خداوند خدا کی شکر گزاری کریں کہ وہ آپ کو شخصی طور پر پیار کرتا ہے اور آپ کی زندگی کی قدر کرتا ہے۔

عدل اُس کی پہچان

اس باب کو پڑھنے سے قبل زبور 9 بغور پڑھیں

داؤد جانتا تھا کہ خدا عدل و انصاف کرنے والا خدا ہے۔ایک بار پھر اس زبور میں عدل کا مضمون ہی سامنے آتا ہے۔خدا کا عدل ہی داؤد کی اُمید تھا۔وہ جانتا تھا کہ اگرچہ اُس کے ارد گرد کچھ بھی ہو، ایک دن خدا اُس کے ارد گرد کے لوگوں کے اعمال کا احتساب کرے گا۔

داؤد اس زبور کا آغاز پورے دل سے خدا کی ستائش سے کرتا ہے۔غور کریں کہ وہ خداوند کو بتاتا ہے کہ وہ اُس کی ستائش کرے گا اور لوگوں کے سامنے اُس کے عجائب کا بیان۔یہاں پر مرکزی نکتہ یہ ہے کہ وہ ایک تسلسل سے اُس کی پرستش اور ستائش کرنا جاری رکھے گا اور اُس کے عجیب کاموں کو بھی لوگوں کے سامنے بیان کرتا رہے گا۔داؤد کے لئے یہ کوئی ایک دن کی بات نہیں تھی۔وہ اپنی زندگی میں بہت سے مسائل اور مصائب سے گزر چکا تھا۔اور امکانِ غالب تھا کہ ابھی اُس نے اور بہت سے مسائل اور کٹھن ادوار سے گزرنا تھا۔داؤد نے ہر صورت خدا کی پرستش اور ستائش کا تہیہ اور مصمم ارادہ کر رکھا تھا۔اُس نے اچھے بُرے وقت میں اُس کی ستائش کرنا جاری رکھا۔

دوسری آیت میں، وہ خدا کو بتاتا ہے کہ وہ حق تعالیٰ میں شادمان اور مسرور ہو کر اُس کی ستائش اور پرستش کرے گا۔ایک دفعہ پھر ہمارے لئے اِس بات کو جاننا اور پہچاننا بہت اہم ہے کہ داؤد کی زندگی مسائل بلکہ بہت سے مسائل سے دوچار تھی۔اُس کا فیصلہ یہی تھا کہ وہ ہر صورت میں اُس کی ستائش کرے گا اور اُس میں شادمان اور مسرور ہو گا۔یہ داؤد کا چناؤ تھا۔داؤد کی خوشی اور شادمانی

کوچرانے کے لئے بہت سی چیزیں آڑے آتی تھیں۔ غور کریں کہ وہ خوشی اور خُرمی جس کا تجربہ داؤد کو ہو چکا تھا وہ خداوند میں تھی نہ کہ دنیوی چیزوں میں۔ یہ دُنیوی اور الٰہی خوشی میں ایک نمایاں فرق ہے۔ جب ہم خدا کی نیکی اور بھلائی میں شادمان ہوتے ہیں تو ہم خدا کو اُس کے بھلے کام اور اُس کی حاکمیت یاد دلاتے ہیں۔ ہمیں یاد رہتا ہے کہ خدا ای قدوُس خدا عدل وانصاف کا خدا ہے۔ ہم اِس بات کو پہچانتے ہیں کہ خدا ہمارے حالات وواقعات کو ہماری تربیت اور بھلائی اور ہمیں اپنی صورت اور شبیہ پر ڈھالنے کے لئے استعمال کرے گا۔ خداوند میں شادمان اور مسرور ہونا، یہ جاننا ہے کہ وہ ہر ایک چیز پر اختیار اور قدرت رکھتا ہے اور دشمن ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ اور کوئی ایسی چیز نہیں جسے خدا ہماری بھلائی کے لئے استعمال نہیں کرے گا۔ رومیوں 8:28

ہو سکتا ہے کہ ہمارے لئے ہر وقت مشکلات اور مصائب میں شادمان اور مسرور رہنا ممکن نہ ہو۔ لیکن ہم اس شادمانی کو جان سکتے ہیں جو محبت بھرے خدا کے بازوؤں میں ملتی ہے۔

داؤد کی زندگی کے اس مرحلہ پر، یوں لگتا ہے کہ خدا داؤد کے دشمنوں کو پسپا کرنے سے اپنی قدرت کا مظاہرہ کر رہا تھا۔ داؤد نے اس بات کو معمولی نہ سمجھا۔ چونکہ اس کا خدا مشکل اور مصیبت کی اس گھڑی میں اس تک پہنچا تھا اس لئے اس کا دل نہائت شادمان، شکر گزار اور مسرور تھا۔ اُس کے دشمن خداوند کے سامنے لڑکھڑا رہے تھے اور نیست ہوتے چلے جا رہے تھے۔

خدا نے اُس مصیبت کو دیکھا جس کا داؤد کو سامنا تھا۔ وہ اپنے خادم کے دل کو جانتا تھا اس لئے اس کو بچانے کے لئے آگے بڑھا۔

خدا نے تختِ نشین ہو کر راستی سے عدالت کی۔ وہ حاکمِ مطلق اور قادر خدا ہے وہ کسی طور پر بھی اپنے بندہ داؤد کے ساتھ بے انصافی کی اجازت نہیں دے سکتا تھا۔ اپنے عدل میں خدا نے قوموں

کو جھڑکا،اُس نے شریروں کو نیست ونابود کیا۔ بلکہ اُن کا نام صفحہ ہستی سے مٹاڈالا۔ اُس نے اُنہیں اُن کے شہروں سے نابود کر دیا۔ تاکہ دوبارہ کبھی اُن کا ذکر تک نہ ہو۔

ساتویں اور آٹھویں آیت میں زبور نویس ہمیں بتاتا ہے کہ خدا ابد تک بادشاہی کرتا ہے اور عدالت کے لئے اپنا تخت قائم کرتا ہے۔ وہ راستی سے دُنیا کا انصاف کرے گا۔ خداوند وہی کچھ کرے گا جو درست اور واجب ہے، کیونکہ خداوند راستی سے عدالت کرتا ہے۔ وہ کبھی اور کسی صورت میں بھی بدی اور بُرائی کو غالب نہیں آنے دے گا۔ اگرچہ ہم ایسی دُنیا میں رہتے ہیں جہاں ہر طرف بدی، بُرائی اور بے انصافی کا دَور دورہ ہے، خدا سب کچھ دیکھتا ہے اور ایک دن وہ ان ساری چیزوں کی عدالت کرے گا۔ ہمارے لئے اس بات میں بڑی اُمید پائی جاتی ہے کہ خدا عادل منصف ہے اور کسی طور پر بھی کسی بُرائی، ناراستی اور بدی اور بے انصافی کو غالب نہیں آنے دے گا۔

نویں آیت میں داؤد ہمیں یاد دلاتا ہے کہ خدا مظلوم کی پناہ گاہ ہو گا۔ وہ اُن کی مصیبت میں ایک مضبوط قلعہ ہو گا۔ وہ جو مدد اور پناہ کے لئے اُس کے پاس آتے ہیں، خداوند اپنے بازو اُن کے لئے کھول دیتا ہے۔ اس بات سے داؤد کو شادمانی محسوس ہوتی تھی، وہ جانتا تھا کہ اگرچہ ایماندار پر مصیبت آئے، تو بھی خداوند چھڑانے کے لئے اُس کا مددگار ہو گا۔

خداوند کو پہچاننے والے مکمل طور پر اُس پر اعتماد اور بھروسہ کر سکتے ہیں۔ جو کوئی خدا کا طالب ہوتا ہے، خدا اُس کو نظر انداز نہ کرے گا۔ دُنیا کی مصیبتوں اور اُلجھنوں کے پیشِ نظر یہ کس قدر بڑی تسلی اور اطمینان ہے۔ خدا ایسے لوگوں کو کبھی نظر انداز اور رد نہیں کرتا جو مدد اور پناہ کے لئے اُس کے پاس آتے اور مصیبت کی گھڑی میں اُس کو پکارتے اور اُس سے فریاد کرتے

ہیں۔ اگرچہ وہ ہماری مشکلات ہم سے دُور نہ بھی کرے تو بھی وہ ہماری فریاد پر کان لگاتا ہے۔ اور ضرورت کے وقت وہ ہم سے دستبر دار نہ ہو گا۔

یہی بات داؤد کی خوشی اور خرمی تھی۔ ایک بار پھر داؤد کا دل صیون میں تخت نشین خداوند کی ستائش اور پرستش سے بھر جاتا ہے۔ وہ حاکمِ مطلق اور ہر ایک شے پر قوی اور قادر ہے۔ کوئی چیز بھی اُس کے اختیار سے باہر نہیں ہے۔ لازم ہے کہ قومیں ہمارے خدا کے عجائب کا بیان سنیں۔ ضرورت ہے کہ قومیں اُن عجائب کو بیان کریں جو خدا نے کئے ہیں۔ دشمنوں نے جو خون بہایا ہے خدا اُس کا بدلہ لے گا۔ وہ مصیبت زدہ کی فریاد کو نظر انداز نہیں کرے گا۔

اس زبور کو لکھتے وقت بھی داؤد شخصی طور پر مصیبت زدہ اور مشکل کا شکار تھا۔ تیرھویں آیت میں، دیکھیں کہ وہ کس طرح خدا سے فریاد کرتا ہے۔ "اے خداوند مجھ پر رحم کر! تو جو موت کے پھاٹکوں سے مجھے اُٹھاتا ہے۔ میرے اُس دُکھ کو دیکھ جو میرے نفرت کرنے والوں کی طرف سے ہے۔"

وہ درخواست کرتا ہے کہ خدا اُس پر رحم کر کے اُسے موت کے پھاٹکوں سے رہائی بخشے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ داؤد کس قدر مصیبت زدہ تھا۔ وہ موت کے پھاٹکوں تک جا پہنچا تھا۔

اب تو خدا ہی اُس کی واحد اُمید تھا۔ یہی اُس کی تسلی اور اطمینان تھا کہ خدا رحم کرنے والا اور ترس سے بھرا ہوا خدا ہے اور وہ اُس کی مدد کے لئے ضرور آئے گا۔

چودھویں آیت پر غور کریں، کہ کیا وجہ ہے کہ داؤد موت کے پھاٹکوں سے رہائی پانا چاہتا تھا۔ اُس کے دل کی یہی لالسا (دلی تمنا) تھی کہ وہ خداوند اپنے خدا کی پرستش اور ستائش کرے۔ اُس کی

مخلصی صرف اور صرف اُس کے لئے نہیں تھی۔ بلکہ وہ تو پرستش اور ستائش میں آگے بڑھنا چاہتا تھا۔اُس کی خوشی خداوند کی پرستش اور ستائش میں تھی۔ ہر وہ مصیبت اور مشکل وقت جس سے خدا نے اُسے رہائی اور مخلصی بخشی تھی،اُس کو یاد کر کے داؤد اور بھی شکر گزاری اور پرستش سے بھر جاتا تھا۔ غور کریں کہ کس طرح داؤد صیون کے پھاٹکوں میں کھڑے ہو کر خدا کی نجات کا اعلانیہ ذکر کرتے ہوئے اس میں اپنی شادمانی کا اظہار کرنا چاہتا تھا۔اُسے خداوند کی ستائش اور شکر گزاری کرنے اور لوگوں کے سامنے خدا کے بھلے کاموں کا ذکر کرنے میں کوئی دقت پیش نہیں آتی تھی۔ وہ چاہتا تھا کہ ہر کوئی خدا کے بھلے کاموں اور اُس کی بھلائی کا تجربہ کرے۔

داؤد نے قوموں کو اُس گڑھے میں گرتے ہوئے دیکھا تھا جو اُنہوں نے اُس کے لئے کھودا تھا۔اُس نے اُنہیں اپنے ہی پھندے میں پھنستے ہوئے دیکھا تھا۔ خدا نے قوموں کو اجازت نہ دی کہ وہ اپنی بداعمالیوں کا سلسلہ جاری رکھیں۔ ایک وقت آئے گا جب اُن کی بُرائی اُن ہی کے سر پر آئے گی۔ موت اور عدالت بُرائی کرنے والوں کی منتظر ہے۔

یہ دیکھنا کس قدر اہم ہے کہ ہم اِس بات کو سمجھیں کہ داؤد یہاں پر کیا بیان کر رہا ہے۔ وہ ہمیں یاد کرا رہا ہے کہ خدا ہمارے ارد گرد ہونے والی بدی سے بخوبی واقف اور آگاہ ہے۔ وہ ہمیں یہ بتا رہا ہے کہ وہ لوگ جو بُرائی کرتے ہیں ایک دن اُس کا خمیازہ بھی بھگتیں گے۔ ہو سکتا ہے کہ وقتی طور پر یہی لگ رہا ہو کہ اُنہیں اُس برائی سے بڑا فائدہ ہو رہا ہے لیکن بالا خر وہ برائی اُن کے سر آئے گی۔

جہاں تک ضرورت مندوں کی بات ہے، داؤد اُنہیں یاد دلاتا ہے کہ وہ ہمیشہ بھولے بسرے نہ رہیں گے۔ کچھ ایسے وقت بھی آتے ہیں جب ہم حیران اور پریشان بھی ہوتے ہیں کہ آیا خدا ہماری

دُعاؤں کو سن رہاہے یا نہیں۔ خدا کاہر کام کرنے کااپناایک وقت ہوتاہے جو ہمارے وقت سے مختلف ہوتاہے۔ اگرچہ خدا ہماری دُعاؤں کاجواب دینے میں تاخیر کرے، تو بھی ہم سدا بھولے بسرے نہ رہیں گے۔ وہ محتاجوں کی دُعا کو سنتااور درُست وقت پر جواب دیتاہے۔ داؤد اٹھارھویں آیت میں ہمیں یاد کراتاہے کہ مصیبت زدہ لوگ ہمیشہ خداوند میں پناہ لے سکتے ہیں اور اُس سے آس اور اُمید لگا سکتے ہیں۔ داؤد زبور کو اس فریاد کے ساتھ ختم کرتاہے کہ انصاف کادَور دورہ ہو۔ وہ خدا سے فریاد کرتاہے کہ وہ اُٹھے تاکہ انسان غالب نہ آنے پائے۔ وہ خدا سے دُعا کرتاہے کہ وہ اُٹھے اور قوموں کاانصاف کرے۔ وہ اُن پر خوف اور دہشت طاری کردے۔ تاکہ وہ جانیں کہ انسان محض بشر ہی ہے۔

کیاایسے وقت نہیں آتے جب ہم بھول جاتے ہیں کہ ہم محض بشر ہی ہیں؟ کیاہماری تاریخ نے ایسے لوگوں کو ظاہر نہیں کیاجواپنے آپ کو خدا سمجھتے تھے؟ ایسے لوگ سمجھتے ہیں کہ اُن کے حالات اور زندگیوں پر اُن کااپناہی اختیار ہے۔ جب خدا عدالت کے لئے اُٹھے گاتو یہ کس قدر بھیانک دن ہوگا۔ وہ دن آئے گاجب سبھی زندہ اور واحد خدا کے سامنے کھڑے ہوں گے۔ اگرچہ اس دُنیامیں ہم وقتی طور پر ظلم و ستم اور مصائب کا شکار ہو سکتے ہیں، تو بھی اپنی آنکھیں اُٹھائیں۔ خدا اپنے لوگوں سے دستبر دار نہ ہوگا۔ وہ عادل منصف ہے جو اپنے تخت سے عدالت کو صادر فرماتاہے۔ اگرچہ وقتی طور پر تاخیر معلوم ہورہی ہے تو بھی وہ ایک دن ضرور آئے گا۔ وہ اُٹھ کر دُنیا کی عدالت کرے گا۔ وہ اپنے لوگوں کی فریاد کو فراموش نہ کرے گا۔ وہی مصیبت کے دن اُن کی پناہ گاہ ہوگا۔ اُس کی شکر گزاری اور پرستش کے لئے ہمارے پاس کئی ایک وجوہات ہیں۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ کیا مخالفت اور مصیبتوں کے درمیان خداوند کی پرستش اور ستائش کرنا ممکن ہے؟

☆۔ خداوند میں شادمان ہونے اور اپنی مصیبتوں میں شادمان ہونے کی کوشش کرنے میں کیا فرق ہے؟

☆۔ ہم اس زبور میں خدا کے وقت کے تعلق سے کیا سیکھتے ہیں؟ کیا خدا ہمیشہ ٹھیک وقت پر جواب دیتا ہے؟

☆اس زبور میں شریر واور بدکاروں کے لئے کیا انتباہ پایا جاتا ہے؟

☆۔ خداوند کی مخلصی اور نجات کے تعلق سے داؤد کا کیا ردِ عمل ہے؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔اُس فتح کے لئے خداوند کی شکر گزاری کریں جس کا اُس نے وعدہ کیا ہے؟خداوند کی شکر گزاری کریں کہ وہ اپنے لوگوں کو نہیں بھولتا۔

☆۔جب تک خداوند آپ کو اپنی مصیبتوں سے مکمل طور پر رہائی نہیں دیتا،اس سے درخواست کریں کہ وہ آپ کے دُکھوں اور مسائل میں آپ کو پورے طور پر اپنے میں محفوظ رکھے۔

☆۔کچھ وقت کے لئے ماضی کے کسی ایسے واقعہ کو یاد کریں جب خدا نے آپ کو مصیبت کی کسی خاص گھڑی میں رہائی بخشی تھی۔اُس رہائی اور مخلصی کے لئے خداوند کی شکر گزاری کریں اُس سبق کے لئے بھی خداوند کی ستائش کریں جو آپ نے اُس واقعہ سے سیکھا۔

☆۔یہ جانتے ہوئے کہ وہ عدل وانصاف اور راستی کا خدا ہے۔اپنی مصیبتوں میں شکر گزاری اور ستائش کرنے کے لئے خداوند سے توفیق مانگیں۔

خداوند جو سُنتا ہے

اس باب کو پڑھنے سے قبل زبور 10 بغور پڑھیں

ایماندار کی زندگی میں کچھ ایسے اوقات بھی آتے ہیں جب اُسے خدا کے منصوبوں اور مقاصد پر حیرت ہوتی ہے۔ بعض اوقات تو ایسے لگتا ہے جیسے خدا بہت دُور ہے۔ زبور نویس نے خدا سے دُوری کے احساس کو سمجھا۔

پہلی آیت میں زبور نویس کی فریاد۔ "اے خداوند تو کیوں دُور کھڑا رہتا ہے؟ مصیبت کے وقت تو کیوں چھپ جاتا ہے۔"

ایماندار کی زندگی میں اس احساس سے بڑھ کر اور کون سی چیز پریشانی کا باعث ہو سکتی ہے کہ خدا بہت دُور ہے۔ جب ایک ایماندار کو خدا کی حضوری کا واضح احساس ہو جاتا ہے، تو پھر کوئی بھی ایسی چیز نہیں ہوتی جس کا وہ سامنا نہیں کر سکتا۔ ایمانداروں نے بخوشی و رضا اپنی جانیں قربان کیں اور کئی ایک صعوبتیں برداشت کیں۔ وہ یہ سب کچھ اس لئے کر پائے کیونکہ اُنہیں خدا کی حضوری اور قربت کے گہرے احساس سے قوت اور تقویت ملی۔ جب ہمیں محسوس ہوتا ہے کہ خدا بہت دُور ہے تو پھر ہم ہمت ہار جاتے ہیں۔

اگرچہ یہ سچ ہے کہ بعض اوقات خدا خاموش رہتا ہے۔ اور بعض اوقات ہمارے اپنے مسائل اور مشکلات ہماری آنکھوں کو دھندلا دیتے ہیں، ایسا کہ ہم اُس کی حضوری کو دیکھ اور محسوس نہیں کر

سکتے۔ یہاں پر زبور نویس اپنی مصیبت میں خدا سے فریاد کرتا ہے، اُسے خدا کو دیکھنے کی ضرورت تھی۔اُسے یہ جاننے کی ضرورت تھی کہ خدا موجودہ صورتحال پر اختیار اور قدرت رکھتا ہے۔

دوسری آیت میں، ہم زبور نویس کی حوصلہ شکنی کی وجہ کو دیکھتے ہیں۔شریر لوگ کمزوروں کو دباتے چلے جارہے تھے۔وہ اُنہیں پھنسانے کے لئے تدبیریں نکال رہے تھے تاکہ اُن کے زوال سے وہ سرفرازی اور خوشحالی پائیں۔

وہ اپنی خواہشوں پر شیخی بگھارتے اور لالچی لوگوں کو مبارک کہتے تھے۔وہ مادی چیزوں اور مال و دولت کے طالب تھے۔وہ تو لالچ اور مادی چیزوں کی حرص وہوس کے پھندے میں پھنسے ہوئے تھے۔وہ اپنی خوشحالی اور دولتمندی کے لئے محتاجوں پر ظلم کرتے اور اُنہیں دباتے چلے جارہے تھے۔

ایسے لوگوں کے پاس خدا کے لئے وقت نہیں تھا۔اُن کے دل میں اُس کے طالب ہونے کی کوئی خواہش نہیں تھی۔اُن کی سوچوں اور خیالوں میں خدا اور اُس کی راہوں کے لئے کوئی جگہ نہیں تھی۔اُنہیں توبس ایک ہی بات کی دُھن تھی کہ اُنہوں نے کس طرح امیر ہونا ہے۔اُن کا جینے کا مقصد دولت اور جائیداد واملاک تھا۔وہ یہ گیت نہیں گا سکتے تھے "میرے جینے کا مقصد تو ہے"

زبور نویس کو یہ دیکھ کر تکلیف ہوئی کہ وہ لوگ خوشحال اور دولتمند ہوگئے۔وہ مغرور لوگ تھے اور کسی طور پر بھی زندگی میں کوئی دُکھ اور کسی تکلیف کا اُنہیں سامنا نہیں تھا، اگرچہ خدا کی شریعت میں بھی اُنہیں کوئی دلچسپی نہیں تھی تو بھی خوشحال اور پُروقار زندگیاں بسر کرتے تھے۔وہ اپنے دشمنوں پر ٹھٹھا مارتے تھے۔وہ اپنی دولت کے سبب خود کو محفوظ اور اپنے باطن میں ایک اطمینان محسوس کرتے تھے۔

وہ یہ محسوس کرتے تے کہ کوئی چیز اُنہیں گزند (نقصان) نہیں پہنچاسکتی۔ وہ یہی سمجھتے تھے کہ اُن کی خوشی کارازاُن کامال ودولت ہے اور یہ سب کچھ ہمیشہ ایساہی رہے گا۔اُن کا یہ یقین تھاکہ اُن کی دولت اُنہیں ہر طرح کی مصیبت اور مشکل سے محفوظ رکھ سکتی ہے۔

یہ لوگ اپنے ارد گرد کے لوگوں کو حقیر جانتے تھے۔ وہ یہ محسوس کرتے تھے کہ جو کچھ اُن کا دل چاہے وہ کر سکتے ہیں۔ وہ اپنے ہمسایوں پر لعنت ملامت کرتے اور اُنہیں دھمکیاں دیتے تھے۔ اُن کی زبانوں پر بُری اور تکلیف دہ باتیں تھیں۔ وہ اپنی دولت کو ہی اپنی قوت سمجھتے تھے۔ اُنہیں اپنی دولت میں ہی تحفظ محسوس ہوتا تھا۔ دسویں آیت ہمیں بتاتی ہے کہ وہ دیہاتوں کے قریب گھات لگاکر بیٹھتے تھے۔ وہ راہگیروں کی راہ میں گھات لگاکر اُنہیں قتل کرتے تھے۔ اُنہوں نے اپنے ہی قاعدے قانون بنارکھے تھے۔ وہ جو کچھ چاہتے لے لیتے تھے اور غریبوں کو لوٹ کر دولت مند ہوتے جاتے تھے۔ جس طرح شیر چھپ کر گھاتے لگاتے ہیں۔ وہ بے بس اور بے یار و مدگار لوگوں کو گھسیٹتے اور روندتے اور اپنے جال میں پھنساتے تھے۔ وہ اپنے شکاروں کو کچلتے اور برباد کرتے تھے۔ اُن کی دولت نے اُنہیں مضبوط بنادیا تھا۔ جو کچھ اُن کی راہ میں آتا وہ اُس کو نگلنے کے لئے اپنی قوت کو استعمال کرتے تھے۔

یہ لوگ جھوٹ پر ایمان رکھتے تھے۔ اُن کا یہ ایمان تھا کہ خدا اُنہیں فوری طور پر سزا نہیں دے گا۔ اس لئے وہ اپنے جرائم بھول چکے تھے۔ اُن کا یہ ایمان تھا کہ وہ من چاہے جرائم کر سکتے ہیں کیونکہ خدا نہ تو دیکھے گا اور نہ ہی اُن کے اعمال کی جوابدہی اُن سے کرے گا۔

بارہویں آیت میں زبور نویس خدا سے فریاد کرتا ہے اور اُس سے درخواست کرتا ہے کہ وہ اُٹھے اور شریروں کو بدلہ دے۔ وہ خدا سے فریاد کرتا ہے کہ وہ محتاجوں اور بے کسوں کو نہ بھولے۔ اگرچہ

اس وقت اُسے خدا نظر تو نہیں آرہا تھا تو بھی اُس کی ہمت بندھی رہی اور اُس نے اُمید کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا۔

زبور نویس کے لئے صرف یہ بات ہی تکلیف دہ نہ تھی کہ شریر محتاجوں کو دباتے اور اُن پر ظلم کرتے تھے بلکہ وہ خدا پر لعنت کرتے اور اُس کی شریعت کو نظر انداز کرتے تھے۔ وہ خدا کی شریعت سے بالاتر ہو کر زندگی گزارتے تھے۔ وہ یہ محسوس کر بیٹھے تھے کہ خدا اُنہیں اُن کی بد اعمالیوں پر نہیں پکڑے گا اور نہ ہی اُن سے اُن کے کاموں کی بازپُرس کرے گا۔ (تیرھویں آیت)

اگرچہ خدا بہت دُور دکھائی دیتا تھا۔ تو بھی زبور نویس اس سچائی کے ساتھ لپٹا رہا کہ خدا اپنے لوگوں کی مصیبت اور دُکھ پر نظر کرے گا جس کا وہ سامنا کر رہے ہیں۔ وہ اپنے دل میں جانتا اور محسوس کرتا تھا کہ خدا محتاجوں کے معاملہ کی تائید کرے گا وہ جانتا تھا کہ مصیبت زدہ اپنے آپ کو خدا کے ہاتھوں میں دے تو وہ اُس کا ہادی اور مددگار ہو گا۔ (چودھویں آیت)

زبور نویس نے اپنے ارد گرد مصیبت اور دکھ پر نگاہ کی۔ اُس نے دیکھا کہ شریر کس طرح خوشحال ہوتے ہیں۔ اُس نے دیکھا کہ محتاج اور بے بس لوگوں پر ظلم ہوتا ہے۔ اُس نے خدا کو نظر انداز کرنے والوں کی لعنت اور ملامت کو دیکھا اور غور کیا کہ وہ کس طرح خوشحال ہوتے ہیں۔ یہ سب کچھ دیکھ کر وہ کس قدر جلد حوصلہ اور ہمت ہار سکتا تھا۔ اس ساری صورتحال میں خدا کہاں تھا؟ ایسی صورتحال میں تو انسان خدا کی موجودگی پر بھی شک کرنے لگتا ہے۔ ایسے حالات میں تو خدا کا مقصد بھی دکھائی نہیں دیتا۔ زبور نویس نے خدا کے کلام کی سچائی پر نظر کی۔ اور جو کچھ وہ خدا کے بارے جانتا تھا اُس پر بھی اُس نے غور کی۔ بعض اوقات ہمارے پاس بھروسے اور اعتماد کے لئے خدا کے کلام اور اُس کردار اور اوصاف کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہوتا۔ انسانی دلائل کافی نہیں

ہوتے۔ ہمارے انسانی احساسات اور جذبات ہمیں مغلوب کر لیتے ہیں۔ خدا کا کلام ہمیشہ قائم رہتا ہے۔

پندرھویں آیت میں، زبور نویس خدا سے فریاد کرتا ہے، کہ وہ اُٹھے اور کچھ کرے۔ وہ خدا سے کہتا ہے کہ شریر کا بازو توڑ دے۔ بازو قوت اور طاقت کی علامت ہے۔ وہ یہی کہہ رہا ہے کہ وہ راستباز پر سے شریر کی قوت اور اختیار کو ختم کر دے۔ وہ خدا سے کہتا ہے کہ وہ شریروں سے اُن کی بُرائی کا حساب لے۔ وہ چاہتا ہے کہ جو کچھ شریروں نے پوشیدگی میں کیا ہے وہ اُسے ظاہر کر دے۔

زبور نویس سولہ سے اٹھارہ آیت میں ایک مثبت اُمید اور خیال کے ساتھ اس نتیجہ پر پہنچتا ہے۔ کہ خدا ہی ابدی بادشاہ ہے۔ اُس نے قارئین کو یاد کرایا۔ بالفاظ دیگر، خدا ہی ساری زمین پر حاکمِ کل ہے۔ وہ بادشاہ ہے اس لئے ہر ایک چیز اور کام پر اختیار اور قدرت رکھتا ہے۔ خدا سے منحرف ہونے والی قومیں اُس کے ہاتھ سے نابود ہو جاتی ہیں۔

زبور نویس اس بات کا قائل تھا کہ جو کچھ اُسے خدا کے بارے علم ہے، اُس کی بنا پر وہ جانتا ہے کہ خدا نے محتاج کی فریاد کو سن لیا ہے۔ وہ اُن کی دل کی مرادوں کو جانتا ہے۔ اُس کا یہ ایمان تھا کہ خدا اُٹھ کر مصیبت زدہ کی مدد کو آئے گا۔ وہ ہی یتیم اور بے آسرا کو سنبھالے گا۔ وہ دن آ رہا ہے جب خدا شریروں کو روک دے گا تا کہ وہ محتاجوں پر ظلم و ستم نہ کریں اور اُن کو نہ ستائیں۔

زبور نویس کے ذہن میں اس تعلق سے کوئی شک نہیں تھا کہ خدا ہی ہر ایک چیز پر اختیار اور قدرت رکھتا ہے۔ خدا ہی محتاجوں اور مصیبت زدوں کی فریاد کو سن کر اُن کی مدد کے لئے آگے بڑھتا ہے۔ اگرچہ ہر ایک چیز پر تاریکی کے سائے منڈلا رہے تھے، تو بھی زبور نویس خدا میں بڑی تسلی اور اطمینان پاتا ہے۔ اگرچہ وہ خدا کو دیکھ نہیں سکتا، تو بھی اُسے اُس کے کردار اور اوصاف پر

کوئی شک نہیں ہوتا۔اِس اُلجھن اور ابتری کی گھڑی میں جو کچھ وہ خدا کے تعلق سے جانتا ہے اُس کے لئے وہ سب کچھ بڑی تسلی کا باعث ہے۔یہ سب کچھ اُس کے لئے باعثِ برکت تھا۔ایسے وقت جب آپ خدا کو نہ دیکھ سکیں،جب اُس کی آواز نہ سن سکیں،اُس کے کلام کی سچائیوں پر نظر کریں۔اُس کے کردار کے اوصاف پر نظر کریں۔جب تک اُس کی حضوری بالکل واضح نہیں ہو گی ،سچائی آپ کو برکت دے گی، سنبھالے رکھے گی اور محفوظ رکھے گی،خداوند آپ کو برکت دے۔ آمین۔

چند غور طلب باتیں

☆۔کیاآپ نے کبھی اپنے آپ کو کسی ایسی صورتحال میں پایا ہے جب خدا بہت دُور دکھائی دیتا تھا۔ ایسی صورتحال میں آپ کا ردِ عمل کیا تھا؟

☆۔جب خدا بہت دُور دکھائی دیتا ہے،ایسی حالت میں کامیابی اور تسلی دینے کے لئے سچائی کی اہمیت کے تعلق سے ہم کیا سیکھتے ہیں؟

☆۔اس حوالہ میں ہم دُنیوی مال و دولت کے دھوکے اور فریب کے تعلق سے کیا سیکھتے ہیں؟

☆۔مال و دولت کے پھندے میں پھنسے ہوئے لوگ کس جھوٹ کا یقین کرتے ہیں؟

☆۔اپنی ضرورت کے وقت آپ کو اس زبور سے کیا حوصلہ اور تقویت ملتی ہے؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔خدا سے دُعا کریں کہ وہ آپ کو اپنے کردار اور اوصاف کو اور زیادہ دکھائے تاکہ آپ کو مصیبت اور دُکھ کی گھڑی میں تقویت اور قوت ملے۔

☆۔اس بات کے لئے خدا کی شکر گزاری کریں کہ وہ ہر شے پر حاکم ہے اور کوئی چیز بھی اُس کے اختیار سے باہر نہیں ہے۔

☆۔جو کچھ خدا نے اپنے بارے میں آپ پر ظاہر کیا ہے، کچھ دیر کے لئے اُس کی شکر گزاری کریں۔

☆۔کیا آپ کسی ایسے شخص کو جانتے ہیں جو اِس وقت مصیبت زدہ ہے؟ خدا سے دُعا کریں کہ وہ بڑے خاص طریقہ سے خود کو اُس شخص پر ظاہر کرے؟

خدا صادق ہے

اس باب کو پڑھنے سے قبل زبور 11 بغور پڑھیں

گیارہواں زبور داؤد کا ہے، غور کریں کہ یہ زبور میر مغنی (میوزک ڈائریکٹر) کے لئے لکھا گیا ہے۔اس سے ہمیں یہ اشارہ ملتا ہے کہ خدا کی پرستش اور ستائش کرنے کے لئے یہ ایک عوامی زبور تھا۔داؤد یہ چاہتا تھا کہ اس زبور کا پیغام آنے والی نسلوں کے لئے ایک حوصلہ افزائی کا باعث ہو۔وہ جانتا تھا کہ اُس کی مشکلات اور مصائب کوئی انوکھی بات نہیں جو اُسی پر واقع ہوتی ہیں۔

داؤد اپنے زبور کا آغاز ہمیں یہ یاد دلانے سے کرتا ہے کہ اُس نے خداوند میں پناہ لی ہے۔پناہ ہمارے ارد گرد مصیبت اور دُکھ کی گھڑی میں ایک محفوظ مقام ہوتا ہے۔پناہ زندگی کے طوفانوں میں تحفظ اور اطمینان کی ایک جگہ ہوتی ہے۔یہ ایک ایسا زبور ہے کہ جب ہمارے ارد گرد حالات و واقعات کنٹرول سے باہر ہوتے دکھائی دیں تو ہم اُس سے تسلی اور اطمینان پا سکیں۔خدا داؤد کے لئے ایک پناہ تھا۔اُسے خداوند میں ہی زندگی کی آزمائشوں اور مصیبتوں کے وقت تسلی، اطمینان اور تحفظ محسوس ہوتا تھا۔

داؤد اپنی مصیبتوں سے واقف تھا۔ساؤل بادشاہ اور اُس کا بیٹا ابی سلوم اُس کو مار ڈالنا چاہتے تھے۔ اُس کے بہت سے دشمن تھے۔اُس کی زندگی کا کچھ عرصہ ساؤل سے اپنی جان بچانے کے لئے بھاگنے میں بھی گزر گیا۔پہلی آیت کے مطابق، کچھ ایسے وقت بھی آئے جب داؤد کے دوست احباب نے اُسے اپنے دشمنوں سے بچنے کے لئے پہاڑوں پر چلے جانے کا مشورہ بھی دیا۔داؤد نے

اُن کی صلاح اور مشورے کو سنا تو سہی لیکن اُسے اُن کی مشورت پر بھروسہ اور اعتماد نہیں تھا۔ اُس کا توکل اور بھروسہ تو خداوند پر تھا۔ اُس نے خدا پر توکل اور بھروسہ کیا کہ وہی اُسے اُس کی مصیبتوں سے چھڑائے اور محفوظ رکھے گا۔

مجھے یاد آرہا ہے جب کچھ عرصہ پہلے میں اپنے ایک مسیحی دوست سے باتیں کر رہا تھا، اُس نے مجھے بتایا کہ اُس نے کس قدر سنڈے سکول کی تیاری میں وقت گزارا۔ جو کچھ وہ کہہ رہی تھی، میں نے اُس کو غور سے سنا، اور جب وہ اپنی بات مکمل کر چکی تو میں نے اُس سے پوچھا، کہ کیا وہ اپنی تیاری پر بھروسہ کرتی ہے یا پھر خدا پر اُس کا توکل اور اعتماد ہے۔ میں اچھے طریقے سے جانتا ہوں کہ اپنی کاوشوں پر بھروسہ اور اعتماد کرنا کس قدر آسان ہے۔ اگرچہ زبور کی کتاب پر یہ تفسیر کئی مہینوں کی محنت کا نتیجہ اور ثمر ہے، تاہم جب تک خدا کی برکت ایک ایک لفظ پر نہ آٹھہرے اُس وقت تک یہ الفاظ، یہ باتیں کسی طور پر بھی ابدی روحانی قدر و قیمت کے ساتھ کسی کے لئے باعث برکت نہ ہوں گی۔ مجھے خدا کے کلام کو سمجھنے کی اپنی صلاحیت اور محتاط انداز سے چنے گئے الفاظ پر بھروسہ اور اعتماد نہیں ہے۔

داؤد کو بھی یہ سیکھنا پڑا کہ اگرچہ وہ ایک ماہر جنگجو تھا، تو بھی خدا ہی اُس کی پناہ اور قوت تھا۔

داؤد اپنے ارد گرد شریر لوگوں سے آگاہ اور باخبر تھا، اُن کی کمانیں تیر برسانے کے لئے تیار تھیں، مہلک تیر چھپ کر اندھیرے میں راستباز پر برسائے جاتے تھے۔ (دوسری آیت)۔ دشمن اُن اندھیروں میں گھات لگاتے تھے تا کہ ایمانداروں پر اچانک سے ہلہ بول دیں۔ ہمیں ہمیشہ اس بات سے باخبر اور چوکس رہنا چاہئے، پطرس رسول اپنے پہلے خط میں ہمیں بتاتے ہیں،

تم ہوشیار اور بیدار رہو۔ تمہارا مخالف ابلیس گرجنے والے شیر ببر کی طرح ڈھونڈتا پھرتا ہے کہ کس کو پھاڑ کھائے۔"1 پطرس 5:8

جب داؤد اپنے دشمنوں سے بھاگتا پھرتا تھا تو اُسے مسلسل اپنے ہر ایک قدم پر نگاہ رکھنی پڑتی تھی جو وہ اُٹھاتا تھا۔ اُس کے دشمن کہیں بھی اور کسی بھی جگہ چھپے ہو سکتے تھے۔ اُس کے دشمن ناگہاں اُس پر تیر برسا دیتے تھے۔ بطور ایماندار ہمارے لئے صورتحال ایسی ہی ہے۔ شیطان نے ہم پر نظریں جما رکھی ہیں۔ وہ ہم پر ناگہاں تیر برسانے کے لئے تیار ہے، لازم ہے کہ ہم مسلسل ہوشیار اور بیدار رہیں۔

تیسری آیت میں داؤد کو اس حقیقت پر بہت دُکھ اور غم ہوتا ہے کہ بنیادیں ہی اکھاڑ دی گئیں ہیں۔ یہاں پر وہ جن بنیادوں کی بات کرتا ہے وہ بنیادیں معاشرے کی بنیادیں ہیں۔ اخلاقیات اور راستبازی کے اصول، مٹائے جا رہے تھے۔ حکومتِ وقت اور مذہبی راہنما خود کو خدا کے پاک کلام کی سچائیوں کے تابع نہیں کر رہے تھے۔ معاشرے میں کوئی عدل و انصاف نہ رہا۔ منصف رشوت لے رہے اور طرف داری کر رہے تھے۔ روحانی قائدین خدا کے کلام کی سچائیوں سے راہنمائی نہیں لے رہے تھے۔ جب ایسی اچھی اور مضبوط بنیادیں اُکھاڑ دی جائیں تو پھر خدا کے لوگ کس طرف رجوع کریں؟

چوتھی آیت میں داؤد اس سوال کا جواب دیتا ہے۔ کہ خدا اپنی مقدس ہیکل میں تخت نشین ہے۔ اگرچہ معاشرے کی بنیادیں اکھاڑی جا چکی ہیں، تو بھی خدا ہر ایک صورتحال پر اختیار رکھتا ہے۔ وہ اپنے راستباز فرزندوں کی ہر ایک مشکل اور مصیبت سے واقف ہے۔ اُن کا رونا اور چلانا اُس کے حضور رائیگاں نہیں جاتا۔

وہ دن قریب ہیں جب خدا شریروں کی عدالت کرے گا۔ غور کریں کہ کس طرح داؤد نے یہ کہا کہ خدا کو بغاوت اور شرارت کرنے والوں سے نفرت ہے۔ خدا ایسے لوگوں پر آگ، گندھک اور گرم لُو کو نازل کرے گا۔ وہ اُنہیں اُن کی بغاوت اور شرارت میں ہی پڑا رہنے دے گا۔

جب داؤد یہ کہہ رہا تھا کہ خدا کو ظالم لوگوں سے نفرت ہے تو وہ یہ نہیں کہہ رہا تھا کہ اب اُن کے لئے کوئی امید باقی نہیں ہے۔ خدا تو ہمیشہ ایسے لوگوں کو معاف فرماتا ہے جو تائب دلی کے ساتھ اپنی غلطیوں اور گناہوں پر پچھتاتے ہوئے اُس کے پاس واپس لوٹ آتے ہیں۔

اس بات کے ثبوت کے طور پر پولس رسول کی مثال پیش کی جا سکتی ہے، اُس نے کھلم کھلا خداوند اور اُس کی راہوں کے خلاف بغاوت کی۔ وہ مسیحی لوگوں کو اُن کے گھروں سے نکال لاتا تھا تا کہ اُن پر ظلم ڈھائے۔ وہ مسیحی ایمانداروں کو گھروں سے گھسیٹ گھسیٹ کر باہر نکال لاتا تھا تا کہ اُنہیں سزا دلوائی جائے۔ (اعمال 8:3)

خدا نے پولس رسول کو معاف کر دیا۔ خدا کی محبت تو اُن لوگوں کے لئے بھی ہے جو اس کے لوگوں پر ظلم و ستم کرتے ہیں۔ اُس کی نفرت اور عداوت بالکل حقیقی ہے۔ خدا کو گناہ سے نفرت ہے اور وہ ایسے لوگوں سے رفاقت نہیں رکھ سکتا جو گناہ میں زندگی گزارنا جاری رکھتے ہیں۔ اگر وہ توبہ نہ کریں تو وہ اُن کی عدالت کرتا ہے۔

داؤد اپنے قارئین کو اِس بات کی یاددہانی کے ساتھ اس زبور کو ختم کرتا ہے کہ خدا صادق خدا ہے جو عدل و انصاف کو عزیز رکھتا ہے۔ راستبازی کی زندگی بسر کرنے والے اُس کا چہرہ دیکھیں گے۔ خدا کا چہرہ دیکھنے سے کیا مراد ہے؟ اِس بات کو سمجھنے کے کئی ایک طریقے ہیں۔ وہ دن قریب ہے

جب ہم خدا کا چہرہ دیکھیں گے۔ مقدس پولس رسول اس تعلق سے کرنتھس کی کلیسیا کو لکھتا ہے۔

"اب ہم کو آئینہ میں دھندلا سا دکھائی دیتا ہے مگر اُس وقت روبرو دیکھیں گے۔ اِس وقت میرا علم ناقص ہے مگر اُس وقت ایسے پورے طور پر پہچانوں گا جیسے میں پہچانا گیا ہوں۔" 1 کرنتھیوں 13:12

ہو سکتا ہے کہ اس زبور کو لکھتے ہوئے اور یہ کہتے ہوئے کہ راستباز خدا کا چہرہ دیکھیں گے، زبور نویس کے ذہن میں وہ ابدی اُمید ہو جو ہمیں آسمان پر ہمیشہ کی زندگی کے تعلق سے حاصل ہے۔ ایک اور طریقہ بھی ہے جس سے راستباز خدا کے چہرہ کو دیکھیں گے۔ جس طور سے خدا راستبازوں کو بُرائی سے بچانے کے لئے آیا اور جس طرح وہ اُنہیں جسمانی زندگی سے رہائی دے گا، یہ بھی خدا کا چہرہ دیکھنا ہی ہے۔ خدا ہمیشہ اپنے فرزندوں کو دُکھ اور تکلیف میں نہ رہنے دے گا۔ وہ اُنہیں اُن کے دشمنوں کے ہاتھوں سے چھڑائے گا۔ وہ اُس کی حضوری کو دیکھیں اور محسوس کریں گے۔ وہ اُسے اپنے درمیان چلتا پھرتا ہوا محسوس کریں گے،

جب برائی ہمارا محاصرہ کر لیتی ہے تو ہم کیا کرتے ہیں؟ ہم خدا کی طرف دوڑتے ہیں۔ ہم خدا اور اُس کی قوت کے طالب ہوتے ہیں، اُسی میں ہم بُرائی سے محفوظ رہ سکتے ہیں، جو ہمیں گھیر لیتی ہے۔ اُس کا عدل ہمارا محافظ ہو گا اور ہمارے خون کا انتقام لے گا۔ وہ اپنے لوگوں کو کبھی فراموش نہیں کرے گا۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ کیا خداوند آپ کی پناہ رہا ہے ؟اُس وقت کو بیان کریں جب خدا آپ کے لئے پناہ گاہ بنا۔

☆۔ داؤد کو اِس بات پر گہرا صدمہ ہوا کہ اُس کے معاشرے کی بنیادیں لڑکھڑا گئی ہیں۔آپ کے معاشرے کی کیا صورتحال ہے ؟

☆۔اس حوالہ میں سے ہم راستبازوں کی اُمید کے تعلق سے کیا سیکھتے ہیں ؟ یہ زبور مصیبتوں اور کشمکش میں بھی ثابت قدم اور قائم رہنے کے تعلق سے ہمیں کیا سکھاتا ہے ؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔دُعا کریں کہ خدا آپ کے معاشرے کی روحانی اور اخلاقی بنیادوں کو مضبوط کرے۔

☆۔ خدا کی شکر گزاری کریں کہ وہ دن قریب ہے جب آپ اُسے رُوبرُو دیکھیں گے۔

☆۔اس بات کے لئے بھی خدا کی شکر گزاری کریں کہ اگرچہ اس زمین پر طرح طرح کے دُکھوں کا سامنا ہے تو بھی ہمارا خدا ہر ایک صورتحال، حالات و واقعات پر اختیار اور دسترس رکھتا ہے۔

☆۔ چند لمحات کے لئے دُعا میں جھکیں، اپنی مشکلات اور مصیبتیں خدا کے سپرد کریں۔خدا پر توکل اور بھروسہ کرنے کے لئے اُس سے فضل اور توفیق مانگیں۔خاص طور پر ایسے وقتوں میں جب سب کچھ بے قابو ہوتا ہوا دکھائی دے۔

زبان کی قوت

اس باب کو پڑھنے سے قبل زبور 12 بغور پڑھیں

ہماری زندگیوں میں کچھ ایسے وقت بھی آتے ہیں جب ہم خدا کے مقاصد اور منصوبوں کو سمجھنے سے قاصر ہوتے ہیں۔ ایسے وقتوں میں یوں لگتا ہے جیسے بدکار ہی اس زمین پر راج کر رہے ہیں۔ خداوند بہت دُور لگتا ہے اور ہم اُس کی آواز بھی نہیں سن پاتے۔ داؤد ایسے حالات سے آشنا تھا۔

زبُور نویس اپنے زبور کا آغاز خداوند کے لئے اپنی دلچسپی کے اظہار سے کرتا ہے۔

"اے خداوند! بچالے کیونکہ کوئی دیندار نہیں رہا۔ اور امانت دار لوگ بنی آدم میں سے مٹ گئے۔"

جب داؤد نے اپنے ارد گرد دیکھا تو وہ حیران ہو کر سوچنے لگا کہ خداپرست لوگ کہاں پر ہیں۔ ہر طرف لوگ خدا اور اُس کے کلام کے اصولوں سے منحرف ہوتے ہوئے دکھائی دیتے تھے۔ کوئی شاذونادر ہی خداپرست بندہ دکھائی دیتا تھا۔ لوگوں کی خدا سے دُوری اور انحراف اُن کا طرزِ زندگی تھا، وہ ایک دوسرے کے تعلق سے نامناسب باتیں کرتے تھے اور اپنے ہمسایوں کو فریب دیتے تھے۔

داؤد یہ سب کچھ سن کر بہت رنجیدہ ہوتا تھا۔ لوگوں کی زبان پر جھوٹ اور فریب تھا۔ ایک شخص اپنے ہمسایہ پر بھی اعتماد نہیں کر سکتا تھا۔ ایسی صورتحال پر داؤد کا دل ٹوٹ گیا۔ ایسی چیزیں ہی

معاشرے کا شیرازہ بکھیر رہی ہیں۔ ہمیں یہ تو معلوم نہیں کہ کون سی چیز اس زبور کو لکھنے کے لئے داؤد کے لئے تحریک کا باعث ہوئی۔ ہو سکتا ہے کہ کسی نے اُسے دھوکہ دیا ہو۔ ہو سکتا ہے کہ لوگ اُس کے تعلق سے جھوٹ بولتے ہوں، ہمارے لئے یہاں پر دلچسپی کی حامل بات یہ ہے کہ داؤد اِس ساری صورتحال میں کیسا ردِ عمل ظاہر کرتا ہے اور کس طرح ایسے حالات کا سامنا کرتا ہے۔

غور کریں، پہلی بات جو ہماری توجہ کا مرکز بنتی ہے، وہ یہ کہ کس طرح اپنے ہم وطنوں کو خدا کے کلام کو رد کرتے ہوئے دیکھ کر داؤد کا دل شکستہ ہوتا تھا۔ جب گناہ کا معاملہ ہو تو ہمیں ایسے شخص کی تعریف کرنی ہی پڑے گی جو گناہ کے تعلق سے خدا جیسے احساسات رکھتا ہو۔ ہمارے شہر میں جب لوگ خدا کے کلام کی تحقیر کرتے ہیں تو ہمیں کیسا محسوس ہوتا ہے؟ ہمارے معاشرے میں خدا کے کلام کی تحقیر کو دیکھ کر کیا ہمارے دل رنجیدہ ہوتے ہیں؟ داؤد خدا کے دل کے موافق شخص ہے۔ دھوکے بازی اور جھوٹ فریب کے تعلق سے داؤد کے احساسات بالکل خدا جیسے تھے۔

دوسری بات پر غور کریں، داؤد کو خدا کے تعلق سے فکر تھی۔ وہ اپنے ارد گرد کے حالات اور ماحول کو دیکھ کر گھٹنوں کے بل ہو جاتا تھا۔ وہ اپنے معاشرے کے گناہ کے بارے میں خدا کے حضور فریاد کرتا ہے۔ ہمیں اور بھی زیادہ ایسے لوگوں کی ضرورت ہے جو ایسی چیزوں کے تعلق سے دُعا میں خدا کے حضور روئیں اور چلائیں جو خدا کے دل کو رنجیدہ کرتی ہیں۔

داؤد یہاں پر بڑبڑا نہیں رہا اور نہ ہی شکوہ کر رہا ہے، وہ خود کو راستباز ٹھہرانے کی کوشش نہیں کر رہا۔ وہ اپنے تعلق سے بولے گئے جھوٹ اور فریب اور مکر کی باتوں کے خلاف اپنی عزت اور شہرت کے دفاع کے لئے نہیں بول رہا۔ اُس کے معاشرے کی بُرائی اُسے دُعا میں خدا کے حضور

لے آئی۔ ہمیں اور بھی ایسے لوگوں کی ضرورت ہے جو ہمارے معاشرے کی حالتِ زار پر خدا کے حضور شفاعت کریں اور کرتے رہیں تاوقتیکہ خدا بحال اور پاک کرکے لوگوں کی زندگیوں میں بڑی فتح کو ظاہر نہ کردے۔

غور کریں کہ تیسری آیت میں داؤد کیا دُعا کرتا ہے۔ وہ خدا سے فریاد کرتا ہے کہ وہ خوشامدی لبوں اور بڑے بولنے والی زبان کو کاٹ دے۔ جب داؤد نے اپنے ارد گرد دیکھا تو اُسے ایسے لوگ نظر آئے جو زبان کی قوت پر تکیہ اور بھروسہ کرتے تھے۔ اُن لوگوں کا یقین تھا کہ وہ اپنے دشمنوں کے خلاف بول کر اُنہیں شکست دے سکتے ہیں۔ زبان ایک بڑا زبردست ہتھیار ہے۔ ایک لمحہ کے لئے زبان کی قوت پر غور کریں۔

ایک شخص زبان کے ساتھ اپنے ہمسایہ کی شہرت کو تباہ کر سکتا ہے۔ زبان ہی سے ایک شخص اپنے ہمسایہ کی راہنمائی ایسی راہوں کی طرف کر سکتا ہے جو اُس کی زندگی کو برباد کر سکتی ہیں۔ باغِ عدن میں شیطان کے پُر آزمائش الفاظ پر غور کریں، جس نے حوا کو ورغلایا کہ وہ ممنوعہ پھل کھالے۔ عہدِ عتیق میں جھوٹے نبیوں کی باتوں پر غور کریں جو خدا کے لوگوں کو سچائی سے گمراہ کر دیتے تھے۔ یسوع کے دَور کے لوگوں کی باتوں پر بھی غور کریں، جو پکار پکار کر کہتے تھے، "اِسے مصلوب کر۔" الفاظ میں مار ڈالنے کی قوت پائی جاتی ہے۔

غور کریں کہ داؤد کے وقت کے لوگ کیا کہہ رہے تھے۔ "ہم اپنی زبان سے جیتیں گے۔"

(آیت4)

یہ لوگ زبان کی قوت پر یقین رکھتے تھے۔ زبان ہی اُن کی آقا بن چکی تھی۔ کہنے کا یہ مطلب ہے، کہ جو کچھ بھی وہ چاہتے تھے، زبان کے بل بوتے پر ممکن ہو سکتا تھا۔ جھوٹ بولنے، فریب دینے، اور شیخی بھگارنے سے وہ لوگوں سے جو کچھ بھی کروانا چاہتے تھے، کروا سکتے تھے۔ انہوں نے زبان کی قوت کو غالب کیا۔ ان کی بے لگام زبان ہوتے ہوئے کسی تلوار کی ضرورت نہ تھی؟

داؤد پانچویں آیت میں ہمارے سامنے زبان کی قوت کی تصویر کشی کرتا ہے۔ کمزوروں پر ظلم و ستم ہو رہا تھا۔ محتاج اور غریب تو جان کنی اور بڑی تکلیف میں کراہ رہے تھے۔ کیونکہ اُن کے ساتھ بد سلوکی ہوئی تھی۔ یہاں پر کسی تلوار کا استعمال نہیں ہوا۔ الفاظ ہی مار ڈالنے کے لئے کافی تھے۔ ہم میں سے کون زبان کی قوت سے زخمی نہیں ہوا؟

مسائل پر بات کرنے کے بعد داؤد اپنی توجہ کا مرکز خداوند خدا کو بناتا ہے، جب وہ لکھتا ہے تو اُسے اس بات کا احساس ہے کہ خدا اُس کے ساتھ ہم کلام ہوتا ہے۔ "غریبوں کی تباہی اور مسکینوں کی آہ کے سبب سے خداوند فرماتا ہے، اب میں اٹھوں گا اور جس پر وہ پھنکارتے ہیں اُسے امن و امان میں رکھوں گا۔ (پانچویں آیت)

زبان ایک زبردست ہتھیار ہے۔ مگر اِس کے مقابلہ میں، خدا اپنے لوگوں کا دفاع کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔

لوگ تو ہمارے تعلق سے ہر طرح کی بُری باتیں ناحق کہہ سکتے ہیں، لیکن خدا ہی ہمیں فتح بخشے گا۔ وہ جانتا ہے کہ ہمارے تعلق سے کیسی کیسی ناحق باتیں کی جاتیں ہیں۔ وہ اُن جھوٹی باتوں کو سنتا اور شیخی بگھارنے والوں کو بھی دیکھتا ہے۔ اسی نکتہ پر بات کرتے ہوئے یسوع نے کہا تھا۔ "جب میرے سبب سے لوگ تم کو لعن طعن کریں گے اور ہر طرح سے ستائیں گے اور ہر طرح کی بُری

باتیں تمہاری نسبت ناحق کہیں گے تو تم مبارک ہو گے۔ خوشی کرنا اور نہایت شادمان ہونا کیونکہ آسمان پر تمہارا اجر بڑا ہے۔ اس لئے کہ لوگوں نے ان نبیوں کو بھی جو تم سے پہلے تھے اسی طرح ستایا تھا۔" متی 5:11-12

جو کچھ ہمارے دشمن کہہ رہے ہیں، خدا اُن سب باتوں سے واقف ہیں۔ وہ روزِ عدالت بولے گا۔ وہ ہماری مدد کو آئے گا۔ داؤد کو پورا اعتماد تھا کہ خدا اپنے لوگوں کو محفوظ رکھے گا اور بُرے اور شریر لوگوں سے اُنہیں بچائے گا۔ جو راستباز لوگوں کے خلاف اپنی زبان کو بطور ایک ہتھیار استعمال کرتے ہیں۔ (ساتویں آیت)

شریر لوگ شیخی اور تکبر کی باتوں سے اپنے دلوں میں ایک اطمینان اور تسلی محسوس کر رہے تھے۔ وہ یہی سمجھتے تھے کہ وہ عدالت سے مبرّا ہیں۔ یہی بات ایسے لوگوں کو یہ سمجھنے میں ناکامی کا سبب بنی کہ اُن کے الفاظ میں کس قدر قوت پائی جاتی ہے۔ خدا کے کلام میں تو اور بھی زیادہ قوت اور قدرت پائی جاتی ہے۔ (چھٹی آیت) داؤد ہمیں چھٹی آیت میں یاد کراتا ہے کہ خدا کا کلام پاک ہے۔ یہ باتیں سات بار بھٹی میں تائی گئیں تھیں۔ خدا کے کلام میں سات کا عدد کاملیت کو بیان کرتا ہے۔ ایسی چیز جو سات بار صاف کی گئی ہو اور بھی زیاد کامل اور مکمل ہوتی ہے۔

خداوند کی شریعت کامل ہے اور کوئی بھی بات جو آج ہمارے خلاف کہی جاتی ہے اس سے بھی کئی گناہ طاقتور اور پُر قدرت ہے۔ اسی کلام سے، دُنیا خلق ہوئی، اور اسی کلام سے دُنیا کی عدالت ہو گی۔ داؤد کو خدا کے کلام پر اعتماد تھا۔ جو باتیں خدا کے لوگوں کے خلاف کی جاتی ہیں، خدا ہی اپنے لوگوں کو اُن کے مقابلہ میں محفوظ رکھے گا۔ اس زبور کو مکمل کرتے ہوئے ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ ہمیں اپنی زندگیوں میں بھی زبان کی قدرت کو پہچاننے کی ضرورت ہے۔ کس قدر اہم

بات ہے کہ ہم جو کچھ کہتے ہیں اس پر غور بھی کیا کریں۔ ہمارے الفاظ اور ہماری باتیں، مسیح میں ہمارے بھائیوں اور بہنوں کی عزت اور شہرت کو نقصان پہنچاسکتی ہیں۔ ہمارے الفاظ کسی کو تعمیر و ترقی اور حوصلہ افزائی کا باعث بھی ہو سکتے ہیں۔ خداوند یسوع متی 12:36 ہمیں بڑے واضح طور پر بتاتے ہیں۔

"جو نکمی بات لوگ کہیں گے عدالت کے دن اُس کا حساب دیں گے۔"

خداوند ہمیں الفاظ کی قدرت کو سمجھنے کا فضل اور توفیق عطا فرمائے۔ آمین

چند غور طلب باتیں

☆۔ کیا آپ اپنے خلاف کی گئی کسی کی بات سے دل برداشتہ ہوئے؟ وضاحت کریں۔

☆۔ زبان کی قوت کیا ہے؟ یہ کیا کرنے کی قدرت رکھتی ہے؟

☆۔ ہم اس حوالہ میں خدا کے کلام کے بارے میں کیا سیکھتے ہیں؟

☆۔ اس زبور میں الفاظ کے استعمال کے تعلق سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔خدا سے ایسی کسی بھی ناخوشگوار بات کے لئے معافی مانگیں جو آپ نے مسیح میں کسی بھائی یا بہن کے خلاف کی۔ خداوند سے مدد اور قوت مانگیں تاکہ آپ اپنے الفاظ سے اُس کی عزت اور تکریم کر سکیں۔

☆۔کچھ دیر کے لئے اپنے معاشرے کے لئے دُعا کریں، خدا سے دُعا کریں کہ وہ دیانت داری اور صداقت کو بحال کرے۔

☆۔خدا کے کلام کے لئے اُس کی شکر گزاری کریں۔ اس بات کے لئے بھی اُس کے شکر گزار ہوں کہ آپ اُس کے کلام پر اعتماد کر سکتے ہیں۔ خدا کے کلام سے جو اُمید آپ کو ملتی ہے اُس کے لئے شکر گزاری کریں۔

☆۔خداوند کی شکر گزاری کریں کہ وہ آپ کا دفاع کر سکتا اور آپ کے مقصد کو پورا کر سکتا ہے۔

کب تک؟

اس باب کو پڑھنے سے قبل زبور 13 بغور پڑھیں

خدا ہمارے وقت کے مطابق کام نہیں کرتا۔ بلکہ کسی کام کو کرنے کے لئے خدا کا اپنا وقت ہوتا ہے۔ ہم تو وقت کی مخلوق ہیں، ہم میں سے کوئی بھی اپنی دُعا کے جواب کے لئے ایک طویل مدت تک انتظار کرنا پسند نہیں کرتا۔ اس تیرھویں زبور میں داؤد اپنی اُس مشکل اور تکلیف کے

بارے میں خدا سے فریاد کرتا ہے جس کا اُسے سامنا ہے۔ وہ خدا سے سوال کرتا ہے کہ اُس کی فریاد کا جواب آنے میں کتنا وقت لگے گا اور خدا کب اُس کی مدد کے لئے آئے گا؟ کسی نہ کسی حد تک اور کبھی نہ کبھی ہم بھی اِس بات پر حیرت زدہ ہوتے ہیں کہ جس قدر ہم چاہتے ہیں، اُس قدر جلدی سے خدا ہماری دُعا کا جواب کیوں نہیں دیتا۔

داؤد اپنے زبور کا آغاز اِس سوال کے ساتھ کرتا ہے کہ خدا اُس کی دُعا کو سن کر اُس کی مدد کے لئے آنے میں اتنا وقت کیوں لے رہا ہے۔ پہلی آیت میں اُس کی فریاد ہے۔ "اے خداوند کب تک ؟ کیا تو ہمیشہ مجھے بھولا رہے گا۔"

ہمیں اس سے یہ نہیں سمجھ لینا چاہئے کہ خدا واقعی اپنے کسی بیٹے یا بیٹی کو ممکنہ طور پر بھول سکتا ہے۔ اس زبور کے حاصلِ کلام سے، ہم یہ سمجھتے ہیں کہ خدا کی محبت لازوال ہے اور وہ اپنے وقت پر کوئی کام کرتا ہے۔ جب داؤد بھولنے کے تعلق سے خدا سے بات کرتا ہے، تو وہ انسانی اصطلاح میں بات کرتا ہے، وہ تو اپنی دُعا کے جواب میں تاخیر کے تعلق سے کہہ رہا ہے۔ داؤد اس بات کو سمجھنے کی کشمکش میں تھا کہ خدا کیوں جلد جواب نہیں دے رہا۔

خدا کا انتظار کرنے سے ہمارے ایمان کی پرکھ ہوتی ہے۔ ہم بھی داؤد جیسے سوال کے ساتھ کشمکش کا شکار ہوتے ہیں۔ کیا خدا ہمیں بھول چکا ہے؟ کیا وہ ہماری مدد کے لئے آئے گا؟ ایمان ہمیں اس بات کی یقین دہانی عطا کرتا ہے کہ خدا کبھی بھی اپنے فرزندوں کو فراموش نہیں کرتا۔ پس ہم اُس کا انتظار کرتے ہیں۔ کبھی کبھی، تو تاخیر ہمارے ایمان کی مضبوطی کے لئے ہوتی ہے۔ اور خدا اسی مقصد کے پیشِ نظر ہمیں انتظار کرنے اور ٹھہرے رہنے کے لئے کہتا ہے۔

غور کریں کہ انتظار کی اس گھڑی میں، داؤد کو بھی یہ تشویش ہے کہ خدا نے اپنا چہرہ کیوں چھپالیا ہے۔ انتظار کی گھڑیوں میں ، خدا بہت دُور دکھائی دیتا ہے۔ خدا کے ساتھ رفاقت مشکل تھی۔ دُعائیں چھت سے ٹکرا کر واپس آتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔انتظار کی ایسی گھڑیاں جن میں خدا بہت دُور دکھائی دے اور دُعائیں بھی قبول ہوتی ہوئی نظر نہ آئیں ایماندار کے لئے بہت مشکل ہوتی ہیں۔ایسے وقت میں ہمارا ایمان آزمایا اور پرکھا جاتا ہے۔ بعض اوقات تو ہم اپنے دلوں کو ٹٹولنا شروع کر دیتے ہیں اور جاننے کی کوشش کرتے ہی کہ آیا کوئی ایسا پوشیدہ گناہ تو نہیں جس کی وجہ سے خدا ہم سے دستبر دار ہو گیا ہے اور اُس نے اپنا چہرہ ہم سے چھپالیا ہے۔ ہم شش و پنج میں پڑے حیرت زدہ بھی ہوتے ہیں کہ آیا ہماری دُعا کا جواب آنے کی کوئی اُمید باقی ہے۔ خاموشی ہمارے لئے ایک بھیانک چیز ہوتی ہے۔ ہم اسی سوچ میں رہتے ہیں کہ کب تک انتظار کرنا پڑے گا۔

دوسری آیت میں ہم اس بات کو دریافت کرتے ہیں کہ خدا کا انتظار کرتے ہوئے، داؤد ایسے خیالوں اور سوچوں کے ساتھ کشمکش کا شکار ہے۔ ہمیں یہ تو نہیں بتایا گیا کہ وہ خیالات کیسے تھے۔ اُس کے ذہن میں کئی ایک سوچیں اور خیالات گردش کر رہے تھے۔ کیا اُس نے کوئی ایسا کام کیا ہے جس سے خدا اُس سے ناراض ہو گیا ہے ؟ خدا کیوں اُس کی دُعا کا جواب نہیں دے رہا؟ وہ اِس قدر دُکھ کیوں اُٹھا رہا ہے ؟ کیوں خدا کے دشمن اُس کے لوگوں پر فتح پا رہے ہیں ؟(دوسری آیت) یہ بڑے گہرے اور مشکل سوالات تھے۔ان سوالوں کا کوئی آسان جواب نہیں تھا۔ خدا کی راہوں کو سمجھنا مشکل کام ہے، داؤد تو خود اُلجھن میں پڑ گیا۔ ہو سکتا ہے کہ اُس کی راتوں کی نیند بھی اڑ گئی ہو۔ کیونکہ ایسے خیالات اور سوالات اُس کے ذہن پر مسلط تھے۔ داؤد بتاتا ہے کہ اُسے ایسے سوالات اور خیالات سے دوچار ہونا پڑا۔ یہ الفاظ "جی ہی جی منصوبہ ، سارا دن دل میں غم "اس

کے دل کی کیفیت اور غم کی شدت کو بیان کرتے ہیں۔ ایسے خیالات اور سوالات میں ایک کرب اور کشمکش تھی۔

دوسری آیت پر غور کریں، داؤد کا دل غمزدہ تھا۔ اس حقیقت میں بڑا غم دکھائی دیتا ہے۔ یوں لگتا ہے کہ خدا بہت دُور چلا گیا ہے۔ بہت سے ایسے سوالوں کی وجہ سے بھی غم کی حالت شدت اختیار کرتی چلی جا رہی تھی کہ ابھی تک بہت سے سوالوں کے جواب نہیں ملے۔ داؤد ذہنی تناؤ کا شکار تھا۔ وہ حیرانی اور پریشانی میں مبتلا تھا کہ آیا وہ ایسی حالت میں قائم اور ثابت قدم بھی رہ سکے گا۔ بعض اوقات اُس کے دُکھ درد ناقابلِ برداشت ہو جاتے تھے۔ ایسے غموں سے رہائی اور چھٹکارے کی کوئی راہ نظر نہیں آتی تھی۔ ہر روز یہ دُکھ اور غم اُس کے دل و دماغ کے لئے گہرے کرب کا باعث ہوتے تھے۔

دوسری آیت میں ہم دیکھتے ہیں کہ داؤد کے دشمن اُس پر غالب آ رہے تھے۔ کیوں خدا اپنے ہی فرزند پر دشمن کو غالب آنے کا موقع دے رہا تھا؟ کیا ایسے دشمن خدا کے لوگوں پر ایسی فتوحات کی شیخی بھگارتے ہیں؟

یہاں پر بڑے دُکھ اور غم کی تصویر نظر آتی ہے۔ داؤد اپنے دشمنوں کے ہاتھوں دُکھ اٹھا رہا تھا۔ اگرچہ اُس نے دُعا کی، مگر لگتا تھا کہ خدا دُعا کا جواب نہیں دے رہا۔ وہ اپنے ذہن میں اس سوال کے ساتھ کشمکش سے دوچار تھا کہ خدا اُس کی دُعا کو کیوں نہیں سن رہا۔ وہ ہر روز غمزدہ دل کے ساتھ چلتا پھرتا تھا جبکہ اُس کے دشمن اُسے دیکھ کر خوشی مناتے تھے۔

ایسے وقت میں ایمان ہی داؤد کو فتح بخشتا تھا۔ وہ خدا سے فریاد کرتا رہا، وہ جانتا تھا کہ خدا کے بغیر وہ غم کی حالت میں ہی مر جائے گا۔ وہ تیسری آیت میں خدا سے فریاد کرتا ہے۔ "اے خداوند میرے

خدا! میری طرف توجہ کر اور مجھے جواب دے۔ میری آنکھیں روشن کر، ایسا نہ ہو کہ مجھے موت کی نیند آجائے۔"

داؤد جانتا تھا کہ خدا ہی اُس کی واحد اُمید ہے، اُس نے اُمید کا دامن ہاتھ سے چھوڑنے سے انکار کر دیا۔ وہ خدا سے لپٹا رہا اور اپنی منتیں اور درخواستیں خدا کے حضور پیش کرتا رہا۔ وہ کسی اور جگہ پناہ کے لئے نہیں جا سکتا تھا۔

پانچویں آیت میں وہ بتاتا ہے کہ وہ خدا اور اُس کی لازوال محبت اور شفقت پر ہی بھروسہ کرے گا۔ اگرچہ خدا بہت دُور دکھائی دیتا تھا۔ داؤد نے خدا پر توکل اور بھروسہ کرنا جاری رکھا۔ اُسے یہ قائلیت محسوس ہوتی تھی کہ خدا کی شفقت اُسے ناکام نہیں ہونے دے گی۔ اُسے پورا یقین تھا کہ خدا اُسے بچالے گا۔ وہ اس بات کو یاد کر کے خوشی مناتا تھا کہ کیسے خدا نے گزرے وقتوں اُس کی محافظت کی اور کیسے اُس کو بچاتا رہا۔ وہ پورے طور پر اس بات پر ایمان رکھتا تھا کہ خدا اپنے کردار کے اوصاف پر پورا اُترے گا۔ کوئی وجہ نہیں تھی کہ وہ خدا پر شک کرتا۔ اُس نے اس معاملہ میں بھی خدا پر توکل اور بھروسہ کرنا جاری رکھا۔

اُس کے دل میں یہ سچائیاں گھر کر چکی تھیں، چھٹی آیت میں داؤد اس بات کو حاصلِ کلام کے طور پر پیش کرتا ہے، کہ وہ خدا کے لئے گاتا رہے گا۔ اگرچہ خدا بہت دُور دکھائی دیتا تھا۔ تو بھی داؤد نے ایمان کے ساتھ خدا کی پرستش اور اُس کے نام کی ستائش کرنے کا چناؤ کیا۔ اُس نے حالات کو اجازت نہ دی کہ وہ اُسے خدا کے کردار اور اُس کے اوصاف کی ستائش کرنے سے روک دیں۔

داؤد نے احساسِ شکست میں رہنے سے انکار کیا۔ اُس نے شک و شبہات اور ذہنی ابتری کو غالب آنے کی اجازت نہ دی

وہ جانتا تھا کہ خدا تخت نشین ہے تو اُمید بھی باقی ہے۔ خدا کی محبت تو ہمیشہ لازوال ہے۔ وہ کبھی اپنے بچوں سے دستبردار نہیں ہوتا۔ داؤد نے خدا کی پرستش اور ستائش کا چناؤ کیا۔ اُس نے ایسے خدا کے حضور اپنے دل کو انڈیلا جو بھلا اور اپنے لوگوں سے وفادار رہتا ہے۔ جو کچھ داؤد خدا کے بارے میں جانتا تھا، اس بنا پر اُس نے اپنے خیالات کو غالب آکر اُنہیں شکست دینے کا موقع نہ دیا۔

ہماری مشکل گھڑی میں ہمارے خیالات اور روّیے بھی ہمارے دشمن بن سکتے ہیں۔ شیطان کو معلوم ہے کہ کس قدر آسان ہے کہ ہمارے خیالات آلودہ ہو جائیں اور ہم جھوٹ کا یقین کرنے والے بن جائیں۔ خدا ہمیں ہمارے خیالات سے محفوظ رکھے۔ اور ہماری آزمائش اور دُکھ کی گھڑی میں ہمیں اپنے کلام کی صداقتوں کی طرف ہماری راہنمائی کرے۔ آمین !

چند غور طلب باتیں

☆۔اِس حوالہ میں کیا ثبوت پایا جاتا ہے کہ داؤد اپنے خیالات سے کشمکش میں مبتلا ہے؟ وہ کیسے خیالات تھے؟

☆۔جب خدا خاموش دکھائی دیتا تھا تو داؤد کس چیز کو تھامے رہا؟

☆۔آپ کے خیال میں خدا کیوں ہمیں کچھ دیر کے لئے دُکھ اور غم کی حالت میں رہنے دیتا ہے؟

☆۔اپنی آزمائش کی گھڑی میں آپ کیسے خیالات کہ وجہ سے کشمکش میں مبتلا ہوتے ہیں؟ خدا کے تعلق سے یہ سچائی کس طرح ہمیں بُرے خیالات پر فتح بخشتی ہے۔

☆۔ کس طرح کشمکش اور شش و پنج کی حالت ہمیں پرستش اور عبادت سے روکتی ہے؟آزمائش کی ایسی گھڑی میں خدا کی پرستش اور ستائش کے لئے داؤد کس طرح وفادار رہا؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔خدا کی لازوال محبت کے لئے اُس کی شکر گزاری کریں۔

☆۔ گزشتہ چند ماہ کے دوران جو برکات خدا نے آپ کو دی ہیں اُن پر غور و فکر کریں۔اُن برکات کے لئے خدا کی شکر گزاری کریں۔

☆۔اُس وقت بھی خدا پر توکل اور بھروسہ کرنے کی توفیق مانگیں جب آپ کے سارے سوالات کے جوابات آپ کو نہ ملیں۔

اسیری سے بحالی

اس باب کو پڑھنے سے قبل زبور 14 بغور پڑھیں

اسرائیل کے بادشاہ داؤد کے عہد میں بھی کچھ ایسے لوگ تھے جو آسمان پر خدا کی موجودگی پر ایمان لانے سے انکار کرتے تھے۔ جب ہم عہدِ عتیق میں خدا کے کام کرنے کے طریقہ کو دیکھتے ہیں۔ تو واقعی خدا کی راہیں اور اُس کے طریقے حیرت انگیز ہیں۔ اِس زبور میں ہم خاص طور پر داؤد کو ایسے لوگوں کے تعلق سے بات کرتے ہوئے دیکھتے ہیں۔

داؤد کے نزدیک تو صرف احمق ہی کہہ سکتا ہے کہ کوئی خدا نہیں۔ کیونکہ آسمان پر خدا کی موجودگی کے کئی ایک شواہد موجود ہیں۔ تخلیق اور خدا کے خاص کام، خدا کی موجودگی، اُس کی حضوری اور قدرت کے تسلی بخش ثبوت ہیں۔ حتیٰ کہ غیر قوم کے لوگ جو خدا کی پرستش اور عبادت نہیں کرتے، اگرچہ غیر قومیں جو اسرائیل کے قدوس کی عبادت اور پرستش نہیں کرتی تھیں۔ تو بھی وہ اس بات کی قائل تھیں کہ کوئی خدا کی ذات ہے۔ اُس دَور میں کچھ لوگ تو بہت سے خداؤں پر بھی ایمان رکھتے تھے۔

اگر کوئی کسی بھی وجہ، دلیل یا منطق کو ماننے سے انکار کر دے تو تب ہی وہ اِس بات پر ایمان رکھ سکتا ہے کہ کوئی خدا نہیں۔ بمطابق داؤد ایسی صورتحال ایک شخص کو احمق بنا دیتی ہے۔ اس بات کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ کچھ ایسے وقت بھی ہوتے ہیں جب خدا بہت دُور دکھائی دیتا تھا۔ کچھ ایسے

وقت تھے جب اُس کی راہیں انسان کی سمجھ سے بالاتر دکھائی دیتی تھیں۔ داؤد کو بھی خدا کی راہوں اور اُس کے مقاصد کو سمجھنا بہت مشکل لگتا تھا۔

تاہم اُس کے ذہن میں کوئی شک نہیں تھا۔ تاہم اِس بات میں اُلجھن اور خاموشی کے دَور میں بھی کہ اسرائیل کا خدا زندہ اور موجود ہے۔ اور کائنات کے ہر ایک واقعہ پر اختیار اور کنٹرول رکھتا ہے۔ داؤد کا خدا پر ایمان زندہ اور جاوید رہا اور غیر متزلزل ہی رہا۔

ایسا شخص جو زندہ خدا پر ایمان رکھنے سے انکار کرتا تھا، وہ دراصل خدا کے معیار کے مطابق زندگی بسر کرنے سے انکار کرتا تھا۔ اُن کا طرزِ زندگی ایسا تھا کہ کوئی خدا نہیں جس کی تابعداری کی جائے۔ اُنہوں نے بدکاری اور بے دینی کی زندگی گزارنے اور خدا کے لئے با مقصد زندگی گزارنے کے پیشِ نظر خدا کا انکار کر دیا۔

صرف ایک احمق ہی کائنات کے خالق اور مالک اور سنبھالنے والے کا لحاظ نہ رکھتے ہوئے اِس کی عزت اور تکریم کو نظر انداز کرتے ہوئے کھلم کھلا باغیانہ زندگی بسر کرے گا۔ صرف اور صرف ایک احمق ہی آنے والی عدالت کا منکر ہو گا۔

داؤد کے مطابق یہ لوگ گمراہ اور نجس تھے۔ اُن کے کام نفرت انگیز تھے۔ (پہلی آیت)

وہ بدکار لوگ تھے۔ اُنہیں عدالت کا کوئی خوف نہیں تھا۔ اُن کے لئے یہ بڑی آسان بات تھی کہ وہ اس بات کو قبول کرنے سے انکار کر دیں کہ آسمان پر کوئی خدا ہے۔ اس یقین کے ساتھ کہ کوئی خدا نہیں تو وہ من چاہی زندگی بسر کر سکتے تھے۔

داؤد نے اپنے قارئین کو یاد کرایا کہ آسمان کے خدا نے آسمان سے نظر کی تاکہ دیکھے کہ کوئی ہے جو خدا کو سمجھتا اور اُس کا طالب ہے۔ وہ شخص جو اِس حوالہ کو سمجھتا ہے اُسے اِس بات کا احساس ہو جاتا ہے کہ ایک خدا ہے جس کے سامنے ہم اپنے ہر ایک عمل و فعل کے لئے جواب دہ ہوں گے۔ آسمان کا خدا ایک شخصی خدا ہے جو یہ چاہتا ہے کہ ہر مرد و زن اُس کے طالب ہوں اور اُس کی راہوں پر چلیں۔

داؤد ہمیں بتا رہا ہے کہ خدا چاہتا ہے کہ اُس کی تلاش کی جائے، خدا ایسے لوگوں کی تلاش میں ہے، جو اُس کی راہوں کے طالب ہوں اور اُس کی تلاش کریں۔ ہمارے لئے یہ کس قدر شرف و استحقاق کی بات ہے کہ ہم اُن لوگوں میں سے ہیں جنہیں خدا مل گیا ہے۔

حقیقت تو یہ ہے کہ اس میں ہمارا کوئی کمال نہیں ہے کہ خدا ہمیں مل گیا ہے۔ تیسری آیت میں زبور نویس ہمیں یاد کراتا ہے کہ جب خدا نے آسمان سے دیکھا کہ کوئی ایسا شخص ملے جو اُس کا طالب ہو۔ لیکن اُسے کوئی نہ ملا۔ اُس نے دیکھا کہ سبھی لوگ خدا سے منحرف ہو چکے ہیں۔ اور اُنہیں کسی طور پر بھی خدا میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ اُس نے دیکھا کہ ہر جگہ لوگوں نے اپنی راہیں بگاڑ لیں ہیں۔ اُن میں سے سبھی کے سبھی گناہ آلودہ زندگی بسر کر رہے تھے۔

ہو سکتا ہے کہ یہ بیان ذہنی اُلجھاؤ کا باعث ہو کہ کیا اسرائیل میں داؤد کی مانند کوئی بھی خدا کا طالب نہیں تھا؟ زبور نویس ہمیں کیوں بتاتا ہے کہ کوئی بھی خدا کا طالب نہیں؟

داؤد ہمیں یہ بتا رہا ہے کہ ہر ایک مرد و زّن اور بچہ ایک گناہ گار ہی پیدا ہوتا ہے۔ اور خدا سے الگ ہوتا ہے۔ اپنی فطرت میں، وہ خدا کے طالب نہیں ہوتے، اس بات کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ بہت سے ایسے لوگ تھے جو مذہب کے پیچھے بھاگتے تھے۔ بُت پرستی میں پڑے ہوئے تھے۔ اور طرح

طرح کے فلسفوں میں پڑے ہوئے تھے۔ایک زندہ اور حقیقی خدا کا طالب ہونا کوئی ایسی چیز نہیں تھی جو فطری طور پر بنی نوع انسان کی سوچ میں نہیں آتی۔

خدا کو ہی اپنی مخلوق پر خود کو ظاہر کرنا پڑتا ہے۔گناہ اور بدی نے بنی نوع انسان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا ہے۔ہر مرد و زن اپنی ڈگر پر جانا چاہتا ہے۔جب خدا نے زمین پر نظر کی تو اُسے کوئی نظر نہ آیا جو اُس کا متلاشی ہو۔ایسی صورتحال پر خدا کو کس قدر دُکھ ہوا ہو گا۔

اس صورتحال میں بہتری لانے کے لئے، خدا نے بڑے خاص انداز سے اپنے آپ کو یہودی قوم پر ظاہر کیا۔اُس نے اپنے خادموں اور نبیوں کے وسیلہ سے اُن سے کلام کیا۔اُنہیں اپنی شریعت دی اور بڑے بڑے نشانوں اور کرامات سے اپنی موجودگی کو ظاہر اور ثابت کیا۔

چوتھی آیت میں، ہم اس بات کو سمجھتے ہیں کہ وہ لوگ جن پر خدا نے اپنے آپ کو ظاہر کیا اُنہیں بدکار لوگ نگل گئے۔ وہ انہیں ایسے کھا گئے جیسے انسان روٹی کھاتے ہیں۔اُنہوں نے خدا کے طالب لوگوں کو ستایا۔ مسیحیت کی تاریخ ہم پر ظاہر کرتی ہے کہ شروع ہی سے کلیسیا پر ظلم و ستم ہوتے چلے آئے ہیں۔خداوند یسوع ہمیں متی 5:11-12 میں بتاتے ہیں،

"جب میرے سبب سے لوگ تم کو لعن طعن کریں گے اور ہر طرح سے ستائیں گے اور ہر طرح کی بری باتیں تمہاری نسبت ناحق کہیں گے تو تم مبارک ہو گے۔ خوشی کرنا اور نہایت شادمان ہونا کیونکہ آسمان پر تمہارا اجر بڑا ہے۔اس لئے کہ لوگوں نے اُن نبیوں کو بھی جو تم سے پہلے تھے اسی طرح ستایا تھا۔"

ہم توقع کر سکتے ہیں کہ اگر ہم آسمان کے خدا کو قبول کر لیں، تو ہمیں اس دُنیا میں دُکھ ہی دُکھ ملیں گے۔ فطرتی طور پر یہ دُنیا خدا کی ذات کے مکاشفہ کو پسند نہیں کرتی۔اور اگر کوئی خدا کی ذات کے مکاشفہ کو قبول کر لیتا ہے تو پھر اُس کا تمسخر اُڑایا جاتا ہے،اور اُنہیں ستایا اور دُکھ دیا جاتا ہے۔

خدا کا بندہ داؤد پانچویں آیت میں ہمیں یاد کراتا ہے کہ وہ دن قریب ہے جب خدا لوگوں کی عدالت کرے گا۔ بدکاروں پر دہشت چھا جائے گی۔ کیونکہ خدا اُن لوگوں کے درمیان خود کو ظاہر کرے گا۔اُس کی حضوری اُس کے لوگوں کو گھیر لے گی اور وہ اپنے لوگوں کا محافظ اور سائبان ہو گا۔

خدا ہی غریبوں اور محتاجوں کی پناہ ہو گا۔ وہ اپنے لوگوں کے خلاف بدکار لوگوں کے منصوبے کو ناکام بنائے گا۔ غریب وہ لوگ سمجھتے جاتے تھے جو خدا کی ضرورت محسوس کرتے تھے۔وہ اُس کی جستجو کرتے تھے کیونکہ وہ اُسی میں پناہ لیتے تھے۔اُن کے دلوں میں خدا ایک خاص مقام رکھتا تھا۔ وہ اُن کی مصیبت کے وقت اُن کو بچاتا تھا۔

داؤد اس زبور کو اس نبوتی پکار اور فریاد کے ساتھ ختم کرتا ہے۔ "کاش کہ اسرائیل کی نجات صیون میں سے ہوتی!" ساتویں آیت۔ خدا سے تحریک پا کر وہ اعلان کرتا ہے کہ خدا صیون یا یروشلیم سے اپنے لوگوں کی نجات کا انتظام کرے گا۔ وہ نجات یسوع نام سے ملنی تھی۔اُسی نے اپنے لوگوں کو مخلصی دینا تھی۔ یعنی اُن لوگوں کو جو بے دین لوگوں کے ہاتھوں ستائے جا رہے تھے۔ خدا نے ہی اپنے لوگوں کے لئے صیون یا یروشلیم سے نجات کا انتظام کرنا تھا۔اُس نے ہی اُنہیں نجات، معافی اور قوت سے ملبس کرنا تھا۔اُس نے اُنہیں محفوظ رکھنا تھا اور اُن کی نگہبانی کرنا تھی۔اُس نے اُن کی آنکھیں کھولنا تھی تاکہ وہ اُس کی حضوری کو دیکھ سکیں اور خود کو اپنے

ستانے والوں سے محفوظ کر سکیں۔ یہ خدا کی طرف سے ایک پُر فضل کام ہونا تھا۔ کوئی خدا کا طالب نہ ہوا بلکہ خدا نے اُن کو چن لیا۔ اور اپنی محبت میں اُس نے اپنے لوگوں پر خود کو ظاہر کیا۔

اِس زبور میں ہم یہ دیکھتے ہیں کہ جب خدا نے آسمان سے نظر کی تو اُس نے دیکھا کہ ہم سب گناہ میں کھوئے ہوئے تھے۔ ہماری فطرت میں یہ بات ہی نہیں تھی کہ ہم اُس کے طالب ہوتے۔ ایسی حالت سے شفا کے لئے خدا نے ایک قوم کا چناؤ کیا۔ اُس نے اُن کی آنکھیں کھولیں تاکہ وہ اُس کو دیکھ سکیں۔ اُس نے اپنے آپ کو اُن پر ظاہر کیا۔ اور اپنے روح کو اُن کے درمیان رکھا۔ تاکہ وہ اُن کی ہدایت اور رہنمائی کرے۔ ارد گرد کی قوموں نے ایسے لوگوں کو اچھے طریقے سے قبول نہ کیا۔ اُنہیں ستایا گیا، اُن پر ظلم و ستم کئے گئے۔ خدا نے اپنے لوگوں کا رونا چلانا سنا۔ وہ اُن کی مدد کے لئے آیا۔ اُس نے ضرورت کے وقت اُن کو بچایا اور جو کچھ دشمن نے اُن سے چھین لیا تھا وہ سب کچھ بحال کر دیا۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ گناہ آلودہ فطرت کے بارے میں یہ زبور ہم پر کیا منکشف کرتا ہے؟

☆۔ "احمق نے کہا کہ کوئی خدا نہیں" تو اس سے داؤد کا کیا مطلب ہے؟

☆۔ خدا کی ہستی اور موجودگی کو ثابت کرنے کے لئے آپ کے پاس کیا شواہد ہیں؟

☆۔ آپ کے دل میں اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ آپ اپنی فطرت کے لحاظ سے خدا کے متلاشی نہیں ہیں؟

☆۔خدانے خود کوآپ پر کیسے ظاہر کیا؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔اِس بات کے لئے خدا کی شکر گزاری کریں کہ اُس نے خود کوآپ پر ظاہر کیا۔

☆۔خدا سے کسی ایک عزیز یا دوست کے لئے شفاعت کریں کہ خدا اپنے آپ کو اُس پر بھی ظاہر کرے۔

☆خدا کی محافظت کے لئےاُس کی شکر گزاری کریں،اوراس بات کے لئے بھی اُس کے شکر گزار ہوں کہ وہ اپنے لوگوں کی نگہبانی اور رکھوالی کرتا ہے۔

☆۔بے دین لوگوں کی طرف سے مخالفت کے باوجود خدا سے وفادار رہنے کی توفیق اور فضل کے لئے دُعا کریں۔

خدا کے خیمہ میں رہنا

اِس باب کو پڑھنے سے قبل زبور 15 بغور پڑھیں

جب ہم زبور کا آغاز کرتے ہیں، تو داؤد ہمیں ایک سوال کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ "اے خداوند تیرے خیمہ میں کون رہے گا؟ تیرے کوہِ مقدس پر کون سکونت کرے گا؟"

اس سے پہلے ہم اِس سوال کے جواب کا تجزیہ کریں، پہلے ہمیں یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ داؤد کیا پوچھ رہا ہے۔ داؤد یہاں پر خدا کی ہیکل اور اُس کے مقدس پہاڑ کا ذکر کر رہا ہے۔ پرانے عہد نامہ میں، لفظ مقدس خیمہ اجتماع کی طرف اشارہ ہے جہاں خدا اپنی حضوری کو ظاہر کرتا تھا۔

(یشوع 22:27)

مقدس کا اندرونی حصہ پاک ترین مقام کے طور پر جانا جاتا تھا۔ جہاں پر صرف اور صرف خدا کا کاہن ہی داخل ہو سکتا تھا اور وہ بھی سال میں ایک مرتبہ۔ (1 سلاطین 6:16) جب داؤد خداوند کے مقدس کی بات کرتا ہے تو وہ اُس ہیکل کی طرف اشارہ کرتا ہے جہاں پر خدا اپنی حضوری کو ظاہر کیا کرتا تھا۔

جہاں تک مقدس پہاڑ کا ذکر ہے، یہ شہرِ یروشلیم کی طرف اشارہ ہے، جو کہ ایک پہاڑ پر موجود تھا۔ ہمیں اِس بات کا علم دوسرے زبور کی چھٹی آیت سے ہوتا ہے "میں تو اپنے بادشاہ کو اپنے کوہ مقدس صیون پر بٹھا چکا ہوں۔"

خدا کے کلام میں یروشلیم آسمانی شہر کی علامت ہے۔ یوحنا رسول آسمانی یروشلیم کا ذکر مکاشفہ 21:10 میں کرتا ہے۔

اور وہ مجھے روح میں ایک بڑے اور اونچے پہاڑ پر لے گیا اور شہرِ مقدس یروشلیم کو آسمان سے خدا کے پاس سے اُترتے دکھایا۔"

مقدس پہاڑ کا حوالہ آسمان پر خدا کے مسکن کی طرف اشارہ ہے۔ اس زبور میں زبور نویس یہ سوال پوچھتا ہے، "کون خدا کی حضوری میں داخل ہو سکتا ہے؟"

زبُور کے بقیہ حصہ میں داؤد اُس آدمی کی خصوصیات کو بیان کرتا ہے جو خدا کی حضوری میں داخل ہو گا۔ آنے والے صفحات میں ہم اِن آیات کا تجزیہ تفصیل کے ساتھ باری باری کریں گے۔ داؤد ہمیں یہ یاد کرانے سے آغاز کرتا ہے کہ صرف اور صرف بے الزام لوگ ہی خدا کی حضوری میں داخل ہو سکتے ہیں۔ ہمیں یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ بے الزام ہونے کا قطعاً یہ مطلب اور معنی نہیں کہ ہم سے کبھی بھی گناہ سرزد نہیں ہوتا۔، اس آیت کے لفظی معنوں میں تو صرف اور صرف یسوع ہی لاخطا اور بے الزام ہے۔ ہم سب نے خداوند کے حضور خطا کی ہے، اگرچہ ہم سب گناہ کرتے ہیں تو بھی ہمارے لئے ممکن ہے کہ ہم بے الزام ہو سکیں۔ بے الزام ہونے کا معنی ہے کہ خدا کے حضور بغیر گناہ کے کھڑے ہونا۔ ایسا تو اُسی وقت ہو سکتا ہے جب خدا ہمیں معاف کر دے۔ وہی ہمیں معاف کر کے اپنی نظر میں بے الزام ٹھہراتا ہے۔ خدا کی معافی ہمیں ہر طرح کے جُرم اور قصور سے آزاد کرتی ہے۔ بے الزام ہونے کا معنی ہے کہ ہمارے سارے گناہ معاف ہو چکے ہیں۔ وہی لوگ جنہیں یسوع کے نام اور یسوع کے لہو سے گناہوں کی معافی ملی ہے، خدا کی حضوری میں داخل ہو سکتے ہیں۔

اِس کے بعد داؤد مزید بیان کرتا ہے کہ وہ جو راستی کے کام کرتا ہے خدا کی حضوری میں داخل ہو سکتا ہے۔ اگر ہم اپنی نجات کی یقین دہانی چاہتے اور خدا کے حضور راست باز ٹھہر کر کھڑے ہونا چاہتے ہیں، تو پھر ضرورت ہے کہ ہم اپنے کاموں کا جائزہ لیں۔ خداوند یسوع نے کہا تھا کہ ایک ایماندار اپنے پھلوں (کاموں) سے پہچانا جاتا ہے۔

"اُن کے پھلوں سے تم اُن کو پہچان لو گے۔ کیا جھاڑیوں سے انگور یا اونٹ کٹاروں سے انجیر توڑتے ہیں؟ اسی طرح ہر ایک اچھا درخت اچھا پھل لاتا ہے اور برُا درخت برُا پھل لاتا ہے۔"

(متی 7:16)

ہم ایسے لوگوں کو اُن کے طرزِ زندگی سے ہی پہچان لیتے ہیں جن کے گناہ معاف ہو چکے ہوتے ہیں۔ جب خدا ہمارے گناہ معاف کرتا ہے، تو وہ ہمیں ایک نیا شخص بنا دیتا ہے۔ جس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں وہ راستبازی اور پاکیزگی کی زندگی بسر کرتا ہے، ایسے لوگ ہر کام میں خدا کی خوشنودی چاہتے ہیں، اگر آپ کی زندگی میں راستبازی کا کوئی ثبوت نہیں ہے، اور اگر آپ دل سے خدا کی خوشنودی کے طالب نہیں، تو پھر آپ کو غور کرنے کی ضرورت ہے کہ آیا آپ خدا کی حضوری میں داخل ہو سکیں گے یا نہیں۔ ہمیں یہاں پر یہ کہنے کی ضرروت ہے کہ ہم خدا کو اپنی راستبازی کی زندگی کہ وجہ سے نہیں دیکھیں گے۔ بلکہ یسوع مسیح کے وسیلہ سے خدا کے ساتھ راست تعلق استوار ہونے کی بنا پر ہم اُس کی حضوری میں داخل ہوں گے۔ نجات کا دار و مدار ہمارے اچھے کاموں پر نہیں، لیکن نجات پا جانے والا شخص خدا کے حضور اپنے طرزِ زندگی سے ثابت کرتا ہے کہ وہ خدا کے فضل سے نجات پا چکا ہے۔

داؤد اُس شخص کے تیسرے وصف کو بیان کرتا ہے جو خدا کو دیکھے گا اور اُس کی حضوری میں داخل بھی ہو گا۔ ایسا شخص دل سے سچ بولتا ہے۔ یہاں اس جملے میں قابل غور بات ''دل سے'' جب ہم دل سے کچھ کہتے ہیں تو اِس کا مطلب ہے ہم اپنے دل کی گہرائیوں سے اپنی روح، بدن اور جان سے وہ بات کہہ رہے ہوتے ہیں۔ یہاں پر مخلص ہونے کی بات کی جارہی ہے۔ سچے دل سے کچھ کہنے کی بات کی جارہی ہے۔ ایسا شخص ریاکار نہیں ہوتا۔ خداوند یسوع نے اکثر اپنے دَور کے فریسیوں کی مخالفت کی۔ جو ظاہری طور پر بڑے پاک دکھائی دیتے تھے لیکن اندر سے گناہ آلودہ فطرت سے بھرے ہوئے تھے۔ متی 23:27 مخلص لوگ ہی خدا کو دیکھیں اور اُس کی حضوری میں داخل ہوں گے۔

مخلص دل ہونے کا ثبوت مختلف طریقوں سے دیکھا جا سکتا ہے۔ تیسری آیت میں داؤد اپنے قارئین کو بتاتا ہے کہ وہ شخص جو خدا کو دیکھے اور اُس کی حضوری میں داخل ہو گا وہ اپنی زبان سے اپنے ہمسایہ پر بہتان نہیں باندھتا۔ اور نہ اُس پر کسی قسم کی تہمت لگاتا ہے اور نہ ہی اُس کے ساتھ کسی قسم کی بدی کرتا ہے۔ باالفاظ دیگر، وہ جو خدا کو دیکھے گا وہ ایسا شخص ہوتا ہے جس کا خدا کے ساتھ اور اپنے ہمسائے اور ارد گرد کے لوگوں کے ساتھ بھی درست رشتہ اور اچھے مراسم ہوتے ہیں۔ خداوند یسوع متی 23:5 میں اِس بات کو واضح کرتے ہیں۔

جب ہم قربان گاہ پر اپنی نذر گزراننے کے لئے آئیں اور ہمیں یاد آجائے کہ ہمارے کسی بھائی یا بہن کی ہمارے ساتھ ناراضگی ہے۔ تو ہمیں قربان گاہ پر اپنی نذر چھوڑ کر اور واپس جا کر اُس کے ساتھ صلح کرنی چاہیئے۔ اسی طرح متی 6:14-15 میں خداوند یسوع ہمیں بتاتے ہیں کہ اگر ہم اپنے بھائی یا بہن کو اُن کے قصور معاف نہیں کریں گے، تو پھر ہمارا آسمانی باپ بھی ہمارے قصور معاف نہیں کرے گا۔ اگر ہم خدا کی پرستش اور عبادت کرنا چاہتے ہیں، تو پھر ہمیں اپنے بھائی یا بہن اور

دیگر عزیز و اقارب اور پڑوسیوں سے درُست تعلقات اور مراسم بھی قائم کرنے چاہئے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے قصور معاف ہوں تو پھر لازم ہے کہ ہم بھی اپنے قصورواروں کے قصور معاف کریں۔ داؤد یہاں پر ہمیں یہ بتارہاہے کہ دوسروں کے قصور معاف کرنے والا شخص ہی خدا کو دیکھے اور اُس کی حضوری میں داخل ہوگا جو اپنے قصورواروں کے قصور معاف کرتا ہے۔ ہم جنہیں خدا نے معاف کیا ہے، کیسے ہو سکتا ہے کہ ہم اپنے ہمسایوں کے قصور معاف نہ کریں جنہوں نے معمولی نوعیت کی غلطیاں کی ہیں؟

چوتھی آیت میں، داؤد مزید بیان کرتا ہے کہ وہی خدا کی حضوری میں داخل ہوگا جسے شریر آدمی سے نفرت ہے پر خدا سے ڈرنے والوں کی عزت کرتا ہے۔ ہمیں اس بات کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ جن کے دلوں کو خدا چھو لیتا ہے وہ یکسر اور عجیب طور سے تبدیل ہو کر اور ہی قسم کے انسان بن جاتے ہیں۔ جسے خدا معاف کر دیتا ہے، گناہ اور بدی اُس کے دل کی خوشی نہیں رہتی۔ اُنہیں اس بات کا احساس ہو جاتا ہے کہ گناہ تو خدا کے نزدیک ایک مکروہ چیز ہے۔ اُنہیں معلوم ہو جاتا ہے کہ گناہ خدا کے دل کو رنجیدہ کرتا ہے۔ اور ہر طرح سے خدا کے ارادے اور مرضی کی مخالفت ہے۔

ایسے لوگوں کو گناہ سے نفرت اور راستبازی سے محبت ہوتی ہے۔ اس سلسلہ میں، خدا جیسا دل اُن میں پیدا ہو جاتا ہے۔ اُنہیں ناراستی کی روشوں سے نفرت ہوتی ہے۔ انہیں ناراستی اور گناہ کو دیکھ کر مطلق خوشی نہیں ہوتی۔ اور نہ ہی اُنہیں ایسے لوگوں سے رفاقت کر کے خوشی ہوتی ہے جو خدا اور اُس کے کلام کو رد کرتے ہیں۔ بلکہ اُنہیں تو اپنے ہم خیال لوگوں سے محبت ہوتی ہے اور ایسے لوگوں سے رفاقت ہی اُن کے دل کی خوشی ہوتی ہے۔ جن لوگوں کے دل راست ہوتے ہیں ایسے لوگوں کے ساتھ ہی رفاقت اور شراکت کر کے انہیں دلی خوشی ہوتی ہے۔ داؤد ہمیں یہ نہیں

بتارہا کہ ہم نے غیر ایمانداروں سے عداوت یا نفرت کرنی ہے۔ بلکہ وہ تو ہمیں یہ بتارہا ہے کہ وہ شخص جو خدا کی حضوری میں داخل ہو گا اُس کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ اُسے بدی یا بدکار لوگوں سے مل کر کوئی خوشی نہیں ہوتی اور نہ وہ ایسے لوگوں کے ساتھ اُٹھتا بیٹھتا ہے۔ بلکہ ایسا شخص خدا کی راہوں پر چلتا اور ایسے لوگوں کی بھی عزت کرتا ہے جو خدا کی راہوں پر چلتے ہیں۔

اس بات پر بھی غور کریں کہ وہ شخص جو خدا کی حضوری میں داخل ہو گا وہ ایسی زندگی بسر کرتا ہے جو قربانی دینے والی زندگی ہوتی ہے۔ ایسے لوگ خدا کی تابعداری اور اُس کی راہوں پر چلنے کے لئے بڑی بڑی قربانیاں دیتے ہیں۔ داؤد یہاں پر ہمارے سامنے تین مثالیں رکھتا ہے۔ (چوتھی اور پانچویں آیت۔)

جس طور سے ایک راستباز شخص اپنے وعدوں اور عہدوں کی پاسداری کرتا ہے اُس سے قربانی دینے والا روّیہ ظاہر ہو جاتا ہے۔ (چوتھی آیت)۔ داؤد بتاتا ہے کہ خواہ اُس کے لئے تکلیف دہ بات ہو یا اُس میں اُس کا نقصان ہی کیوں نہ ہو وہ اپنی کہی ہوئی بات سے پھرتا نہیں۔ ایسے لوگ خواہ بڑی قربانی دینا پڑے اپنے وعدوں اور عہدوں کی پاسداری کرتے ہیں۔ اپنی زبان پر پورا اُترنے کے لئے ایسے لوگ بڑے سے بڑا نقصان بھی برداشت کر لیتے ہیں۔

دوسری بات، قربانی دینے والا یہ روّیہ، اس بات سے بھی ظاہر ہو جاتا ہے کہ ایسے لوگ اپنے ہمسایہ کو روپیہ سود پر نہیں دیتے۔ اُن کا یہ قطعاً مقصد نہیں ہوتا کہ وہ اپنے محتاج بہن بھائیوں کی صورتحال سے فائدہ اُٹھا کر منافع کمائیں۔ جب وہ کسی محتاج سے ملتے ہیں، وہ اُنہیں بلا سود قرض دیتے ہیں۔ وہ اپنے بھائیوں اور بہنوں کی مدد کے لئے اپنی ضروریات کو پیچھے کر دیتے ہیں۔

بے گناہ کے خلاف رشوت نہ لے کر بھی ایسے لوگ قربانی کا روّیہ ظاہر کرتے ہیں۔ بالفاظ دیگر، خواہ کتنی ہی بڑی رقم کی پیش کش کی جائے وہ جھوٹ نہیں بولتے، جھوٹی گواہی نہیں دیتے، اور نہ

ہی کسی بے گناہ کے خلاف کوئی کام کرتے ہیں۔ ایسے لوگ خریدے نہیں جا سکتے۔ وہ خدا کے حضور پاکیزگی اور دیانتداری کی زندگی گزارنے کے لئے اپنے فائدے اور منافع کو رد کر دیتے ہیں۔ وہ لوگ جو خدا کو دیکھیں گے اور اُس کی حضوری میں داخل ہوں گے وہ خداوند یسوع سے نمونہ لے سکتے ہیں۔ جس نے بخوشی و رضا اپنے لوگوں کے لئے ہر ایک چیز کی قربانی دی۔ مسیحی زندگی میں کبھی بھی کوئی قابلِ قدر کام اور بڑی اہمیت کا حامل کارہائے نمایاں قربانی کے بغیر سرانجام نہیں دیا جا سکتا۔

ہم خدا کی بادشاہی کی خاطر ہر ایک چیز کو نثار کرنا سیکھیں۔ میدان جنگ میں اُترنے والا سپاہی اِس بات سے بخوبی واقف ہوتا ہے کہ اپنے مقصد کے حصول کے لئے اُسے اپنی جان بھی نثار کرنی ہوگی۔ یہ بات ہماری مسیحی زندگی پر بھی صادق آتی ہے۔ خدا کی حضوری میں داخل ہونے والوں کا روّیہ قربانی دینے والا ہوگا۔

داؤد اِس حاصلِ کلام کے ساتھ اِس زبور کو ختم کرتا ہے کہ وہ لوگ جن میں یہ ساری خوبیاں پائی جاتی ہیں وہی حقیقی خادمین ہیں۔ اور ایسے لوگوں کو کبھی جنبش نہ ہوگی۔ یعنی وہ آخر تک قائم اور محفوظ رہیں گے۔ ایسے لوگ ہی خدا کی حضوری میں داخل ہو کر خدا کو دیکھیں گے۔ ایسے لوگ ہی اپنے طرزِ زندگی سے خدا کی نجات کو ظاہر کرتے ہیں۔ خدا کی نجات ہی ہمیں تبدیل کرتی ہے۔ وہ جو خدا کی نجات پر ایمان لے لا کر اُسے قبول کر لیتے ہیں وہ یکسر بدل جاتے ہیں۔ وہی خدا کو دیکھیں گے جو اُس کی ملکیت بن چکے ہیں۔ وہ لوگ جو خدا کی ملکیت بن جاتے ہیں وہ اپنے طرزِ زندگی سے اس بات کو بھی ظاہر کرتے ہیں۔

چند غور طلب باتیں

☆۔اس زبور میں خدا کو دیکھنے والے شخص کی کم از کم چھ خصوصیات بیان کی گئی ہیں۔اُنہیں وضاحت سے بیان کریں۔

☆۔اِس حوالہ میں بیان کردہ خصوصیات کی روشنی میں، اپنی زندگی کا جائزہ لیں۔آپ کی زندگی کے کس حصہ میں محنت اور بہتری کی ضرورت ہے؟

☆۔خدا کی بادشاہی کے لئے آپ کس طرح کی قربانیاں دے رہے ہیں؟ ہمارے لئے کس قدر آسان ہے کہ ہم آرام وآسائش کی زندگی گزاریں اور قربانی دینے سے گریز کریں؟

☆۔کیا ہر ایک ایماندار اس زبور میں بیان کردہ خوبیوں اور اوصاف کو اپنی زندگی سے ظاہر کرتا ہے؟ کون سی چیز انہیں ایسا کرنے سے روکتی ہے؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔اِس زبور میں بیان کردہ اوصاف اور خوبیوں کو اپنی زندگی سے عملی طور پر دکھانے کے لئے خدا سے فضل اور توفیق مانگیں۔

☆۔اُس اچھے اور عظیم کام کے لئے خدا کی شکر گزاری کریں جو وہ آپ کی زندگی میں کر رہا ہے۔خدا نے آپ کی زندگی میں جو تبدیلیاں پیدا کی ہیں، اُن کے لئے شکر گزاری کرنے کے لئے دُعا میں وقت گزاریں۔

☆۔اس زبور میں بیان کردہ خوبیوں اور اوصاف میں سے کسی ایک کا چناؤ کر کے اُسے اس ہفتہ اپنی دُعا کا حصہ بنائیں۔ خدا سے کہیں کہ وہ آپ کی زندگی میں اُس خوبی کو زیادہ سے زیادہ پیدا کرے۔

میری میراث خوب ہے!

اس باب کو پڑھنے سے قبل زبور 16 بغور پڑھیں

پچھلے زبور میں ہم نے اُس شخص کی خوبیوں اور اوصاف کو دیکھا تھا جو خدا کی حضوری میں داخل ہو سکتا ہے۔ زبور سولہ میں داؤد خدا سے محبت رکھنے اور اُس کی خدمت کرنے والوں کی میراث کے تعلق سے بات کرتا ہے۔

پہلی آیت میں داؤد اس بات سے آغاز کرتا ہے کہ وہ خداوند میں پناہ لیتا ہے۔ ہمیں اس بات کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ ایماندار کی زندگی میں بہت سی آزمائشیں آئیں گی۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایماندار کی زندگی میں غیر ایماندار کی بہ نسبت زیادہ مشکلات آئیں۔ اگرچہ آزمائشیں ایک حقیقت ہیں، اسی طرح سے خدا کی تسلی اور اُس کی پناہ بھی ایک حقیقت ہے۔ خدا کا بندہ داؤد اپنی آزمائشوں اور مصیبت کے وقت خدا ہی میں پناہ لیتا تھا۔ پناہ ایک تحفظ کا مقام ہوتا ہے۔ یہ تو اُن آزمائشوں اور دُکھوں سے سکون و اطمینان کی جگہ ہوتی ہے جن کا ہمیں سامنا ہوتا ہے۔ خدا داؤد کے لئے بالکل ایسے ہی ایک پناہ تھا جس طرح وہ اپنے پاس آنے والے ہر ایک شخص کے لئے آج بھی پناہ گاہ ہے۔ وہ مصیبت کے وقت ہمیں اپنے بازوؤں میں چھپا لیتا ہے۔ اور ہمیں تحفظ عطا کرتا ہے۔ وہ ہماری بے چینی کو ختم کرتا اور ہمارے زخموں کو شفا دیتا ہے۔ یہ ایمانداروں کے لئے ایک حقیقت ہے۔ ہم اعتماد میں آگے بڑھ سکتے ہیں کیونکہ خداوند خدا مصیبت میں ہماری پناہ اور محافظت کے لئے اپنے بازوؤں میں چھپا لے گا۔

دوسری آیت پر غور کریں، کہ داؤد ہمیں بتاتا ہے کہ ہر ایک قیمتی اور قابلِ قدر چیز جو اُس کے پاس ہے، خداوند کی طرف سے ہی ملی ہے۔ خدا ہی ہر ایک چیز کا منبع تھا۔ شیطان ہمیں اس بات پر قائل کرنے کی سر توڑ کوشش کرے گا کہ ہم تو اچھی زندگی سے محروم ہو رہے ہیں۔

باغ عدنِ میں واپس نظر دوڑائیں، ابلیس سانپ کے روپ میں آیا، حوا کو دُنیا کی ساری عیش و عشرت پیش کی اور کہا کہ اگر نیک و بد کی پہچان کے درخت کے پھل میں سے کھا لے تو یہ سب کچھ اُس کا ہو جائے گا۔ اُس نے اُسے اِس بات پر قائل کر لیا کہ وہ زندگی میں کسی چیز کو کھو رہی ہے، اُس کی زندگی میں کسی چیز کی کمی ہے۔ کیونکہ وہ خداوند کی فرمانبردار تھی۔ حوا نے اُس کی باتوں کا یقین کر لیا اور اُس ممنوعہ پھل میں سے نہ صرف خود کھایا بلکہ اپنے شوہر کو بھی دیا۔ اُس کا نتیجہ اور خمیازہ بڑا بھیانک تھا۔ آدم اور حوا نے گناہ اور بدی کی حقیقت کا تجربہ کیا۔ جو کچھ دشمن ابلیس کی طرف سے ملا، اُسے قبول کر کے وہ روحانی طور پر مر گئے۔

وہ بھلائی جس کا داؤد یہاں پر ذکر کر رہا ہے اُس بھلائی سے کہیں بہتر ہے جو دُنیا ہمیں پیش کرتی ہے۔ ایسے وقت بھی آئے جب داؤد کو اپنی ساری جائیداد اور املاک پیچھے چھوڑ کر اپنے دشمنوں سے بھاگنا پڑا۔ کیا ایسے وقتوں میں وہ خدا کی نیکی اور بھلائی کا تجربہ کر سکتا تھا؟ زبور کی کتاب کا مطالعہ ہم پر یہ ظاہر کرتا ہے کہ جب داؤد کے پاس سوائے دُکھوں، مصیبتوں اور آزمائشوں کے کچھ بھی نہیں ہوتا تھا تو وہ اُس وقت بھی خدا کی بھلائی کا تجربہ کر سکتا تھا۔ وہ خدا کی حضوری سے آشنا تھا۔ وہ خدا کی تسلی کو سمجھتا اور جانتا تھا۔ وہ خدا کی برکات سے بھی واقف تھا۔ دُنیا کی ہر ایک پیش کردہ چیز سے کہیں زیادہ یہ سب کچھ اُس کے لئے بڑی قدر و قیمت رکھتا تھا۔

اس کا یہ مطلب نہیں کہ خدا نے مادی برکات سے داؤد کو مالا مال نہیں کیا تھا۔ یہ سب کچھ بھی اُسے خدا سے ملا۔ ہر طرح کے حالات و واقعات میں داؤد اس بات کو پہچان گیا کہ خدا ہی اُن ساری برکات اور نعمتوں کا منبع ہے جن کا اُس نے اپنی زندگی میں تجربہ کیا ہے۔

ہمارے خدا کی دلی خوشی اس بات میں ہے کہ وہ اپنے بچوں کو برکت دے۔ ایسا نہیں ہو سکتا ہے کہ خدا ہر دفعہ اور ہر شخص کو مادی برکات ہی دے۔ بلکہ خدا کئی دفعہ نیکی اور بھلائی کی برکات بھی عطا کرتا ہے۔ خدا کے لوگ اپنی زندگیوں میں اُس کی بھلائی کو سمجھتے اور جانتے ہیں۔

مقدسوں کی رفاقت بھی باعثِ برکت ہوتی ہے۔ تیسری آیت پر غور کریں کہ کیسے داؤد بیان کرتا ہے کہ ملکؕ کے مقدسین کی رفاقت سے وہ خوش ہوتا ہے۔ غیر ایماندار داؤد کی مخالفت کرتے تھے۔ ایسے لوگوں کو شاذونادر ہی تلاش کیا جا سکتا تھا جو حقیقی طور پر داؤد سے وفادار تھے۔ لیکن جب ایسے لوگ مل جاتے تھے تو داؤد کا دل اُن کی رفاقت سے خوش ہوتا تھا۔ ایمانداروں کی رفاقت کے تعلق سے ایک بات بہت ہی اچھی ہے، اور وہ یہ کہ مسیح میں ہم ایمان بھائیوں سے تقویت پاتے ہیں۔ ایک دوسرے کی تسلی اور اطمینان کا باعث ہوتے ہیں۔ غور کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ کس طرح ایمانداروں کی رفاقت ہمارے لئے مدد اور تسلی کا باعث ہوئی۔ ایک دوسرے کی ضرورت محسوس کرتے ہوئے ایک دوسرے کی مدد کرنے کے لئے آپس میں مل جل کر رہنا کس قدر خوشی کی بات ہے۔ ملک کے دیگر مقدسین کے ساتھ رفاقت کر کے، اُن کے ساتھ اچھے اور دوستانہ مراسم قائم کر کے داؤد کو بہت خوشی ہوتی تھی۔

چوتھی آیت میں داؤد ہمیں یاد دہانی کراتا ہے کہ غیر معبُودوں کے طالب لوگ دُکھ اور غم میں مبتلا ہوں گے۔ اُس نے اپنے آپ کو خدا کی جستجو میں لگا دیا۔ اُس نے غیر معبُودوں کے حضور قربانیاں نہ گزرانیں کیونکہ وہ جانتا تھا کہ غیر معبُودوں کی پیروی دُکھ اور غم کا باعث ہوتی ہیں۔

داؤد اسرائیل کے خدا کو کس قدر مختلف دیکھتا تھا۔ خدا نے داؤد کے لئے ایک محفوظ حصہ مقرر کر رکھا تھا۔ (پانچویں آیت)

بالفاظ دیگر، داؤد کو خدا کی طرف سے اُس کا حصہ عطا ہوا تھا۔ اُس حصے کی سرحدیں اُس کے لئے خوشی کا باعث تھیں۔ داؤد اپنے لئے خدا کے مقصد کو بیان کرتا ہے (چھٹی آیت)

یہ بات اُن سب سے قطعی مختلف ہے جن کا حصہ اور بخرہ غم ہے۔ یعنی جو لوگ غیر معبُودوں کی پیروی کرتے ہیں دُکھ اور غم ہی اُن کا منتظر ہے۔ خدا کے پیروکار ہوتے ہوئے داؤد نے اپنی زندگی کے لئے خدا کے منصوبے کو دریافت کیا۔ خدا ہم میں سے ہر ایک کے لئے ایک مقصد رکھتا ہے۔ ہمارے لئے تو یہ ایک بڑے شرف و استحقاق کی بات ہے کہ ہم اُس مقصد کو جانیں اور اُس میں زندگی بسر کریں۔ اُسی مقصد کی پیروی سے ہی ہمیں عظیم خوشی حاصل ہو گی۔

ایماندار ہوتے ہوئے ہماری زندگی میں ایسے دَور بھی آتے ہیں، جو کچھ خدا ہمیں دیتا ہے اُسے قبول کرنا ہمارے لئے مشکل ہو جاتا ہے۔ میری زندگی میں بھی ایسا وقت آیا جب خدا کے درمیان میری سوچیں اور اُمنگیں حائل ہو گئیں۔ تاہم میں نے اس بات کو دریافت کیا کہ اپنی سوچوں اور اُمنگوں کے اعتبار سے مر کر جو کچھ خدا کی طرف سے ملتا اسے قبول کرنے میں بڑی خوشی اور شادمانی محسوس ہوتی ہے۔ داؤد کی زندگی میں اُس کا حصہ بخرہ ہمیشہ آسان نہیں تھا۔

اُس کے بہت سے دشمن تھے۔ اُس کی اہلیہ محترمہ اُس کی مخالف ہو گئی۔ اُس کا اپنا بیٹا اسے مار ڈالنا چاہتا تھا۔ اُس کی اپنی بیٹی سے زنا بالجبر ہو گیا۔ اُس کے اپنے شہر کے لوگ اُس پر لعنت اور ملامت کرتے تھے۔ وہ خود بھی زناکاری کے گناہ میں پڑ گیا۔ اُس کے اپنے ملک میں جو وّبا پھیلی وہ اُس کا بھی ذمہ دار تھا۔ ایسی صورتحال میں زندہ رہنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ داؤد کس طرح کہہ سکتا تھا کہ اُس کی میراث کی حدود اور اُس کا حصہ بخرہ جو خداوند کی طرف سے اُسے ملا وہ خوبصورت جگہیں

ہیں؟ یہ اُسی وقت کہنا ممکن ہوا جب اُس نے اپنی زندگی کے لئے خدا کے مقصد کو قبول کر لیا۔ اور اپنے دل کو اُن آزمائشوں میں خدا کی حضوری کی خوشی اور شادمانی کو جاننے کے لئے کھولا۔ حتیٰ کہ آزمائش کی وادی بھی ہمارے لئے ایک خوشگوار مقام بن سکتی ہے بشرطیکہ خدا ہمارے ساتھ چلے۔ غور کریں کہ ساتویں آیت میں کس طرح داؤد خدا کی مشورت کے لئے اُس کی تعریف اور ستائش کرتا ہے۔ رات کے وقت بھی خدا داؤد کے دل کو ہدایت اور رہنمائی دیتا تھا۔ اس آیت میں ایک گہری قربت اور رفاقت پائی جاتی ہے۔ اِس کائنات کے خالق اور مالک نے رات کے پہروں میں اپنے بندہ داؤد کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے وقت نکالا۔ تاکہ وہ اُس کو مشورت دے سکے۔ خدا نے اُس کی رہنمائی کی اور اُس پر اُن راہوں کو ظاہر کیا جن پر وہ چاہتا تھا کہ وہ آگے بڑھے۔ خالقِ کل اور مالکِ کل آج بھی اپنے لوگوں کی رہنمائی کرتا اور اپنی راہیں اُن پر آشکارہ کرتا ہے۔ داؤد کو خدا کے ساتھ رات کے پہروں میں رفاقت اور قربت کا گہرا تجربہ تھا۔ جب ہر طرف دہشت اور تاریکی ہوتی تھی تو خدا اُس کے ساتھ رفاقت رکھتا تھا۔ اپنی آزمائشوں اور دُکھوں میں بھی وہ اپنے خالق کی رفاقت سے واقف تھا

چونکہ داؤد خدا کی خوبصورت حضوری سے واقف تھا اس بنا پر اُسے ایسا اعتماد اور بھروسہ تھا۔ داؤد خدا کی حضوری کو جانتا تھا جو رات کے پہروں میں بھی اُس کے ساتھ ساتھ ہوتی تھی۔ دہنا ہاتھ تو عزت کے مقام کی علامت ہے۔ ہمارے لئے یہ بات قابلِ غور ہے کہ اگرچہ خدا اُس کے آگے آگے جاتا تھا، وہ اُس کی تسلی اور تحفظ اور راہنمائی کے پیشِ نظر اُس کے ساتھ ساتھ بھی چلتا تھا ۔ ہمارے لئے یہ جاننا کس قدر شرف واستحقاق کی بات ہے کہ ہمارا خدا ہمارے آگے آگے چلتا ہے اور ہمارے ساتھ ساتھ بھی اُن راہوں پر چلتا ہے جو اُس نے ہمارے لئے تیار کی ہیں۔ چونکہ خدا

اُس کے ساتھ ساتھ چلتا تھا،اُس کے آگے آگے بھی چلتا تھا،اس لئے داؤد پورے طور پر محفوظ تھا۔ کوئی دشمن اُس پر غالب نہیں آسکتا تھا۔وہ کسی طور پر بھی جنبش نہیں کھا سکتا تھا۔

دسویں آیت پر غور کریں، کہ داؤد کو علم تھا کہ خدا اُس سے دستبردار نہیں ہوگا۔اگر اُسے اپنی جان بھی دینا پڑی تو خدا قبر میں بھی اُس کے ساتھ ہوگا۔ قبر کے بعد بھی داؤد کے پاس ایک اُمید تھی۔ کیونکہ وہ اپنے ساتھ خدا کی حضوری کو ہمیشہ ہمیشہ دیکھتا تھا۔اِسی لئے تو،داؤد خداوند میں خوش اور شادمان تھا۔موت کی حالت میں بھی اور قبر میں بھی وہ محفوظ اور پُر اعتماد تھا۔

پطرس نے اس آیت کو اعمال 2:23-32 میں اپنے پہلے واعظ میں استعمال کیا۔یہاں پر پطرس نے اِس بات کی وضاحت کی کہ داؤد نے نبوتی طور پر خداوند یسوع کے مردوں میں سے زندہ ہونے اور یسوع کے صلیبی کام کے وسیلہ سے ہماری ابدی اُمید کے تعلق سے یہ سب کچھ بیان کیا۔ یہ آیت ہمیں یاد کراتی ہے کہ جس طرح یسوع مرِدوں میں سے جی اُٹھا،اُسی طرح ہم بھی زندہ ہوں گے۔وہ لوگ جو یسوع کو جان جاتے ہیں، قبر کے بعد ہمارے خدا کی حضوری میں ابدی زندگی کا بھی تجربہ کریں گے۔یہی تو داؤد کی اُمید تھی۔خداوند اپنے خدا میں،اُسے قبر پر بھی فتح حاصل تھی۔موت اُس کی دشمن نہ تھی۔ مسیح نے موت اور قبر پر فتح پائی تھی۔اگر ایک شخص مر کر بھی فاتح ہے تو پھر دشمن اُس کا کیا کر سکتے ہیں؟ داؤد گیارھویں آیت میں ہمیں یاد ہانی کراتے ہوئے حاصلِ کلام کے طور پر بیان کرتا ہے، جس خدا کی وہ عبادت اور پرستش کرتا ہے وہی اپنے لوگوں پر زندگی کی راہوں کو ظاہر کرتا ہے۔اگر وہ رجوع لائیں تو خدا اُن پر اپنی راہ ظاہر کرے گا۔ وہ اُس اُلجھنوں بھری دُنیا میں کھوئے ہوئے نہیں رہیں گے۔خدا کا ایک مقصد ہے اور وہی اُس مقصد کو اُن پر آشکارہ کرے گا۔وہ راہیں جن پر خدا چاہتا ہے کہ اُس کے خادمین چلیں وہ راہیں خوشی اور شادمانی سے بھری ہوئی راہیں ہیں ۔دہنا ہاتھ عزت کا مقام سمجھا جاتا ہے۔خدا اپنے

لوگوں یعنی مسیح پر ایمان لانے والوں کی عزت افزائی کرتے ہوئے اُنہیں اپنے دہنے ہاتھ ابدی خوشی عطا کرتا ہے۔

خدا کی حضوری میں ابدی خوشی اور کامل شادمانی پائی جاتی ہے۔اس کا مطلب ہے کہ یہ خوشی اور شادمانی عارضی نہیں ہے۔ جس خوشی اور شادمانی سے خدا اپنے لوگوں کے دلوں کو معمور کرتا ہے ،کوئی اُس کو چھین نہیں سکتا۔ ایمانداروں کی میراث، خوب ہے۔اس زبور میں جس طرح داؤد نے بیان کیا ہے خداوند سے محبت رکھنے والوں کی میراث پر غور وخوص کریں۔

1۔ضرورت کے وقت پناہ

2۔خدا کے ہاتھ سے اچھی چیزیں

3۔ہم ایمان لوگوں سے رفاقت

4۔زندگی میں اچھا بخرہ (حصہ)

5۔ذہنی ابتری کی صورت میں صلاح ومشورت

6۔خدا کے ساتھ گہری رفاقت اور قربت

7۔موت پر فتح

8۔خوشی اور شادمانی سے معمور ابدی زندگی

ہمارے لئے کس قدر ضروری ہے کہ ہماری آنکھیں اُس میراث اور ہر اُس شرف واستحقاق کو دیکھنے کے لئے کھل جائیں جو خدا کو جاننے سے ہمیں ملتا ہے۔ ہمیں ایسی برکات کے لئے کس قدر شکر گزار ہونے کی ضرورت ہے!

چند غور طلب باتیں

☆۔ شخصی طور پر خدا کس طرح آپ کی پناہ رہا ہے؟

☆۔آپ نے خدا سے کیا کیا اچھی چیزیں حاصل کی ہیں؟

☆۔ خدا کو جاننے سے کس طرح آپ کی زندگی کو تحفظ ملتا ہے؟

☆۔ بطور ایماندار خدا کس طرح آج ہماری اصلاح کرتا ہے؟

☆۔اس زبور میں داؤد کس طرح ایماندار کی ابدی میراث کو بیان کرتا ہے؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔اس بات کے لئے خدا کی شکر گزاری کریں کہ وہ مصیبت کے وقت ہماری پناہ گاہ ہونے کا وعدہ کرتا ہے۔

☆۔ خدا نے اس زندگی میں جو کچھ بھی اچھی چیزیں آپ کو عطا کی ہیں، اُن کی شکر گزاری کرتے ہوئے دُعا میں کچھ وقت گزاریں۔ واضح طور پر اُن چیزوں کا دُعا میں ذکر کریں۔

☆۔ کیا آپ کسی ایسی مشکل صورتحال کا شکار ہیں، جہاں پر آپ کو سمجھ نہیں لگ رہی کہ کیا کریں اور کیا نہ کریں؟ دُعا میں جھکیں اور اُس مشکل صورتحال کو خداوند کے ہاتھوں میں دے دیں۔ خداوند سے راہنمائی اور مشورت حاصل کرنے کے لئے دُعا کریں۔

☆۔ جو اچھی برکات اور نعمتیں خدا کی طرف سے آپ کو ملی ہیں، اُن کی شکر گزاری نہ کرنے اور اُنہیں نظر انداز کرنے پر خدا سے معافی مانگیں۔

☆۔ابدیت میں جو خوبصورت اُمید آپ کو خدا کی طرف سے دی گئی ہے اُس کے لئے خدا کی تعریف کریں۔

اُس کی آنکھ کی پتلی

اس باب کو پڑھنے سے قبل زبور 17 بغور پڑھیں

17 زبور داؤد کی دُعا ہے،اس زبور میں وہ ضرورت کے وقت خدا کے حضور مدد کی التجا کرتا ہے داؤد کے دشمنوں نے اُسے گھیر لیا ہے اور وہ اُس کی جان لینے کے درپے ہیں۔ وہ اپنی آنکھیں خداوند کی طرف اٹھاتا اور اپنی اُمید اور نجات کے لئے اُس کی طرف رجوع کرتا ہے۔

دُعا کرتے ہوئے داؤد اپنے دل کو ٹٹولتا ہے، ہم اسی نکتے سے آغاز کرتے ہیں، کچھ ایسے وقت بھی آتے ہیں جب ہم اپنے لئے ایک خاص صورتحال پیدا کر لیتے ہیں۔ بعض اوقات ہم خدا کے حضور مدد کے لئے دہائی دیتے ہیں، حالانکہ ہمیں معافی کے لئے خدا کے حضور فریاد کرنی چاہئے۔ بعض اوقات جس صورتحال سے ہم دوچار ہو جاتے ہیں، وہی صورتحال ہمیں سکھانے کے لئے خدا کا ایک طریقہ ہوتا ہے۔ اور وہ ہمیں نظم و ضبط سکھاتا ہے، ہماری کانٹ چھانٹ کرتا ہے۔ اور ہمیں ہمارے گناہوں اور ناکامیوں کے بارے میں انتباہ کرتا ہے۔ داؤد خدا کے ساتھ اپنے رشتے کو جانچنے اور پرکھنے کے لئے کچھ وقت سوچ و بچار کرتا ہے۔ جب اُسے تسلی اور اطمینان مل جاتا ہے کہ خدا کے ساتھ اُس کا رشتہ اور تعلق بالکل دُرست ہے تو تب ہی وہ خدا کے حضور مخلصی اور رہائی کے لئے دُعا اور التجا کرتا ہے۔

اس زبور کی پہلی ہی آیت میں دیکھیں، داؤد اپنے بارے میں کیا عرض کرتا ہے۔ وہ اس بنا پر خدا سے دُعا سننے کے لئے کہتا ہے کیونکہ یہ پُر فریب ہونٹوں سے نہیں نکلی۔ (پہلی آیت) داؤد کی التجا میں کوئی دھوکہ اور فریب نہیں تھا۔ جب اُس نے اپنے دل کو جانچا اور پرکھا، تو وہ جانتا تھا کہ وہ

اپنی درخواست خدا کے حضور پیش کر سکتا ہے کیونکہ یہ ایسے شخص کے ہونٹوں سے نہیں نکلی جس کے قول و فعل میں تضاد پایا جاتا ہے۔ اگر داؤد اپنے دشمنوں جیسے گناہوں میں مبتلا ہوتا تو رہائی اور مخلصی کے لئے خدا کے حضور آنے کے لئے داؤد کے پاس کون سی بنیاد ہوتی؟ داؤد کی التجا میں کوئی ریاکاری نہیں تھی۔

دوسری آیت پر بھی غور کریں، داؤد صرف اور صرف خدا سے اپنا فیصلہ لینا چاہتا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ جب ہمیں کسی سے دُکھ ملتا ہے یا کوئی شخص ہماری ناراضگی کا باعث ہوتا ہے تو ہمارے لئے ایسی صورتحال یا معاملہ کو اپنے ہاتھ میں لینا کس قدر آسان ہوتا ہے۔ ہم خدا کے حضور انصاف کی دہائی دیتے ہیں، لیکن پوشیدگی میں، ہمارے دلوں میں کچھ اور ہی منصوبے ہوتے ہیں اور ہم اپنے طور سے ہی اپنے مخالفین سے حساب کتاب برابر کرنا چاہتے ہیں۔ داؤد نے اس تعلق سے بھی اپنے آپ کو جانچا اور پرکھا۔ جب اُس نے اپنے دل کو ٹٹولا، تو وہ پُراعتماد ہو گیا کہ اُس نے پورے طور پر معاملہ خدا کے سپرد کر دیا ہے "میرا فیصلہ تیرے حضور سے صادر ہو۔" وہ چاہتا تھا کہ خدا اُس کے معاملہ کو اپنے ہاتھوں میں لے، داؤد اپنے طور سے کچھ نہیں کرنا چاہتا تھا۔ جو کچھ راست اور مناسب تھا وہی کچھ خدا نے کرنا تھا۔ اپنے دشمنوں کے خلاف داؤد نے خدا پر ہی بھروسہ اور اعتماد کیا۔

تیسری آیت، داؤد پُراعتماد تھا کہ اگر خدا اُس کے دل کو جانچے اور پرکھے، تو وہ اُسے اپنے حضور خالص اور پاک ہی پائے گا۔ اگر خدا اُس کے دل کی گہرائیوں میں دیکھے تو اُسے کوئی گناہ نظر نہیں آئے گا۔ داؤد جانتا تھا کہ اُس کی زندگی کے پوشیدہ گناہ اُس کی دُعا کا جواب آنے میں رکاوٹ کا باعث ہو سکتے ہیں۔ اُسے پورا یقین اور بھروسہ تھا کہ اُس کا دل پاک ہے اور اِسی یقین کے ساتھ وہ خدا

کے حضور آیا۔اُس نے مصمم ارادہ کر لیا تھا کہ وہ خدا کے حضور اپنے دل کو پاک رکھے گا۔ کوئی چیز بھی اُس کی دُعا میں رکاوٹ کا باعث نہ ہو گی۔

داؤد نے خدا کو یاد دلایا، کہ اُس نے خود کو آدمیوں کی روشوں سے پاک رکھا ہے۔(چوتھی آیت)، یہ ایک اہم بیان ہے کیونکہ اگر داؤد نے خود کو ظلم و ستم سے پاک نہ رکھا ہوتا، تو پھر وہ کیسے خدا سے التجا کر سکتا تھا کہ وہ دوسروں کی طرف سے ہونے والے ظلم و ستم سے اُسے پاک رکھے۔اگر ہم دوسروں پر ظلم و ستم کرتے ہیں تو پھر ہم کس طرح خدا سے دُعا کر سکتے ہیں کہ خدا ہماری حفاظت کرے اور ظالموں کی بے انصافیوں اور ظلم و ستم سے ہمیں بچائے۔ایسی دُعا تو ریاکاری پر مبنی ہو گی۔ داؤد قطعی طور پر پُر اعتماد ہے، پانچویں آیت میں دیکھیں کہ کس طرح داؤد بیان کرتا ہے کہ وہ خدا کی اُن راہوں سے ہٹا نہیں جو اُس نے داؤد کے لئے مقرر کی تھیں۔اُس کے قدم خدا کی راہوں سے پھسلے نہیں۔ غور کریں، چھٹی آیت میں داؤد کیا کہہ رہا ہے، اُس نے خدا کو بتایا کہ اُس نے اس لئے اُس کے حضور فریاد کی کیونکہ وہ جانتا تھا کہ وہ اُس کی دُعا سن کر اُسے جواب دے گا۔اِس سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ داؤد کا اعتماد اور بھروسہ خدا پر تھا۔اور ایمان کے ساتھ وہ پُر یقین تھا کہ وہ اُس کی دُعا اور التجا کو سنے گا۔اور وہی کرے گا جو راست اور مناسب ہے۔دُعا کے لئے ایمان تو ایک لازمی چیز ہے۔اگر ہمیں یہ اعتماد اور بھروسہ ہی نہیں کہ خدا ہماری دُعاؤں کو سن کر جواب دے گا تو پھر اُس سے دُعا ہی کیوں کریں؟ اگر ہمیں یہ اعتماد اور بھروسہ نہیں کہ ہماری دُعاؤں کے جواب میں ایک تبدیلی اور فرق پیدا ہو گا تو پھر ہم کیوں کر دُعا کر سکتے ہیں؟

ساتویں اور آٹھویں آیت میں ہمیں ایک اور چیز پر غور کرنے کی ضرورت ہے، کہ جب داؤد دُعا میں خدا کے حضور ٹھہرا تو اُسے خدا کے ساتھ اپنے رشتے اور تعلق پر بھی اعتماد تھا اور اِس بات پر بھی بھروسہ اور اعتماد تھا کہ خدا اُسے چاہتا ہے۔ ساتویں آیت میں، داؤد نے خدا سے التجا کی کہ وہ اپنی

شفقت کے عجائب اُسے دکھائے۔اُسے اعتماد اور بھروسہ ہے کہ وہ کائنات کے خدا کے حضور آکر اُس سے التجا کر سکتا ہے کہ وہ اپنی شفقت کے عجائب اُسے دکھائے۔ جب ہم اس بات کو سمجھ جاتے ہیں کہ ہمارا خدا کس قدر عظیم ہے، تو تب ہی ہمیں یہ علم ہوتا ہے کہ اُس کا ہم سے محبت کرنا کس قدر بڑی بات ہے۔ خدا کی نظر میں ہم اس قدر چھوٹے اور کمزور ہیں۔ داؤد جانتا تھا کہ وہ خدا کی نظر میں کچھ بھی تو نہیں ہے۔اُسے معلوم تھا کہ وہ خدا کے حضور یہ التجا کرنے کے لئے کس قدر چھوٹا اور معمولی شخص ہے کہ خدا اُس پر اپنی شفقت کو نازل فرمائے، لیکن اُسے اعتماد اور بھروسہ تھا، کہ وہ ایسا کر سکتا ہے۔ داؤد خود کو حقیر اور ناچیز جانتے ہوئے بھی اُس کے حضور آیا اور اُس سے التجا کی کہ وہ اُسے اپنی بانہوں میں قبول کرلے۔ جب ہم دُعا میں خدا کے حضور آئیں تو ہمیں بھی ایسے ہی بھروسے اور اعتماد کے ساتھ اُس کی حضوری میں آنا چاہیئے۔ ہمارے خدا کی خوشی ہمیں قبول کرنے میں ہے۔ اپنی شفقت کے عجائب ہم پر آشکارہ کرنا ہی اُس کی خوشنودی ہے۔

ساتویں آیت پر غور کریں اور دیکھیں کہ داؤد کو اس بات کا بھی بھروسہ اور اعتماد تھا کہ خدا اُن سب کو بچائے گا جو اُس میں پناہ لیتے ہیں، اور اُنہیں اُن کے دشمنوں سے محفوظ رکھے گا۔ وہ جانتا تھا کہ جب وہ خدا کی بانہوں میں محفوظ ہو جائے گا تو دشمن اُس کو کوئی گزند (نقصان) نہیں پہنچا سکے گا۔ اُسے خدا کی محبت اور شفقت پر بھروسہ تھا۔اُسے خدا کی قدرت پر پورا اعتماد تھا۔ داؤد کے دشمنوں نے بڑی بڑی باتیں کیں لیکن داؤد جانتا تھا کہ خدا کے بازو زیادہ قوی ہیں اور دشمنوں کا خدا کی قوت اور قدرت سے کیا موازنہ؟

آٹھویں آیت میں داؤد اپنے آپ کو خدا کی پُتلی کے طور پر بیان کرتا ہے۔ وہ جانتا تھا کہ وہ خدا کی نظر میں خاص ہے، وہ جانتا تھا کہ اُسے خدا کی حمایت حاصل ہے۔اُس نے خدا سے کہا کہ وہ آنکھ کی پتلی کی طرح اُسے محفوظ کرلے اور اپنے پروں کے سایہ میں اُسے چھپالے۔ یہاں پر ہمارے سامنے

ایک مرغی یاکسی اور پرندے کی تصویر آتی ہے، جس نے اپنے بچوں کو اپنے پروں کے نیچے چھپایا ہو۔ یہاں پر محبت بھرا ایک رشتہ نظر آتا ہے۔ خدا ایک مرغی کی مانند تھا جس نے اپنی محبت سے اُسے اپنے پرّوں کے نیچے چھپا رکھا تھا۔اور جب وہ اُس کے پرّوں کے نیچے چھپا ہوا آرام فرمارہا تھا تو ظاہری بات ہے کہ کوئی بھی اُسے نقصان پہنچا نہیں سکتا تھا۔اس زبور کی پہلی آٹھ آیات ہم پر یہ ظاہر کرتی ہیں کہ داؤد خدا کے حضور دُعا کے لئے آیا،اُس نے اپنے دل و دماغ کو پرکھ لیا تھا اور اُسے خدا کے ساتھ اپنے رشتے اور تعلق پر بھروسہ اور اعتماد حاصل ہوا تھا۔ وہ ایمان اور پاک دل کے ساتھ ایک ایسے خدا کے حضور آیا جو اُس سے گہری محبت رکھتا تھا اور اُسے معلوم تھا کہ وہ پورے طور پر اُس پر بھروسہ اور اعتماد کر سکتا ہے۔

نویں آیت میں موضوع بالکل تبدیل ہو جاتا ہے،اب دشمن توجہ کا مرکز بنتا ہے،اور جو کچھ دشمن نے کیا ہے اُس پر توجہ مبذول ہوتی ہے۔ داؤد نے خدا کو یاد کرایا کہ دشمن اُس پر حملہ آور ہوتا رہا ہے۔وہ اپنے دشمن کو فانی قرار دیتا ہے، بالفاظ دیگر اُس کا دشمن اُس کو مار ڈالنے کے درپے ہے۔داؤد کے دشمنوں کا مقصد یہی تھا کہ وہ اُسے مار کر ہی دم لیں۔اس وقت اُنہوں نے اُسے گھیر لیا ہے،دسویں آیت بیان کرتی ہے، کہ اُن کے دل سخت ہو گئے ہیں اور اُن کے دلوں پر چربی چھا گئی ہے۔وہ بڑے بڑے بول بولتے اور تکبر اور شیخی کی باتیں کرتے ہیں اور اُنہیں اپنی قابلیت اور کاموں پر بھروسہ اور اعتماد ہے۔اُنہوں نے شکاری جانور کی طرح داؤد کا پیچھا کر کے اُسے ڈھونڈ لیا ہے، وہ شیر ببر کی مانند اُس کے خلاف گھات لگائے بیٹھے ہیں تاکہ اُس پر حملہ کر دیں۔وہ تو اُسے خاک میں ملانے پر تلے ہوئے تھے۔تاکہ پورے طور پر اُسے تباہ و برباد کر دیں(11آیت)دُشمن کی نیت بالکل واضح ہے۔ایک عام انسان کے لئے تو یہ دُشمن خوف اور دہشت کی علامت تھا۔خواہ

وہ جس قدر بھی بڑے اور زور آور تھے، تو بھی داؤد کا بھروسہ اور توکل خدا پر ہی تھا۔ اور خدا کے ساتھ اپنے رشتے اور تعلق سے اُسے پورا بھروسہ اور اعتماد تھا کہ وہ اُس سے دستبردار نہیں ہو گا۔

تیرھویں آیت میں داؤد خدا سے التجا کرتا ہے کہ وہ اُس کے دشمنوں کا مقابلہ کرے۔ وہ جانتا تھا کہ دشمن زور آور ہیں اور وہ خود سے اُن پر حملہ آور نہیں ہو سکتا۔ اُس نے خدا سے کہا کہ وہ اپنی تلوار نکال کر اُس کی طرف سے اُس کے دشمنوں سے لڑے۔

چودھویں آیت پر غور کریں، دیکھیں داؤد اپنے دشمنوں کے بارے میں کیا کہتا ہے، کہ اُن کا اجر اور بخرہ تو اسی زمین پر ہے۔ بالفاظ دیگر، اُن کو آسمان پر کوئی اجر و انعام نہیں ملے گا۔ صرف اور صرف اس زمین پر ہی اُن کی اُمید تھی۔ زمین پر حاصل شدہ چیزوں نے عدالت کے وقت اُن کے کام نہیں آنا تھا۔ وہ دن آرہے تھے جب اُنہوں نے خدا کے حضور پیش ہو کر اپنے ہر ایک فعل و عمل کے لئے خدا کے حضور جواب دہ ہونا تھا۔ وہ کیسا بھیانک دن ہونا تھا۔ داؤد کو اُس کے دشمنوں نے آگھیرا ہے لیکن اُس کا توکل اور بھروسہ اپنے خدا پر ہے۔ اس زبور کی اختتامی آیات میں، داؤد خدا کی پرستش اور ستائش کرتا ہے کہ وہ ترستی جانوں کو سیر کرتا ہے۔ خدا مصیبت کے وقت اپنے بچوں سے دستبردار نہیں ہوتا۔ خدا ہی اُن کی فریاد سن کر اُن کی ہر ایک ضرورت پوری کرے گا بلکہ خدا ہی اُن کی ضروریات بلکہ اس سے بھی کہیں زیادہ مہیا کرے گا۔

جہاں تک داؤد کی بات ہے تو وہ اس بات کے لئے پُراعتماد تھا کہ وہ بیدار ہوتے ہی خدا کے چہرے کو دیکھے گا۔ حتیٰ کہ اگر اُس کے دشمن اُس کی جان بھی لے لیں، داؤد جانتا تھا کہ وہ پھر بھی فاتح ہو گا۔ وہ دن قریب آرہا تھا جب داؤد نے خداوند کو دیکھنا تھا۔ اُس نے خدا کی حضوری سے اپنی جان کی گہرائیوں میں ایک تسلی اور اطمینان کو لینا تھا۔ داؤد کے لئے تو موت میں بھی فتح تھی۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ یہ زبور دُعا میں خدا کے حضور آنے سے پہلے، اپنے دلوں کو ٹٹولنے کی اہمیت کے بارے میں ہمیں کیا سکھاتا ہے؟

داؤد ہمیں ایمان اور دُعا کے درمیان تعلق کے بارے میں کیا سکھاتا ہے؟

☆جیسا کہ ہمیں اس زبور میں نظر آتا یہاں پر داؤد اور خدا کے درمیان رشتے کو بیان کیا گیا ہے۔ کیا آپ بھی خدا کے ساتھ ایسا ہی تعلق اور رشتہ قائم کئے ہوئے ہیں۔

☆۔ابدیت میں داؤد کی کیا اُمید ہے؟

☆۔آپ کی زندگی میں کون سی چیز خاص فکر یا دلچسپی کا باعث ہے؟اِس زبور سے آپ کو کیا تسلی اور حوصلہ افزائی ملتی ہے؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔اُس رشتے اور تعلق کے لئے خدا کی شکر گزاری کریں جو وہ آپ سے قائم کرنا چاہتا ہے۔

☆۔ خدا سے کہیں کہ وہ کسی بھی قسم کی ایسی ریاکاری کو ظاہر کرنے کے لئے آپ کے دل کو جانچے اور پرکھے جو آپ کی دُعا کے جواب کے آنے کی راہ میں رکاوٹ بنی ہوئی ہے۔

☆۔ مسیح میں جو ابدی اور خوبصورت اُمید آپ کو حاصل ہے، اُس کے لئے خدا کی شکر گزاری کریں۔

☆۔ جو اچھا اور خوبصورت رشتہ خدا آپ کے ساتھ قائم کرنا چاہتا ہے، اُس کے لئے اُس کی شکر گزاری کریں، اُس سے درخواست کریں کہ وہ اور بھی زیادہ اپنی قربت اور رفاقت میں آپ کو لے لے۔

خداوند کی فتح

اِس باب کو پڑھنے سے قبل زبور 18 بغور پڑھیں

18 زبور فتح کا زبور ہے۔ اس زبور میں داؤد نے دشمنوں پر فتح کے لئے خداوند کی شکر گزاری کی ہے۔ خاص طور پر داؤد اپنے سسر ساؤل پر اپنی فتح کے لئے خداوند کی شکر گزاری کرتا ہے۔

جب داؤد اس زبور کا آغاز کرتا ہے، وہ خدا کی ذات کے لئے اُس کا شکر کرتا ہے۔ وہ اس بات کے لئے بھی خدا کی شکر گزاری کرتا ہے کہ وہ اُس کے لئے کیا کچھ ہے۔ غور کریں کہ وہ خدا اند کو بتاتا ہے کہ وہ اُس سے محبت رکھتا ہے۔ یہ سچ ہے کہ خدا ہمارے اُن احساسات اور جذبات کو جانتا ہے جو ہم اُس کے لئے رکھتے ہیں۔ لیکن خدا کی پرستش، ستائش اور شکر گزاری تو اُن احساسات اور جذبات کو لفظی شکل دینے کا نام ہے۔ داؤد خدا کو یہ بتاتے ہوئے ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتا کہ وہ اُس کے تعلق سے کیسے احساسات اور محبت بھرے جذبات رکھتا ہے۔

غور کریں کہ داؤد خدا کو یہ بھی بتاتا ہے کہ وہ مصیبت کی اس گھڑی میں اُس کے لئے کیا اہمیت رکھتا ہے۔ داؤد ساؤل سے جان بچانے کے لئے بھاگا پھرتا تھا جو اُس کی جان لینے کے درپے تھا۔ مصیبت کے اس نازک دَور میں خدا ہی اُس کی قوت اور طاقت تھا۔ وہ جانتا تھا کہ وہ اپنی جسمانی اور فطرتی قوت سے فتح نہیں پا رہا۔ طاقت اور توانائی پانے اور قائم رہنے کے لئے اُس نے ساری عزت اور بزرگی خدا ہی کو دی۔

دوسری آیت کے مطابق خداداؤد کے لئے ایک چٹان بھی تھا۔ چٹان ایک ٹھوس اور مضبوط بنیاد ہوتی ہے۔ اپنے اس بحران میں داؤد کے پاس کھڑے ہونے کے لئے ایک مضبوط جگہ تھی۔ اُس کے وعدوں نے طوفانوں کا سامنا کیا۔ اگرچہ اُس کے دشمنوں نے اُس کو لرزانے کی کوشش کی، لیکن داؤد ایک ٹھوس چٹان پر کھڑا ہوا تھا۔ خداوند خدا ہی اُس کے لئے ایک مضبوط اور ایسی چٹان تھا جسے کبھی جنبش نہیں ہوتی۔

خداوند اُس کے لئے ایک قلعہ بھی تھا۔ قلعہ پناہ لینے کی جگہ ہوتی ہے۔ قلعہ کی مضبوط دیواریں دشمن کو اندر آنے کا کوئی موقع نہیں دیتیں۔ ایک قلعے کی مانند خداوند نے اُس کو چاروں طرف سے گھیر رکھا تھا۔ خداداؤد کے لئے ایک چھڑانے والا بھی تھا۔ خدا نے ہی اُسے اُس کے سب دُشمنوں پر فتح اور کامیابی عطا کی تھی۔ خدا نے ہی اُسے اُس کے سب دشمنوں سے بچایا اور چھڑایا تھا۔

دوسری آیت میں داؤد خدا کو اپنی ڈھال کے طور پر بھی بیان کرتا ہے۔ سپر جنگ میں ایک سپاہی کو دشمن کی طرف سے برسنے والے تیروں سے بھی محفوظ رکھتی ہے۔ اسی طرح خدا نے داؤد کو بھی ڈھال کی طرح دشمن کے تیروں سے محفوظ رکھا ہوا تھا۔ سپر کی خاص بات سپاہی کو محفوظ رکھنا ہوتا ہے۔ اُس ڈھال پر دشمن کی طرف سے ایک سپاہی پر تیر برسنے ہوتے ہیں۔ اسی طرح، خدا داؤد کو دشمن کی طرف سے آنے والی ہر ایک چیز سے بچانے کے لئے خود آگے ہوتا ہے۔ یسوع ہمارے لئے ڈھال بن گیا۔ وہ سزا جو ہمارے اُوپر آنی تھی وہ اُس نے خود اپنے اُوپر لے لی۔

خداداؤد کے لئے ایک سینگ بھی تھا۔ جانور کے لئے سینگ اُس کا دفاع ہوتے ہیں۔ سینگ قوت کی علامت بھی ہوتے ہیں۔ ایک جانور کا سینگ سپاہی کے لئے ایک تلوار کی طرح ہوتا تھا۔ داؤد

خدا کو اپنی محافظت کے طور پر دیکھتا ہے۔ غور کریں کہ اُس کے سینگ کو نجات کے سینگ کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ داؤد کو خدا ہی نے دشمن کے ہر ایک حملہ سے محفوظ رکھا۔

داؤد نے خدا کو دوسری آیت میں اپنے قلعہ کے طور پر دیکھا۔ یہ بھی ایک تحفظ اور محافظت کی جگہ ہوتی ہے خدا کو اس لئے بھی قلعہ کہا جاتا تھا کیوں کہ دشمن اُس پر قابض نہیں ہو سکتا تھا داؤد جانتا تھا کہ جب تک خدا اُس کا قلعہ اور چھپنے کی جگہ ہے وہ دشمن کے ہر ایک حیلے بہانے سے محفوظ رہے گا۔

داؤد نے کس طرح خدا کی طرف سے نجات حاصل کی؟ تیسری آیت ہمیں بتاتی ہے کہ اُس نے خداوند سے فریاد کی اور وہ اُس کی مدد کے لئے آیا۔ داؤد کو اُس کے لئے نہ تو کوئی قیمت ادا کرنا پڑی اور نہ ہی اُس نے خدا کی مدد کو حاصل کرنے کے لئے کوئی قربانی گزرانی۔ نجات بھی بالکل اسی طرح بہت آسان اور سادہ سی بات ہے۔ اس میں کوئی پیچیدگی نہیں ہے۔ ہمیں نجات پانے کے لئے کچھ بھی تو نہیں کرنا، صرف اور صرف یسوع نام کو پکاریں اور اپنے گناہوں سے مخلصی اور نجات پائیں۔ بہت سے لوگ اس وجہ سے بھی خدا کی نجات کو حاصل کرنے سے قاصر رہتے ہیں کیوں کہ وہ سمجھتے ہیں کہ اُنہیں اُس کے لئے ایک خاص معیار پر پورا اُترنا ہو گا۔ تیسری آیت ہمیں بتاتی ہے کہ داؤد نے خدا سے دُعا کی اور خدا نے اُسے بچا لیا۔

چوتھی اور پانچویں آیت میں داؤد نے اپنے قارئین کو اس صورتحال کے بارے میں بتایا ہے جس سے وہ دوچار ہوا۔ وہ بتاتا ہے کہ موت کی رسیوں نے اُسے جکڑ لیا تھا۔ اگر آپ نے کبھی ایک مکڑی کو مکھی پکڑتے ہوئے دیکھا ہے تو آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ داؤد یہاں پر کیسی صورتحال کو بیان کر رہا ہے۔ موت نے ایک مکڑی کی طرح داؤد کو اپنے جال میں گھیر لیا تھا، اب وہ موت کی

مکڑی اُس کو اپنی لپیٹ میں لینے کے لئے آگے بڑھ رہی تھی۔ موت داؤد کے سر پر منڈلا رہی تھی۔

"بے دینی کے سیلابوں نے مجھے ڈرایا"۔ یہاں پر ایک ایسے شخص کی تصویر نظر آرہی ہے جو گہرے اور طوفانی پانیوں کا مقابلہ کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ یوں لگ رہا ہے کہ موت کے سیلاب غالب آرہے ہیں اور جان بچانے کی ہر ایک کوشش ناکام ہوتی دکھائی دیتی ہے۔

پانچویں آیت میں، داؤد اپنے قارئین کو بتاتا ہے کہ پاتال کی رسیاں اُس کے چوگرد تھیں۔ بالکل ایسے ہی جیسے ایک بُھوکا سانپ اپنے شکار کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے۔ داؤد اپنی زندگی کے آخری لمحات میں سانسیں لے رہا ہے۔ وہ زندگی کے ایسے مقام پر پہنچ چکا ہے جہاں پر تمام اُمیدیں دم توڑ چکی ہیں۔ وہ ایک جانور کی طرح موت کے پھندے میں پھنس چکا ہے۔

اسی مایوسی کے عالم میں داؤد خدا کو مدد کے لئے پکارتا ہے۔ وہ ایک ایسے مقام پر کھڑا ہے جہاں پر اُس کی توانیاں جواب دے چکی ہے۔ اب اُس میں لڑنے کی کوئی سکت نہیں ہے۔ اب یہی تھا کہ وہ اپنے آپ کو خدا کے رحم و کرم پر چھوڑ دیتا۔ خدا نے داؤد کی فریاد سن کر اُسے ضرورت کی اِس گھڑی میں اُس کی دُعا کا جواب دیا۔

غور کریں کہ مدد کے لئے خدا کے خادم کی فریاد کے جواب میں خدا کا ردِ عمل کیسا ہے۔ خدا غضبناک ہوا۔ ساتویں آیت ہمیں بتاتی ہے کہ زمین لرز اُٹھی اور اُس پر کپکپی طاری ہو گئی۔ جب خدا اپنے خادم کی ضرورت کے وقت مدد کے لئے اُٹھا تو پہاڑوں نے بھی جنبش کھائی۔ خدا اپنی قوت و قدرت میں داؤد کی مدد اور دفاع کے لئے آیا۔

داؤد اُس وقت میں خداوند کی تصور کر کشی کرتا ہے جب وہ اُس کی مدد کے لئے اُٹھتا ہے۔ اُس کے نتھنوں سے اُس کی آتشی عدالت کا دھواں نکلا۔ اُس کے منہ سے بھسم کرنے والی آگ نکلی۔ خدا آسمانوں کو الگ کر کے داؤد کی مدد کے لئے اُتر آیا۔ داؤد نویں آیت میں بتاتا ہے کہ گہرے بادل اُس کے پاؤں کے نیچے تھے۔ کچھ بھیانک چیز واقع ہونے کو تھی۔ گہرے بادل بالعموم ایک طوفان کی خبر دیتے ہیں۔ خدا کے لوگوں کے دشمنوں کے خلاف خدا کی عدالت کا طوفان برپا ہونے والا تھا۔ ایک زبردست جنگی مرد کی طرح جو گھوڑے پر سوار ہوتا ہے۔ وہ ہوا کے بازوؤں پر سوار ہو کر آیا۔ (دسویں آیت)

گہرے بادلوں نے خداوند کی ہیبت ناک حضوری کو ڈھانپ لیا۔ (گیارھویں آیت) جب خدا نے آتشی عدالت شروع کرنی تھی تو پھر روئے زمین پر ایک طوفان برپا ہو جانا تھا۔ بجلیوں، کڑکوں اور اَولوں نے اُس عدالت کا اعلان کیا۔ خداوند گرج کی سی آواز سے آسمان سے بولا۔ اُس نے اپنے تیر چلائے۔ جس سے دشمن تتر بتر ہو گئے۔ (چودھویں آیت) اُس کی بجلیوں نے اُنہیں ایسا کھدیڑا کہ وہ اپنی جان بچانے کے لئے بھاگ نکلے۔

جس روز خداوند داؤد کی محافظت اور مدد کے لئے آیا، اُس کی نظروں سے کوئی چیز بھی ڈھکی چھپی نہیں تھی۔ سمند کی تہہ نظر آنے لگی۔ اسی طرح زمین کی بنیادیں بھی دکھائی دینے لگیں۔ اُس کے نتھنوں نے ہر ایک چیز کی اصلیت کو بے نقاب کر دیا۔ خدای عظیم آسمانوں سے اُتر آیا اور گہرے پانیوں سے داؤد کو ڈوبنے سے بچا لیا۔ اگرچہ داؤد کے دشمن اُس سے زبردست اور زور آور تھے لیکن خدا نے اُسے اُن سے رہائی بخشی۔

خدا نے ضرورت کے وقت داؤد کی حمایت اور مدد کی۔(اٹھارویں آیت) خدا اُسے کشادہ جگہ پر نکال بھی لایا۔یعنی کثرت اور افراط کی جگہ۔(انیسویں آیت)

خدا نے داؤد کو کیوں کر بچایا؟ داؤد نے خود یہ سوال پوچھا۔اُسے اس سوال کا جواب معلوم تھا۔وہ انیسویں آیت میں ہمیں بتاتا ہے کہ خدا نے اس لئے اُسے بچالیا کیونکہ وہ اُس سے خوش تھا۔خدا داؤد کے دل سے واقف تھا۔وہ جانتا تھا کہ داؤد دل سے خدا کے ساتھ چلتا،اُس کا خوف مانتا اور اُس کی عزت کرتا ہے۔چونکہ داؤد پورے دل سے خدا کی خدمت کرتا تھا۔اور یہی سب سے اہم بات کہ وہ پورے دل سے خدا سے محبت رکھتا تھا۔داؤد نے اپنی قوم کی بُری راہوں سے اپنے دل کو خدا کے آئین واحکام کی طرف پھیرا تاکہ خداوند کی راہوں پر چلے۔جو وفاداری سے اُس کی خدمت کرتے ہیں خدا اُنہیں اُس کا صلہ بھی دیتا ہے۔جو اُس کی عزت کرتے ہیں وہی لوگ خدا کے دل کی خوشی وخُرمی ہوتے ہیں۔اس لئے بھی خدا کو داؤد سے محبت تھی اور وہ اُس کی عزت کرتا تھا کیونکہ داؤد نے اپنے آپ کو پاک رکھا۔

داؤد پچیسویں آیت میں ہمیں بتاتا ہے کہ وفادار، پاک اور بے الزام لوگوں کے ساتھ خدا بھی وفادار رہے گا۔خدا بھی ایسے لوگوں کی مدد کے لئے آئے گا۔وہ رحم دل، کامل اور نیکی کے طالب شخص کے ساتھ بھلائی کرے گا۔خدا ہمارے کاموں کے مطابق ہمیں بدلہ دیتا ہے۔اس کے برعکس،ایسے لوگ جن کی راہیں ٹیرھی ہیں، خدا اُن کی عدالت کرے گا۔ہم سب اپنی زندگیوں کے لئے خدا کے حضور جوابدہ ہونگے۔خدا حلیموں کو بچالے گا پر مغرُوروں کو پست کرے گا۔داؤد خدا کے ساتھ اپنے رشتے اور تعلق کے بارے میں پُراعتماد تھا۔وہ جانتا تھا کہ خدا اُس کے چراغ کو جلتا رکھے گا۔خدا اُس کے دُکھوں کی تاریکی کو ایک روشنی،اُمید اور فتح میں تبدیل کر دے گا۔اُسے معلوم تھا کہ جب تک خدا اُس کے ساتھ ہے وہ دشمن کی صفوں کی طرف پیش قدمی

کرتا رہے گا۔ جب خدا اُس کی مدد اور محافظت کے لئے اُس کے ساتھ ہے تو پھر وہ راہ کی ہر ایک رکاوٹ پر غالب آئے گا۔ داؤد کو اپنی طاقت اور قوت کے منبع کا علم تھا۔ داؤد اور خدا کے درمیان ایک زبردست تعلق اور رشتہ تھا۔ داؤد دل سے خدا کی عزت کرتا تھا اور خدا داؤد سے خوشنود تھا۔ داؤد نے خدا پر توکل اور بھروسہ کیا تو خدا نے اُسے اُس کے دشمنوں کے خلاف طاقت اور قوت بخشی اور وہ اُن پر غالب آیا۔

داؤد کو خداوند کی راہوں پر پورا اعتماد اور توکل تھا۔ خدا کی راہیں کامل ہیں، اُس کا کلام بے عیب ہے۔ خدا اُن سب کی سپر اور ڈھال ہوتا ہے جو اُس میں پناہ لیتے ہیں۔ داؤد کے خدا جیسا تو کوئی بھی نہیں تھا۔ داؤد اس بات پر ایمان رکھتا تھا کہ اُس جیسا کوئی خدا ہے ہی نہیں۔

داؤد نے اپنے قارئین کے لئے اِس بات کو بالکل واضح کر دیا اُس کی قوت اپنی طرف سے نہیں تھی۔ بلکہ اُس کی قوت اور طاقت تو خدا کی طرف سے تھی۔ خدا ہی داؤد کے آگے آگے چلا۔ داؤد نے اپنی راہیں بالکل سیدھی اور کامل رکھیں۔

خدا نے داؤد کو ہرنی جیسے پاؤں عطا کئے تا کہ وہ بلندی پر باحفاظت کھڑا ہو جائے۔ جنگ میں فتح کے لئے داؤد خدا کو ہی ساری عزت اور جلال دیتا ہے۔(34-35آیت) وہ خدا کی شکر گزاری اور تعریف کرتا ہے کہ اُس نے اُسے ایک عظیم بادشاہ کے طور پر کھڑا اور قائم کیا ہے۔ وہ کسی بھی قسم کی عزت اور جلال کو اپنے نام کرنے سے انکار کرتا ہے۔

غور کریں کہ خدا نے اُن راہوں کو بھی کشادہ کر دیا جن پر داؤد چلا۔ تا کہ اُس کا پاؤں پھسلنے نہ پائے۔ بالفاظ دیگر خدا اُس کی راہوں کو ہموار کرنے کے لئے اُس کے آگے آگے چلا۔ داؤد کے لئے یہ سب کچھ کس قدر تسلی اور دلیری کا باعث تھا۔

چونکہ داؤد خدا کے ساتھ تھا۔ داؤد نے اپنے دشمنوں کا پیچھا کیا اور اُنہیں جا لیا۔ اُس نے خدا کی عطا کی ہوئی طاقت سے اُنہیں نیست کر دیا۔ اُس کے دشمن اُس کے پاؤں میں گر گئے۔ اگرچہ اُس کے دشمنوں نے اُس سے فریاد کی، خدا نے اُن کی فریاد پر کان نہ لگایا۔ وہ بالکل نیست و نابود ہو گئے۔

خدا نے داؤد کی عزت اور حوصلہ افزائی کی۔ داؤد کی عزت و تکریم کے لئے قومیں اُس کے سامنے جھک گئیں۔ وہ اُس کا خوف مانتی تھیں۔ کیونکہ اپنے دور میں داؤد ایک زبردست اور عظیم بادشاہ بن کر اُبھرا۔ کیونکہ خدا نے ہی اُسے شکتی بخشی۔ قومیں اُس کے سامنے کانپتی تھیں۔

داؤد خدا کے اُن سارے کاموں کے لئے اُس کی تعظیم اور شکر گزاری کرتا ہے جو اُس نے اُس کے لئے کئے تھے۔ وہ اس لئے بھی عظیم بادشاہ بن گیا کیونکہ خدا نے اُس کے دشمنوں سے آپ اُس کا بدلہ لیا اور اُنہیں نیست کر کے رکھ دیا۔ وہ اس لئے بھی عظیم بادشاہ بن کر اُبھرا کیوں کہ خدا نے اُسے اُس کے دشمنوں پر سرفرازی عطا کی تھی۔ وہ اس لئے بھی کامیاب و کامران ہوا کیوں کہ خدا نے اُسے بچا لیا تھا۔ اس لئے، داؤد نے خدا کے نام کی تعریف کی اور اُس کے نام کا گیت گا کر شکر گزاری اور تعظیم کی۔

داؤد اپنے خدا سے شرماتا نہیں تھا۔ وہ قوموں کے درمیان اُس کے نام کا اقرار کرتا تھا۔ داؤد اور خدا کے درمیان ایک زبردست تعلق اور رشتہ دکھائی دیتا ہے۔ داؤد نے اپنی زندگی میں خدا کی قوت اور قدرت کو ظاہر کیا۔ وہ خدا ہی کے سبب سے زبردست جنگی مرد، فاتح اور کامیاب تھا۔ خدا نے اُس کی دُعا سن کر اُسے اُس کے دشمنوں سے رہائی بخشی جو کہ اُس سے زیادہ زور آور تھے۔ داؤد نے اسرائیل کے قدوس کو سربلند کیا۔ اپنی زندگی سے داؤد نے خدا کی قدرت اور رحم اور ترس کو ظاہر

کیا۔ خدا ہمیں بھی ایسا ہی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ تاکہ ہم اپنی زندگیوں میں اُس کے فضل اور قدرت کی حقیقت کو پہچان سکیں۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ کیا آپ نے کبھی خود کو ایسے دشمنوں سے گھرے ہوئے پایا ہے جو آپ سے زور آور ہوں؟ خدا نے کیسے آپ کو رہائی بخشی؟

☆داؤد اور خدا کے درمیان ایک دوسرے کی عزت کرنے کا کیا بھید اور تعلق ہے؟

☆۔ کیا آپ نے کبھی اُن کاموں کے لئے اپنے آپ کو سربلند کرنے کی آزمائش میں گرے ہوئے دیکھا ہے جو خدا نے کئے ہوں؟

☆۔ داؤد کے ایک بادشاہ اور جنگی مرد ہونے کے پیچھے کیا بھید پایا جاتا ہے؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔اپنی زندگی میں خدا کے فضل کی موجودگی کے لئے اُس کی شکر گزاری کریں۔جو فتح خدا نے آپ کو عطا کی ہے اُس کے لئے بھی اُس کی شکر گزاری کریں۔

☆۔خدا سے دُعا کریں تاکہ آپ کی آنکھیں اُس کے فضل اور رحم کو دیکھنے کے لئے کھل جائیں۔ایسے وقتوں کے لئے خدا سے معافی مانگیں جب آپ نے اُس کے کئے ہوئے کاموں کے لئے خود کو عزت اور جلال دینے کی کوشش کی۔

☆۔خدا سے دُعا کریں تاکہ آپ پر یہ بات ظاہر کرے کہ زندگی کے کس حصے میں آپ اُسے عزت اور جلال نہیں دے رہے۔اُس کمزور حصے پر غالب آنے کے لئے خدا سے توفیق اور طاقت مانگیں۔

خدااوراُس کے مقصد کامکاشفہ

اِس باب کوپڑھنے سے قبل زبور 19 بغورپڑھیں

ہماراخداایساخداہے جوبنی نوع انسان پراپنے آپ اوراپنے مقصد کوعیاں کرنے میں دلچسپی رکھتا ہے۔ یہاں اُنیس زبورمیں، داؤداُن دوطریقوں پرغورکرتاہے جن سے خدااپنے آپ کواوراپنے مقصد کوبنی نوع انسان پرظاہرکرتاہے۔

داؤداِس بات کوظاہرکرنے سے آغازکرتاہے کہ کس طرح آسمان خداکے جلال کوظاہرکرتاہے۔ ہم میں سے ایساکون ساشخص ہے جوآسمانوں کی وسعت کودیکھ کرحیرت میں نہیں ڈوب جاتا، یوں لگتاہے کہ آسمانوں کی کوئی حدہی نہیں۔ ہم آسمان پرنظرکرتے ہیں توہمیں دہکتاہواسورج میلوں دُوردکھائی دیتاہے۔ جوہمیں حرارت اورہمیں آرام وراحت پہنچاتاہے۔ ہم رات کے وقت آسمان پرنظرکرتے ہیں توہمیں آسمان پرچانداورستارے دکھائی دیتے ہیں اورہم خداکی عظمت پرحیران ہوتے ہیں جس نے یہ سب کچھ پیداکیا۔ یہ ہوہی نہیں سکتاکہ ہم آسمان پرنظرکریں اورخالق خداکی عجیب اورعظیم تخلیقات کودیکھ کرحیرت کااظہارنہ کریں۔ جس نے ہرایک چیزکواپنی جگہ پررکھاہے۔ اگرآسمان اِس قدرجلالی ہے تواِس کابنانے والاکس قدرخوبصورت اورجلالی ہوگا؟

ہرروزآسمان اپنے خالق خداکے عجائب کوبیان کرتاہے۔ یہ دن رات بے آوازباتیں کرتااورخداکے کاموں کوبیان کرتاہے۔ آسمان ہرایک زبان اورکلچرسے کلام کرتاہے۔ خدانے آسمان کواس

طرح سے ترتیب دیا ہے کہ ہر ایک کشادہ ذہن رکھنے والا شخص اِس بات کو سمجھ سکتا ہے کہ اُس کا خلق کرنے والا مہیب اور جلالی خدا ہے۔ جس کی راہیں ہماری راہوں سے الگ ہیں۔ اُس کی دانش اور حکمت ہماری سمجھ سے بالاتر ہے۔

داؤد چوتھی آیت میں ہمیں یاد دلاتا ہے کہ خدا نے کس طرح سورج کو اُس کی جگہ پر مقرر کیا ہے۔ دوسرے لفظوں میں، ایک دُلہے کی طرح سورج ہر روز اپنی آب وتاب کے ساتھ طلوع ہوتا ہے۔ ایک فاتح کھلاڑی کی طرح ہر روز وہ اپنی منزل سے نکل کر دوسری طرف نشان پر پہنچ جاتا ہے۔ اُس کی اِس دوڑ میں زمین کو حرارت پہنچتی ہے۔ کس نے سورج کو اُس کی جگہ پر مقرر کیا ہے؟ کون اُس کو طلوع اور غروب کرتا ہے؟ یہ بنی اسرائیل کا قدوس جلالی خدا ہی ہے جو اُس کے طلوع اور غروب ہونے کی نگرانی کرتا ہے۔ خدا قادرِ مطلق، مختارِ کل اور خالقِ کل ہے۔ خدا کی تخلیقات اُس کی حضوری اور موجودگی کو ظاہر کرتی ہیں۔ خدا اپنی تخلیق کردہ چیزوں سے ہی خود کو ظاہر کرتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ بنی نوع انسان اُسے جانیں اور اُس کی پرستش اور عبادت کریں۔ وہ اس لائق ہے کہ ہم اُس کی عزت اور تعظیم کریں اور اُس کے نام کو عزت اور جلال دیں۔

نہ صرف خدا اپنی تخلیق کے ذریعہ سے اپنی حضوری اور موجودگی کو ظاہر کرتا ہے بلکہ وہ اپنے آئین واحکام کے وسیلہ سے اپنے مقصد کو بھی بیان کرتا ہے۔ شریعت جو کہ موسیٰ کے وسیلہ سے دی گئی بنی نوع انسان کے لئے خدا کے دل کو ظاہر کرتی ہے۔ داؤد ساتویں سے گیارھویں آیت میں خدا کی شریعت پر غور و فکر کرتا ہے۔

داؤد ہمیں یاد کراتا ہے کہ خدا کی شریعت کامل ہے۔ اُس کی پیروی کرنے والوں کی روحیں اور جانیں تازگی پاتی ہیں۔ ہماری تخلیق کا مقصد ایسی زندگی بسر کرنا ہے جو خدا کی سوچ، خواہش اور منصوبے کے عین مطابق ہو۔ جب ہمارے دل پورے طور پر خدا کے ساتھ دُرست رشتے میں بندھے ہوتے ہیں تب ہی ہمیں پوری خوشی اور اطمینان حاصل ہوتا ہے۔ داؤد کے مطابق شریعت پر عمل پیرا ہونے والوں کو ہی خداوند میں خوشی اور اطمینان کا زبردست تجربہ ہوتا ہے۔

داؤد ہمیں بتاتا ہے کہ خداوند کے آئین و احکام قابلِ بھروسہ ہیں۔ (7 آیت) یہ سادہ دلوں کو بھی عقلمند بناتے ہیں۔ خدا کے مقصد، منصوبے کے مطابق زندگی بسر کرنے اور اس دُنیا میں اُس کی نمائندگی ظاہر کرنے کے لئے ہم خدا کے کلام پر بھروسہ اور توکل کر سکتے ہیں۔ ایسا شخص جو خدا کے کلام سے واقف نہیں ہوتا وہ زندگی کے مقصد، معنی اور مفہوم کو سمجھ نہیں سکتا ہے۔ خدا کی شریعت کو سمجھنے اور اُس پر عمل پیرا ہونے سے ایک سادہ لوح شخص بھی ایسی حکمت اور دانائی حاصل کرتا ہے جو خدا کی شریعت میں بیان کردہ صداقتوں کو سمجھنے کے لئے درکار ہوتی ہے۔

داؤد آٹھویں آیت میں ہمیں بتاتا ہے کہ خدا کے کلام کا فہم ہی دل کو خوشی اور شادمانی عطا کرتا ہے۔ چونکہ ہمیں خدا نے خلق کیا ہے اِس لئے ہمیں اُس کے ساتھ منسلک ہو کر، اُس کے ساتھ رفاقت اور گفتگو کر کے ہی حقیقی شادمانی اور تسلی ملے گی۔ خدا کے مقصد اور منصوبے سے الگ ہو کر کوئی حقیقی شادمانی اور مسرت نہیں ہے۔ خدا کے ساتھ ہم آہنگ اور اُس کے آئین و احکام کے مطابق زندگی بسر کرتے ہوئے ہم ابدی خوشی کو اپنی زندگی میں حاصل کر سکتے ہیں۔

داؤد آٹھویں آیت میں ہمیں بتاتا ہے کہ خدا کے احکام نور ہیں اور آنکھوں کو روشنی عطا کرتے ہیں۔ جس طرح خدا کا مقصد اور منصوبہ کلام مقدس میں بیان کیا گیا ہے، اُس سے الگ ہو جائیں تو

صرف اور صرف تاریکی ہی تاریکی ہے۔ خدا کا کلام ایسے لوگوں کو تاریکی میں بیان کرتا ہے جو خدا کی مرضی اور منصوبے سے باہر زندگی بسر کر رہے ہوتے ہیں خدا کے کلام کی صداقت تاریکی میں زندگی بسر کرنے والوں کے لئے روشنی کا باعث ہوتی ہے۔۔(متی 4:16 اور یوحنا 3:19)

خدا کی شریعت ہماری زندگی کے تاریک پہلوؤں پر روشنی ڈالتی ہے۔ خدا کا کلام روشنی ہے جو ہماری تاریک راہوں میں ہمارے لئے مشعلِ راہ ہوتا ہے۔(زبور 119:105) خدا کے کلام سے ہمیں واضح راہنمائی اور ہدایت ملتی ہے۔ خدا کا کلام اُن راہوں کو ہم پر ظاہر کرتا ہے جن پر ہمیں چلنا ہے۔

نویں آیت میں، داؤد ہمیں بتاتا ہے کہ خدا کا خوف پاک ہے، اور ہمیشہ قائم رہتا ہے۔ ایسے لوگ جو خدا کا خوف اپنی زندگیوں میں رکھتے ہیں، اپنی سب راہوں میں خداوند کو پہچانتے، اُس کی تعظیم کرتے اور اُس کی فرمانبرداری میں اپنی زندگیاں بسر کرتے ہیں۔ وہ تعظیم کے ساتھ اُس کی حضوری میں آتے اور اُس کی شریعت کی تابعداری کرتے ہیں۔ ایسا خوف ہمیشہ قائم رہتا ہے۔ خدا سے ڈرنے والے ابدی زندگی پائیں گے۔ اُنہیں یہ شرف واستحقاق حاصل ہو گا کہ وہ ابدیت میں ہمیشہ اُس کے نام کی تمجید اور تعظیم کریں گے۔

خدا کے آئین واحکام خالص اور راست ہیں، خداوند کی راہوں میں کوئی بدی اور تاریکی نہیں ہے۔ خدا کا ہر ایک حکم راست اور کامل ہے۔ ہم پورے طور پر اُس کی شریعت پر توکل اور بھروسہ کر سکتے ہیں۔ داؤد خدا کی شریعت میں مگن رہتا تھا۔ وہ اُس کے دل کا سرُور تھی۔ وہ سونے چاندی سے بھی زیادہ خدا کے کلام کی قدر کرتا تھا۔ سونے سے خوشی نہیں خریدی جا سکتی۔ سونا زندگی کا مقصد

اور مفہوم ہمارے لئے نہیں خرید سکتا۔ خدا کے آئین و احکام شہد سے بھی میٹھے ہیں۔ خدا کی شریعت کسی بھی عمدہ خوراک سے زیادہ تسلی اور خوشی کا باعث ہوتی ہے۔

خدا کے آئین و احکام سے خدا کے بندہ کو آگاہی ملتی ہے۔ خدا کی شریعت ہی زندگی کی پُر خطر راہوں کے بارے آگاہی دیتی ہے۔

یہ دشمن کے پھندوں کو جو وہ ہمارے لئے لگاتا ہے ظاہر کرتی اور یہ ہمیں دُرست راہ پر چلنے کے لئے ہماری راہنمائی کرتی ہے۔ خدا کی شریعت ہی ہمیں بدی سے بچاتی ہے۔

خدا کے آئین و احکام کو ماننے کا بڑا اجر ہے۔ خدا ایسے لوگوں کو برکت دیتا ہے جو اُس کے منصوبے کے تحت وفاداری سے زندگی بسر کرتے رہتے ہیں۔ (2 تیمتھیس 4:8، 1 پطرس 5:4)

خدا نے اپنی تخلیق اور کلام کے ذریعہ سے خود کو بنی نوع انسان پر ظاہر کیا ہے۔ وہ اپنا جلال اور اپنی عظمت اور حشمت کو اپنے لوگوں پر ظاہر کرتا ہے۔ اپنی شریعت میں، وہ اپنے مقصد اور اپنی مرضی کو آشکارا کرتا ہے۔ خدا کے مقصد اور اُس کے صاف اور شفاف مکاشفہ کے تعلق سے ہمارا ردِ عمل کیسا ہے؟ داؤد کا ردِ عمل تو یہ تھا کہ جب اُس نے کلام کی روشنی میں اپنے باطن پر نظر کی تو پکار اُٹھا کہ خدا اُس کے پوشیدہ گناہ معاف فرمائے۔ داؤد جانتا تھا کہ خدا نے پورے طور پر اپنا مقصد اور منصوبہ ظاہر کر دیا ہے۔ اُس نے خدا کی تخلیق پر نظر کی تو اُسے پتہ چلا کہ خدا مہیب اور بزرگ ہے۔ وہ اُس کے ساتھ دُرست تعلق اور رشتہ قائم رکھنا چاہتا تھا۔ اُسے اس بات کا ڈر رہتا تھا کہ کہیں اُس کی کوئی خطا خدا کی بے عزتی اور رسوائی کا باعث نہ ہو۔ وہ تو اُس کے سامنے پاک زندگی بسر کرنا چاہتا تھا۔ اُس نے خدا سے کہا کہ وہ اُس کے دل کو ٹٹولے اور اگر کوئی بدی، شرارت اور خطا اُس کے دل میں ہے تو وہ اُس کو معاف فرمائے۔

داؤد یہ بھی دُعا کرتا ہے کہ خدا اُسے بے باکی کے گناہوں سے بھی باز اور دُور رکھے۔

(13 آیت) داؤد اپنی گناہ بھری فطرت سے واقف تھا۔ وہ جانتا اور سمجھتا تھا کہ وہ کسی بھی وقت خدا کی راہوں سے بھٹک کر گناہ بھری زندگی کی طرف راغب ہو سکتا ہے۔ وہ جانتا تھا کہ راستی کی راہوں پر چلنے اور خدا کے مقصد اور منصوبے کے مطابق زندگی بسر کرنے کے لئے اُسے خدا کی طرف سے فضل اور توفیق درکار ہے۔ اُس نے خدا سے دُعا کی کہ وہ اُسے بے باکی اور باغیانہ روّیہ اختیار کر کے بُری راہوں پر جانے سے روکے۔ اور وہ کبھی بھی اُس کے مقصد سے بھٹکنے نہ پائے۔

داؤد کی یہ دُعا تھی کہ خدا اُس کے منہ کے کلام اور دل کے خیال کو بھی پاک رکھے اور وہ کبھی بھی کچھ بُرا نہ کہے، بُرا نہ سوچے۔ داؤد کو صرف بیرونی اور ظاہری چیزوں کی فکر نہ تھی۔ وہ تو دل سے پاک ہونا چاہتا تھا۔ وہ تو چاہتا تھا کہ اُس کے دل کے خیالات بھی اُس کے لئے پاک ہوں۔ وہ باطن اور ظاہر دونوں طرح سے اُس کے لئے پاک زندگی بسر کرنا چاہتا تھا۔

وہ اس زبور کا اختتام اس بات کو تسلیم کرنے سے کرتا ہے کہ خدا ہی اُس کی چٹان اور چھڑانے والا ہے۔ دوسرے لفظوں میں، خدا ہی اُس کی محافظت اور بنیاد ہے۔ بطور ایک چٹان خدا اُس کی محافظت کر سکتا اور اُسے بدی سے بچا سکتا تھا۔ ایک چھڑانے والا شخص وہ ہوتا ہے جو فدیہ دے کر کسی چیز کو دوبارہ حاصل کر لیتا ہے۔ داؤد نے خدا کو اپنے چھڑانے اور مخلصی دینے والے کے طور پر بھی دیکھا۔ خدا نے داؤد کو ایک چٹان کے طور پر بھی دیکھا۔ وہی اُسے درست راہ پر چلا اور بڑھا سکتا ہے، وہی اُس کی سب راہوں میں اُس کی محافظت کر سکتا ہے۔ داؤد جانتا تھا کہ جب تک خدا اُس کی محافظت نہ کرے، وہ اُس کے مقصد اور منصوبے کے مطابق زندگی بسر نہیں کر سکتا۔

خدا کے دل کی یہی تمنا ہے کہ وہ خود کو بنی نوع انسان پر ظاہر کرے۔ وہ ہماری زندگیوں کے لئے مقصد اور منصوبہ رکھتا ہے۔ جس نے ہمیں خلق کیا ہے، وہی جانتا ہے کہ ہمیں کیسی زندگی بسر کرنی ہے، اور کون سی چیز ہمارے لئے تسلی، تشفی اور اطمینان کا باعث ہو سکتی ہے۔ داؤد نے اپنی زندگی کو اپنے خالق خدا کے طالب ہونے کے لئے وقف کر دیا تاکہ اُس کے مقصد کے تحت زندگی بسر کرے۔ خدا کی ذات کے مکاشفہ کے لئے ہمارا یہی ردِ عمل ہونا چاہئے کہ ہم اُس کے لئے اور اُس میں زندہ رہیں۔

چند غور طلب باتیں

☆۔خدانے بنی نوع انسان پر کس حد تک خود کو ظاہر کیا ہے ؟

☆۔ تخلیقِ کائنات خدااوراُس کے کردار کے تعلق سے ہم پر کیا ظاہر کرتی ہے ؟

☆۔خدانے ہمیں اپنی شریعت کیوں دی ہے ؟

☆۔ کیاہم خدا کی راہوں پر چلے بغیر اوراُس کے حکموں، آئین واحکام کی تابعداری کئے بغیر حقیقی اطمینان اور زندگی کے معنی اور مفہوم کو حاصل کر سکتے ہیں ؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔اِس بات کے لئے خدا کی شکر گزاری کریں کہ وہ ہمیں ذات کا مکاشفہ دیناچاہتاہے۔

☆۔اِس بات کے لئے خدا کی شکر گزاری کریں کہ وہ تخلیق کے وسیلہ سے ہم پر اپنے آپ کو ظاہر کرتاہے۔

☆۔اپنی زندگی میں کسی بھی پوشیدہ گناہ کی خدا سے معافی مانگیں۔☆۔دُعاکریں کہ خدا آپ کو بے باکی کے گناہوں سے محفوظ رکھے۔

☆خداوند کے شکر گزار ہوں کہ وہ آپ کی چٹان اور مخلصی دینے والا ہے۔

خداوند جواب دیتا ہے

اِس باب کو پڑھنے سے قبل زبور 20 بغور پڑھیں

20 زبور کلماتِ برکت سے شروع ہوتا ہے، ہمیں یہ تو نہیں بتایا گیا کہ اس زبور کو کن حالات میں لکھا گیا۔ جب ہم اِس زبور کا جائزہ لیتے ہیں تو ممکن ہے کہ یہ داؤد اور اُس کی فوج کے لئے دُعا ہے۔ جو اُس وقت کی گئی جب وہ جنگ کی تیاری کر رہے تھے۔

زبور نویس پہلی آیت میں یہ کہتے ہوئے آغاز کرتا ہے۔ "مصیبت کے دن خداوند تیری سنے۔"

یہاں پر ایک ایسے شخص کی تصویر کشی کی گئی ہے جو تکلیفوں، دُکھوں اور مصیبتوں کا مارا ہوا ہے۔ اپنی تکلیف اور دُکھ سے نجات پانے کے لئے وہ کچھ بھی تو نہیں کر سکتے اُسے کچھ سمجھ نہیں آتی کہ وہ کہاں جائیں اور کیا کریں۔ انتہائی کرب کی حالت میں، وہ خدا سے فریاد کرتے ہیں، وہ مدد کے لئے اُسے پکارتے ہیں۔ خدا مدد کے لئے اُن کی پکار کو سنتا ہے۔ اور اُن کی مایوس ترین صورتحال میں اُن کی مدد کے لے آتا ہے۔ اِس صورت میں، ہو سکتا ہے کہ داؤد اور اُس کی فوجیں دشمن سے نبرد آزما ہیں اور وہ جنگ اُن پر بھاری اور حاوی ہوتی ہوئی نظر آتی ہے۔ وہ یہی دُعا کرتے ہیں کہ خدا اُن کے دل کی فریاد کو سنے اور اُنہیں بچائے۔

زبور نویس مزید بیان کرتا ہے کہ "یعقوب کے خدا کا نام تجھے بلندی پر قائم کرے۔"
(1 آیت) خدا کا نام قوی اور قادر ہے۔ اُس کے نام کا ذکر سن کر ہی بدروحیں بھاگنا شروع ہو جاتی ہیں۔ مایوس ترین جان جو خداوند سے فریاد کرتی ہے اور اُس کے نام کا اقرار کرتی ہے وہ اُس کی

معافی اور خوبصورت نجات کا تجربہ کر سکتی ہے۔ زبور نویس کی خدا سے یہی فریاد ہے کہ اُس کا نام اُنہیں دشمن کے اُس نقصان سے تحفظ کے لئے اُن کی سپر اور ڈھال ہو جو دشمن اُنہیں پہنچانا چاہتا ہے۔

دوسری آیت میں داؤد کی فریاد یہ ہے کہ خدا صیون سے اور اپنے کوہِ مقدس سے اُن کے لئے کمک بھیجے۔ مقدس سے مراد وہ ہیکل ہے جہاں خدا نے اُس دَور میں زمین پر اپنی حضوری کو ظاہر کیا تھا۔ صیون ہی یروشلیم کا وہ شہر ہے جہاں اُس وقت ہیکل موجود تھی۔ خدا ہمیں اپنے زمینی مقدس سے اپنے خادموں کی دُعا کے جواب میں اُن کی مدد کے لئے حرکت میں آتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ اگر یہ زبور داؤد اور اُس کی فوج کے لئے دُعا ہے، تو داؤد کی یہی فریاد اور پکار ہے کہ خدا اُن کے آگے آگے دشمن سے جنگ کرنے کے لئے جائے۔

تیسری آیت میں، داؤد دُعا کرتا ہے کہ خدا اپنے لوگوں کی قربانیوں کو یاد کرے اور اُن کی سوختنی قربانیوں کو قبول کرے۔ جب خدا نے اُن کے ہدیوں کو قبول کر لیا تو خدا اس بات کی تصدیق کر رہا تھا کہ قربانی کس چیز کی علامت ہے۔ بالفاظ دیگر، اگر قربانی گناہوں کی معافی کے لئے دی گئی تھی، تو پھر قربانی کے قبول کرنے سے خدا یہ ظاہر کر رہا تھا کہ اُس نے اُن کے گناہوں کو معاف کر دیا ہے۔ اگر وہ قربانی شکر گزاری کے لئے دی گئی تھی تو پھر خدا اُس قربانی کو قبول کرنے سے یہ ظاہر کر رہا تھا کہ اُس نے اُن کی شکر گزاری کو قبول کر لیا ہے۔

کسی بھی لڑائی سے پہلے اسرائیل کے بادشاہ اور یہوداہ خداوند کے لئے قربانی گزرانا کرتے تھے۔ داؤد کی فریاد یہ تھی کہ خدا اُن کی قربانی کو یاد فرمائے اور اُن کے ہدیہ جات کو قبول کرے اور اُنہیں اُس جنگ میں فتح کی یقین دہانی بخشے جس کا اُنہیں سامنا تھا۔

اس زبور میں اگلی درخواست یہ ہے کہ خدا اپنے لوگوں کے دل کی مراد کو پورا کرے۔ اور اُن کے منصوبوں کو کامیابی سے ہم کنار کرے۔ ہمارے دل کی بہت سی حسرتیں ہوتی ہیں۔ ہر ایک خواہش ہمارے لئے اچھی نہیں ہوتی۔ ضرورت ہے کہ ہم اس آیت کی تفسیر کو مکمل زبور کے متن کو سامنے رکھتے ہوئے کریں۔ داؤد اس زبور میں ایک ایسے شخص کی بات کر رہا ہے جس کی قربانی اور نذریں قبول ہو چکی ہیں۔ یہ ایسا شخص ہے جو خدا کی گہری قربت اور رفاقت میں زندگی بسر کر رہا ہے۔ اُس کے دل کی یہی خواہش ہے کہ وہ خدا کی عزت اور تعظیم کرے اور اپنی زندگی سے اُسے عزت اور جلال دے۔ داؤد کی ایسے شخص کے لئے یہی دُعا ہے کہ خدا اُس کے دل کی مراد کو پورا کرے۔ ایسے لوگوں کی بس ایک ہی خواہش ہوتی ہے کہ اُن کی زندگیوں سے خداوند کے نام کو عزت اور جلال ملے۔ اور وہ ہر لحاظ سے ایسی زندگی بسر کریں جو اُس کی خوشنودی کا باعث ہو۔

چوتھی آیت کی ایک اور ممکنہ تفسیر بھی ہے۔ داؤد کی دُعا یہ نہیں کہ خدا اپنے خادموں کی ہر ایک خواہش پورا کرے بلکہ یہ کہ خدا اُن کے دل میں دُرست خواہشات پیدا کرے۔ خدا اپنی خواہشات ایسے لوگوں پر ہی ظاہر کرتا ہے جو اُس کے ساتھ گہری رفاقت میں زندگی بسر کرتے اور اُس کے محرمِ راز ہوتے ہیں۔ خدا اُن کے دلوں پر بوجھ رکھے گا اور جب وہ اُس بوجھ کے ساتھ آگے بڑھیں گے تو خدا اُنہیں کامیابی سے ہمکنار کرے گا۔ خدا اُن کے دلوں میں اپنے مقصد کو رکھے گا اور جب وہ اُس مقصد کے مطابق تابعداری کی زندگی بسر کریں گے تو پھر اپنی سب راہوں میں کامیاب ہو کر اُس کی برکت کا تجربہ کریں گے۔

پانچویں آیت میں داؤد اپنے قارئین کو بتاتا ہے کہ وہ فتح پا کر خوشی کے نعرے ماریں گے۔ داؤد اور اُس کی فوجوں نے خداوند اپنے خدا کے نام کو اونچا کرنا تھا۔ جھنڈا کسی فوج یا قوم کی شناخت کے

لئے استعمال کیا جاتا تھا۔ جب فوج فتح پا کر واپس لوٹتی تھی تو کامیابی کے اظہار کے لئے بھی جھنڈے کو اونچا کیا جاتا تھا۔ جھنڈے کو اونچا کر کے وہ خداوند اپنے خدا کی شکر گزاری اور تعریف میں اپنی آوازوں کو بلند کرتے تھے۔ کیونکہ خدا نے اُن کے درمیان عجیب اور مہیب کام کیا ہوتا تھا۔

مردِ خدا داؤد ہمیں چھٹی آیت میں یاد کراتا ہے کہ خدا اپنے ممسوحوں اور برگزیدہ لوگوں کو بچا لیتا ہے۔

وہ اپنے بلائے ہوئے لوگوں کو اُن کے دشمنوں پر فتح بخشتا ہے۔ وہ آسمانوں سے اُن کی دُعاؤں کا جواب دیتا اور اُنہیں اپنے دہنے ہاتھ سے بچا لیتا ہے۔ جب خدا ہمیں مسح کرتا اور بلاتا ہے کہ ہم اُس کے جلال اور بادشاہی کے لئے کچھ کریں تو ہمیں اس بات کی یقین دہانی ہونی چاہیئے کہ وہ اس کام کو کرنے کے لئے ہمیں تنہا نہیں چھوڑے گا۔ وہ ہماری مدد کرے گا اور جب ہم اُس کی مرضی اور بلاہٹ کی تابعداری میں زندگی بسر کریں گے تو پھر وہ ہمیں بچا لے گا۔ اور ہمارا دفاع کرے گا۔

بہت سے لوگ اپنی طاقت اور قوت پر بھروسہ کرتے ہیں۔ داؤد کے زمانے میں، کسی کو اپنے رتھوں اور کسی کو اپنے گھوڑوں پر بھروسہ ہوتا تھا۔ داؤد کا بھروسہ اُس کی فوج پر نہیں تھا۔ اُس کا توکل اور بھروسہ تو اپنے زندہ خدا پر تھا۔ اپنی قوت اور طاقت پر بھروسہ کرنے والے تو گر پڑتے اور ذلیل ہو جاتے ہیں۔ لیکن جو خداوند پر بھروسہ اور توکل کرتے ہیں وہ پھر سے اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ اپنی کاوشوں پر توکل اور بھروسہ کرنا کس قدر آسان ہوتا ہے۔ منادی کرنے والا اپنی تیاری پر بھروسہ کرتا ہے۔ اُسے اپنی نعمتوں پر روح القدس کی بہ نسبت زیادہ اعتماد ہوتا ہے۔ اسی طرح ایک کاروباری شخص اپنے تجربے پر مان کرتا ہے۔ اُسے خدا کی بہ نسبت اپنی حکمت پر زیادہ

بھروسہ ہوتا ہے۔ ہم اِس دَور میں رتھوں کا استعمال تو نہیں کرتے لیکن اپنے آپ پر اعتماد اور بھروسہ تو ویسے کا ویسا ہی ہے۔ جس طرح داؤد کے زمانے میں لوگوں کو اپنے آپ پر بھروسہ اور اعتماد تھا۔ مردِ خدا ہمیں یہ سمجھا رہا ہے کہ ہم خدا کے چہرے کے طالب ہوں اور اُس کی خدمت اُس کی دی ہوئی طاقت اور حکمت سے کریں۔

جب داؤد اِس زبور کو ختم کرتا ہے، تو وہ خدا سے التجا کرتا ہے کہ وہ بطور بادشاہ اُسے بچالے۔ وہ جانتا تھا کہ خدا نے اُسے بادشاہ ہونے کے لئے بلایا ہے اور اب وہ اُس پر بھروسہ اور اعتماد کرتا ہے کہ وہ اُس کی کمک کے لئے آئے اور جب وہ میدانِ جنگ میں اُترے تو وہ اُس کی مدد کرے۔ تاکہ وہ اُس کے لوگوں پر حکمرانی اور بادشاہی کرتا رہے۔

ہم اس زبور میں یہ دیکھتے ہیں کہ ذہنی دباؤ اور تکالیف اور دُکھ تو زندگی کا حصہ ہیں۔ جب خدا کے لوگ اپنے دُکھوں اور مصیبتوں سے رہائی کے لئے اُس کے حضور فریاد کرتے ہیں تو وہ اُن کی دُعاؤں کو سن لیتا ہے، خداوند کے دل کی یہی آرزو ہے کہ وہ مصیبت کے وقت اپنے لوگوں کی کمک کے لئے آگے بڑھے۔ جب مردِ خدا داؤد میدانِ جنگ میں لڑائی کے لئے اُترتا ہے تو اُس کا توکل اور بھروسہ اُس کا خدا ہے عسکری قوت پر نہیں ہے۔ اُس کا توکل اور بھروسہ تو خداوند اپنے خدا پر ہی تھا جس نے اُسے بادشاہ ہونے کے لئے بلایا تھا۔ چونکہ خدا اُس کی کمک تھا اِس لئے وہ ناکام نہیں ہو سکتا تھا۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ کیا آپ کسی مصیبت کا شکار ہوئے ہیں؟ خدا کس طرح آپ کی مدد اور کمک کے لئے آگے بڑھا؟

☆۔ خدا نے آپ کے دل پر کیسی تمنا رکھی ہے؟ کیا آپ ایمان اور اعتماد سے آگے بڑھ سکتے ہیں کہ خدا آپ کے دل کی مراد پوری کرے گا؟

☆۔ خدا نے کس طرح آپ کو خدمت کے لئے تیار اور مسلح کیا ہے؟ خدا نے کیسی طاقت اور توفیق آپ کو عطا کی ہوئی ہے؟ آپ کی زندگی میں خدا کی طرف سے کیسی بلاہٹ موجود ہے؟

☆۔ خدمت میں کامیابی اور کامرانی کے لئے خدا کے علاوہ کس چیز پر بھروسہ اور توکل کرنے کی آزمائش آپ پر آئی؟ آج ہم اس زبور سے کیا سیکھتے ہیں؟

☆۔ یہ زبور ہمیں خدا کی اُس خواہش کے تعلق سے کیا سکھاتا ہے جو وہ خدمت میں ہمیں مضبوط اور قوی کرنے کے لئے رکھتا ہے؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔ خداوند کی شکر گزاری کریں کہ وہ مصیبت کے وقت ہماری مدد کے لئے آتا ہے۔

☆۔ خدا سے درخواست کریں کہ وہ آپ کے دل کو کھولے تاکہ آپ اپنی زندگی میں اُس کے دیدار کے طالب ہو جائیں۔

☆۔ شکر گزار ہوں کہ جب خدا ہمیں کچھ کرنے کے لئے بلاتا ہے تو پھر وہ ہمیں اُس کام کے لئے مسلح بھی کرتا ہے۔

☆۔ خداوند سے التجا کریں کہ آپ اُس کی قوت اور طاقت پر زیادہ توکل اور بھروسہ کرنے والے بن جائیں۔ اس سے اور زیادہ دلیری مانگیں تاکہ آپ اُس کی قوت میں آگے بڑھ سکیں۔

☆خداوند کی شکر گزاری کریں کہ خواہ کیسی ہی جنگ اور لڑائی ہمارے سامنے ہو۔ تو بھی ہم اس بات کے لئے پراُمید اور بااعتماد ہیں کہ خداوند کی حکمت ہمیں فتح بخشنے کے لئے کافی ہے۔

خدا کی شفقت

اِس باب کو پڑھنے سے قبل زبور 21 بغور پڑھیں

بادشاہ سے ایک التجاد کھائی دیتا ہے جب وہ جنگ کے لئے گیا۔ یہ زبور فتوحات کے لئے

زبور 20 شکر گزاری کی دُعا ہے۔

داؤد کے دل میں فتح کے منبع کے لئے کوئی شک نہیں تھا۔ داؤد جانتا تھا کہ خداوند خدا ہی اُس کی فتح کا منبع ہے۔ وہ جانتا تھا کہ خدا ہی اُس کی قوت کا منبع ہے۔ وہی اُس کی فتوحات کی وجہ ہے۔ وہ خدا ہی کو اپنی فتح، ہر ایک برکت کے لئے ساری عزت، بزرگی اور جلال دیتا ہے۔

یہ دیکھنا کس قدر جلالی بات ہے کہ خدا ہی ہمیں خدمت کرنے کی قوت اور توفیق دیتا ہے۔ مجھے اپنی خدمت میں وہ وقت یاد ہے جب مجھے ایک ضرورت مند بھیڑ کے درمیان کلام کی خدمت کرنے کے لئے کہا گیا۔ اُس وقت میں انتہائی ذہنی دباؤ کا شکار تھا اور مجھے محسوس نہیں ہوتا تھا کہ میرے اندر کسی کی حوصلہ افزائی کرنے کے لئے کوئی طاقت ہے۔ اُس روز میں کلام سنانے کے لئے کھڑا ہوا۔ میں جانتا تھا کہ خدا کی حضوری مجھے حوصلہ افزائی کی باتیں کرنے کی قوت دے رہی ہے۔ اُس میٹنگ میں اُن لوگوں کے درمیان خدا کا جو کلام پیش کیا گیا لوگوں کے لئے باعثِ برکت ہوا۔ یہ جاننا کس قدر خوشی کی بات ہے کہ خدا کی حضوری اور اُس کی قوت ہمیں کمزوری میں زور بخشتی ہے۔

پہلی آیت میں، داؤد اُس قوت اور توفیق کے لئے خوشی مناتا ہے جو خدا نے اُسے لڑائی کے لئے بخشی۔ وہ جانتا تھا کہ اُس کی فتح خداوند کی قوت کا نتیجہ ہے۔ اُس نے اپنی فتح کو کسی طور پر بھی اپنے سے منسوب نہ کیا۔ وہ خدا ہی کو ساری عزت اور جلال دیتا ہے۔

داؤد خدا کے دل کی خواہش سے واقف تھا۔ خدا نے اُس کے دل کی مُراد پوری کی۔ اُس نے داؤد کی التجا کو سنا اور اُس کو جواب دیا۔

متن یہ ظاہر کرتا ہے کہ یہ التجاؤ شمن پر فتح کے لئے تھی۔ یہ بات یاد رکھنا بہت اہم ہے کہ داؤد اپنی ہر ایک جنگ کو خدا کے ہاتھوں میں سونپتا تھا۔

تیسری آیت میں داؤد نبی ہمیں بتاتا ہے کہ خدا نے خالص سونے کا تاج اُس کے سر پر رکھا ہے۔ خدا نے داؤد کو بادشاہ ہونے کے لئے چنا۔ شروع میں داؤد کی قیادت کو مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا۔ ساؤل کے پیروکار تو داؤد کو ایک بادشاہ کے طور پر تسلیم کرنے کے لئے تیار نہ تھے۔ داؤد نے خدا سے دُعا کی اور اُس کا انتظار کیا۔ خدا نے اپنے وقت پر داؤد کے لئے دروازہ کھولا کہ وہ بنی اسرائیل اور یہوداہ پر سلطنت کر سکے۔

ایسے وقت بھی آئے جب داؤد کی زندگی خطرات سے دوچار ہوئی۔ ساؤل بادشاہ تو اُسے مار ڈالنا چاہتا تھا۔ ایسے پُر خطر لمحات میں بھی داؤد نے خود کو خدا ہی کی پناہ میں دیا۔ خدا نے اُس کی جان بچائی۔ اگرچہ داؤد ایک زبردست جنگی مرد تھا، تو بھی داؤد نے عمر رسیدہ ہو کر وفات پائی۔ کیونکہ وہ خدا کی طرف سے مبارک تھا۔ داؤد نے دیکھا کہ خدا کا ہاتھ اُس کی زندگی کی محافظت کر رہا ہے۔

اگرچہ اُس کی قیادت کو دوسری سلطنتوں کے خلاف جنگ کرنا پڑی۔ داؤد خدا کے منصوبے کے مطابق بادشاہ بنا اور بادشاہ ہی رہا۔

چونکہ خدا نے اُسے یکے بعد دیگرے کئی فتوحات سے نوازا، اس لئے وہ ایک عظیم اور جلالی بادشاہ بن گیا۔ خدا نے بطور ایک بادشاہ اُسے عظمت اور وقار بخشا۔ اگرچہ وہ مستحق اور اِس لائق نہیں تھا تو بھی خدا نے داؤد پر برکات کی بارش کر دی۔ اپنی عظمت اور پر وقار سلطنت اور عزت کے لئے وہ سارا جلال خداوند ہی کو دیتا ہے۔ وہ اِس بات پر ایمان رکھتا ہے کہ اُس کی سلطنت اور بادشاہت خدا کی طرف سے ایک بخشش ہے۔ اُس کی شہرت، عظمت اور دولت خدا کی طرف سے نعمتیں تھیں۔ وہ اِس بات کو کبھی نہ بھولا۔

اپنے عہدِ سلطنت میں داؤد خداوند کی حضوری میں خوشی اور شادمانی مناتا رہا۔ (6 آیت) خدا داؤد کے قریب آ گیا۔ جب داؤد میدانِ جنگ میں اُترا، تو اُسے اِس بات کا یقین اور اعتماد تھا کہ خدا اُس کے ساتھ ہے۔ جب داؤد نے اہم فیصلہ جات کئے تو اُسے معلوم تھا کہ اُسے اکیلے ہی ایسے فیصلہ جات کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ داؤد کو اِس بات کا علم تھا کہ خدا کی حضوری کے باعث اُس کا دل خوشی سے اُچھل رہا ہے۔ یہ کس قدر عظیم برکت ہے کہ ہم ہر صبح اِس یقین اور شادمانی کے ساتھ بیدار ہوں کہ خدا ہمارے ساتھ ہے۔ اور سارا دن وہ ہمارے ساتھ ساتھ رہے گا۔

خدا نے داؤد پر کیوں مہربانی کی؟ داؤد ساتویں آیت میں بتاتا ہے کہ یہ اُس کی لازوال محبت اور شفقت کی وجہ ہی سے تھا کہ خدا نے اُس پر بڑی مہربانیاں اور عنائتیں کی ہیں۔ خدا نے داؤد کو اِس لئے برکت نہیں دی تھی کیونکہ وہ برکت کا مستحق تھا، بلکہ اس لئے کہ وہ اُس سے محبت کرتا تھا۔ داؤد کی زندگی میں ایسا وقت بھی آیا جب وہ سنگین جرائم اور گھمبیر گناہوں میں گر گیا۔ ایسے

وقتوں میں بھی خدا کی داؤد کے لئے محبت لازوال تھی۔ داؤد نے خدا کی ایسی محبت پر توکل اور بھروسہ کیا۔ وہ جانتا تھا کہ خواہ کچھ بھی ہو جائے۔ خدا کی محبت اُسے سنبھالے رہے گی تاکہ اُسے کبھی جنبش نہ ہو۔

داؤد کو اس بات کا اعتماد اور بھروسہ تھا کہ خدا ہی اُس کے دشمنوں کے خلاف جنگ کرے گا۔ کوئی بھی ایسا دشمن نہیں تھا جس کے خلاف خدا جنگ نہیں کر سکتا تھا۔ خدا نے داؤد کے دشمن کو بھسم کر ڈالنا تھا ایسا کہ ایک بھی باقی نہیں بچنا تھا۔ جن دشمنوں کا ہمیں اکثر سامنا رہتا ہے وہ کئی دفعہ انسان نہیں ہوتے، ہمارے سب سے بڑے دشمن ہمارے اندر ہی موجود ہوتے ہیں۔ یہ دُشمن ہمیں خدا کی خدمت سے دُور رکھتے ہیں۔ خدا ہی ہمارے تکبر، بُری خواہشوں، بُرے روّیوں اور کسی بھی ایسی چیز کو ختم کر سکتا ہے جو ہمارے اور ہماری اُس فتح کے درمیان حائل ہو سکتی ہے جو خدا ہمیں دینا چاہتا ہے۔ یہ جاننا کس قدر تسلی اور اطمینان کی بات ہے کہ خدا اُس گناہ سے بڑا ہے جو ہمارے جسم میں بسا ہوا ہے۔ وہ اپنے جلال کے لئے ہر ایک دشمن پر غالب آنے کی قوت اور قدرت رکھتا ہے۔

دسویں آیت میں، داؤد ہمیں یاد کراتا ہے کہ خدا ہی ہمارے دشمنوں کو نیست کرے گا۔ یہی نہیں بلکہ وہ ہمارے دشمنوں کی اولاد کو بھی ختم کر کے رکھ دے گا۔ بعض اوقات جب ہم کوئی درخت کاٹتے ہیں، تو جڑ سے کوئی اور شاخ پھوٹ نکلتی ہے جو ایک اور درخت بن جاتا ہے۔ جب خدا ہمارے دشمنوں کا صفایا کرتا ہے تو وہ پرانے درختوں کی جڑ سے کسی شاخ کو پھوٹنے بھی نہیں دیتا۔ وہ دشمن کو دوبارہ پیدا نہیں ہونے دیتا تاکہ پھر ہمارے خلاف کوئی کھڑا نہ ہو سکے۔ خدا ہمیشہ پورا اور مکمل کام کرتا ہے۔

ہمارے خلاف جتنے بھی دشمن کے منصوبے ہیں خدا اُن کو ناکام کر دے گا۔(11 آیت)خدا ہی اُن کے منصوبوں کو ناکام کرے گا تاکہ وہ کسی طور پر بھی کامیابی حاصل نہ کر پائیں۔ خدا ہمارے دشمنوں کے لئے اپنی کمان پر چلہ چڑھائے گا۔ تاکہ وہ اپنی پشت ہماری طرف پھیر کر ہمارے سامنے سے بھاگ جائیں۔

داؤد اُن عظیم فتوحات کے لئے خدا کی شکر گزاری اور تعریف کرتا ہے جو اُس نے اُنہیں عطا کی تھیں۔ خدا کی حضوری اور اُس کی بے انتہا محبت کے لئے وہ اُس کے نام کو سر بلند کرتا ہے۔ وہ خدا کی قدرت اور قوت کے لئے شکر گزاری سے معمور ہو کر نغمہ سراں ہوتا ہے۔ یہ ساری مہربانی جس کا داؤد نے تجربہ کیا تھا خدا کی شفقت کا ثمر تھا۔ خدا آج بھی ہم سے ویسی ہی اور اُسی قدر محبت کرتا ہے جیسی وہ داؤد سے کرتا تھا۔ جب ہم اپنی زندگیوں پر نظر ڈالیں تو ہمیں بھی خدا کی اُس مہربانی اور شفقت کے لئے اُس کی شکر گزاری کرنی چاہئے جو اُس نے ہم پر کی ہے۔ خدا کرے کہ ہمارا ردِ عمل بھی داؤد جیسا ہی ہو۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ خدا نے آپ کو کیسی برکت عطا کی ہے؟

☆۔ گزرے ہفتہ میں خدا نے اپنی حضوری کو کس طرح آپ پر ظاہر کیا؟

☆۔ خدا نے آپ کو کون سی خاص فتح بخشی ہے؟

☆۔ اپنی زندگی میں خدا کی برکات کے لئے آپ کا ردِ عمل کیسا رہا ہے؟

☆۔ اِس زبور سے آپ کو اپنی خدمت میں آگے بڑھنے کے لئے کیا تسلی اور حوصلہ افزائی ملتی ہے؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔آپ کی زندگی میں ابھی کون کون سے دشمن ایسے ہیں جن پر فتح پانا باقی ہے؟خداوند سے مکمل فتح مند زندگی کے لئے درخواست کریں۔

☆۔اپنی زندگی اور خدمت میں خداوند کی واضح رہنمائی کے لئےاُس کی شکر گزاری کریں۔

☆۔کچھ دیر کے لئے خدا کی محبت اور شفقت کے لئےاُس کی شکر گزاری کریں۔ شکر گزاری کریں کہ اُس کی شفقت اور محبت اُس وقت بھی ہمارے لئے دستیاب رہتی ہے جب ہم اِس کے مستحق بھی نہیں ہوتے۔

تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا ہے؟

مطالعہ سے پہلے زبور 22 ضرور پڑھیں

دیانتداری سے کام لیں تو ہم اس بات کا اقرار کریں گے کہ کچھ ایسے بھی وقت آتے ہیں جب خدا بہت دُور دکھائی دیتا ہے۔ داؤد بھی کچھ ایسے ہی دَور سے گزرا۔ اُسے غموں اور دُکھوں کا سامنا تھا، اور اگرچہ اُس نے خداوند سے فریاد کی، تو بھی اُسے کوئی جواب نہ ملا۔ اُس نے محسوس کیا کہ اُسے چھوڑ دیا گیا ہے اور وہ بالکل تنہا رہ گیا ہے۔

وہ پہلی آیت میں فریاد کرتا ہے۔ "اَے میرے خدا، اَے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟ تو میری مدد اور میرے نالہ و فریاد سے کیوں دُور رہتا ہے؟"

یسوع نے صلیب سے یہ الفاظ بولے تھے۔ اُس نے بھی ایسے ہی محسوس کیا تھا کہ باپ نے اُسے چھوڑ دیا ہے۔ جب یسوع نے ہمارے گناہوں کو اپنے کندھوں پر اُٹھالیا۔ وقتی طور پر خدا باپ نے یسوع سے منہ موڑ لیا۔

کسی بھی ایماندار کے لئے ، اِس سے بڑھ کر کوئی بھی بُرا احساس نہیں کہ خدا نے اُسے چھوڑ دیا ہے۔ بے شمار لوگوں نے بخوشی و رضا اپنی جانیں قربان کر دیں۔ یہ بے شمار لوگ اُس وقت خدا کی حضوری کے گہرے احساس سے بھر گئے۔ جب یسوع صلیب پر موا تو اُسے باپ کی حضوری بالکل محسوس نہیں ہو رہی تھی۔

داؤد کو بھی اپنی زندگی میں کچھ ایسے ہی لمحات کا احساس ہو رہا تھا۔ وہ اپنی زندگی میں خدا کی حضوری کے کسی ثبوت کو بھی نہیں دیکھ رہا تھا۔

داؤد نے دن رات کرب کی حالت میں خدا سے فریاد کی لیکن آسمان سے کوئی جواب نہ آیا۔اُسے خدا کی حضوری اور موجودگی پر کوئی شک نہیں تھا۔اُسے اِس بات پر بھی کوئی شبہ نہیں تھا کہ خدا ہی ہر ایک چیز پر اختیار اور قدرت رکھتا ہے۔اُس نے تیسری آیت میں اِس بات کا اظہار کیا ہے۔
جب اُس نے کہا "لیکن تو قدوس ہے، تو جو اسرائیل کی حمد و ثنا پر تخت نشین ہے۔"
یہ کہتے ہوئے، اُس نے علمِ الٰہیات کے تین حقائق کا اعتراف کیا۔ **پہلی بات**، خدا موجود ہے۔ **دوسری بات**، خدا آسمان پر تخت نشین ہوتے ہوئے بھی زمین کے ہر ایک واقعہ پر اختیار اور قدرت رکھتا ہے۔ **تیسری بات**، خدا قدُوس خدا ہے جو بدی کو دیکھ بھی نہیں سکتا۔اِسی لئے تو وہ ستائش اور پرستش کے لائق ہے۔داؤد کے لئے یہ تینوں حقائق ہی حوصلہ افزائی کا باعث ہوئے۔ لیکن اِن باتوں پر کوئی شک و شبہ نہیں اور اُن حقائق کے تعلق سے کوئی مسئلہ درپیش نہیں تھا۔

علمِ الٰہیات کے حقائق پر ایمان رکھنا ایک چیز ہے لیکن اُن سچائیوں اور حقائق کا عملی طور پر اپنی زندگیوں پر تجربہ کرنا ایک الگ بات ہے۔ وہ جانتا تھا کہ خدا نے گزرے زمانہ میں اپنے لوگوں کی زندگیوں میں کئی ایک عجیب کام کئے۔ایسے تجربات سے گزرنے والے لوگوں کی گواہیاں حوصلہ افزائی کا باعث تھیں۔ جن سے ظاہر ہوتا تھا کہ خدا نے اپنے لوگوں کی زندگیوں میں کیسے عجیب اور مہیب کام کئے۔داؤد کے دل کی بھی یہی خواہش تھی کہ خدا اُس کے دَور میں بھی اُس کی زندگی میں بھی خاص طور پر اُس کے لئے اپنی قدرت کو ظاہر کرے۔ وہ دُکھ میں سے گزر رہا تھا۔ داؤد کے بزرگوں نے خدا سے فریاد کی اور پھر اپنی دُعاؤں کے جواب میں اُس کے مخلصی بخش ہاتھ کا تجربہ بھی کیا۔

اُنہیں کسی طرح کی مایوسی کا سامنا نہ کرنا پڑا۔ خدا نے اُن کی زندگیوں میں اپنے آپ کو اور اپنی قدرت کو ظاہر کیا۔

بہت سے لوگ ہیں جو خدا پر ایمان رکھتے ہیں، جس نے داؤد اور رسولوں کے دَور میں پُر قدرت کام کئے۔ لیکن آج وہ اپنی زندگیوں میں اُس کی قدرت اور اس کے ہاتھ کا اُس طور سے تجربہ نہیں کر رہے۔

خدا لا تبدیل خدا ہے۔ خدا کی حضوری اور قدرت آج بھی ویسی ہی ہے جیسے اُس دَور میں تھی۔ داؤد کا دلی طور پر اِس حقیقت پر یقین تھا اور اُس نے خدا سے فریاد کی کہ وہ اُس کے دُکھوں اور آزمائشوں میں اپنی قدرت کو دکھائے۔

چھٹی آیت میں، داؤد اپنی زندگی کے اُس وقت کی تصویر کشی کرتا ہے جب وہ ایک کشمکش اور تکلیف دہ تجربہ سے گزر رہا تھا۔ اُس نے کہا" میں تو کیڑا ہوں۔ انسان نہیں۔" داؤد یہاں پر کوئی علمِ الٰہیات کی تعلیم نہیں دے رہا۔ بلکہ وہ تو اپنے اُس وقت کے احساسات اور مایوس کن جذبات کا اظہار کر رہا ہے جب وہ محسوس کر رہا تھا کہ خدا نے اُسے چھوڑ دیا ہے۔ وہ ہمیں بتا رہا ہے کہ وہ خود کو ایک کیڑے کی مانند سمجھ رہا ہے جو کہ زندگی کا انتہائی کم تر درجہ ہے۔ اُس کے ارد گرد کے لوگ اُس کا تمسخر اڑا رہے تھے اور اُسے حقیر جانتے تھے۔

لوگ اُس کو مذاق کرتے تھے اور اُس کو بے عزت کر رہے تھے۔ (7 آیت) اِس متروُک حالت میں، اُس کے ایمان کا بھی تمسخر اُڑا رہے تھے۔ وہ خداوند پر توکل اور بھروسہ کرتا ہے۔ اور خدا نے اُسے چھڑایا۔ خدا داؤد کو دُور ہی نظر آتا تھا۔ وہ اپنے ایمان کے بحران کے تجربے سے گزر رہا تھا۔ اُسے حیرت اور پریشانی تھی کہ خدا کیوں اُس کی دعاؤں کا جواب نہیں دے رہا۔ اُس کے دشمن نے اُس کی ضرورت اور محتاجی کی حالت میں اُس کا اور اُس کے خدا کا مذاق اڑایا۔

خاموشی کے وقت میں، داؤد اُس سچائی سے لپٹے رہا جس کے بارے میں وہ جانتا تھا۔ خدا نے اُسے زندگی عطا کی تھی اور وہی اُسے اُس کی ماں کے بطن سے باہر لایا تھا۔ خدا اُس تک پہنچا اور اُس نے اُسے اپنے نام پر توکل اور بھروسہ کرنے کے لئے ایمان بخشا۔ جب وہ شیر خوارگی کی حالت میں تھا، اُس وقت سے ہی اُس نے خدا کو جانا اور اُس کی حضوری کا تجربہ کیا۔ اُس کی ساری زندگی خداوند داؤد کا خدا رہا۔ اِس بنیاد پر وہ خدا سے التجا کرتا ہے کہ وہ اُس سے اِس وقت منہ نہ موڑے جب وہ بڑے دُکھ اور مصیبت کی حالت میں ہے۔ کوئی اور نہیں بس خدا ہی داؤد کی مدد کر سکتا تھا۔ اُس نے اپنی ساری فکر اُس پر ڈال دی اور دُعا کے جواب کا انتظار کرنے لگا۔

مردِ خدا داؤد بارھویں آیت میں ہمیں بتاتا ہے کہ بسن کے سانڈوں نے اُسے گھیر لیا ہے۔ بسن اپنی اچھی چراگاہوں کی وجہ سے مشہور تھا۔ (حزقی ایل 39:18) بسن کے پلے ہوئے بچھڑے کا ذکر کرتا ہے۔ بسن کے سانڈ پلے ہوئے اور بڑے طاقتور ہوتے تھے۔ یہاں پر بسن کے بھینسوں سے مُراد دشمن ہیں جو زندگی کے اِس کٹھن دَور میں داؤد کو گھیرے ہوئے تھے۔ اُس کے دشمن اور مخالفین بھی زبردست اور بڑے زور آور تھے اور اُسے نگل لینا چاہتے تھے۔

داؤد اپنے دشمنوں کو دھاڑنے والے شیروں سے بھی تشبیہ دیتا ہے جو اپنے شکار کو پھاڑ ڈالتے ہیں۔ (13 آیت) وہ اپنے منہ پسارے اُس کی طرف لپکے۔

داؤد اپنے آپ کو اُس پانی کی طرح بیان کرتا ہے جو زمین پر بہہ گیا ہو۔ (14 آیت) زمین پر بہا ہوا پانی کسی بھی استعمال کے قابل نہیں رہتا، بلکہ اُس کا وجود ہی ختم ہو جاتا ہے۔ زمین اُسے اپنے اندر جذب کر لیتی ہے۔ داؤد ایسے محسوس کرتا ہے گویا کہ اُس کی ہڈیاں اور جوڑ ہی اپنی جگہ سے اُکھڑ گئے ہیں۔ جب کسی ہڈی کا جوڑ اُکھڑ جاتا ہے، نہ صرف تکلیف کا باعث ہوتا ہے بلکہ اِس صورت میں وہ عضو بے کار بھی ہو جاتا ہے۔ داؤد کچھ ایسا ہی محسوس کر رہا تھا۔ اُس کا دل موم جیسا ہو گیا

تھا۔ اُسے سخت مخالفت کا سامنا تھا جو چاروں طرف سے اُسے گھیرے ہوئے تھی۔ اُس کا دل مارے خوف کہ جیسے پگل ہی گیا ہو۔ اب اُس میں کوئی ہمت اور سکت باقی نہیں رہی تھی۔ داؤد کی توانائی ٹھیکرے کی طرح خشک ہو گئی۔ ٹھیکرا کسی پرانے ٹوٹے ہوئے برتن کا چھوٹا سا حصہ ہوتا ہے۔ برتن کا یہ ٹوٹا حصہ خشک ہو کر ٹوٹ جاتا اور پھر مالک کے کسی استعمال کا بھی نہیں رہتا۔ داؤد اپنی زندگی کے اِس دَور میں کچھ ایسا ہی محسوس کر رہا تھا۔ وہ ایسے محسوس کر رہا تھا جیسے وہ بالکل ناتواں ہو گیا ہے، اُس کی ہمت اور سکت جواب دے گئی تھی، اُسے محسوس ہو رہا تھا کہ اب وہ بے کار اور بے مقصد ہو گیا ہے۔

جسمانی طور پر داؤد کی زبان تالو سے چپک گئی تھی۔ وہ ایسا شخص تھا جو پانی کی کمی سے مر رہا تھا۔ وہ بے یار و مددگار مرنے کے لئے خاک میں لیٹ گیا۔ کتوں نے اُسے گھیر لیا جو اُسے نگلنے کے لئے بالکل تیار تھے۔ بدکار لوگوں کے گروہ نے اُس کا محاصرہ کر لیا۔ سولہویں آیت پر غور فرمائیں، وہ داؤد کے ہاتھوں کو چھیدتے تھے۔ ہمیں یہ تو نہیں بتایا گیا کہ دشمن کس طرح داؤد کے ہاتھوں کو چھیدتے تھے۔ تاہم یہ بات قابل غور ہے کہ جب یسوع کو ہمارے گناہوں کی خاطر مصلوب کیا گیا تو اُس کے دشمنوں نے اُس کے ہاتھوں کو چھیدا۔ اِس زبور میں دوسری دفعہ یسوع نے جو کچھ صلیب پر سہا اُس کا حوالہ دیکھنے کو ملتا ہے۔ یہاں پر ہمیں داؤد کے دُکھ اٹھانے کی وجہ سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ داؤد نبوتی طور پر اُس دُکھ اور کرب کو بیان کر رہا تھا جس میں سے یسوع نے گزرنا تھا۔ اُس نے وہی کچھ محسوس کیا جو داؤد کا تجربہ تھا۔ اُس نے ہماری خاطر صلیب پر اپنی جان قربان کر دی۔

17 ویں آیت میں مردِ خدا داؤد ہمیں بتاتا ہے کہ وہ اپنی ہڈیوں کا بھی شمار کر سکتا ہے اور لوگ اُس کو گھور گھور کر دیکھتے ہیں۔ اس کرب اور دُکھ کی حالت میں یہ ساری صورتحال اُس کی تکلیف اور رنج کی شدت کو بیان کرتی ہے۔

ہم ایک اور نبوتی کلام میں، یسوع کا حوالہ دیکھ سکتے ہیں۔ اس آیت میں (17) ہم داؤد کو اُس کے کپڑوں کا ذکر کرتے ہوئے دیکھتے ہیں، جنہیں وہ آپس میں بانٹتے ہیں، اور اُس کی پوشاک پر قرعہ بھی ڈالتے ہیں۔ متی 27:35 میں خدا کا کلام بیان کرتا ہے کہ اُنہوں نے یسوع کے کپڑوں کے ساتھ کیا کیا۔ ایک مرتبہ پھر داؤد نبوتی طور پر اُس صورتحال کو بیان کرتا ہے جس میں سے یسوع نے ہمارے لئے گزرنا تھا۔ امکانِ غالب ہے کہ داؤد جانتا تھا کہ یہاں پر کیا کچھ ہو رہا ہے۔ ایسے وقت میں خدا ہونے والے واقعات اور صورتحال کی اہمیت کو ہم سے پوشیدہ ہی رکھتا ہے۔ داؤد کے دُکھ اور کرب بلا وجہ نہیں تھے۔ تاہم یسوع کی مصلوبیت کے بعد ایمانداروں نے داؤد کے نبوتی کلام پر غور کیا جب وہ ایسے ہی حالات میں سے گزرا تھا۔ اُس وقت اُن کے ایمان کو تازگی اور تقویت ملی جب اُنہوں نے جانا کہ کس طرح داؤد کی نبوتیں خداوند یسوع کی زندگی میں پوری ہوئیں۔

قطع نظر اُس دُکھ اور کرب سے جس میں سے داؤد گزر رہا تھا، اُس کا ایمان مضبوط ہو گیا تھا۔ وہ انیسویں آیت میں خدا سے فریاد کرتا ہے، اگرچہ اُس وقت وہ اُسے بہت دُور دکھائی دیتا ہے تو بھی اُس کا توکل اور بھروسہ خدا پر ہی نظر آتا ہے۔ داؤد کی طاقت اور قوت دن بہ دن کمزور ہوتی دکھائی دے رہی تھی پس وہ خدا سے التماس کرتا ہے۔ کہ وہ اُس کے چھڑانے کے لئے جلدی کرے۔ وہ خدا سے دُعا کرتا ہے کہ وہ اُسے دشمن کی تلوار اور کتے دشمنوں سے رہائی بخشے جو اُسے نگل لینا چاہتے ہیں۔ یہاں پر وہ اپنے دشمنوں کو جنگلی بھینسوں سے تشبیہ دیتا ہے، جو اپنے زبردست سینگوں سے

اُس کا تعاقب کرتے ہیں، وہ اپنی مخلصی اور رہائی کے لئے خدا کا طالب ہوا تو خدا نے اسے دشمن کے زبردست سینگوں اور جبڑے سے اُسے چھڑالیا۔

اگرچہ خدا دُور دکھائی دیتا تھا، داؤد جانتا تھا کہ وہ اُس سے دستبردار نہیں ہوگا۔ 22 آیت میں، وہ اپنے قارئین کو یاد دلاتا ہے کہ وہ دن آئے گا جب وہ جماعت اور اپنے بھائیوں کے سامنے اُس کے نام کا اظہار اور اقرار کرے گا۔ بالفاظ دیگر وہ دن آرہا تھا جب اُسے ہیکل میں اپنے بھائیوں کے سامنے خدا کی نیکی اور اُس کے بھلے کاموں کی گواہی دینا تھی۔ اُس نے اُن کے سامنے خداوند کی فتح کا گواہ بن جانا تھا۔ اُس نے اپنے بھائیوں کے ساتھ مل کر خداوند کی تعریف کرنا تھی۔

اپنی آزمائش کی گھڑی میں، داؤد تمام اسرائیل کو جمع ہو کر خدا کے نام کی تعریف اور تمجید کرنے کے لئے کہتا ہے۔ اُن کا خدا ہر طرح کی عزت اور تعریف کے لائق تھا۔ اِس حقیقت سے یہ بیان اور بھی زیادہ مضبوط ہو جاتا ہے کہ داؤد یہ کہہ رہا ہے کہ اگرچہ اُسے ابھی تک اپنے مسائل اور مشکلات کا سامنا ہے، وہ اپنی رہائی اور مخلصی کے لئے ایمان سے اپنے خدا کی راہ دیکھتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ اگرچہ وقتی طور پر دُکھ اور تکلیف ناقابل برداشت ہے، خدا ہی اُس کی مدد کے لئے آئے گا۔ خدا مصیبت زدہ کی طرف سے ہمیشہ کے لئے منہ نہیں موڑے گا۔ خدا مدد اور سہارے کے لئے اُس کی فریاد کو سن رہا تھا۔

25ویں آیت میں، داؤد خدا کے حضور اپنی منتیں پوری کرنے کا عہد کرتا ہے۔ ہمیں یہ تو نہیں بتایا گیا کہ خدا کے حضور داؤد کس طرح کا عہد باندھ رہا تھا لیکن ہم اِس تعلق سے یقین رکھ سکتے ہیں کہ وہ خداوند کی تابعداری میں زندگی بسر کرنے اور اُس کی خدمت کرنے کا عہد کر رہا تھا۔

داؤد جانتا تھا کہ وہ زمانہ آرہا ہے جب غریب اور محتاج لوگ آسودہ خاطر ہوں گے۔ خدا کے طالب ہونے والے لوگ اُس کی فتوحات اور اُس کی مہیا کرنے کی قدرت کے سبب سے اُس کی تعریف

کریں گے۔وہ دن آنے تھے جب زمین کی انتہا تک لوگوں نے خداوند کی طرف رجوع لانا تھا۔ قوموں میں سے خاندانوں نے اُس کے حضور جھک جانا تھا۔-27آیت) یہاں پر ایک دفعہ یسوع کا حوالہ دیا جارہا ہے۔اُس نے اپنی موت سے ہی فتح کو حاصل کرنا تھا۔ وہ زمانہ آنا تھا جب دُنیا کے دولتمند لوگوں نے خوشی مناتے ہوئے اسرائیل کے خدا کے حضور اُس کی پرستش اور ستائش کرنی تھی۔ پولس رسول نے فلپیوں کے نام اپنے خط کو لکھتے وقت یہی تو کہا تھا۔

"تا کہ یسوع کے نام پر ہر ایک گھٹنا جھکے۔ خواہ آسمانیوں کا ہو خواہ زمینیوں کا۔ خواہ انکا جو زمین کے نیچے ہیں۔"

داؤد اِس تعلق سے پُریقین ہے کہ آنے والی نسلیں خداوند کے حضور جھکیں گی۔ تمام نسلوں کو خداوند کے عجائب کی خبر دی جائے گی۔اور جو ابھی تک پیدا ابھی نہیں ہوئے اُن کے سامنے بھی آنے والے وقت میں خدا کے راست کاموں کو بیان کیا جائے گا۔ بالفاظ دیگر، میرے اور آپ جیسے لوگوں نے بھی خدا کے بھلے کاموں کو سن کر اُس کی تعریف کرنی تھی۔

اِس زبُور میں ہم دیکھتے ہیں کہ داؤد کس قدر پست حال ہو گیا، خدا بہت دُور دکھائی دیتا تھا۔ داؤد جسمانی اور جذباتی طور پر ایک کرب اور دُکھ کی حالت سے گزر رہا تھا، داؤد کی تکلیف اور دُکھوں کو خدا نے ہم پر کچھ اچھی اور خوبصورت چیز کو ظاہر کرنے کے لئے استعمال کیا۔اُس کے دُکھوں کے وسیلہ سے، داؤد نبوتی طور پر ہمیں دکھاتا ہے کہ یسوع مسیح کیسی صورتحال اور کرب سے گزرے گا۔اپنے دُکھ کے وسیلہ سے داؤد مسیح کے کرب اور رنج والم کو پیش کرتا ہے۔ جس نے پیدا ہو کر ہمارے لئے دُکھ اٹھانے تھے۔

اگرچہ داؤد خدا کی حضوری اور موجودگی کو دیکھ اور محسوس نہیں کر رہا تھا تو بھی اِس زبور سے یہ بات بالکل واضح ہے کہ خدا اُس کے ساتھ تھا۔ یسوع کے تعلق سے پیش گوئی اور وہ دُکھ جو اُس

نے سہنے تھے، کہ داؤد کے دُکھوں کو خدا اپنے مقصد کو ظاہر کرنے کے لئے استعمال کر رہا تھا۔ یہاں پر ہم اِس بات کا ثبوت بھی دیکھتے ہیں کہ کس طرح خدا نے داؤد کو ایک اُمید اور اعتماد اُس وقت بخشا جب وہ گہرے دُکھوں اور کرب کی حالت سے گزر رہا تھا۔ کسی بھی صورتحال اور مشکلات میں داؤد کی آنکھیں زندہ خدا سے نہ ہٹیں۔ وہ اپنے خدا سے فریاد کرتا اور اُس کے چہرے کا طالب ہوتا ہے۔ وہ اپنے سارے دل سے اُس کو ڈھونڈتا ہے۔ ایک بار پھر، ایسی صورتحال میں پیچھے نہ ہٹنے اور اُمید کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑنے کی طاقت اور شکتی اِس بات کا اشارہ ہے کہ خدا زبور نویس سے دستبردار نہیں ہوا تھا۔ اگرچہ اُس وقت داؤد خدا کو دیکھ اور محسوس نہیں کر سکتا تھا۔ تو بھی خدا کی طاقت اور حضوری نے ہی اُسے فتح سے ہم کنار کیا۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ کیا آپ نے کبھی ایسا محسوس کیا ہے کہ خدا آپ سے دستبردار ہو گیا ہے؟ اِس زبور سے ہماری کیا حوصلہ افزائی ہوتی ہے؟

☆۔ خدا نے کس طرح داؤد کے دُکھوں اور تکالیف کو اپنے جلال کے لئے استعمال کیا؟ کیا خدا آپ کے رنج والم اور مصائب کو بھی اپنے جلال کے لئے استعمال کر سکتا ہے؟

☆۔ کیا مسیحی لوگ اپنے آپ کو مایوس اور بے حوصلہ محسوس کرتے ہیں؟ اِس زبور سے آپ کو کیا تقویت ملتی ہے؟ ☆۔ کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ خدا ہمارے ساتھ ہو اور ہم اُس کی حضوری سے بے خبر ہوں؟ جب ہم دیکھنے اور محسوس کرنے سے قاصر ہوں تو اِس میں سچائی کا کیا کردار ہو گا؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔خداوند کی شکر گزاری کریں کہ خواہ کچھ بھی ہو وہ ہمارے ساتھ ہے۔

☆۔اِس بات کے لئے بھی خدا کے شکر گزار ہوں کہ وہ ہمارے دُکھوں اور مصائب کو بھی اپنے اچھے مقاصد اور جلال کے لئے استعمال کرنے کی قدرت رکھتا ہے

☆۔خواہ زندگی میں کچھ بھی ہو از سرِ نو خداوند کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو اُس کے سپرد کر دیں۔اِس زندہ اُمید کے لئے بھی اُس کی شکر گزاری کریں جو ہمیں یسوع مسیح میں حاصل ہے۔

☆۔اس زبور میں داؤد کی پیش گوئی کے مطابق یسوع کے اِس دُنیا میں آکر ہماری خاطر دُکھ اٹھانے کے لئے اُس کی شکر گزاری کریں۔

☆۔کیا آپ اِس مقام پر ہیں جہاں آپ خدا کی حضوری کو محسوس نہیں کر رہے ؟

☆۔جب آپ اُس کی حضوری کو دیکھ اور محسوس نہ کر سکیں،اُس وقت بھی ایمان اور اعتقاد رکھنے کے لئے اُس سے قوت اور فضل مانگیں۔

خداوند میرا چوپان ہے!

اس باب کو پڑھنے سے قبل زبور 23 بغور پڑھیں

23 زبور داؤد کے لکھئے ہوئے زبوُروں میں سب سے زیادہ مشہور زبور ہے۔اِس زبور میں داؤد خدا کو ایک چرواہے اور خود کو ایک ایسی بھیڑ کے طور پر بیان کرتا ہے جو چرواہے کی نگہداشت اور رکھوالی میں ہوتی ہے۔اس زبور میں چرواہے کے کردار پر غور کرتے ہوئے ہم اس زبور کا آغاز کرتے ہیں۔

چرواہا مہیا کرتا ہے

داؤد ہمیں بتاتا ہے کہ بطور ایک چرواہا خداوند مہیا کرتا ہے۔چرواہا اس طور سے مہیا کرتا ہے کہ بھیڑوں کو کسی چیز کی کمی نہیں ہوتی۔چرواہا بھیڑوں کو جانتا اور پہچانتا ہے اور وہ اُن کے تحفظ اور آرام کے لئے ہر ایک ضروری چیز فراہم کرتا ہے۔بھیڑوں کی گلہ بانی اور نگہداشت کرنا چرواہے کی ذمہ داری ہے۔وہ اُن کی ہر ایک ضرورت پوری کرنے کا وعدہ کرتا ہے۔خداوند ہی جانتا ہے کہ ہم کن کن چیزوں کے محتاج اور ضرورت مند ہیں۔اور وہ یقینی طور پر اس ذمہ داری کو لیتا ہے کہ جو کچھ بھی ہماری نشوو نما، تحفظ اور آرام کے لئے درکار ہے مہیا کرے گا۔ایک اچھا چرواہا ہونے کی بنا پر وہ ہمیں ہم سے زیادہ جانتا ہے۔

وہ بھیڑوں کو آرام دیتا ہے

چرواہے کا دوسرا کام بھیڑوں کی ہری ہری چراگاہوں کی طرف راہنمائی کرنا ہے۔ غور کریں کہ اچھا چرواہا ہری ہری چراگاہوں میں بھیڑوں کو آرام بخشتا ہے۔ یہ امن اور راحت کی تصویر ہے۔ لیکن اِس کا ہر گز یہ مطلب نہیں کہ ہمیں زندگی میں کوئی غم، دُکھ اور پریشانی نہیں آئے گی۔ بلکہ کئی دفعہ دُکھوں، مصیبتوں اور پریشانیوں کے سبب سے وہ ہمیں چراگاہوں کی طرف لے جائے گا۔ کئی دفعہ زندگی میں دباؤ اور پریشانیاں اِس قدر بڑھ جاتی ہیں کہ ہم تھک ہار کر گھبرا جاتے ہیں۔ یسوع آرام کی ضرورت کو سمجھتا ہے۔ متی 11:28-29 میں ہمارا خداوند یسوع بیان کرتا ہے۔

"اَے محنت اٹھانے والو اور بوجھ سے دبے ہوئے لوگو سب میرے پاس آؤ میں تم کو آرام دوں گا۔ میرا جوا اپنے اوپر اُٹھا لو اور مجھ سے سیکھو۔ کیونکہ میں حلیم ہوں اور دل کا فروتن۔ تو تمہاری جانیں آرام پائیں گی۔"

اپنے چرواہے یسوع کے ساتھ رہتے ہوئے ہم زندگی کی پریشانیوں، دباؤ اور دُکھوں سے رہائی اور آرام پاتے ہیں۔ اُس کی گلہ بانی میں ہماری جانیں بحال اور تازہ دم ہو جاتی ہیں۔ میری اپنی زندگی میں ایسے اوقات آتے رہتے ہیں جب میں آرام نہیں کرنا چاہتا۔ میں کئی معاملات میں خداوند سے بھی آگے بڑھ جانا چاہتا ہوں۔ کئی دفعہ میں خداوند کی آواز کو سنتا ہوں جو مجھے واپس اپنی جگہ پر آرام کرنے کے لئے بلا رہی ہوتی ہے۔

غور کریں کہ آرام و راحت کی جگہ ہری ہری چراگاہیں ہیں۔ ہم سب کی زندگی میں روحانی بیابانوں میں بے مقصد اور بے منزل گھومنے پھرنے کے اوقات بھی آتے ہیں، ہری ہری چراگاہیں ہی ایسی جگہیں ہیں جہاں پر ہم تازگی اور تقویت پاتے ہیں۔ ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو اس بات پر ایمان

رکھتے ہیں کہ مسیحی زندگی ایک مسلسل جدوجہد، جانفشانی اور خودی کا انکار کرنے والی زندگی ہے۔ یہ حوالہ ظاہر کرتا ہے کہ خدا ہمیں برکت دینے اور ہری ہری اور بابرکت چراگاہوں میں آرام دینے میں دلچسپی رکھتا ہے۔

چرواہا بھیڑوں کی راہنمائی کرتا ہے

دوسری آیت میں ہم دیکھتے ہیں کہ چرواہے کا کردار بھیڑوں کی راہنمائی کرنا بھی ہے۔ داؤد بتاتا ہے کہ خداوند ہمیں راحت کے چشموں کے پاس لے جاتا ہے۔ اس زندگی میں بہت سی مشکلات، مسائل ہوتے ہیں۔ راحت کے چشمے مکمل سکون اور آرام کی جگہ ہوتے ہیں۔ چرواہے کو اپنی بھیڑیں مشکل اور مصیبت اور خوف میں دیکھ کر کوئی خوشی نہیں ہوتی۔ جب کبھی ایسا ہوتا ہے تو وہ اُس خوف اور بے چینی اور مشکل کو دُور کرنے کے لئے اپنی قدرت سے سب کچھ کرتا ہے۔

یہ حوالہ ہمیں بتاتا ہے کہ خداوند اپنی بھیڑوں کو اُن راہوں پر لے جائے گا جو خوشگوار اور بھیڑوں کے لئے اچھی ہیں۔ ہمیں اپنی زندگی میں خداوند کی راہنمائی سے خوفزدہ نہیں ہونا چاہئے۔ وہ ہمیں راحت کے چشموں کی طرف لے جائے گا۔ اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ زندگی میں ہمیشہ سبھی کچھ اچھا اور اعلیٰ ہی ہوگا۔ مشکلات تو آئیں گی لیکن ہر ایک مشکل سے گزرنے اور مسائل کا سامنا کرنے کے لئے اُس کا فضل ہی ہمارے لئے کافی ہوگا۔ ہم کٹھن دَور میں بھی اُس کی تسلی اور آرام کو اپنی زندگی میں لے سکتے ہیں کہ سب کچھ یقینی طور پر بہتر ہی ہوگا۔

چرواہا اپنی بھیڑوں کو بحال کرتا ہے

مسیحی زندگی میں ایسے ادوار بھی آئیں گے جب ہم حوصلہ اور ہمت ہار جائیں گے۔ مصائب اور مشکلات ہمیں گھیر لیں گی۔ بعض اوقات چراگاہوں میں بھیڑیے بھی گھس آتے ہیں جو بھیڑوں پر حملہ آور ہوتے ہیں۔ایک چرواہا بھیڑوں کے اُن زخموں کا بھی خیال رکھتا ہے جو اُنہیں بھیڑیوں کی طرف سے لگتے ہیں۔جب ایک بھیڑ زخمی ہو جاتی ہے تو ایک اچھا چرواہا اُس زخمی بھیڑ کی صحت اور تندرستی کے لئے ہر ایک ضروری اقدام کرتا ہے۔ خدا ہمیں بحال کرنا چاہتا ہے۔اس آیت میں غور کریں کہ چرواہا خاص طور بھیڑ کی جان کے تعلق سے فکر مند ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ بھیڑوں کی صحت اچھی ہو۔اور وہ اُن کی صحت کی بحالی کے لئے سب کچھ کرے گا۔

چرواہا اپنی بھیڑوں کے آگے آگے چلتا ہے

چرواہا اُن راہوں پر اپنی بھیڑوں کی راہنمائی کرتا ہے جن پر اُنہیں جانا ہوتا ہے۔اس زبور میں، داؤد بتاتا ہے کہ چرواہا راستبازی کی راہوں پر اپنی بھیڑوں کی راہنمائی کرتا ہے۔ خدا ہمیں گمراہ نہیں کرتا۔ خدا نے اپنا پاک روح راستبازی کی طرف ہماری راہنمائی کرنے کے لئے دیا ہے۔ جو کچھ اچھا اور پاک ہے اُسی کی طرف وہ ہماری راہنمائی کرے گا۔ یہ جانتے ہوئے ہم اس بات میں امتیاز کر سکتے ہیں کہ آیا راہنمائی خدا کی طرف سے ہے یا نہیں۔ خدا صرف اور صرف پاکیزگی اور راستی کی راہوں پر ہماری راہنمائی کرے گا۔

جیسا کہ ہم پہلے ہی کہہ چکے ہیں، کہ اس کا ہر گز یہ مطلب نہیں کہ جن راہوں پر ہم چلیں گے وہ آسان راہیں ہوں گی۔ کئی دفعہ راستبازی کی شاہراہ بہت مشکل اور کٹھن ہوتی ہے۔ بعض اوقات یہ راہیں، ڈھلوان، پتھریلی اور پُر خطر ہوتی ہیں۔ کئی دفعہ یہ راہیں موت کے سایہ کی وادی میں

سے بھی گزریں گی۔ یہ تاریک اور سر دراہ ہوتی ہے۔ موت کے سایہ کی وادی میں، ہم خداوند کے تحفظ اور سلامتی کا تجربہ کر سکتے ہیں۔ خدا پُر خطر اور تاریک راہوں میں بھی ہمارے ساتھ چلنے اور دشوار وادیوں میں ہمارے ساتھ آگے بڑھنے کا وعدہ کرتا ہے۔

چرواہے کے عصا اور لاٹھی سے، بھیڑوں کی اچھے طریقہ سے راہنمائی ہوتی ہے۔ جب بھیڑیں دُرست راہ سے بھٹک جاتی ہیں تو وہ اُن کی اصلاح اُسی لاٹھی سے کرتا ہے۔ وہ عصا ہی اُن بھٹک جانے والی بھیڑوں کو واپس لاتا ہے۔ ہمیں ہر وقت تو خدا کے عصا اور لاٹھی سے ملنے والی تربیت اور اصلاح اچھی نہیں لگتی۔ تاہم خدا جو بھلا اور راست ہوتا ہے، ہمیں سکھاتا اور اُس میں ہماری اصلاح کرتا ہے۔ خدا کی تنبیہ ہمارے لئے تسلی کا باعث ہونی چاہئے کیونکہ اِس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ چرواہے کو ہماری کس قدر فکر ہے کہ ہم بھٹک کر کہیں کسی دُکھ اور مصیبت میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ اگر ہم کہیں دُور بھٹک جائیں گے تو وہ ہمیں واپس دُرست راہ پر لے آئے گا۔ وہ ہمیشہ ہماری گلہ بانی اور نگہبانی کرتا رہتا ہے۔

چرواہا اپنی بھیڑوں کی عزت کرتا ہے

پانچویں آیت میں، داؤد ہمیں بتاتا ہے کہ خداوند اُس کے لئے دشمنوں کی موجودگی میں دستر خوان بچھاتا ہے۔ خدا اپنی بھیڑوں کو پہچانتا ہے۔ وہ دشمنوں کے سامنے اُن کی عزت افزائی کرے گا۔ وہ اُنہیں الگ کر کے اپنے دستر خوان پر اُن کو مدعو کرے گا۔ وہ اُس کے پاس بیٹھ کر اُس کے اعلیٰ اور بہترین دستر خوان اور ضیافت سے سیر اور آسودہ ہوں گی۔ دشمن حسرت اور حسد بھری نگاہوں سے دیکھتے ہی رہ جائیں گے۔ وہ اُنہیں پاک لوگ جانتے ہوئے دوسرے لوگوں سے الگ اور مخصوص کرتا ہے۔ خدا اپنی بھیڑوں سے محبت رکھتا اور دیگر تمام لوگوں سے اُنہیں منفرد اور عظیم

برکات سے نوازتا ہے۔اُن کی زندگیوں پر اُس کی خاص برکات سے اُن کا پیالہ لبریز ہونا شروع ہو جاتا ہے۔

داؤد یہ کہتے ہوئے اِس زبور کو ختم کرتا ہے، چونکہ خداوند اُس کا چرواہا ہے، بھلائی، محبت اور اُس کی رحمت ہمیشہ، زندگی بھر اُس کے ساتھ ساتھ رہیں گی۔خدا اپنے لوگوں کی محافظت کرتا، اُنہیں برکت دیتا اور اُن سے محبت رکھتا ہے۔وہ اُن پر ترس کھاتا اور اُن سے شفقت سے پیش آتا ہے۔

اور آخری اور عظیم ترین برکت یہ کہ وہ اپنی بھیڑوں کو اپنے گھر ہی لے جاتا ہے جہاں وہ ابد تک ہمیشہ اُس کے ساتھ رہیں گی۔بھیڑیں تو ایسی برکات کی مستحق نہیں ہوتی تو بھی وہ اُن پر شفقت کر کے اُنہیں ایسی برکات سے نوازتا ہے۔

خدا کی فراہمی، راہنمائی اور عظیم ترین برکات، اُس کی مہربانی اور شفقت کو جاننا کس قدر برکت کی بات ہے! ایک اچھے چرواہے کی حیثیت سے، خدا ہماری فکر کرتا اور ہماری ہر ایک ضرورت کو پورا کرتا ہے۔ہم کلی طور پر اُس پر بھروسہ کر سکتے ہیں۔اُس کی محافظت ہمیں گھیرے رہے گی۔اُس کی فراہم کرنے والی قدرت ہمیں کسی چیز کی کمی نہ آنے دے گی۔اُس کی نعمتیں اور برکات ہم پر نازل ہوتی رہیں گی۔وہ اپنی ذمہ داری اور کردار کو بڑی سنجیدگی سے نبھاتا ہے۔خداوند کی بھیڑ ہونا کس قدر عزت کی بات ہے۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ خدا نے کیسے آپ کی ضروریات کو پورا کیا ہے؟

☆۔ یہ حوالہ ہمیں آرام کے تعلق سے کیا سکھاتا ہے؟ آرام کیوں کر ضروری ہے؟

☆۔ کیا آپ کو وہ وقت یاد ہے جب آپ کو موت کے سایہ کی وادی میں سے گزرنا پڑا؟ اُس وقت خداوند کہاں تھا؟

☆۔ خداوند کی تنبیہ کس طرح ہمارے لئے تسلی اور تشفی کا باعث ہوتی ہے؟

☆۔ کیا خدا نے آپ کی جان کو بحال کیا ہے؟ ہماری جانوں کو بحال کرنے کے تعلق سے یہ حوالہ خدا کی خواہش کے بارے میں ہمیں کیا سکھاتا ہے؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔ اپنی زندگی میں خدا کی راہنمائی کے لئے اُس کی شکر گزاری کریں

☆۔ خداوند سے دُعا کریں کہ وہ آپ کو ہر طرح کی جلد بازی اور فکر مندی سے بچائے رکھے۔ خداوند سے توفیق مانگیں کہ آپ اُس میں پورے طور پر آرام فرما سکیں۔

☆۔ بطور اُس کے بیٹے اور بیٹی خدا کے ساتھ اپنے خوبصورت رشتے کے لئے اُس کی شکر گزاری کریں۔

☆۔ خداوند سے ایسے وقتوں کے لئے معافی کے طلب گار ہوں جب آپ خدا کی مہربانیوں اور بھلے کاموں کے لئے اُس کی شکر گزاری کرنے میں ناکام رہے۔

اپنے سر بلند کرو!

اس باب کو پڑھنے سے قبل زبور 24 بغور پڑھیں

خدا کا بندہ داؤد خداوند کی پرستش اور ستائش کے الفاظ کے ساتھ اِس زبور کا آغاز کرتا ہے۔ وہ اپنے قارئین کو یاد دلاتا ہے کہ زمین اور اِس کی معموری یعنی جو کچھ اِس دُنیا میں ہے سب کچھ خدا ہی کا ہے۔ وہ اِس بنیاد پر یہ بات کرتا ہے کہ کیوں خداوند نے سمندروں پر زمین کی بنیاد رکھی ہے اور سیلابوں پر اُسے قائم کیا۔

بالفاظ دیگر خدا نے ہی زمین کو اُس کی جگہ پر مقرر کیا ہے تاکہ یہ پھلدار اور زرخیز ہو اور زندگی کی بقا کے لئے کارگر ہو۔ کیونکہ خدا نے ہی زمین کو خلق کیا ہے۔ اس کائنات کو ترتیب دیا ہے۔ خدا نے ہی کائنات کی ہر ایک چیز کو اُس کے مناسب مقام پر رکھا ہے۔ اور سبھی کچھ اُس کا ہے۔

یہ بہت اہم بیان ہے اگر ہر ایک چیز خدا ہی کی ہے تو پھر اُسے ہر ایک چیز پر قطعی اختیار ہے کہ وہ ہر ایک چیز سے جیسا چاہے سلوک کر سکتا ہے۔ اگر ہم خدا ہی کی ملکیت ہیں تو پھر ہمیں خدا کو یہ موقع دینا چاہیئے کہ ہم سے جس طور پر پیش آنا چاہے پیش آئے۔ ہم اپنے نہیں بلکہ خداوند کے لئے خلق کئے گئے ہیں۔

جب ہم اس بات کو دریافت کرتے ہیں کہ ہم خدا کے ہیں اور اپنی زندگیوں کو اس کے مقصد کے تابع کر دیں گے تو تب ہی ہمیں اپنی زندگی کا مقصد اور مفہوم حاصل ہو گا۔

یہ بیان کرنے کے بعد کہ سبھی کچھ خدا کا ہے اور وہی ہر ایک چیز کا سنبھالنے والا ہے۔اب داؤد اپنے اُس تعلق اور رشتے کو بیان کرتا ہے جو ہم اُس کے ساتھ استوار کر سکتے ہیں۔وہ ایک سوال کرتا ہے "خداوند کے پہاڑ پر کون چڑھے گا اور اُس کے مقدس مقام پر کون کھڑا ہوگا؟"(3آیت)

داؤد اِس بات پر ایمان رکھتا تھا کہ خدا کے ساتھ ایک رشتہ اور تعلق قائم کرنا ممکن ہے۔وہ ہمیں انتباہ کرتا ہے کہ ہر ایک خداوند کے حضور کھڑا نہ ہو سکے گا۔آئیں کچھ دیر کے لئے اس بات پر غور کریں کہ کس قسم کا انسان خدا کے حضور کھڑا اور قائم رہ سکے گا۔

صاف ہاتھ اور پاک دل

وہی لوگ جن کے ہاتھ صاف اور دل پاک ہیں خدا کے حضور کھڑے رہ سکتے ہیں۔صاف ہاتھ اچھی اور راست زندگی کو پیش کرتے ہیں۔یعنی ایسے لوگ جو اپنے ہاتھوں سے ایسے کام نہیں کرتے جن سے کوئی شخص آلودہ ہو۔ایسے لوگوں کے ہاتھ صاف ہوتے ہیں۔کیونکہ وہ ہاتھ دوسروں کی اچھائی اور بھلائی کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔غور کریں صرف صاف ہاتھ نہیں بلکہ دل بھی پاک ہو۔کیونکہ دل ہی میں روّیے اور خیالات پیدا ہوتے ہیں۔وہ شخص جس کا دل پاک ہوتا ہے اُس کے روّیے اور محرکات بھی راست اور خوفِ خدا کے ماتحت ہوتے ہیں۔

پاک دل والا شخص خدا کے حضور راستی سے چلتا ہے۔وہ شخص جس کا دل پاک ہوتا ہے،اُس کے اعمال بلکہ اُس کے خیالات اور روّیے بھی پاک ہوتے ہیں۔دوسرے لفظوں میں ایسا شخص پاک نیت اور مُخلص ہوتا ہے۔ایسے شخص کے اعمال وافعال اور نیت خدا کے حضور دیانتداری اور پاکیزگی

پر مبنی ہوتے ہیں۔ ایسے شخص کے اعمال وافعال پاک ہوتے ہیں۔ ایسے شخص کا مزاج اور روّیہ بھی خداوند کو پسند آتا ہے۔

خدا کا طالب ہوتا ہے

اِس پاکیزگی کو اِس حقیقت میں دیکھا جا سکتا ہے کہ ایک شخص نے اپنی جان کو کسی بُت کے حوالہ نہیں کیا۔ اُن کے خدا نے اُن کے دلوں اور اُن کی مرضیوں پر راج قائم کیا ہے۔ وہ خدا ہی کے طالب ہوتے اور اپنی زندگیاں اُس کی مرضی اور منصوبے کے مطابق بسر کرتے ہیں۔

جھوٹی قسم نہیں کھاتا

چوتھی آیت پر غور کریں کہ وہی شخص خدا کے تخت تک رسائی حاصل کر سکتا ہے۔ جو جھوٹی قسم نہیں کھاتا۔ بالفاظ دیگر ایسا شخص مرد وزن کے ساتھ اور دیگر معاملات میں بالکل سیدھی چال چلتا ہے۔ آپ ایسے لوگوں کی باتوں پر اعتماد کر سکتے ہیں۔ کہ جو کچھ وہ کرتے ہیں دُرست اور راست ہی کرتے ہیں۔ اُن کی باتوں میں کوئی چھل اور مکر نہیں ہوتا۔ یعنی ایسے لوگوں کی باتیں سچی اور کھری ہوتی ہیں۔ ایسے لوگوں کو خدا کے مقدس پہاڑ پر چڑھنے کا حق واستحقاق دیا جائے گا۔ اس کے ساتھ یہ اجر بھی ہے کہ خدا ہی ایسے لوگوں کے معاملہ کی تائید کرے گا۔ اور مصیبت میں اُن کا مستحکم مددگار ہو گا جو لوگ جو خدا پر بھروسہ اور اعتماد کرتے ہیں۔

ایسے لوگ حق اور سچ کے لئے کھڑے رہتے اور سچائی کی خاطر ہر طرح کا دُکھ جھیلتے۔ ایسے لوگ ہی خدا سے اجر وحمایت اور برکت پائیں گے۔

لفظ صداقت بائبل مقدس میں عدل وانصاف اور نجات کو پیش کرتا ہے۔ خدا ہی ایسے لوگوں کی عزت افزائی کرے گا۔ اور اُن کے معاملہ کی حمائت اور تائید کرے گا۔ ایسے لوگوں کو نہ صرف مقدس پہاڑ پر چڑھنے کا شرف واستحقاق دیا جائے گا بلکہ خدا ضرورت کے وقت اُن کا دفاع اور اُن کی عزت اور تکریم کرے گا۔

وہ لوگ جو خدا کے لئے زندہ رہتے ہیں، وہ اس بات کو پہچانتے ہیں کہ اُن کا مال ومتاع، دھن دولت اور وقار اور مقام سبھی کچھ پاک خدا کی ملکیت ہے۔ خدا کے یہ لوگ ایسی زندگیاں بسر کرتے ہیں جو خدا کی خوشنودی کا باعث ہوتی ہیں۔ اور جب وہ خدا کو پسند آنے والی زندگیاں بسر کرتے ہیں، وہ خدا کی برکات کو حاصل کرتے ہیں اور پھر مصیبت کے وقت خدا اُن کی حفاظت اور نگہبانی کرتا ہے۔

ذرا تصور کریں کہ اگر ہر ایک شخص خدا کی خوشنودی کے لئے زندگی بسر کرنا شروع کر دے، خدا کے چہرے کا طالب ہو اور اُس کے آئین واحکام پر دل لگائے تو ہمارا معاشرہ کیسا ہوگا؟ اپنی سب راہوں میں خدا کی عزت نہ کرنے کے سبب سے ہم کیسی کیسی نعمتوں، برکات اور عزت افزائی کو حاصل نہ کر سکے۔ کئی دفعہ ہم یہی سوچتے رہتے ہیں کہ ہمیں اِس بات کا حق حاصل ہے کہ ہم خدا کی دی ہوئی ہر ایک چیز کو جیسا چاہیں استعمال کر لیں۔ اپنی زندگی کو بھی من چاہے طریقے سے گزار لیں۔ داؤد ہمیں یاد دلاتا ہے کہ ہر ایک چیز خدا کی ملکیت ہے۔ اور ہمیں کوئی ایسا حق واستحقاق نہیں کہ ہم خدا کی دی ہوئی برکات کو اپنے من چاہے طریقے سے استعمال کر لیں۔ جب ہمیں اس بات کا احساس اور پہچان ہو جائے گی کہ ہر ایک شے خدا کی ملکیت ہے اور ہمیں خدا کی دی ہوئی نعمتوں کو اپنی مرضی سے استعمال کرنے کا کوئی حق نہیں ہے تو پھر ہی ہم خدا کی خوشی اور شادمانی کو

حاصل کر پائیں گے۔تب ہی ہمیں اُس کی راہوں پر چلنے اور اُس کا ہونے کی حقیقی خوشی کا احساس ہو گا۔ساتویں آیت میں، مرد خدا داؤد اپنے دل سے خدا کے حضور یہ فریاد کرتا ہے۔

"اَے پھاٹکو، اپنے سر بلند کرو۔اَے ابدی دروازو! اونچے ہو جاؤ اور جلال کا بادشاہ داخل ہو گا۔"

داؤد کے دل کی یہ پکار تھی کہ اُس کا شہر جلال کے بادشاہ کو قبول کرے۔وہ اپنے شہر کے پھاٹکوں اور قدیم دروازوں سے کہتا ہے کہ وہ اپنے سر اونچے کر لیں ور خداوند کی راہ دیکھیں۔اُنہیں اپنی دنیوی روشوں سے اپنے سروں کو اونچا کرنا تھا۔اُنہیں اپنی خامیوں اور کوتاہیوں پر نظر کرتے ہوئے خداوند خدا کو اپنے خالق اور نجات دہندہ کے طور پر دیکھنا تھا۔اُنہیں جلال کے بادشاہ کو فراخ دلی سے قبول کرنے کے لئے اپنے دلوں کو کشادہ کرنے کی ضرورت تھی۔وہ اُن کے پاس آنا چاہتا تھا۔وہ اُنہیں برکت دینا چاہتا تھا۔

جلال کا بادشاہ جو اُن کے پاس آنا چاہتا تھا وہ کون تھا؟ داؤد اِس بات کو واضح کرتا ہے کہ جلال کا بادشاہ جو اُن کے پاس آنا چاہتا تھا وہ زور آور اور صاحبِ جنگ ہے۔وہی عظیم محافظ ہے۔وہ خداوندوں کا خدا ہے۔اُس کی تصویر کشی ایک عظیم سپہ سالار اور جنگ میں زور آور جنگی مرد کے طور پر کی گئی ہے۔وہی فتح دینے اور اپنے لوگوں کا دفاع کرنے کے لئے آتا ہے۔وہ قادرِ مطلق خدا ہے۔کوئی اُس کے سامنے کھڑا نہیں ہو سکتا۔

عظیم اور قادرِ مطلق خدا اُنہیں برکت دینا چاہتا تھا۔وہ اُن کی عزت اور تکریم کرنا چاہتا تھا۔وہ اُن کا نجات دہندہ اور خداوند بننا چاہتا تھا۔گناہ ایسی برکات کو اُن سے روکے ہوئے تھا۔اگر وہ اُس کے قریب آنا چاہتے تھے تو پھر اُنہیں اپنے ہاتھ صاف اور دلوں کو پاک کرنا تھا۔اُنہیں اِس بات کو

پہچاننا تھا کہ وہی خدا پورے طور پر اپنی ہر ایک تخلیق پر اختیار رکھتا ہے۔ لازم تھا کہ وہ اپنے آپ کو اُس کے اور اُس کے آئین اور احکام اور اُس کی راہوں کے تابع کر دیتے۔

اگر ہم اپنے آپ کو اُس کی راہوں اور پورے طور پر خداوند خدا کے سامنے جھکاتے ہوئے اپنے دلوں کو اُس کے سامنے انڈیل دیں تو کیسی بڑی اور اعلیٰ برکات پائیں گے؟ داؤد نبی ہمیں بتاتا ہے کہ ہم ایسے قادرِ مطلق خدا تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں۔ اگر ہم اپنا دھیان گھیان اُس کی طرف لگائیں اور اپنے آپ کو اُس کی مرضی کے تابع کر دیں تو ہم اُس کی حضوری اور برکات کا تجربہ کر سکتے ہیں۔ اِس سے ہماری نسلوں میں تبدیلی آئے گی اور وہ خداوند کی برکات کا تجربہ کریں گی۔

اکثر اوقات ہم خدا کی برکات کو جان نہیں پاتے، کیونکہ ہم اِس بات کو تسلیم کرنے سے انکار کرتے ہیں کہ وہ سب کچھ جو ہمارے پاس ہے اُسی کی ملکیت ہے اور وہی ہماری ہر ایک چیز حتیٰ کہ ہماری ہر ایک سانس پر اختیار اور قدرت رکھتا ہے۔ ہم من چاہی زندگی گزارنے کا چناؤ کرتے ہوئے اپنی زندگیوں کے لئے اُس کے مقصد کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ ہمارے ہاتھ صاف نہیں ہوتے، اور نہ ہی ہمارے دل خدا کے حضور پاک ہوتے ہیں۔ ہم نے خداوند کو رنجیدہ کیا اور وہ ہم سے دُور ہو گیا ہے۔ ہم اپنی زندگیوں کا اختیار اُسے دینے سے خوفزدہ ہوتے ہیں۔

خدا کا بندہ داؤد بادشاہ ہمیں یہ بتاتا ہے کہ ہم اُس کی تابعداری میں زندگی بسر کرتے ہوئے، اپنی زندگی کے ہر ایک کونے اور گوشے کا اختیار اُسے دیتے ہوئے خدا کی محافظت اور برکات کا تجربہ کر سکتے ہیں۔ میری دُعا ہے کہ خدا ہمیں ایسی سمجھ بوجھ اور حلم اور فروتنی کے ایسے ہی مقام پر آنے کی توفیق عطا فرمائے۔

چند غور طلب باتیں

☆۔اس حوالہ میں خدا کا بندہ داؤد ہمیں خدا کے ساتھ رشتہ کے بارے میں کیا بتاتا ہے؟کون سی چیز ہمیں خدا کی برکات سے دُور رکھتی ہے؟

☆۔ایسے لوگوں کے لئے کیا کرنا ضروری ہے جو خدا کے قریب آنا چاہتے ہیں؟

☆۔خداوند یسوع کس طرح ہمیں خدا باپ تک رسائی حاصل کرنے کی توفیق دیتا ہے؟

☆۔اس زمین پر خداوند کو ہماری زندگیوں پر کیسا حق واستحقاق حاصل ہے؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔شکر گزاری کریں کہ خداوند آپ کو برکت دینا چاہتا ہے

☆۔کون سی چیز آپ کو خدا کی برکت کا تجربہ کرنے کی راہ میں رکاوٹ بنی ہوئی ہے؟اُس کی کثرت کی زندگی اور اعلیٰ برکات سے دُور رکھنے والی چیزوں سے رہائی کے لئے خدا سے دُعا کریں۔☆۔دُعا میں جھکیں اور اپنی زندگی خدا کے تابع کر دیں۔جو کچھ بھی آپ کے پاس ہے، سب کچھ اُس کے تابع کر دیں،اپنی زندگی،اپنا ہنر، تعلیم،اپنا وقت غرض کوئی بھی ایسی چیز نہ رہے جس پر اُس کا راج اور مکمل اختیار نہ ہو۔

مجھے شرمندہ نہ ہونے دے

اس باب کے مطالعہ سے پہلے زبور 25 پڑھیں

داؤد کی زندگی میں ایسے وقت بھی آئے جب اُس نے خود کو مصیبتوں اور مسائل میں گھرے ہوئے پایا۔ متن یہ ظاہر کرتا ہے کہ یہ زبور ایسے ہی کسی وقت کی آہ وفریاد ہے جب داؤد اس زبور کے وسیلہ سے خداوند اپنے خدا سے اپنے دشمنوں کے خلاف کمک مانگتا ہے۔

اپنی آزمائش کی گھڑی میں، داؤد نے اپنی رُوح خداوند اپنے خدا کی طرف اُٹھائی، اُس نے اپنے خالق کی طرف سے مدد اور راہنمائی کے لئے اُمید لگائی۔ کیونکہ اُسے علم تھا کہ اُسے جو مدد درکار ہے وہ نہ تو اُسے کسی انسان سے مل سکتی ہے اور نہ ہی وہ اپنے طور پر ایسی کمک کا بندوبست کر سکتا ہے۔ اُس کی نگاہیں صرف اور صرف خداوند خدا پر ہی ہیں کیونکہ وہ جانتا ہے کہ صرف خدا ہی اُسے مصیبت اور مشکل سے نکال سکتا ہے جس میں وہ گھرا ہوا ہے۔

دوسری آیت میں داؤد خدا کو یہ بتاتا ہے کہ اُس کا توکل اور بھروسہ اُسی پر ہے۔ اِس کے ساتھ ہی وہ خدا سے یہ التجا کرتا ہے کہ وہ اُسے شرمندہ نہ ہونے دے اور نہ ہی اُسے اُس کے دشمنوں کے حوالہ کرے۔ ایسا نہ ہو کہ اُس کے دشمن اُس پر شادیانہ بجائیں۔ داؤد اپنی کمزوری سے بخوبی واقف اور آگاہ ہے۔ وہ جانتا ہے کہ اگر خدا نے اُس کی کمک نہ کی تو وہ دشمن کے سامنے ہتھیار ڈالنے پر مجبور ہو جائے گا۔ اُسے اپنے آپ پر کوئی اعتماد ہے نہ اپنی فوج پر کوئی بھروسہ۔ اُس کا توکل اور بھروسہ تو خدا پر ہی ہے۔

داؤد جانتا تھا کہ جن کا توکل اور بھروسہ خدا پر ہوتا ہے کبھی بھی شرمندہ نہیں ہوتے۔(تیسری آیت)داؤد نے خدا سے التجا کی کہ وہ اُس کو وہی راہ دکھائے جس پر اُسے جانا ہے۔داؤد جانتا تھا کہ جب تک وہ خداوند کی راہوں پر چلتا رہے گا، وہ محفوظ رہے گا خواہ اُس کا دشمن کیسا ہی زبردست اور طاقتور کیوں نہ ہو۔جب تک بھیڑیں چرواہے کے ساتھ ہوتی ہیں تو اُس وقت تک وہ بھیڑیں اُس چرواہے کی محافظت میں ہوتی ہیں۔اگر وہ اُس چرواہے سے بھٹک کر دُور چلی جائیں تو وہ اپنے آپ کو غیر محفوظ کر لیتی ہیں اور یوں شکست خوردگی کی حالت میں چلی جاتی ہیں۔

اِس دُنیا میں محفوظ ترین مقام خدا کے ہاتھوں اور اُس کی مرضی میں ہونا ہے۔میرا کہنے کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ ہم خدا کی مرضی میں رہتے ہوئے مسائل اور مشکلات سے دوچار نہیں ہوں گے۔ایماندار لوگ تو خدا کی مرضی میں رہتے ہوئے بھی مصائب اور مسائل سے دوچار ہوں گے۔فرق صرف اتنا ہے کہ خدا کی مرضی میں رہتے ہوئے ہمارے لئے اُس کی تسلی، محافظت اور حضوری یقینی ہوتی ہے۔

آزمائش کی اِس گھڑی میں، داؤد راہنمائی اور ہدایت کے لئے خدا سے فریاد کرتا ہے، وہ اسے اپنے نجات دہندہ، چھڑانے والے اور منجی کے طور پر پہچان لیتا ہے۔وہ جانتا ہے کہ اُسی میں وہ محفوظ رہ سکتا ہے۔داؤد کی اُمید اور آس پورے طور پر اپنے منجی اور خداوند میں رہی۔(آیت 5)مصیبت، آزمائش اور دُکھ کی اس گھڑی میں داؤد کی فکرمندی یہی تھی کہ وہ کہیں بھٹک کر خداوند کی راہوں سے دُور نہ چلا جائے۔کیونکہ اُس کی راہ پر ہی اُس نے خدا سے التجا کی کہ وہ اسے اپنی محبت اور شفقت میں یاد رکھے۔(6 آیت)اُس نے خدا سے التجا کی کہ وہ اُس کی مصیبت پر نگاہ کرے۔وہ اپنے بحران میں پورے طور پر خدا کی شفقت، محبت اور رحم و ترس کا اُمیدوار اور طالب ہوتا ہے۔داؤد کو علم تھا کہ وہ کسی طور پر بھی خدا کی محبت، ترس اور مدد کا مستحق نہیں ہے۔(آیت 7)وہ اپنی

جوانی کے زمانے پر نظر کر کے اپنی احمقانہ حرکتوں اور گناہوں کو یاد کرتا ہے۔ ساتویں آیت میں، اُسے یاد آتا ہے کہ ایسا وقت بھی آیا جب اُس نے خدا کے خلاف باغیانہ روّیہ اختیار کر کے گناہ کو اپنی زندگی میں آنے کی دعوت دی۔ وہ اپنی نالائقی کو مدِ نظر رکھتے ہوئے خدا کی طرف نہیں جاتا۔ خدا کسی طور پر بھی کسی چیز کے لئے اُس کا مقروض نہیں تھا۔ داؤد نے خدا کے رحم اور ترس کی بنا پر ہی اُس سے التجا کی۔ رحم کسی غیر مستحق شخص پر بھی کیا جا سکتا ہے۔ وہ لوگ جن پر رحم کیا جاتا ہے، وہ کسی چیز کے مستحق نہیں ہوتے۔ داؤد جانتا تھا کہ خدا رحم کرنے والا ہے۔ اور وہ ایسے لوگوں پر رحم اور فضل کرتا ہے جو کسی چیز کے بھی مستحق اور حقدار نہیں ہوتے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم میں سے ہر کوئی خدا تک رسائی حاصل کر سکتا ہے۔ اگر وہ رحم اور شفقت کرنے والا خدا نہ ہوتا تو ہم میں سے کوئی بھی اُس تک رسائی حاصل نہ کر پاتا۔ چونکہ خدا بھلا ہے اور اُس کی شفقت ابدی ہے، اِس لئے وہ گنہگاروں تک رسائی حاصل کر کے اُنہیں اپنی راہوں کی تعلیم دیتا ہے۔ ایسے لوگ جو اُس کی راہوں پر چلنے کا انتخاب کرتے ہیں اور اُس سے ہدایت اور راہنمائی پاتے ہیں وہ اِس بات کو دریافت کرتے ہیں کہ خدا محبت کرنے والا اور وفادار خدا ہے۔

داؤد نے بڑے بڑے گناہ کئے تھے، وہ معمولی نہیں بلکہ غیر معمولی نوعیت کے تھے۔ وہ اِس لائق نہیں تھا کہ خدا اُسے اپنی راہوں کی تعلیم دے اور اپنی راہوں پر چلنے کے لئے اُس کی ہدایت اور راہنمائی کرے۔ لیکن یہ سب کچھ معافی اور ہدایت پانے اور خدا تک رسائی حاصل کرنے کے لئے داؤد کے سامنے کوئی رکاوٹ نہ بنا۔ بہت سے لوگ ہیں جو اِس وجہ سے بھی خدا کی طرف رجوع نہیں لاتے کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ وہ بہت بڑے گنہگار ہیں۔ لیکن داؤد جانتا تھا کہ خدا معاف کرنا پسند کرتا اور اپنے پاس آنے والوں کو تعلیم دیتا ہے۔

بارھویں آیت میں داؤد نے اپنے قارئین کو یاد کرایا کہ خداوند سے ڈرنے والا شخص ہی اُس کی تعلیم اور ہدایت ور ہنمائی حاصل کرے گا۔ کتنی ہی بار ہم اپنی راہوں پر چلتے ہوئے ناکامی سے دوچار ہوتے ہیں؟ کتنی ہی بار ہم انسانی اور نفسانی حکمت کے مطابق چلتے ہوئے ناکام ہوتے ہیں؟ داؤد ہم سے یہ وعدہ کرتا ہے کہ جو کوئی خدا کے پاس آئے گا اور اُس کی عزت اور تعظیم کرے گا وہ اُس کی ہدایت اور تعلیم سے مستفیض ہو گا۔ خدا کو یہ اچھا لگتا ہے کہ وہ ہمیں اپنی راہیں دکھائے۔ یہ زندگی ابتری کا شکار اور دشمن کے جالوں اور پھندوں سے بھری ہوئی ہے، دشمن کی ایسی تدبیروں اور چالوں سے محفوظ رہنے کے لئے انسانی حکمت اور بصیرت ہی کافی نہیں ہے۔ خدا ہی ہمیں تعلیم دے گا اور ہم پر ظاہر کرے گا کہ ہمارے لئے کون سی راہ درست ہے۔ وہی زندگی کی بھول بھلیوں میں چلتے ہوئے آگے بڑھنے میں ہماری راہنمائی کرے گا۔ جب ہم زندگی کی پُر فریب راہوں پر چلتے ہیں تو خدا ہمیں کسی راہنمائی اور راہنما کے بغیر نہیں چھوڑ دیتا۔ خالق خدا اُن سب کو اپنی راہوں کی تعلیم دیتا ہے جو اُس کی راہوں پر چلتے ہیں۔

خداوند سے ڈرنے اور اُس کی بات پر کان لگانے والے خوشحالی اور آسودگی حاصل کریں گے۔ اُن کی اولاد زمین کی وارث ہو گی۔ یہ خوشحالی ہمیشہ زمینی یا مادی چیزوں میں ہی نہیں ہو گی۔ خدا کی دولت اور خوشحالی ہمیشہ زمینی چیزوں ہی سے منسلک نہیں ہوتی۔ خدا کی حضوری، اُس کی محافظت ، نجات، فراہمی اور رہنمائی بھی ایسے لوگوں کے لئے برکات ہی کا حصہ ہوتی ہیں جو اُس کی راہوں پر چلتے اور اُس کی ہدایت اور حکموں کو سنتے اور اُس پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ داؤد 14 آیت میں ہمیں بتاتا ہے کہ خدا سے ڈرنے والے اُس کے محرمِ راز ہوتے ہیں۔ وہ اپنا عہد اُن پر ظاہر کرے گا۔ یہاں پر جس عہد کا ذکر کیا گیا ہے یہ وہ عہد ہے جو خدا اپنے لوگوں سے باندھنے میں دلچسپی رکھتا ہے، ایسا عہد جو اُس کی خوشنودی ہے۔ یہ عہد بالکل ایک نکاح جیسا ہے جس میں دو اشخاص ایک

عہد کے ساتھ ایک خاص رشتے میں داخل ہوتے ہیں۔ خدا تحفظ اور راہنمائی کا وعدہ کرتا ہے۔ ہم اُس کے ساتھ وفادار دیانتدار رہنے کا چناؤ کرتے ہیں۔ اس عہد میں، خدا اپنا دل ہمارے لئے کھول کر اپنے مقصد کو ہم پر عیاں کرتا ہے۔ وہ ہمارے ساتھ گہری قربت اور ایک شخصی تعلق اور رشتے میں داخل ہوتا ہے۔

مصیبت کی اس گھڑی میں داؤد کی آنکھیں اپنے خدا پر لگی ہوئی تھیں، وہ جانتا تھا کہ خدا ہی اُس کے پاؤں صیاد کے پھندے سے چھڑائے گا۔ اُس نے خدا سے التجا کی کہ وہ اُس پر مہربانی سے نگاہ کر کے اپنے عہد کو اُس کے ساتھ پورا کرے۔ وہ خداوند کو یاد کراتا ہے کہ وہ تنہاہ، بے یار و مددگار اور مصیبت زدہ ہے۔

(16 آیت) اُس کی مصیبتیں، دُکھ اور تکالیف بڑھ جانے سے وہ جان کنی کی حالت میں تھا۔ اُس نے خدا سے التجا کی کہ وہ اُس کی مصیبت اور دُکھوں پر نگاہ کرے۔ وہ خدا سے درخواست کرتا ہے کہ وہ اُس کے گناہ معاف کر دے۔ اُسے یہ علم ہے کہ وہ کسی طور پر بھی خدا کی شفقت اور محبت کا مستحق نہیں ہے۔ لیکن اُس کے دل میں یہ خواہش ہے کہ وہ خدا کے حضور راست دل ہو۔ وہ خدا کی قربت میں آنے کا خواہاں ہے۔

داؤد خدا کو یاد دلاتا ہے کہ اُس کے دشمن کس قدر بڑھ گئے ہیں۔ (19 آیت) جو اُس سے عداوت اور نفرت رکھتے ہیں۔ داؤد نے مدد کے لئے خدا کو پکارا۔ اُس نے اُس سے التجا کی کہ وہ اُس کے حفاظت اور نگہبانی کرے اور اُسے نفرت کرنے والے دشمنوں سے رہائی بخشے۔

21ویں آیت میں داؤد کی راست دلی اور وفاداری کے باعث اُسے دشمنوں سے چھٹکارے اور مخلصی کی یقین دہانی مل گئی۔ داؤد خدا کے ساتھ چلتا اور اُس کے حکموں پر وفاداری سے عمل پیرا

ہوتا تھا۔ کہنے کا یہ مطلب نہیں کہ داؤد بالکل لاخطا تھا۔ وہ تو ہمیں پہلے ہی بتا چکا ہے کہ اُس کے گناہ بہت زیادہ ہیں۔ اپنی ناکامیوں کے باوجود، داؤد خدا سے محبت رکھتا اور اُس کی پیروی کرتا تھا۔ جب وہ گناہ میں گرا تو خدا سے معافی کا طلبگار ہوا۔ داؤد جانتا تھا کہ ہٹ دھرمی سے بغاوت کرنے میں کوئی یقین دہانی اور اطمینان حاصل نہیں ہوتا۔ داؤد بدی اور بغاوت کی راہ پر چلتے ہوئے خدا کی حضوری اور محافظت کی کیسے یقین دہانی حاصل کر سکتا تھا؟ چونکہ اُس کی رفاقت خدا کے ساتھ تھی اور وہ اُس کے ساتھ چلتا تھا، اِس لئے اُسے بھروسہ، یقین اور اعتماد تھا کہ وہ اُسے مصیبت کی حالت سے نکال لے گا۔

مصیبت کی گھڑی میں، داؤد کا بھروسہ کلی طور پر خدا ہی تھا۔ داؤد خدا پر توکل اور بھروسہ کرتا اور اُس کی راہوں پر چلتا تھا۔ اُس کا یقین تھا کہ اُس کی راہوں پر چلنے اور اُس پر توکل اور بھروسہ کرنے سے اُسے فتح پر فتح حاصل ہو گی۔ داؤد جانتا تھا کہ اپنے آپ پر بھروسہ اور توکل کرنے سے، اُسے شرمندگی اور بڑی شکست کا تجربہ ہو گا۔ اُس کا توکل اور بھروسہ زندہ خدا پر تھا اور یہی اُس کی فتح کی یقین دہانی تھی۔ داؤد بچپن ہی سے خدا سے محبت رکھتا تھا، اس لئے اُسے اُس کی محبت اور رحم کا یقین اور اعتماد تھا۔ تابعداری اعتماد پیدا کرتی ہے۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ کیا آپ کو کبھی دشمن کے ہاتھوں، شکست کی شرمندگی محسوس ہوئی ہے؟

☆۔ یہ زبُور ہمیں ایک ایماندار کی زندگی میں تکالیف اور دُکھوں کی حقیقت کے بارے میں کیا تعلیم دیتا ہے؟

☆۔ بطور ایماندار خدا کیسے ہمیں نصیحت اور ہدایت کرتا ہے؟ خدا نے حالیہ وقتوں میں آپ کو کیا تعلیم دی ہے؟

☆۔ کس طرح خدا نے آپ کو اپنا محرمِ راز بنایا یا اپنے آپ اور اپنی راہوں کو آپ پر ظاہر کیا ہے؟

☆۔ فرمانبرداری اور فتح کی یقین دہانی کے درمیان کیا تعلق ہے؟

☆۔ اگر ہم خدا کی تابعداری اور فرمانبرداری میں زندگی بسر نہ کر رہے ہوں تو کیا ہم فتح کے لئے پر اُمید ہو سکتے ہیں؟

☆۔ خداوند کے علاوہ کن چیزوں پر لوگ توکل اور بھروسہ کرتے ہیں؟ کیا ایسی چیزیں فتح دلا سکتی ہیں؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔ شکر گزار ہوں کہ خدا کے دل میں ہمیں تعلیم دینے کی خواہش موجود ہے۔اس بات کے لئے بھی خدا کے شکر گزار ہوں کہ ہم اُس کی محبت اور رحم اور ترس کی بنا پر اُس کے پاس آ سکتے ہیں۔

☆۔ کیا آپ کو وہ وقت یاد ہے جب خدا نے آپ کو فتح بخشی تھی ؟اُس فتح کے لئے چند لمحات کے لئے شکر گزاری کریں۔

☆۔ کیا آپ کی زندگی میں کچھ ایسے علاقہ جات ہیں جن میں آپ خدا کے ساتھ اُس طور پر نہیں چل رہے جس طور پر آپ کو چلنا چاہیئے ؟

☆۔ خدا سے معافی مانگنے کے لئے دُعا میں اپنے سر کو جھکائیں۔ خدا سے التجا کریں کہ وہ زندگی کے کمزور حصوں میں آپ کی ہدایت اور راہنمائی کرے تا کہ آپ اُس کی تابعداری اور فرمانبرداری کر سکیں۔

دفاع، امتحان اور مخلصی

اس باب کے مطالعہ سے پہلے زبور 26 پڑھیں

26 زبور میں داؤد تین پہلوؤں پر مبنی ایک درخواست خدا کے حضور پیش کرتا ہے۔ ہم اُس ایک درخواست کو تین حصوں میں تقسیم کر کے الگ الگ اُن تمام پہلوؤں کا جائزہ لیں گے۔

میرا انصاف کر

اس زبور میں داؤد کی پہلی درخواست یہ ہے کہ خدا اُس کا انصاف کرے۔

امکانِ غالب ہے کہ داؤد ظلم و ستم کا شکار ہے۔ اور اُس کی جان لینے کے خواہاں اُس کا تعاقب کر رہے ہیں۔ جبکہ داؤد نے کوئی بھی ایسا بُرا کام نہیں کیا تھا۔ اُس کا ایسے پیچھا کیا جا رہا ہے جیسے وہ کوئی ایک عام سا مجرم ہے۔ اُسے اپنی جان بچانے کے لئے بھاگنا پڑا۔ اُس کی زندگی بے انصافیوں کا شکار تھی۔ جی ہاں بعض اوقات خدا پرست لوگ بھی دُکھ اُٹھاتے ہیں۔ داؤد کی زندگی میں بھی ہمیں اِس وقت کچھ ایسا ہی ہوتا ہوا دکھائی دے رہا ہے۔

داؤد خدا کو یاد دلاتا ہے کہ اُس نے ایسا کچھ نہیں کیا کہ اُس سے ایسی بد سلوکی کی جائے۔ جب داؤد اپنی زندگی کا جائزہ لیتا ہے، تو وہ اپنے آپ کو کسی بھی جُرم کا قصور وار نہیں پاتا۔ اُس کے سبھی گناہ معاف ہو چکے تھے اور وہ بالکل پاک ضمیر کے ساتھ خدا کے حضور کھڑا تھا۔ داؤد خدا پر غیر

متزلزل ایمان رکھتا تھا۔ وہ خدا سے فریاد کرتا ہے کہ وہ اُس کی کمک کے لئے آگے بڑھے۔ وہ خدا سے التجا کرتا ہے کہ وہ زمین پر انصاف قائم کرے اور اُس کے دشمنوں کو جواب دے۔

مجھے جانچ اور پرکھ

اِس زبور میں داؤد کی دوسری درخواست یہ ہے کہ اُسے جانچا اور پرکھا جائے۔ داؤد خدا سے درخواست کرتا ہے کہ وہ اُس کی زندگی کو جانچے اور پرکھے اور آزمائے۔ غور کریں داؤد خدا سے التجا کرتا ہے کہ وہ اُس کے دل و دماغ کو جانچے اور پرکھے۔ ایسی درخواست کرنے سے دراصل داؤد خدا سے یہ درخواست کر رہا ہے کہ وہ اُس کے باطنی روّیوں کو پرکھے اور جانچے۔ اُس کی خواہشات کا جائزہ لے۔ ہم تو کسی شخص کی ظاہری سرگرمیوں کو جانچ اور پرکھ سکتے ہیں۔ لیکن خدا ہی ہمارے دلوں اور ذہنوں کو جانچ پرکھ سکتا ہے کہ ہمارے دلوں میں کیسی خواہشات اور ذہن میں کیسی سوچیں ہیں۔

خاص طور پر، داؤد نے خاص التجا کی کہ خدا اُس کے دلی محرکات اور ارادوں کا جائزہ لے۔ داؤد کی زندگی کے محرکات اور دلی منشا کیا تھا۔ وہ تیسری آیت میں ہمیں بتاتا ہے کہ زندگی کے ہر ایک پہلو، زندگی کے ہر ایک موڑ اور ہر طرح کے حالات و واقعات میں خدا کی محبت اُس کے سامنے رہی۔ بالفاظ دیگر، یہ خدا کی محبت ہی تھی جس نے اُسے عملی طور پر کچھ کرنے کے توفیق اور تحریک دی۔

داؤد نے خدا سے یہ بھی التجا کی کہ وہ اُس کے چلنے پھرنے کا بھی جائزہ لے۔ داؤد کو پورا یقین اور بھروسہ تھا کہ جب خدا اُس کے چال چلن کا جائزہ لے گا تو وہ اُسے صداقت اور راستبازی کی راہوں پر چلتے ہوئے پائے گا۔ داؤد نہ تو ریاکاروں کے ساتھ ملتا تھا اور نہ ہی بدکاروں کے ساتھ اُس کی کوئی سنگت اور رفاقت تھی۔ اُس کا اُٹھنا بیٹھنا شریروں کے ساتھ نہیں تھا۔

داؤد کے ہاتھ پاک اور صاف تھے۔(6 آیت) کچھ ایسے لوگ بھی تھے جن کے ہاتھ صاف نہیں تھے۔اُن لوگوں کے ہاتھ بے گناہ لوگوں کا خون بہانے کے سبب سے آلودہ تھے۔اُن کا طرزِ زندگی بے دین لوگوں جیسا تھا اور بالکل ناپاک تھا۔ لیکن داؤد کا طرزِ زندگی، طرزِ عمل اور طرز فکر ایسے لوگوں سے قطعی مختلف تھا۔ وہ گناہ سے باز رہا اور بدکاری کی راہ سے اُسے کوئی خوشی اور خرمی نہ ہوتی تھی۔

جب وہ خدا کو سجدہ کرنے اور اُس کی عبادت اور پرستش کرنے کے لئے اُس کے حضور آتا تھا تو اُس کے ہاتھ، دل اور سوچ بالکل پاک اور صاف ہوتی تھی۔ وہ خدا سے شرماتا نہیں تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ ہر کوئی جان لے کہ وہ خدا سے محبت رکھتا اور اُسے سچا اور زندہ خالق اور مالکِ کل مانتا ہے۔ (7آیت)

8ویں آیت میں داؤد اس بات کو بھی واضح کرتا ہے کہ اُسے خداوند خدا کے گھر سے محبت ہے۔ غور کریں کہ داؤد کس وجہ سے اُس کے گھر میں آیا۔ وہ خدا کی حضوری میں وقت گزارنے کے لئے آیا۔ تاکہ وہ اُس کے جلال کو دیکھے اور جانے۔ ہمارے چرچ جانے کی بھی بہت سی وجوہات ہوتی ہیں۔ کچھ لوگ تعلیم پانے تو کچھ رفاقت کے لئے جاتے ہیں۔ لیکن داؤد خدا کی حضوری میں وقت گزارنے کے لئے گیا۔

دوسری عرض میں، داؤد خدا سے التجا کرتا ہے کہ وہ اُس کے روّیوں کو بھی جانچے اور پرکھے۔ وہ اُس کے دل کی خواہشات کا بھی جائزہ لے۔ وہ اپنے دل کا حال خدا کے حضور بیان کرنے سے خوفزدہ نہیں ہے۔ اُسے اعتماد اور یقین تھا کہ جب خدا اُس کے دل و دماغ کا جائزہ لے گا تو وہ اُس

کے دل کو راست اور مخلص ہی پائے گا۔ اگر خدا ہمارے دلوں، روّیوں اور سوچوں کا جائزہ لے، تو خدا کو یہ سب کچھ کیسا لگے گا؟ کیا ہمارا دل بھی داؤد جیسا ہی ہے؟

مجھے چھڑا اور مجھ پر رحم کر

اس زبور میں داؤد کی آخری درخواست یہ ہے کہ خدا اُسے چھڑائے اور اُس پر رحم کرے۔ داؤد خدا سے محبت رکھتا اور اُس کی راہوں پر چلتا تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ خدا اُس کی زندگی سے جانا اور پہچانا جائے۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ اُس کا شمار خونی اور گنہگار لوگوں میں ہو۔ وہ اُن جیسا نہیں تھا اور نہ ہی داؤد کو اُن جیسے طرزِ زندگی سے کوئی محبت اور لگاؤ تھا۔ اُسے ایسے لوگوں سے رفاقت کر کے بھی کوئی خوشی اور شادمانی نہیں ہوتی تھی۔ ایسے لوگوں کے ہاتھ بدکاری، رشوت اور بُرے منصوبوں سے آلودہ تھے۔ اُس نے خدا سے رحم اور ترس کی التجا کی۔ وہ جانتا تھا کہ اگرچہ اُس نے خدا کے حضور راستی کی زندگی بسر کی ہے۔ تو بھی اُسے خدا کے رحم اور ترس کی ضرورت ہے۔ وہ اپنے آپ کو خدا کے رحم اور ترس پر چھوڑتے ہوئے اُس سے التجا کرتا ہے کہ وہ اُسے چھڑائے اور بدکار لوگوں کے بُرے منصوبوں سے اُسے رہائی دے جو اُنہوں نے اُس کی ہلاکت کے لئے تیار کئے ہیں۔

اِس زبُور میں، داؤد خدا سے درخواست کرتا ہے کہ وہ اُس کا انصاف کرے۔ وہ چاہتا ہے کہ خدا اِس زمین پر عدل وانصاف قائم کرے، خاص طور پر داؤد کو درپیش صورتحال میں جب کچھ لوگ اُس کی مخالفت میں کھڑے ہو گئے تھے اور اُسے طرح طرح سے دُکھ دے رہے تھے۔ اُس نے خدا سے التجا کی کہ وہ اُس کے دل ودماغ کو جانچے اور پرکھے اور اگر کوئی برا خیال اور بُری سوچ اُس میں پائی جائے تو وہ اُسے آگاہ کرے۔ داؤد کلام اور کام میں خدا کے حضور پاک اور راست ٹھہرنا

چاہتا تھا۔ آخر میں داؤد خدا کے حضور مخلصی اور رحم کی درخواست کرتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ خدا اُسے سرفراز کرے۔ وہ اپنے دشمنوں پر فاتح زندگی بسر کرنا چاہتا ہے۔ ایماندار کی زندگی فاتح زندگی ہونی چاہیئے۔ داؤد کی دُعا دیانداری، راستی، فتح اور انصاف کے لئے ہے۔ ہمیں بھی ایسے مقاصد کے لئے مسلسل دُعا کرتے رہنا چاہیئے۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ آج بطور ایماندار آپ کی زندگی میں کیسے دشمن موجود ہیں؟ کیا اُن دشمنوں نے آپ کی راہ میں رکاوٹیں حائل کیں کہ آپ خدا کے ساتھ پورے دل سے نہ چل سکیں۔

☆ کیا آپ کی زندگی میں کوئی ایسے گناہ اور بُرے رویے ہیں جن کا آپ کو خدا کے حضور اقرار کرنے کی ضرورت ہے؟ کیا آپ خدا کے حضور صاف ضمیر کے ساتھ زندگی بسر کر رہے ہیں؟

☆۔ کیا آپ اپنے دشمنوں پر فاتح زندگی بسر کر رہے ہیں؟ دشمنوں سے مُراد لازمی طور پر لوگ نہیں ہیں۔ یہ دشمن آپ کی زندگی میں موجود گناہ بھی ہو سکتے ہیں۔

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔ خدا سے درخواست کریں کہ وہ آپ کے روّیوں اور دل کو جانچے اور پرکھے۔ ایسے روحانی معائنے کے لئے اپنے دل کو خدا کے حضور کھول دیں۔

☆۔ کیا آپ گناہ اور بدی پر غالب زندگی بسر کر رہے ہیں؟ خداوند سے کہیں کہ وہ آپ کو فتح بخشے۔

☆۔ جس طور سے خدا نے آزمائشوں میں آپ کو سنبھالا ہے، اُس کے لئے خداوند کی شکر گزاری کریں۔

خدا کا انتظار کرنا

اس باب کے مطالعہ سے پہلے زبور 27 پڑھیں

ہزاروں سالوں سے داؤد کے زبوروں کا دوسروں کے لئے بہت زیادہ حوصلہ افزائی کا سبب بننے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ داؤد اپنی مشکلات، کشمکش اور جدوجہد کو لوگوں سے نہیں چھپاتا۔ ہماری طرح اُسے بھی زندگی کے دُکھ درد اور مشکلات اور آزمائشوں کا تجربہ ہوا۔ لیکن اُنہی آزمائشوں میں داؤد ہماری توجہ خدا کی طرف کراتا ہے۔ وہ اپنے اُس اعتماد اور بھروسہ کو ظاہر کرتا ہے جو اُسے اپنے خداوند پر ہے۔

داؤد اپنے قارئین کو یہ بات یاد کرانے سے اِس زبور کا آغاز کرتا ہے کہ خداوند ہی اُس کی روشنی تھا۔ داؤد ذاتی تجربہ سے بیان کرتا ہے۔ وہ جانتا تھا کہ تاریکی میں ہونا کیسا تجربہ ہوتا ہے۔ اُسے کئی دفعہ اس بات پر حیرت ہوتی تھی کہ خدا کہاں پر ہے۔ داؤد غم کی تاریکی، رد کئے جانے اور دکھ درد کے تجربہ سے گزرا۔ اُس کی تاریکی میں خدا ہی اُس کا نور تھا۔ اُسے اُس نور میں ہی اُمید اور حوصلہ ملا تاکہ وہ بے دل ہو کر رُک نہ جائے۔

خدا اُس کی نجات تھا۔ اُس نے کئی ایک موقعوں پر داؤد کو دشمن کے حملوں سے محفوظ رکھا تھا۔ جب خدا داؤد کے ساتھ ہوتا تھا تو اُسے کسی طور پر بھی ڈر نہیں لگتا تھا۔ اگر خدا داؤد کے ساتھ ہوتا تھا تو پھر کون داؤد کو شکست دے کر اُس پر غالب آ سکتا تھا۔

خدا داؤد کے لئے قلعہ تھا۔ داؤد نے کئی دفعہ بھاگ کر اُسی قلعہ میں پناہ لی تھی۔ بطور ایک قلعہ خدا ہی داؤد کی پناہ گاہ تھا۔ اُس کے دکھوں، آزمائشوں اور مشکلات میں خدا ہی اُس کے چھپنے کی جگہ تھا۔ جب دشمن اُس کے قریب آتا تھا تو داؤد خداوند کی پناہ میں چلا جاتا تھا۔ اپنے نجات دہندہ کے بازوؤں میں، اُس کا دکھ درد، ذہنی دباؤ اور تکلیف سکون میں بدل جاتا تھا۔ اپنے نجات دہندہ اور چھڑانے والے کے بازوؤں میں اُسے ایک نیا اعتماد، تسلی اور قوت ایمانی ملتی تھی۔

ہمارے لئے یہ نوٹ کرنا بہت اہم ہے کہ داؤد ایک بڑا زبردست بادشاہ تھا۔ اسرائیل کے کسی اور بادشاہ کو اِس قدر فتوحات نہیں ملی تھیں۔ انسانی آنکھ سے، داؤد اپنے دَور کا ایک زبردست بادشاہ تھا۔ اُسے بچے کی طرح باتیں کرتے ہوئے ہمیں دیکھنا بھی عجیب سا لگتا ہے۔ وہ ہمیں بتاتا ہے کہ جب اُسے ڈر لگتا ہے، وہ اپنے آسمانی باپ کے پاس بھاگ جاتا ہے، جہاں پر اُسے تسلی اور آرام ملتا ہے۔ جب اُس کے دشمن اُس کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوئے، وہ مدد کے لئے خدا کے پاس گیا۔ ہمیں اس زبور میں داؤد کی کامیابی کا بھید دیکھنے کو ملتا ہے۔ داؤد کا توکل اور بھروسہ خدا پر تھا۔ اُسے اپنے آپ پرانے تجربہ پر بھروسہ اور اعتماد نہیں تھا۔ بلکہ اُسے تو اپنے آسمانی باپ کی حکمت اور رہنمائی پر توکل اور بھروسہ تھا۔ ہمیں بھی اُس مقام پر آنے کی ضرورت ہے۔ خدا کو ایسے لوگوں کی ضرورت نہیں جو اپنے مسائل اور مشکلات سے خود ہی نکلنے کی کوشش اور مگن اور مصروف رہیں۔ بلکہ خدا کو ایسے لوگوں کی تلاش ہے جو اپنی مشکل گھڑی میں مدد کے لئے بچوں جیسے ایمان کے ساتھ اُس کے پاس بھاگ کر آجائیں۔ حقیقی پختہ مسیحیت خدا پر مکمل توکل اور بھروسے میں ہی دیکھی جا سکتی ہے۔ جس قدر ہم روحانی طور پر پختہ ہوتے چلے جاتے ہیں، اُسی قدر ہم داؤد کی طرح حکمت اور رہنمائی کے لئے اپنے آپ کو خدا کی طرف رجوع لاتے ہوئے دیکھتے ہیں۔

جب بُرے لوگ اُس کا گوشت کھا جانے کے لئے اُس کی طرف پیش قدمی کرتے تھے تو داؤد خداوند اپنے خدا میں پناہ لیتا تھا، وہ اپنے قلعے میں بھاگ جاتا تھا۔ جب اُس کے دشمن اُس پر حملہ آور ہوتے تھے، وہ ٹھوکر کھا کر گر پڑتے تھے کیونکہ وہ خداوند کے بازوؤں میں پناہ لیتا تھا۔(دوسری آیت) یہاں پر ہمیں کس قدر بچوں جیسا ایمان دیکھنے کو ملتا ہے۔

تیسری آیت میں، داؤد ہمیں بتاتا ہے کہ جب کوئی فوج اُس کا محاصرہ کر لیتی تھی، تو اُس کا دل نہ تو ڈرتا تھا اور نہ ہی گھبراہٹ کا شکار ہوتا تھا۔ خواہ اُس کے خلاف جنگ برپا ہوتی، اُسے اپنے خداوند پر اعتماد اور بھروسہ ہوتا تھا۔ میں نے اپنی زندگی میں، کئی بار ایسے ایمان کی کمی محسوس کی ہے۔ مشکلات آتے ہی میں فکر مندی کا شکار ہو جاتا ہوں، میں نے کئی بار خود کو خوفزدہ ہوتے ہوئے محسوس کیا ہے۔ کاش میرے پاس بھی بچوں جیسا وہ ایمان ہوتا جو داؤد کے پاس تھا تو میں کیسا آرام اور سکون محسوس کرتا!!

داؤد کا خدا کے ساتھ بڑا خوبصورت رشتہ تھا۔ وہ اپنی مشکلات اور مسائل میں خدا پر توکل اور بھروسہ کرتا تھا۔ چوتھی آیت میں، ہمیں اُس کی باتوں سے اُس محبت کی جھلک نظر آتی ہے جو وہ اپنے دل میں خدا کے لئے رکھتا تھا۔

"میں نے خداوند سے ایک درخواست کی ہے، میں اُسی کا طالب رہوں گا، کہ عمر بھر خداوند کے گھر میں رہوں۔"

داؤد کی دلی خواہش زندگی میں عسکری کامیابی اور دولت کا حصول نہیں تھا۔ اُس کا دل خدا کو جاننے میں مگن تھا۔ کسی بھی چیز سے بڑھ کر، داؤد تو خدا کے ساتھ رفاقت اور قربت میں رہنا چاہتا تھا۔ اِس وجہ پر بھی غور فرمائیں کہ داؤد کیوں خدا کی قربت اور رفاقت میں رہنے کا خواہشمند تھا۔ وہ خدا

کے حسن و جمال پر نظر کرنے کا مشتاق تھا۔ وہ اُس کی ہیکل میں اُس کا طالب ہونا چاہتا تھا۔ کئی ایک وجوہات کے سبب سے ہم آسمان پر نظر کر سکتے ہیں۔ بہت سے لوگ آسمان پر اِس لئے بھی نظر کرتے ہیں تاکہ اُن کے بچھڑ جانے والے پیاروں سے اُن کا رابطہ ہو سکے۔ کئی لوگ اپنے دُکھوں اور تکالیف سے رہائی پانے کے لئے بھی آسمان کی طرف نظر کرتے ہیں۔ لیکن داؤد اس لئے آسمان کی طرف نظر کرتا تھا کیونکہ وہ خدا کے جلال کو دیکھنے کا مشتاق تھا۔ وہ ہر وقت اُس کے ساتھ گفتگو کرنے اور اُس کو دیکھنے کا مشتاق تھا۔

داؤد کو یہ اعتماد اور بھروسہ تھا کہ مشکل اور مصیبت کی گھڑی میں، خدا اُسے اپنی پناہ میں محفوظ رکھے گا۔ (5 آیت) وہ اُسے اپنے خیمہ میں محفوظ رکھے گا، وہ اُسے چٹان پر رکھے گا۔ جہاں وہ اپنے دشمنوں سے محفوظ رہے گا۔

عہدِ عتیق میں خیمہ وہ جگہ تھی جہاں پر خدا سکونت پذیر تھا۔ خدا داؤد کو اپنے قریب لاتا اور اپنی حضوری سے گھیر لیتا تھا۔ داؤد کو ڈرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ خدا اُسے محفوظ رکھتا تھا۔

داؤد اپنی فتوحات کا سہرا اپنے سر نہیں سجاتا، وہ ساری عزت، بزرگی اور جلال خدا کو ہی دیتا ہے۔ خدا نے ہی اُسے اُس کے دشمنوں پر سربلند کیا تھا۔ جو اُسے چاروں طرف سے گھیرے ہوئے تھے۔ (6 آیت) داؤد اپنے خیمہ میں خدا کی عبادت اور پرستش کرتا تھا۔ کیونکہ خدا نے اُس پر مہربانی کی تھی۔ خیمہ میں، وہ خوشی سے للکارتا تھا اور خداوند کے لئے گاتا بجاتا تھا۔ ایک بار پھر، داؤد کے بچوں جیسے ایمان پر نظر کریں۔ ایک مسرُور بچے کی طرح داؤد خوشی سے اُچھلتا اور خداوند کے لئے گاتا ہے۔

مصیبت کی اِس گھڑی میں، داؤد پکار اُٹھتا ہے "اَے خدا میری آواز سن، میں پکارتا ہوں۔ مجھ پر رحم کر اور مجھے جواب دے۔" (7 آیت)

داؤد کو خداوند اپنے خدا پر مکمل اعتماد اور بھروسہ ہے۔ خدا کے ساتھ اُس کا تعلق اور رشتہ بھی اس قدر مضبوط ہے کہ اُسے علم ہے کہ جب وہ خدا کو پکار رہا ہے تو وہ اُس سے کہہ سکتا ہے کہ وہ اُس کی فریاد پر کان لگائے۔ وہ خداوند اپنے خدا کے ساتھ باتیں کر سکتا اور اُس سے رہنمائی حاصل کرنے کے لئے درخواست کر سکتا ہے۔ وہ اُس سے اپنے تحفظ اور محافظت کے لئے بھی دعا کر سکتا ہے۔ داؤد جانتا تھا کہ خدا اُس کی ایسے ہی فکر کرے گا، بالکل ویسے ہی اُس کی دیکھ بھال اور محافظت کرے گا جس طرح ایک باپ اپنے بیٹے کی فکر، دیکھ بھال اور حفاظت کرتا ہے۔

زندگی میں کسی بھی چیز سے بڑھ کر، داؤد خدا کے چہرے کا طالب ہوتا تھا۔ خدا کے چہرے کا طالب ہونے سے مراد اسے شخصی طور پر جاننا ہے۔ بائبل مقدس میں خدا کے کردار و اوصاف کا مطالعہ ایک الگ چیز ہے۔ لیکن خدا کو شخصی طور پر جاننا ایک اور چیز ہے۔ وہ تو اُس کے چہرے کا طالب ہوتے ہوئے اُس کے سامنے جھکنا چاہتا تھا۔ وہ اُس کے ساتھ باتیں کرنا اور اُس کی مسکراہٹ کو جاننا چاہتا تھا۔

داؤد نے خدا سے درخواست کی کہ وہ اپنا چہرہ اس سے نہ چھپائے۔ (9 آیت) اُس نے اُس سے درخواست کی کہ وہ ضرورت کی اُس گھڑی میں اُس سے منہ نہ موڑے۔ داؤد کے لئے اِس سے بڑھ کر خوفناک اور حوصلہ شکن بات کیا ہو سکتی تھی؟ اُس کا دل تو خدا کے ساتھ لگ چکا تھا۔ اُس نے خدا سے درخواست کی کہ وہ ضرورت کی گھڑی میں اپنا چہرہ اُس سے نہ چھپائے۔

اِس سے ہمیں اندازہ ہوتا ہے کہ داؤد کی زندگی میں بھی ایسے لمحات آئے جب اُسے یوں لگتا تھا کہ جیسے خدا بہت دُور ہے۔ ایسا وقت بھی داؤد کی زندگی میں آتا تھا جب اُسے ڈر لگتا تھا کہ کہیں خدا اُس سے الگ ہی نہ ہو جائے۔ تاہم ایسے لمحات میں داؤد کو خدا کی محبت اور شفقت پر اعتماد ہوتا تھا کہ اُس کے لئے خدا کی محبت ماں باپ سے بڑھ کر ہے۔ اگرچہ ماں باپ تو بچے کو ترک یا عاق کر سکتے ہیں، تو بھی خدا داؤد سے دستبردار نہ ہو گا۔ (10 آیت) اپنی کمزوری کی حالت میں داؤد کو خداوند اپنے خدا پر ایسا ہی اعتماد اور بھروسہ ہوتا تھا۔

گیارھویں آیت میں، داؤد کے دل کی پکار یہ ہے کہ خدا اُسے اپنی راہوں کی تعلیم دے۔ اور اُسے سیدھی راہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ غور فرمائیں کہ داؤد کو اپنے ستانے والوں کے سبب سے ضرورت تھی کہ خدا اُسے اپنی راہوں کی تعلیم دے۔ انسانی عقل سے دیکھیں تو لگتا ہے کہ داؤد ایک کشمکش سے گزر رہا تھا۔ اُسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ کہاں جائے۔ اُس کے دشمن اُس کا محاصرہ کئے ہوئے تھے اور وہ ایسی اُلجھن میں تھا کہ اُسے علم نہیں تھا کہ وہ کہاں جائے اور کہاں پناہ لے۔ ذہنی ابتری کی اُس حالت میں آسمانی باپ کی طرف سے رہنمائی ملنے کی ضرورت تھی۔ اور وہ اپنے سارے دل سے خدا کی حکمت، راہنمائی، محافظت اور مدد کا طالب ہوا تھا۔

داؤد نے خدا سے التجا کہ کہ وہ اُسے اُس کے دشمنوں کے حال پر نہ چھوڑے۔ (12 آیت) جھوٹے گواہ اُٹھ کھڑے ہوئے تا کہ داؤد کا کام تمام کر دیں، اُنہوں نے اُسے تباہ کرنے کے لئے جھوٹ پر جھوٹ بولا۔ اگر داؤد کے لئے حالات و واقعات مخالف تھے، لیکن داؤد جانتا تھا کہ خدا اُس کی مدد کے لئے آئے گا۔ اُسے اعتماد تھا کہ اُسے خدا کی طرف سے خیر اور بھلائی دیکھنے کو ملے گی۔ وہ جانتا تھا کہ وہ زندوں کی زمین پر خدا کی بھلائی کو دیکھے گا۔ اگرچہ اُس وقت تو حالات ناگوار اور تکلیف دہ تھے۔ لیکن اُس نے بڑے اعتماد کے ساتھ دُعا کر کے انتظار کیا کہ خدا ہی حالات و واقعات میں

مداخلت کا ہاتھ بڑھائے گا۔ وہی اُسے مصیبت سے نکالے گا۔ اُس نے صبر سے انتظار کیا کہ اپنے وقت پر خدا اُسے بچالے گا۔ اور وہ اپنا ہاتھ اُس کے دشمن پر اُٹھائے گا۔ داؤد ہمارے سامنے یہ چیلنج رکھتا ہے کہ ہم بھی خدا پر ایسا ہی اعتماد اور بھروسہ رکھیں۔ وہ چاہتا ہے کہ ہم مضبوط ہوں۔ وہ ہمیں یہی سکھا رہا ہے کہ ہم پُراعتماد ہوں، صبر و تحمل سے کام لیں۔ وقتی طور پر درپیش مسائل اور مشکلات اور آزمائشوں کا صبر سے مقابلہ کریں، خدا ہماری مدد کو آئے گا۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ کیا داؤد کا ایمان اور اعتقاد ایک بچے جیسا ہے؟

☆۔ داؤد اپنے دَور کا ایک عظیم فوجی آدمی تھا۔ اُس کی کمک کہاں سے آتی تھی؟

☆۔ کیا آپ پر اپنی ہی طاقت اور عقل پر بھروسہ کرنے کی آزمائش آئی ہے؟ اُس آزمائش نے آپ کو کس ڈگر پر ڈال دیا؟

☆۔ خدا کے چہرے کا طالب ہونے سے کیا مراد ہے؟ یہ بات خدا کے بارے میں پڑھنے سے کس طرح مختلف ہے؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔خدا سے درخواست کریں کہ وہ داؤد کی طرح آپ کو بھی بچوں جیسا ایمان اور اعتقاد عطا فرمائے۔

☆۔خدا سے دُعا کریں کہ وہ آپ کو سکھائے کہ اُس کے چہرے کے طالب ہونے کا کیا معنی ہے۔

☆۔خداوند کی شکر گزاری کریں کہ وہ مصیبت کی گھڑی میں آپ کا قلعہ اور چھپنے کی جگہ بنے۔

☆۔کیا آپ کسی خاص قسم کی آزمائش اور گھڑی سے گزر رہے ہیں؟ خدا سے مدد مانگیں تا کہ آپ بڑے اعتماد کے ساتھ اُس کا انتظار کر سکیں۔

میری فریاد سُن لے

اس باب کے مطالعہ سے پہلے زبور 28 پڑھیں

زبور 27 کی طرح داؤد اس زبور میں بھی اپنے لئے خدا کی ضرورت کو تسلیم کرتا ہے۔ اگرچہ وہ ایک زبردست بادشاہ تھا۔ وہ اپنی قوت کے منبع کو جانتا تھا۔ داؤد ضرورت کی گھڑی میں خداوند اپنے خدا کے حضور گڑگڑایا۔ زبور کا متن اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ داؤد اپنے دشمنوں کے سبب سے غمزدہ تھا۔ وہ جانتا تھا کہ اگر خدا اُس کی مدد کو نہ آیا تو وہ تباہ ہو جائے گا۔

پہلی آیت میں خدا پر اُس کا توکل قابلِ غور ہے۔ وہ خدا کے حضور فریاد کرتا ہے، کیونکہ وہ اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ اگر خدا نے اُس کی مدد نہ کی تو وہ شکست اور بربادی کی وادیوں میں گر جائے گا۔ یہاں پر گڑھے سے مراد قبر یا موت ہے۔ داؤد اپنی کمزوری کی حالت کو تسلیم کرنے میں کوئی شرم محسوس نہیں کرتا۔ کیونکہ وہ اپنی زندگی، معاملات، فتح اور امورِ سلطنت کے لئے خدا کی ضرورت کو محسوس کرنے کے لئے دلی طور پر تیار اور مستعد تھا۔ داؤد کو جنگوں میں اور زندگی کے دیگر شعبہ جات میں کئی ایک فتوحات کا تجربہ ہو چکا تھا۔ جب تک ہمیں اپنی ضرورت کا احساس نہیں ہو گا اُس وقت تک ہم اُس ضرورت کے لئے خدا کے بڑھے ہوئے ہاتھ کو بھی نہ دیکھ سکیں گے۔

پہلی آیت میں، داؤد خدا کو اپنی چٹان کہتا ہے، چٹان ایک مضبوط بنیاد ہوتی ہے۔ زندگی کے طوفان اس چٹان کے خلاف بپھر سکتے ہیں لیکن اس چٹان کو کسی طور پر بھی لغزش نہ ہو گی۔ چٹان اپنی جگہ

پر قائم رہتی ہے۔ داؤد اس لئے بھی خدا کو اپنی چٹان کہتا ہے کیونکہ خدا لاتبدیل ہے اور زندگی کے طوفان اور آزمائشیں کسی طور پر بھی اُس پر اثر انداز نہیں ہو سکتے۔

داؤد خدا کے حضور پکارتا ہے کہ وہ اُس کی دعا کو سن لے (2 آیت) وہ جانتا تھا کہ اگر خدا نے اُس کی دُعا کو نہ سنا، تو وہ برباد ہو جائے گا۔ یہاں پر داؤد کی دُعا میں اُس کی دلیری کو دیکھیں کہ وہ کس طرح خدا کو پکار رہا ہے کہ وہ اُس کی منت کو سن لے۔ چونکہ داؤد کا خدا کے ساتھ ایسا مضبوط اور گہرا رشتہ تھا جس کی وجہ سے وہ اُسے اس انداز سے پکار رہا ہے کہ وہ اُس کی منت کی آواز پر کان لگا لے۔

خدا کے ساتھ داؤد کا جو رشتہ تھا، اُسے اس تعلق پر اعتماد تھا۔ اُس لئے وہ بڑی دلیری کے ساتھ اُس کے پاس آسکتا اور اُس سے درخواست کر سکتا تھا کہ وہ اُس پر رحم کرے اور اُس کی دُعا کو سن لے۔ خدا ہم پر بھی طرح طرح کی برکات کو نازل کرتا ہے۔ ہم بھی ضرورت کی گھڑی میں خداوند اپنے خدا سے فریاد کر سکتے ہیں کہ وہ ہماری دُعا سنے اور ہم پر رحم کرے۔

تیسری آیت میں، داؤد خدا سے انصاف مانگتا ہے۔ وہ خدا سے فریاد کرتا ہے کہ وہ اُسے بدکاروں اور شریروں کے ساتھ شامل نہ کرے۔

داؤد جانتا تھا کہ خدا ایک دن بدکاروں اور شریروں کی عدالت کرے گا۔ وہ روزِ عدالت خدا کی مہربانی اور عنایت کے لئے درخواست کرتا ہے۔

داؤد کے زمانہ میں بدکار لوگ منہ سے میٹھی میٹھی باتیں کرتے تھے لیکن اُن کے دل ہر طرح کے کینہ اور بغض سے بھرے ہوئے تھے۔ بالفاظ دیگر، ظاہری طور پر وہ بڑے پاک اور راستباز دکھائی دیتے تھے لیکن اپنے پڑوسیوں سے نفرت کرتے تھے۔ ظاہری بات ہے کہ، اُن کے دلوں میں

بھری ہوئی یہ نفرت اور کینہ اُن کے اعمال وافعال سے ظاہر ہو جاتا تھا۔ چوتھی آیت میں، داؤد خدا سے درخواست کرتا ہے کہ وہ بدکاروں اور شریروں کو اُن کے کاموں کا بدلہ دے۔ وہ چاہتا ہے کہ خدا اُن کے ساتھ ویسا ہی سلوک کرے جس کے وہ مستحق ہیں۔

بدکار لوگ خدا کے کام کو عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھتے تھے۔ اس وجہ سے، داؤد نے نبوتی طور پر کہا کہ خدا ایسے لوگوں کو برباد کرے گا ایسا کہ وہ پھر کبھی اُٹھ نہ سکیں گے۔ داؤد جانتا تھا کہ اگرچہ شریر اُس کے زمانے میں بڑی افراتفری پھیلا رہے تھے۔ وہ وقت آئے گا جب خدا اُن کے بُرے کاموں کا بدلہ نہیں دے گا۔ داؤد یہ بھی جانتا تھا کہ خدا اُسے بھیانک عدالت سے محفوظ رکھے گا۔ چھٹی آیت میں، وہ خدا کی تعریف اور ستائش کرتا ہے کہ اُس نے رحم کے لئے اُس کی فریاد کو سن لیا ہے۔

جب تک خدا نے انصاف نہ کر دیا، اُس وقت تک داؤد خدا پر توکل اور بھروسہ کیے رہا، کہ خدا ہی اُس کی طاقت اور سپر تھا۔ اُس نے خدا پر توکل اور بھروسہ کرنا جاری رکھا۔ اُس نے اُس کی راہوں کو بھی ترک نہ کیا۔ درحقیقت، داؤد کا دل اس بات کے لئے خوشی سے اُچھل رہا تھا کیونکہ خدا ہی اپنے لوگوں کی نجات کے لئے اُن کا قلعہ ہے۔ داؤد خدا سے اِس درخواست کے ساتھ اس زبور کو بند کرتا ہے کہ وہ اپنے تمام لوگوں کو نجات دے اور ہمیشہ اُن کا چرواہا ہو۔ داؤد خود بھی ایک چرواہا ہوتے ہوئے، اس بات کو جانتا تھا کہ بھیڑوں کی دیکھ بھال اور نگہداشت کا کیا مطلب ہے۔ وہ جانتا تھا کہ خدا ایک چرواہے کی طرح اپنی بھیڑوں کی گلہ بانی اور محافظت کرے گا۔

اس زبور میں ہمارے سیکھنے، سمجھنے اور اپنانے کے لئے کئی ایک اسباق موجود ہیں، پہلا سبق، آزمائشیں، کشمکش اور ابتر قسم کے حالات خدا کے لوگوں کی زندگیوں میں آئیں گے۔ داؤد جانتا تھا

کہ دُکھ سکھ، نشیب وفراز تو زندگی کا حصہ ہیں۔اسی طرح سے یسوع کو بھی یہ علم تھا کہ مسائل، اُلجھنیں، مخالفت اور طرح طرح کی آزمائشیں اُس کی زندگی کا حصہ ہیں۔ پھر ہم کیسے زندگی کے مسائل اور مشکلات سے آزاد زندگی گزار سکتے ہیں۔در حقیقت، اگر ہم خداوند کے لئے زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں، تو پھر ہمیں زیادہ سے زیادہ مشکلات، مسائل، رنج والم، ایذاہ رسانیوں اور اُلجھا دینے والے حالات وواقعات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

دوسرا سبق۔خدا شریروں کی عدالت کرے گا۔داؤد کو خدا پر توکل اور بھروسہ تھا کہ خدا شریروں کو اپنے بُرے کام کرنے کی کھلی چھٹی نہ دے گا۔ کئی دفعہ بُرے لوگوں کی عدالت اور سزا میں بڑی دیر نظر آتی ہے لیکن جلد یا بدیر شریر اپنے کئے کی سزا ضرور پاتے ہیں۔

تیسرا سبق۔ کئی دفعہ خدا بھی ہماری زندگی میں آزمائشیں اور مسائل آنے دیتا ہے، اور یہ سب کچھ بُرے لوگوں کی طرف سے ہماری زندگی میں آتا ہے۔اس زبور کا متن اس بات کا طرف اشارہ کرتا ہے کہ داؤد اپنی زندگی میں بُرے اور شریر قسم کے مردوزن کی طرف سے مخالفت کا سامنا کر رہا تھا۔ اگر خدا ہماری زندگی میں ابتر قسم کے حالات، مسائل، مشکلات اور اُلجھنیں آنے دیتا ہے تو پھر وہ ہماری گلہ بانی بھی کرتا ہے، ہمیں اُن تمام حالات وواقعات، مسائل اور دُکھوں کو برداشت کرنے کے لئے طاقت اور توانائی بھی دیتا ہے۔

داؤد اس زبور میں اچھا چرواہا ہونے پر خدا کی ستائش بھی کرتا ہے کیونکہ اُسے اس بات کی کامل یقین دہانی تھی کہ خدا اپنے لوگوں کے لئے اچھا چرواہا ہے۔

آخری سبق۔ یاد رکھیں۔ خدا جو کہ اچھا چرواہا ہے کہ خدا ہمیں بدی اور ہمارے دشمنوں کے بُرے منصوبوں سے بھی چھڑائے گا۔داؤد کی طرح ہم بھی ہر لحاظ سے ہر طرح کے نشیب وفراز اور

حالات و واقعات میں خدا کی پرستش اور ستائش کر سکتے ہیں۔ اگر ہمیں ناخوشگوار قسم کی صورتحال کا سامنا ہو ہمیں اِس بات کا کامل یقین دہانی ہونی چاہیئے کہ اچھا چرواہا ہمیں کسی طور پر بھی نہ چھوڑے گا۔

ہمیں اِس بات کی کامل یقین ہونا چاہیئے کہ وہ شریروں کی عدالت کرے گا اور بالاخر انصاف کا بول بالا ہو گا۔ یہی سبب ہے کہ ہم خدا کی پرستش اور ستائش کرتے ہوئے ہر طرح کے حالات و واقعات میں اُس پر توکل اور بھروسہ کرتے ہوئے اُس میں قائم اور ثابت قدم رہتے ہیں۔

چند غور طلب باتیں

☆۔اس زبور میں داؤد اپنی کمزوری کو تسلیم کرتا ہے۔ آپ کی شخصی کمزوریاں کیا کیا ہیں؟

☆۔داؤد کو اس حقیقت میں بڑا اعتماد تھا کہ خدا اُسے اُس کے دشمنوں سے رہائی بخشے گا۔ کیا آپ کو بھی ایسی یقین دہانی اور خداوند پر اعتماد اور بھروسہ ہے؟ آپ آزمائشوں اور مسائل کا سامنا کیسے کرتے ہیں، یہ کس طرح آپ کی زندگی اور مستقبل پر اثر انداز ہوتا ہے۔

☆۔کیا راستباز لوگ بھی بدکاروں اور شریروں کے سبب سے آزمائشوں اور مخالفتوں میں سے گزرتے ہیں؟ اس زبور کے مطابق راستباز لوگوں کو کیسا اعتماد حاصل ہوتا ہے؟

☆۔خدا کیسے آپ کے لئے اچھا چرواہا ثابت ہوا ہے؟ اپنے اچھے چرواہے کے طور پر آپ نے خدا سے کیسی بھلائی اور نیکی کا تجربہ کیا ہے؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔خداوند سے درخواست کریں کہ وہ آپ کی کمزوری میں آپ کو طاقت اور قوت سے بھر دے۔

☆۔خداوند کی شکر گزاری کریں کہ اُس نے وعدہ کیا ہے کہ وہ ہمارا اچھا چرواہا ہو گا۔

☆۔کیا آپ ایسے ایمانداروں سے واقف ہیں جو بدکار اور شریر لوگوں کے سبب سے اس وقت دُکھ اور مصیبت میں سے گزر رہے ہیں؟

☆۔چند لمحات کے لئے دُعا میں جھکیں کہ خدا اپنے لوگوں تک پہنچے اور دُکھ اور مصیبت کی اس گھڑی میں اپنے لوگوں کی تسلی، اطمینان اور اعتماد ہو۔

اُس کی آواز کی ستائش

اس باب کا مطالعہ کرنے سے پہلے زبور 29 پڑھیں

یوں لگتا ہے کہ یہ زبور ایک ایسے موقع پر لکھا گیا جب داؤد کو ایک شدید طوفان سے دوچار تھا۔ جب اُس نے اُس طوفان کو دیکھا اور سنا تو اپنے احساسات اُس زبور میں قلمبند کر دئے۔

داؤد اپنے اس زبور کا آغاز اپنے قارئین کو اسرائیل کے قدوس خدا کے جلال اور اُس کی قوت کو تسلیم کرنے کی دعوت دینے سے کرتا ہے۔ خاص طور پر غور کریں کہ داؤد زبردست لوگوں سے مخاطب ہے، زبردست لوگ، آسمان کے فرشتے اور اُس روئے زمین پر عظیم قائدین بھی ہو سکتے ہیں۔ جس قدر یہ زبردست تھے، اُسی قدر وہ داؤد کے خدا کے سامنے بالکل ہیچ اور کم قدر تھے۔ میں تصور کی آنکھ سے داؤد کو طوفان پر نظر کرتے ہوئے دیکھنا پسند کرتا ہوں۔ جب طوفان اُفق پر نظر آتا ہے اور اُس کے ساتھ ہی بجلیاں چمک رہی ہیں، داؤد خدا کی قدرت کو دیکھ کر محوِ حیرت ہو جاتا ہے۔ خدا کی ایسی عظمت، حشمت اور جلال دیکھ کر اُس کے دل سے خدا کی پرستش اور ستائش کے نغمے پھوٹ پڑتے ہیں۔ کون ایسے عظیم اور مہیب خدا کا ثانی ہو سکتا ہے؟

تیسری آیت میں، داؤد ہمیں بتاتا ہے کہ خدا کی آواز زبردست پانیوں پر تھی۔ ہم تصور کر سکتے ہیں کہ داؤد بارش کا نظارہ کر رہا ہے۔ اس بارش کی آواز ہر جگہ سنی جا سکتی ہے۔ مجھ بحرہ الکاہل میں ری یونین کے جزیرہ پر ایک عبادت کا موقع یاد ہے۔ ہم ایک ایسے گھر میں عبادت کر رہے تھے جس کی چھٹ پتری کی بنی ہوئی تھی۔ جب عبادت ہو رہی تھی، بارش آ گئی، اُس پتری کی چھت پر

بارش کے گرنے کی آواز اس قدر پُر شور تھی کہ ہمیں ایک دوسرے کی آواز بھی سنائی نہیں دیتی تھی۔ ہمیں عبادت کا انداز تبدیل کر کے جماعت کو چھوٹے گروپس میں تبدیل کرنا پڑا تا کہ ہم ایک دوسرے کی آواز سن سکیں۔ داؤد نے شدید بارش کی آواز کو سنا۔ جب وہ بارش کی آواز کے تعلق سے بات کرتا ہے تو اُس نے ایسی شدید بارش کی آواز کو سنا جو کانوں کو بہرہ کر دینے والی تھی۔ وہ اُس سارے منظر میں خدا کو دیکھتا ہے۔

اُس نے کہا، خدا کی آواز زبردست ہے!

خدا کی آواز میں قدرت ہے۔ خداوند کی آواز میں جلال ہے۔ خداوند کی آواز دیوداروں کو توڑ دیتی ہے۔ بلکہ خدا کی آواز لبنان کو توڑ ڈالتی ہے۔ بلکہ خداوند لبنان کے دیوداورں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے۔ (4-5 آیات)

ہم جنہوں نے گرج چمک کی کان پھاڑ دینے والی آواز کو سنا ہے سمجھ سکتے ہیں کہ داؤد کس تعلق سے بات کر رہا ہے۔

اس بات کا تصور کرنا بالکل آسان ہے کہ بادلوں کی گرج کے ساتھ، بجلی بھی چمک رہی تھی، جو لبنان کے مشہور دیوداروں پر اثر انداز ہو کر اُنہیں چکنا چور کر رہی تھی۔

چھٹی آیت میں، داؤد اُس ہوا کا بھی ذکر کرتا ہے جو گرج چمک اور بارش کے ساتھ چلتی ہے۔ اس ہوا سے دیودار اُس بچھڑے کی طرح آگے پیچھے جھومنے لگے جو کھیت میں اُچھلتا کودتا ہے۔

خدا کی آواز بجلی چمکنے کے ساتھ سنائی دیتی ہے۔ جب اُس کی آواز آسمان سے گرجتی ہے، یوں لگتا ہے کہ یہ صحرہ کو ہلا کر رکھ دے گی۔ خوفناک طوفان نے بلوط کے زبردست درختوں کو مروڑ کر

رکھ دیا۔اور جنگل کے درخت بے برگ ہو گئے۔ ہو سکتا ہے کہ آپ نے ایسے طوفان کا تجربہ کیا ہو جس میں درخت جڑ سے اُکھڑ جاتے یا پھر کئی دفعہ درمیان سے ٹوٹ بھی جاتے ہیں۔

داؤد جانتا تھا کہ گرج چمک اور ہوا کا منبع کون ہے۔وہ جانتا تھا کہ وہ طوفان جو اُس نے دیکھا خدا کی طرف سے آیا تھا۔اور اُس کی زبردست قوت اور حشمت کا مظہر تھا۔وہ خدا کے جلال کا ذکر کئے بغیر نہ رہ سکا۔

خدا اُن زبردست پانیوں پر تخت نشین تھا جو اُس طوفان کے نتیجہ میں موجزن تھے۔ وہ بادشاہ ہے اور گرجیں اور طوفان اس کی آواز سنتے ہیں۔داؤد طوفان کی شدت سے بہت متاثر ہوا، اس سے داؤد کو اُس خدای عظیم کے تعلق سے شعور اور آگاہی حاصل ہوئی جس نے اُسے بھیجا تھا۔

داؤد اِن سب چیزوں پر غور کرتے ہوئے دوزبردست بیانات کے ساتھ اس زبور کو ختم کرتا ہے۔

پہلا بیان۔وہ بیان کرتا ہے کہ خدا ہی اپنے لوگوں کو قوت عطا کرتا ہے۔اس طوفان میں اس نے جو شدت اور قوت دیکھی اس سے اُسے خدا کی قوت اور قدرت کے تعلق سے آگاہی اور سمجھ بوجھ حاصل ہوئی۔اس جیسا کوئی خدا نہیں ہے۔یہ حقیقت داؤد کے دل پر اثر انداز ہوئی خدا نے اپنی قوت اور قدرت ہمارے لئے دستیاب کی ہے۔اس طوفان کے پیچھے کار فرما قوت اور گرج چمک ہمارے لئے بھی دستیاب ہو سکتی ہے۔جب ایسی زبردست قوت ہماری کمک کے لئے موجود ہے تو پھر ہمیں کس کی دہشت ؟جو راہ خدا نے ہمارے لئے متعین کی ہے ہم دلیری سے اُس پر آگے بڑھ سکتے ہیں۔چونکہ خدا کے زبرست وسائل ہمارے لئے دستیاب ہیں،اس لئے کوئی چیز ہمیں آگے بڑھنے سے نہیں روک سکتی۔خدا کی قوت اور قدرت ہمارے آگے آگے چلے گی۔

دوسرا بیان گیارھویں آیت میں دیکھنے کو ملتا ہے کہ خدا اپنے لوگوں کو امن و سلامتی سے نوازتا ہے۔خدا کی ناقابل بیان قوت اور قدرت کی روشنی میں،جو کہ طوفان میں نظر آتی ہے،خدا کے

اطمینان کو جاننا کس قدر باعثِ برکت بات ہے۔ وہ جو خدا کے گھرانے کے لوگ ہیں، اُنہیں کسی بھی چیز سے دہشت کھانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ وہ بڑے اعتماد کے ساتھ خدا تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں۔ خداوند یسوع نے ہمارے اور خدا باپ کے درمیان صلح کرا دی ہے۔

ایسے لوگ جو خدا کی طرف اپنی پشت پھیر دیتے ہیں، ایک دن وہ اپنی زندگیوں کے احتساب کے لئے بھی خدا کے حضور کھڑے

ہوں گے۔ وہ دن کس قدر ہولناک ہو گا۔ وہ لوگ جو خدا کو پہچانتے اور اُس سے محبت رکھتے ہیں، انہیں کسی طرح کے خوف اور دہشت کے نیچے دبنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ کیا آپ نے زبردست طوفان کے اثرات کو دیکھا ہے؟ اس سے ہم خدا کے تعلق سے کیا سیکھتے ہیں؟

☆۔ داؤد گیارھویں آیت میں کون سے دو بیان پیش کرتا ہے؟ اس سے ہماری حوصلہ افزائی کے لئے کیا بات سامنے آتی ہے؟

☆۔ خدا کس طرح مظہرِ قدرت و فطرت کے وسیلہ سے خود کو ظاہر کرتا ہے؟ فطرت ہمیں خدا کے تعلق سے کیا تعلیم دیتی ہے؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔خدا کی زبردست قوت اور قدرت کے لئے اُس کی ستائش کریں؟

☆۔اس بات کے لئے خدا کی شکر گزاری کریں کہ اُس کی قوت اور قدرت ہمارے لئے بھی دستیاب ہے۔

☆۔کیا آپ کسی ایسے شخص سے واقف ہیں جس نے ابھی تک اپنا رشتہ اور تعلق خدا کے ساتھ درست طور پر قائم نہیں کیا؟ دُعا میں جھکیں اور ایسے لوگوں کے لئے دُعا کریں تا کہ خدا اُنہیں اپنی قربت میں لائے، ایسا نہ ہو کہ کہیں بہت دیر ہو جائے۔

تونے میری حمایت کی

اِس باب کے مطالعہ سے قبل پڑھیں زبور30

اِس زبور کا تعارف ہمیں بتاتا ہے کہ یہ زبور داؤد نے لکھا اور ہیکل کی تقدیس کے لئے استعمال ہوا۔

(بمطابق انگریزی ترجمہ۔این آئی وی) لیکن ایک مسئلہ ہے، ہیکل تو داؤد کی وفات کے بعد تعمیر کی گئی۔ لیکن اس مسئلے کا حل یہ نکلتا ہے کہ زبور داؤد ہی نے لکھا لیکن بعد ازاں جب اُس ہیکل کی تقدیس ہوئی جسے سلیمان بن داؤد نے تعمیر کیا تھا تو اس گیت کو گایا گیا۔

این آئی وی ترجمہ میں جس لفظ کا ترجمہ ہیکل کیا گیا ہے اس کا ترجمہ باآسانی گھر بھی کیا جا سکتا ہے۔ اگرچہ مذکورہ ترجمہ لفظ ہیکل استعمال کرتا ہے، اس کے حاشیہ میں یہ بتایا گیا ہے کہ اس لفظ کا ترجمہ محل بھی کیا جا سکتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ زبور داؤد کے محل کی مخصوصیت کے لئے بھی استعمال کیا گیا ہو گا۔

یہ زبور ستائش کا زبور ہے۔ داؤد پہلی آیت میں یہ کہتے ہوئے اس زبور کا آغاز کرتا ہے۔

داؤد کی زندگی ہمیشہ ہی پھولوں کی سیج نہ رہی۔ اس دُنیا میں اُس کے بہت سے دشمن تھے۔ اُس نے رد کئے جانے کی تکلیف اور دُکھ کو بھی محسوس کیا۔ وہ جانتا تھا کہ اپنے دشمنوں سے بھاگنے اور انتہائی مایوسی اور غم کی حالت میں ہونا کیسا تجربہ ہوتا ہے۔ پہلی آیت میں، داؤد خدا کا شکر کرتا ہے کہ اُس نے اسے زندگی کے دکھوں، مایوسیوں اور کشمکش سے باہر نکالا۔ داؤد نے خدا کو پکارا اور وہ

اس کی مدد کو آیا۔ خدا نے داؤد کو زخم لگنے سے محفوظ تو نہ رکھا لیکن جب داؤد نے خدا کو پکارا تو اُس نے اُسے اُن زخموں سے شفادی۔ (دوسری آیت)

غور کریں کس طرح داؤد یہ کہتا ہے کہ خدا اُسے قبر سے باہر لایا۔ بالفاظ دیگر، خدا نے اُسے قبر سے بچایا۔ خدا نے کئی ایک موقعوں پر اُس کی جان کو بچا لیا۔ داؤد اپنی زندگی کے لئے خدا کا مقروض اور ممنون ہے۔

جو کچھ خدا نے داؤد کے لئے کیا تھا۔ اُن سب کاموں کے لئے داؤد تمام مقدسین کو مدعو کرتا ہے کہ وہ اُس کے قدوس نام کی ستائش اور پرستش کریں۔

غور کریں کہ اگرچہ خدا نے اسے دشمنوں کی مخالفت سے گزرنے دیا۔ تو بھی وہ خدا کو قدوس کہتا ہے۔ وہ زندگی میں آنے والی مایوسیوں اور آزمائشوں کے لئے خدا پر الزام نہیں دیتا۔ وہ کسی طور پر بھی کسی برائی یا غلط کام کے لئے خدا کو قصوروار نہیں ٹھہراتا۔ اگرچہ داؤد کو ہمیشہ ہی خدا کی راہوں کی سمجھ نہیں آتی تھی، تو بھی وہ اُنہیں کامل اور لاخطا قدوس خدا کی طرف سے سمجھ کر قبول کر لیتا تھا۔

غور کریں کہ ردِ عمل کے طور پر داؤد کا دل پرستش اور ستائش سے بھر جاتا ہے۔ کچھ ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو فطری طور پر خدا کے لئے اپنا ردِ عمل موسیقی کے ساتھ ظاہر کرتے ہیں۔ داؤد کا دل بھی ردِ عمل کے طور پر خدا کے لئے گانے لگ پڑتا تھا۔ ہو سکتا ہے کہ مقدسین کے دل خدا کی بھلے کاموں کی گواہیوں سے معمور ہو کر گائیں۔ تاہم داؤد کے لئے موسیقی اُس کے دل کی آواز تھی۔

غور کریں کہ کس وجہ سے داؤد خدا کی ستائش کرتا ہے۔ وہ پانچویں آیت میں ہمیں بتاتا ہے کہ اگرچہ خدا کا قہر و غضب دم بھر کا ہوتا ہے تو بھی اُس کی شفقت عمر بھر کے لئے ہوتی ہے۔ داؤد جانتا تھا کہ خدا گاہے بگاہے اپنے بچوں کی تربیت کرے گا۔ اور یہ تنبیہ، تربیت اور کانٹ چھانٹ اُن ہی کی بہتری اور بھلائی کے لئے ہوگی۔ اس تربیت اور تنبیہ میں داؤد خدا کی محبت کو کسی طور پر بھی شک کی نظر سے نہیں دیکھتا۔ وہ جانتا تھا کہ خدا اُس تنبیہ کے وسیلہ سے اُس کی تربیت کر کے اُسے اور بھی زیادہ اپنے قریب لا رہا ہے۔ اُسے معلوم تھا کہ اُس کے دُکھ بھرے تجربات اُسے اور بھی خدا کے پاس لے آئیں گے۔ وہ جانتا تھا کہ تنبیہ اور تربیت سے کچھ ایسی چیز وقوع میں آئے گی کہ وہ عمر بھر خدا کی مہربانی اور عنایت میں زندگی بسر کرے گا۔ وہ کون سا لمحہ ہے جسے ابدیت سے تشبیہ دی جاسکتی ہے؟ جب ہمیں تنبیہ کر کے پاک اور صاف کیا جاتا ہے تو جب ہم خدا کی قربت کو محسوس کرتے ہیں تو کون سے ایسے دُکھ بھرے لمحات ہیں جنہیں سیکھے جانے والے اسباق سے تشبیہ دی جاسکتی ہے؟

داؤد ہمیں بتاتا ہے کہ اگرچہ رات کو رونا پڑے، صبح کو خوشی کا موقع ملتا ہے۔ دُکھ تو ہمیشہ ہی نہیں رہتے۔ اگرچہ ہم اِس زمین پر ساری عمر بھی دُکھ اُٹھاتے رہیں، تو بھی ہم جانتے ہیں کہ ہمارے لئے ایک ایسا مقام ہے جہاں پر ہم خدا کی قربت اور رفاقت میں رہیں گے اور وہاں پر کوئی رنج والم، دُکھ درد اور آنسو نہ ہوں گے۔ لیکن غیر ایمانداروں کے لئے وہ جگہ ایسی نہ ہوگی، اُن کے لئے تو وہ کبھی نہ ختم ہونے والے دُکھ اور غم کا مقام ہوگا۔ (مرقس 9:47)

داؤد چھٹی آیت میں اِس بات کا اقرار و اعتراف کرتا ہے کہ اُس کی زندگی کے کچھ ایسے لمحات بھی تھے جب اُس نے محسوس کیا کہ وہ بہت محفوظ ہے۔ "مجھے کبھی جنبش نہ ہوگی۔" داؤد اپنی زندگی میں خدا کی بے حد مہربانی اور عنائت سے واقف تھا۔ بعض اوقات خدا اُسے پست بھی کرتا تھا کہ

اُسے اپنی ناتوانائی اور کمزوری میں خدا کی حضوری کی ضرورت کا احساس ہوتا رہے۔ ایسے وقتوں میں، داؤد کو یہ تسلیم کرنا پڑتا تھا کہ برکت اور تحفظ خدا کی طرف سے بخشش ہے۔ وہ محبت میں آگے بڑھ کر اُس کو محفوظ کرلیتا تھا۔

ساتویں آیت پر غور کریں۔ جب خداوند خدا داؤد پر مہربانی کرتا تھا، یروشلیم کا پہاڑ قائم تھا۔ کوئی چیز بھی اُس کے سامنے کھڑی نہیں رہ سکتی تھی۔ بالخصوص ایسے وقتوں میں جب خدا کی نظر عنایت اُس پر ہوتی تھی۔ داؤد خدا کہ مہربانی اور عنائت کو اپنا حق نہیں سمجھتا تھا۔ تاہم ایسے وقت بھی ہوتے تھے جب داؤد کو ایسے محسوس ہوتا تھا کہ خدا نے اپنا چہرہ اُس سے چھپا لیا ہے۔

جب خدا اپنا چہرہ چھپاتا تھا تو داؤد مایوس ہو جاتا تھا۔ اُسے اپنے بے یار و مددگار اور کمزور ہونے کا احساس ہونے لگتا تھا۔ اگرچہ دشمنوں نے اُس کا پیچھا کیا، اُس کے ملک میں تباہی آجانے سے بہت سے لوگ لقمہ اجل ہو گئے، داؤد نے اس بات کا اقرار کیا کہ اگر خدا کی مہربانی اُس کے ساتھ نہ ہوتی تو وہ برباد ہو چکا ہوتا۔ وہ ہر ایک چیز کے لئے مکمل طور پر خدا کہ مہربانی اور فضل پر بھروسہ اور توکل کرتا تھا۔ اُس کی طاقت، خوشحالی اور زندگی سبھی کچھ تو خدا کی مہربانی اور عنایت کے سبب سے تھا جو خدا نے اُس پر کر رکھی تھی۔

خدا نے داؤد کو مخالفت کا سامنا اس لئے بھی ہونے دیا تاکہ اُسے یاد دلائے کہ اُسے خدا کی مہربانی پر انحصار کرنے کی کس قدر ضرورت ہے۔ اپنی مصیبت میں، داؤد نے خدا کو پکارا۔ (8 آیت) خدا نے اپنے رحم و ترس میں داؤد کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا۔ داؤد خدا کو جلال دیتا ہے کیونکہ خدا نے مہربانی کر کے اُس کی جان بچائی۔ داؤد کی زندگی خدا کی بے حد مہربانی اور وفاداری کی جیتی جاگتی مثال ہے۔

خدا نے داؤد کے ماتم کو ناچ سے بدل دیا۔ خدا نے اُس کے ٹاٹ کو اُتار ڈالا (جو ماتم کرنے والے اپنے اُوپر اوڑھتے تھے) اور اُسے خوشی اور شادمانی سے ملبس کیا۔ داؤد جانتا تھا کہ ٹاٹ اوڑھ کر گریہ زاری اور ماتم کرنا کیسا ہوتا ہے۔ خدا نے اُس کی زندگی کو ایسے دُکھ بھرے تجربات سے گزرنے دیا۔ غالب آنے کے لئے داؤد خدا کی قوت اور قدرت سے بھی واقف اور آگاہ تھا۔

داؤد دل سے خدا کی ستائش کرتا تھا۔ جب خدا اُس پر اتنی بڑی مہربانیاں کرتا تھا تو پھر داؤد بھی خاموش نہیں رہتا تھا بلکہ ردِ عمل کے طور پر اُس کا دل بھی خوشی اور شکر گزاری کے ملے جلے احساسات و جذبات سے خدا کے لئے گانا شروع ہو جاتا تھا۔ وہ بلند آواز سے اُن سب کو بتانا چاہتا تھا جو سننے کے لئے تیار ہوتے تھے کہ خدا محبت کرنے والا خدا ہے، جس نے اُس پر بڑی کرم نوازیاں کی ہیں۔ اسی وجہ سے داؤد کا دل ہمیشہ ستائش سے بھرا رہتا تھا۔

اِس زبور کا اہم اور عظیم سبق ہماری زندگیوں پر خدا کی مہربانی اور عنائت ہے۔ اگر اُس کی نظرِ کرم اور مہربانی ہم پر نہ ہوتی تو ہم کہاں بھٹک رہے ہوتے؟ جب خدا ہم پر مہربانی اور کرم نوازی کرتا ہے تو ہم بابرکت اور مضبوط ہوتے جاتے ہیں۔ اُس کی مہربانی اور عنایت کے بغیر ہم کمزور ہی رہتے ہیں۔ میرے دل کی دُعا ہے کہ ہم اپنی زندگیوں کے لئے اُس کی مہربانی اور عنایت کے لئے زیادہ سے زیادہ دُعا کریں۔ اپنے ازدواج اور منسٹریز کے لئے اُس کی مہربانی اور کرم نوازی کے لئے اپنی دُعائیں بلند کریں۔

چند غور طلب باتیں

☆۔اِس عبارت میں داؤد کس طرح خدا کی پرستش کرتا ہے؟ خدا کی پرستش اور ستائش کے دیگر کیا طریقہ کار ہیں؟

☆۔داؤد کی آزمائشوں اور خداوند کی رہائی نے داؤد کی پرستش اور ستائش میں اضافہ کر دیا۔ آپ کی آزمائشیں کس طرح خدا کے ساتھ آپ کے تجربہ کی بناپر آپ کی پرستش اور ستائش کے وقت میں اضافہ کرتی ہیں؟

☆۔یہ زبور دُکھ اُٹھانے والے لوگوں کے لئے کس طرح تسلی اور تشفی کا باعث ہوتا ہے؟

☆۔داؤد کی قوت کا منبع کیا تھا؟ کیا آپ نے اُس منبع کو اپنے لئے قوت اور تقویت کا باعث ہونے کا تجربہ کیا ہے؟

☆۔کیا خدا کا مقصد یہی ہے کہ ہمیں زندگی کی ہر ایک آزمائش اور دُکھ سے رہائی بخشے؟ کیا ہماری برکات زحمت سے رحمت میں بدل سکتی ہیں؟ آپ کی زندگی میں آنے والے دُکھوں، تکالیف اور مسائل کو کس طرح خدا نے آپ کو قریب لانے کے لئے استعمال کیا ہے؟

☆۔یہ زبور کس طرح داؤد کی زندگی پر خدا کی کرم نوازی، مہربانی اور نظرِ عنائت کے بارے میں سکھاتا ہے؟

کیا ایسی مہربانی آج ہمارے لئے بھی دستیاب ہے؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔ایسے وقتوں کے لئے خدا کی شکر گزاری کریں جب اُس نے آپ کو دُکھوں اور آزمائشوں سے رہائی بخشی۔اِس بات کے لئے بھی خدا کی شکر گزاری کریں کہ اُس نے آپ کی زندگی میں بھلائی پیدا کرنے کے لئے آپ کی زندگی میں دُکھوں، مشکلات اور مسائل کو استعمال کیا۔

☆۔اُس قوت اور تقویت کے لئے بھی خدا کی شکر گزاری کریں جس کا اُس نے اپنے محبت رکھنے والوں سے وعدہ کیا ہے۔

☆۔اِس بات کے لئے بھی خدا کی شکر گزاری کریں کہ وہ آپ کی تربیت اور تنبیہ کے لئے آپ کی فکر کرتا ہے۔اُس کی پدرانہ محبت اور شفقت کے لئے شکر گزاری کریں۔

☆۔اپنی زندگی کے لئے خدا کی مہربانی کو مانگیں۔اپنے ازدواج اور خدمت کے لئے بھی اُس کے پر فضل ہاتھ، مہربانی اور نظرِ عنائت کے لئے دُعا کریں۔

خداوند میری پناہ ہے!

اِس باب کو پڑھنے سے قبل زبور 31 بغور پڑھیں

ہم دیکھ چکے ہیں کہ داؤد کو بھی اپنی زندگی میں دُکھ درد جھیلنے پڑے۔ زندگی کی آزمائشوں اور تند و تیز طوفانوں سے گزرنا پڑا۔ ہم پہلے ہی اِس نتیجہ تک پہنچ چکے ہیں کہ اگرچہ خدا ہماری زندگی سے مسائل و مشکلات کو ختم نہ بھی کرے تو بھی وہ زندگی کے طوفانوں میں ہمارے ساتھ رہے گا۔ داؤد نے زندگی کے پُر درد کٹھن دوَر میں خدا کو مدد کے لئے پکارا۔ ایسے وقتوں میں، وہ چار چیزوں کے لئے درخواست کرتا ہے۔ آئیں داؤد کی چار درخواستوں کا جائزہ لیں۔

داؤد کی پہلی التجا پہلی ہی آیت میں موجود ہے کہ خدا اسے شرمندگی سے بچائے۔

پہلی آیت میں، داؤد ہمیں یاد کراتا ہے کہ اُس نے مشکل گھڑی میں خداوند میں پناہ لی۔ اُس نے کہا کہ خدا اُسے شرمندہ نہ ہونے دے۔ کیونکہ داؤد کے نزدیک شرمندہ ہونے کے سبب سے دو چیزیں واقع ہوتی ہیں۔ یا تو وہ اپنے خدا کا انکار کردے گا یا پھر اُس کے دشمن اُس پر غالب آجائیں گے۔ وہ نہیں چاہتا ہے کہ اُن میں سے کوئی ایک بھی اُس کے ساتھ واقع ہو۔ وہ تو کبھی کسی صورت میں بھی خداوند اپنے خدا کا انکار نہیں کرنا چاہتا۔ وہ اپنی جان بچانے یا اپنے دُکھوں سے رہائی پانے کے لئے خداوند اپنے خدا سے منحرف نہیں ہونا چاہتا۔ وہ خدا سے منحرف ہونے کی آزمائش میں نہیں پڑنا چاہتا اور نہ ہی یہ چاہتا ہے کہ وہ ایسے وقت میں کسی چیز سے سمجھوتہ کرلے۔ بلکہ وہ تو اپنی آزمائشوں اور دُکھوں میں خدا سے وفادار رہنے کے لئے تقوت اور قوت مانگتا ہے۔

اگر داؤد کے دشمن اُس پر غالب آجاتے،اس صورتحال نے خدا کی عکاس ہوناتھا۔ان دشمنوں نے اس بات کا یقین کر لینا تھا کہ داؤد کا خدا اُسے چھڑانے کی قدرت ہی نہیں رکھتا۔ داؤد تو ایسا ہونے کا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا کہ دشمن یہ خیال کریں کہ خدا اُس کو چھڑانے کی قدرت نہیں رکھتا۔ اُس کا دل تو خدا کے جلال کا طلب گار تھا۔ داؤد خدا سے قوت مانگتا ہے کہ وہ دشمن کے سامنے اُس کا انکار کر کے شرمندگی سے ملبس ہو۔ وہ خدا سے یہ بھی التجا کرتا ہے کہ خدا کا نام بھی کسی طور پر حقارت اور تذلیل سے دوچار نہ ہو۔

اپنی آزمائش کی گھڑی میں دوسری چیز جس کے لئے داؤد خدا سے درخواست کرتا ہے وہ یہ ہے کہ خدا اُسے اُس کے دشمنوں سے رہائی اور مخلصی بخشے۔ یہ بات قابل غور ہے کہ داؤد خدا کو ایک راست خدا کے طور پر دیکھتا ہے۔ وہ اسی راستی میں اُس سے مخلصی کی التجا کرتا ہے۔ وہ یہاں پر یہی التماس کر رہا ہے کہ نیکی بدی پر غالب آجائے۔ وہ نہیں چاہتا کہ بدی غالب آئے۔ وہ تو چاہتا ہے کہ خدا کا مقصد اور مرضی ہی غالب رہے۔ وہ صرف اپنے لئے ہی مخلصی اور رہائی کا منتظر نہیں ہے۔ وہ اس لئے رہائی اور مخلصی کا طالب ہے تاکہ خدا کا راست مقصد پورا ہو۔ نہ صرف اُس کی زندگی میں، بلکہ اُس کے دشمنوں کے سامنے بھی خدا کی مرضی، مقصد اور منصوبہ پایہ تکمیل کو پہنچے۔

دوسری آیت میں، تیسری چیز جس کے لئے داؤد نے خدا سے التجا کی وہ یہ ہے کہ خدا اُس کی آواز پر کان لگائے۔ اور بلاتاخیر اُس کی مدد کے لئے آئے۔ وہ دُعا سننے کی التجا کرنے سے بالکل بھی جھجک محسوس نہیں کرتا۔ داؤد جانتا ہے کہ خدا شخصی خدا ہے جسے اپنے لوگوں کی فریاد اور پکار میں گہری دلچسپی ہوتی ہے۔ اُسے اعتماد ہے کہ خدا اُس کی فریاد پر کان لگائے گا۔ یہ فریاد داؤد کی طرف سے ایمان کی پکار ہے۔ وہ توقع کرتا ہے کہ خدا آئے۔ وہ خدا کی شفقت اور محبت پر انحصار کرتا ہے۔ وہ

خدا کہ نظرِ عنائت اور مہربانی کے بغیر غالب آنے کے لئے اپنی قابلیت اور قوت پر قطعاً بھروسہ نہیں کرتا۔

جب داؤد خدا میں پناہ لیتا ہے تو خدا سے چوتھی درخواست اور التجا یہ کرتا ہے کہ خدا اُس کے لئے ایک مضبوط قلعہ ہو۔ وہ خدا سے التجا کرتا ہے وہ اُسے گھیر لے۔ ایک قلعہ مظبوط دیواروں کے ساتھ تعمیر کیا جاتا تھا۔ جو اُس کے اندر پناہ لیتے تھے دشمن کے حیلے حملوں سے محفوظ رہتے تھے۔ دشمن قلعے کو تیروں کا نشانہ بنا سکتے تھے لیکن اُس کے اندر موجود لوگ محفوظ ہی رہتے تھے۔ داؤد کو یہ اعتماد تھا کہ جب تک وہ اُس قلعے میں ٹھہرا رہے گا محفوظ اور سلامت رہے گا۔ اُس کے قلعے میں رہنے کی صورت میں دشمن اس پر غالب آنے کے لئے اس تک رسائی حاصل نہیں کر سکتا تھا۔ داؤد کا اعتماد اور بھروسہ تو اُس کے خدا پر ہی تھا۔ وہ خدا سے یہ التجا کر رہا ہے کہ وہ اُس کو گھیر لے۔ ضرورت کی اُس گھڑی میں وہ اُس کا مضبوط قلعہ ہو تاکہ دشمن کے تیر اُس کو کسی طور پر گزند (نقصان) نہ پہنچا سکیں۔

تیسری آیت سے، ہم یہ سمجھتے ہیں کہ داؤد جانتا تھا کہ خدا اُس کی چٹان اور قلعہ ہے۔ وہ خدا سے اپنے لئے کچھ بھی ایسا کرنے کے لئے نہیں کہہ رہا جس کا خدا نے وعدہ نہیں کیا۔ چونکہ خدا تو پہلے ہی داؤد کے لئے ایک محفوظ قلعہ بن چکا ہے۔ داؤد خدا سے دو مزید چیزوں کے لئے التجا کرتا ہے۔ تیسری آیت میں وہ پہلی چیز دیکھیں۔ وہ خدا سے التجا کرتا ہے کہ وہ اپنے نام کی خاطر اُس کی رہنمائی کرے۔ بالفاظ دیگر، داؤد کو اپنی زندگی کے اِس دَور میں بڑی حکمت اور راہنمائی کی ضرورت تھی۔ داؤد تو اپنی کمزوری، دُکھوں اور ناتوانائی میں بھی اُس کے نام کو جلال دینا چاہتا تھا۔ دشمنوں نے یہ دیکھا اور جانا کہ خدا ہی حاکمِ کل اور مالکِ کل ہے۔

داؤد کی خدا سے جو اُس کا قلعہ تھا دوسری درخواست یہ تھی کہ وہ اُسے دشمن کے اس پھندے سے رہائی بخشے جو اُنہوں نے اُس کے لئے لگایا ہے۔ داؤد کا یہ ایمان تھا کہ خدا کی یہی خواہش ہے کہ وہ اپنے لوگوں کو دشمن کے پھندے اور جال سے رہائی اور مخلصی بخشے۔ خدا کی قطعاً یہ مرضی نہیں کہ ہم دشمن کے ہاتھوں ذلت، رسوائی اور شکست کا تجربہ کریں۔ خدا کا تو بس یہی مقصد ہے کہ ہمیں دشمن پر فتح اور غلبہ عطا کرے۔ شیطان تو ہمیں پھاڑ کھانا چاہتا ہے۔ (1 پطرس 5:8) بہت سے اُس کے پھندے کا شکار ہو چکے ہیں۔ اور بھی زیادہ دُکھ اور افسوس کی بات یہ ہے کہ بہت سے ایماندار اُس کے پھندے میں جکڑے ہوئے ہی اپنی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ بہت سے لوگ تلخی اور غصے پر غالب آنے کے قابل نہیں ہو پاتے۔ کئی ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو اپنے بھائی یا بہن کو گزرے وقت کی ناراضگی اور خفگی کو بھلا کر معاف کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ داؤد تو کسی طور پر اس پھندے میں زندگی بسر نہیں کرنا چاہتا تھا۔ وہ تو فتح کا منتظر تھا۔

اپنی آزمائش کی گھڑی میں، داؤد نے اپنے آپ کو خدا کے ہاتھوں میں دیا۔ یسوع نے صلیب پر اپنی جان دیتے ہوئے یہ الفاظ بولے۔ "پھر یسوع نے بڑی آواز میں پکار کر کہا، اَے باپ میں اپنی روح تیرے ہاتھوں میں سونپتا ہوں۔"

(لوقا 23:46) یسوع نے بھی دُکھ کی گھڑی میں اپنی زندگی خدا کے سپرد کی۔

داؤد اور مسیح یسوع دونوں نے ہی اپنی زندگیاں آسمانی باپ کی مرضی کے تابع کر دیں۔ اور ہر کلام اور کام میں اُس کے جلال اور مقصد کی تکمیل کے طالب ہوئے۔

داؤد اس بات کا یقین رکھنے کے لئے اپنے اندر ایمان رکھتا تھا کہ خدا اُس کی فریاد کو سن کر اُسے رہائی دے گا۔ اُس نے اپنے آپ کو خدا کے سپرد کیا۔ اُس نے کہا کہ اپنے آپ کو بے کار بُتوں سے منسلک کرنا فضول اور بے نتیجہ ہو گا۔ (6 آیت) ایک ہی حقیقی خدا ہے۔ وہی فتح دے سکتا ہے۔

داؤد نے تہیہ کر رکھا تھا کہ وہ کسی دوسرے معبود کے سامنے گھٹنے نہیں ٹیکے گا۔ بلکہ اسرائیل کے قدوس پر ہی اپنی فتح کے لئے پورا توکل اور بھروسہ رکھے گا۔

خدا پر توکل اور بھروسہ کوئی آسان کام نہیں ہے۔ خدا کی راہیں ہماری راہیں نہیں ہیں۔ بعض اوقات وہ ہمیں ایسی راہوں پر لے جائے گا جو ہماری سمجھ سے بالا تر ہوں گی۔ مصیبت کی گھڑی میں، ہم پر یہ آزمائش آئے گی کہ ہم اپنی فتح کے لئے ہاتھ پاؤں ماریں۔ داؤد نے اپنی مصیبت کے وقت صرف اور صرف خدا پر ہی توکل اور بھروسہ کیا۔ اُس نے خدا کے طریقہ سے ہی سب کچھ کرنے کا چناؤ کیا۔

ساتویں آیت میں داؤد نے خداوند کی محبت میں خوش اور شادمان رہنے کے لئے خود کو مگن کر لیا۔ داؤد دل سے خدا کی پرستش اور عبادت کرتا تھا۔ اُس کا دلی ارادہ یہی تھا کہ وہ خدا پر توکل اور بھروسہ کرے گا، اور حاصل ہونے والی فتح کے لئے بھی اُسی کی پرستش اور شکر گزاری کرے گا۔ وہ خدا کی پرستش اور ستائش کرے گا کیونکہ وہی اُس کی جان کے دُکھوں اور تکالیف کو دیکھے گا۔ وہ خداوند میں رہا کیونکہ اُس نے اُسے دشمنوں کے حوالہ نہ کیا۔ داؤد نے خدا کی ستائش کی کیونکہ اُس نے اُس کے پاؤں کشادہ جگہ پر رکھے اور کثرت اور افراط کی برکات سے اُسے نوازہ۔

داؤد کی یہ باتیں اِس لحاظ سے بھی بڑی اہمیت کی حامل دکھائی دیتی ہیں کیونکہ یہ ایسے وقت میں اُس کے دل سے نکلیں جب مصیبت اور ابتری نے پورے طور پر اُس کا گھیراؤ کیا ہوا تھا۔ نویں آیت میں، ہم دیکھتے ہیں کہ داؤد کی آنکھیں غم کے باعث کمزور ہو گئیں تھیں۔ اُس کا جسم اور جان بھی غم سے نڈھال تھا۔ یوں لگتا تھا کہ غم کی کثرت سے اُس کی جان چلی جائے گی۔ اُس کا جسم بھی اُس کا ساتھ نہیں دے رہا تھا اور اُس کی ہڈیاں کمزور پڑ گئیں تھیں کیونکہ وہ گہرے دُکھ اور بڑی تکلیف میں تھا۔ داؤد کے ہمسائے بھی اُسے نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھتے تھے۔ حتیٰ کہ اُس کے

دوستوں نے بھی اُس سے منہ موڑ لیا تھا۔ وہ ایسی جان کنی کی حالت میں تھا کہ گلی کوچوں میں اُسے دیکھ کر لوگ اپنی راہ بدل جاتے تھے۔ اُس نے اپنی زندگی کو ایک ٹھیکرے سے تشبیہ دی جسے بہت جلد فراموش کر دیا جاتا ہے۔ وہ تہمت لگانے والوں کا مضمون تھا۔ یوں لگتا تھا کہ ہر طرف سے دہشت نے اُسے گھیر لیا ہے۔ اُس کے دشمن اُس کے خلاف سازش پر اُترے ہوئے تھے اور منصوبے باندھتے رہتے تھے کہ کس طرح اُس کی جان لیں۔ یہ دور داؤد کے لئے کوئی آسان نہیں تھا۔

داؤد نے اُمید کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ اُس نے اپنا توکل اور اعتماد خدا پر ہی رکھا۔ اور کہا کہ تو میرا خدا ہے۔ (14 آیت) کوئی چیز بھی خدا پر اُس کے توکل اور بھروسے کو ہلا نہ سکی۔ اگرچہ اُسے یہ معلوم نہیں تھا کہ خدا کیا کر رہا ہے تو بھی اُس نے خدا پر ہی مکمل بھروسہ اور توکل کیا۔

داؤد نے یہ کہتے ہوئے اپنی زندگی خدا کے سپرد کر دی۔

بالفاظ دیگر، خدا جانتا تھا کہ وہ کیا کر رہا ہے۔ خدا کا منصوبہ کامل تھا۔ جو کچھ بھی خدا نے داؤد کی زندگی میں ہونے دیا اُس نے صبر کے ساتھ اُس کا سامنا کیا۔ اُس نے بڑی سادگی سے خدا سے التجا کی کہ وہ اُسے اُس کے دشمنوں کے ہاتھ سے رہائی دے۔

داؤد نے یہ درخواست بھی کی کہ وہ اپنا چہرہ اُس پر جلوہ گر فرمائے۔ یہاں پر یہ خیال پیش کیا جا رہا ہے کہ خدا اُس پر اپنی برکت کو نازل کرے۔ داؤد کا یہ ایمان تھا کہ خدا کی محبت قائم رہنے والی محبت ہے۔ (16 آیت) وہ اس بات کو سمجھتا تھا کہ اگرچہ حالات و واقعات اُس کی سمجھ سے بالاتر ہیں تو بھی خدا اپنی محبت ہی سے یہ سب کچھ ہونے دے رہا ہے۔ داؤد کو خدا کی محبت پر کوئی شک نہیں تھا۔ وہ جانتا تھا کہ اپنے مقررہ وقت پر خدا اپنی محبت کو اُس کے لئے ظاہر کرے گا۔

17 آیت میں، داؤد نے خدا سے کہا، کہ وہ بدکاروں اور شریروں کو شرمندہ کرے۔ اُس نے خدا سے درخواست کی کہ وہ اُن کی عدالت کرے۔ تاکہ وہ شہر خموشاں میں جا سوئیں۔ اُس نے خدا سے یہ دُعا بھی کی کہ وہ جھوٹے لبوں کو خاموش کر دے۔ تاکہ کوئی تکبر اور غرور سے راستبازوں کے خلاف لب کشائی نہ کرنے پائے۔ وہ چاہتا تھا کہ خدا کا عدل و انصاف ہی دُنیا میں غالب آئے۔

داؤد 24-19 آیات میں خدا کی ستائش اور شکر گزاری کے ساتھ اِس زبور کا اختتام کرتا ہے۔ وہ خدا کی اُس نیکی اور بھلائی میں شادمانی کا اظہار کرتا ہے جو اُن سب کے لئے ہے جو خدا کے پاک خوف میں زندگی بسر کرتے ہیں۔ (19 آیت) غور کریں کہ بھلائی اور نیکی رکھی ہوئی ہے اور لوگوں کے دیکھتے ہوئے عطا کی جاتی ہے۔ (19 آیت) یہ نیکی اور بھلائی اِس دُنیا میں اور آنے والی دُنیا میں بھی خدا سے ڈرنے والوں کے لئے ہے۔

بیسویں آیت میں، داؤد خدا کی حضوری کی پناہ میں خوشی مناتا ہے۔ اس حضوری میں، ایماندار پناہ لے سکتے ہیں۔ خدا کی حضوری میں ایماندار بدکار لوگوں کے بُرے منصوبوں سے محفوظ رہتے ہیں۔ غور کریں کہ یہاں پر سازش بازی اور الزام تراشی رُکنے کا نام نہیں لیتی۔ غیر ایماندار بُری باتیں کرتے چلے جاتے ہیں لیکن ان وقتوں میں خدا ہی اپنے لوگوں کی محافظت اور تحفظ ہو گا۔

21ویں آیت میں یوں لگتا ہے کہ داؤد اپنی زندگی کا ایک خاص واقعہ بیان کر رہا ہے۔ وہ شہر میں محصور ہو کر رہ گیا تھا۔

وہ خود کو بے یار و مددگار محسوس کر رہا تھا۔ اُسے یوں لگ رہا تھا جیسے خدا نے اپنا چہرہ اُس سے چھپا لیا تھا۔ اُس وقت میں اُس نے خدا سے فریاد کی۔ خدا نے اُس کی دُعا کا جواب دیا اور اُس کی مدد کے لئے آیا۔ داؤد خدا کی پرستش اور ستائش کرتا ہے کیونکہ اُس نے بڑی محبت اور شفقت سے اُس وقت

رہائی دی جب وہ شہر میں محصور ہو کر رہ گیا تھا۔ داؤد اُس وقت کو یاد کرتا ہے اور درپیش مشکلات میں اپنی ہمت بندھاتا ہے کہ گزشتہ دور کی طرح پھر اُس کی مدد کے لئے آئے گا۔

داؤد 24-23 آیات میں، ایمانداروں کو نصیحت کے ساتھ زبور کو ختم کرتا ہے۔ وہ ایمانداروں کو خدا کی محبت یاد کراتا اور یہ کہتا ہے کہ وہ مضبوط بنیں اور خدا کے ساتھ دل لگائیں۔ خدا پر ہماری آس اور اُمید نہیں ٹوٹے گی۔ خدا ایمانداروں اور وفادار لوگوں کو سنبھالے رہے گا اور اُن کی جانوں کو اپنی پناہ اور محافظت میں لئے رہے گا۔ وہ مغروروں کو اُن کے کاموں کا بدلہ دے گا۔

اِس زبور میں، کس طرح دُکھ اور گہرے غم میں بھی داؤد کی توجہ اور دھیان خدا پر لگا ہوا ہے۔ اُس کے دل کی یہی خواہش ہے کہ خدا اُسے اُس وقت تک وفادار رہنے کے لئے اپنی محافظت میں رکھے جب تک وہ مکمل طور پر مخلصی اور رہائی نہیں پا جاتا۔ یہاں پر ایک ایسے سپاہی کی تصویر نظر آتی ہے جو حملے کی زد میں ہے۔ اُسے معلوم ہے کہ اُس کی کمک آ رہی ہے لیکن جب تک کوئی اُس کی رہائی اور مخلصی کے لئے آگے نہیں بڑھتا، اُسے وفادار اور ثابت قدم رہنے کی ضرورت ہے۔ خدا ہی ہماری مدد اور کمک کے لئے آئے گا۔ اسی دوران۔ لازم ہے کہ ہم اپنی بلاہٹ سے وفادار اور ثابت قدم رہیں۔ اُس کے ٹھہرائے ہوئے وقت پر ہم اُس کی فتح کا تجربہ کریں گے۔

چند غور طلب باتیں

☆۔کس طرح خدا آپ کے لئے ایک پناہ اور تحفظ کا مقام رہا ہے؟ کسی ایسے وقت کو یاد کریں جب خدا نے آپ کو کسی حادثہ میں محفوظ رکھا۔

☆۔داؤد نے خدا سے التجا کی کہ وہ اُسے دشمن کے لگائے گئے پھندے سے رہائی عطا کرے۔ دشمن نے آپ کے لئے کون سا پھندا لگا رکھا ہے۔؟ ابلیس نے آپ کے معاشرے کے لئے کون سے پھندے لگا رکھے ہیں؟

☆۔کیا آزمائش اور دُکھ کی گھڑی میں آپ کے پاس خدا پر شک کرنے کی وجہ ہوتی ہے؟

☆۔آج کے دوَر میں دُکھ، آزمائشوں اور مسائل سے دوچار ایمانداروں کو داؤد کیا مشورہ دیتا ہے؟

☆۔اپنے دُکھوں، آزمائشوں اور مصیبتوں میں قائم رہنا کس قدر اہم ہے؟ کیا ایسی صورتحال میں آپ ثابت قدم اور قائم رہے ہیں؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔کیا آج آپ کو کسی آزمائش کا سامنا ہے؟خدا سے دعا کریں کہ آپ کو داؤد جیسا اعتماد اور ایمان عطا کرے۔

☆۔خدا کی شکر گزاری کریں کہ وہ ہماری دُعاؤں کو سن کر ہماری مدد کے لئے آتا ہے۔

☆۔ایسے لوگوں کے لئے دُعا کریں جو اس وقت آزمائشوں،ایذارسانیوں اور مسائل سے دوچار ہیں۔خدا سے التماس کریں کہ وہ آزمائش کی اِس گھڑی میں اُنہیں ثابت قدم اور قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

☆۔خواہ کچھ بھی ہو شکر گزاری کرتے رہیں۔اُس کی محبت اور رہنمائی کبھی ختم نہ ہو گی۔

☆۔ثابت قدم اور قائم رہنے کے لئے خدا سے فضل مانگیں اور جب تک خدا آپ کو فتح سے ہمکنار نہیں کر دیتا اُس وقت تک ڈٹے رہیں۔

معافی کی برکت

اِس باب کو پڑھنے سے قبل زبور 32 بغور پڑھیں

اگرچہ داؤد خدا کے ساتھ بڑے اچھے تعلق اور رشتے میں پیوستہ تھا، تو بھی وہ ایک کامل شخص نہیں تھا۔ایسے وقت بھی آئے جب داؤد بڑے سنگین قسم کے گناہوں میں گر گیا۔وہ جانتا تھا کہ خدا کے ساتھ رفاقت اور تعلق ختم ہو جانے کا کیا مطلب ہے۔اُسے یہ بھی معلوم تھا ہے۔داؤ معافی کیسا تجربہ ہے۔زبور 32 میں، داؤد ذاتی تجربہ سے معافی کی برکت کو بیان کرتا ہے۔

پہلی آیت میں داؤد معاف کئے جانے کی برکت اور گناہ ڈھانپے جانے کا ذکر کرتا ہے۔دوسری آیت میں، وہ یہ کہتے ہوئے اِسی خیال کو دوبارہ سے بیان کرتا ہے کہ وہ شخص مبارک ہے جس کی بدکاریوں کو خدا حساب میں نہیں لاتا۔اور وہ شخص بھی مبارک ہے جس کے دل میں کوئی مکر اور چھل نہیں ہے۔یہاں پر کچھ ایسی تفصیلات ہیں جن پر توجہ دینے کی ضرورت ہے، داؤد گناہ کو بیان کرنے کے لئے چار الفاظ استعمال کرتا ہے۔وہ پہلی آیت میں خطاؤں کا ذکر کرنے سے آغاز کرتا ہے۔خطا کا معنی ہے حد پار کرنا، ممنوعہ علاقہ میں داخل ہونا۔دوسرا لفظ گناہ ہے۔گناہ کا معنی ہے نشانہ خطا ہونا۔گناہ کرنے کا معنی ہے خدا کے مقرر کردہ معیار پر پورا نہ اُترنا۔تیسرا لفظ یہاں پر بدکاری ہے۔تیسرا لفظ کسی ٹیڑھی چیز کی طرف اشارہ کرتا ہے جو اپنی جگہ سے ہٹ گئی ہو۔اس کی ایک اچھی مثال اُس دریا کی تصویر ہو گی جو اپنا رُخ بدل چکا ہو۔آخری لفظ جو یہاں پر استعمال ہوا ہے وہ ہے فریب۔یہ لفظ جھوٹ اور بطلان کو پیش کرتا ہے۔

ریاکاری، سستی اور غفلت

پہلی دو آیات سے ہمارے لئے یہ سمجھنا ضروری ہے کہ معافی ایسے تمام لوگوں کے لئے دستیاب ہے جو خطا کرتے یا ممنوعہ علاقہ میں داخل ہو جاتے ہیں۔ خدا کے معیار پر پورا نہ اُترنے والے یا نشانہ خطا کر دینے والوں کا گناہ بھی ڈھانپا جا سکتا ہے۔ ناممکن ہے کہ خدا ایسے لوگوں کی بغاوت کا حساب نہ کرے جو اُس کی راہوں سے منحرف ہو جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ وہ لوگ بھی جو ریاکاری اور جھوٹ فریب سے کام لیتے ہیں اُنہیں بھی خدا کی معافی کی یقین دہانی مل سکتی ہے۔ بشرطیکہ وہ خدا کے پاس آ کر اُس سے معافی کے طلبگار ہوں۔ خدا کی ایسی مہربانی اور شفقت کے لئے داؤد خدا کی ستائش کرتا ہے۔

تیسری آیت پر غور کریں۔ اگرچہ گناہ کی معافی مل سکتی ہے، لیکن گناہوں کی معافی پانے کے لئے خدا کے حضور گناہوں کا اقرار ضروری ہے۔ ذاتی تجربہ سے بات کرتے ہوئے داؤد ہمیں یاد کراتا ہے کہ جب وہ اپنی گناہ آلودہ راہوں کے تعلق سے خاموش رہا، تو کراہتے کراہتے اُس کی ہڈیاں گھل گئیں۔ داؤد خاموش نہ رہ سکا داؤد گناہ کی حالت میں سکون محسوس نہیں کر رہا تھا۔ ایک مہلک مرض کی طرح، گناہ داؤد کو اندر ہی اندر گھُن کی طرح کھائے جا رہا تھا۔ وہ سارا دن اُس گناہ کا بوجھ اپنے دل پر محسوس کرتا تھا۔ وہ رفتہ رفتہ اُسے گھُن کی طرح کھائے جا رہا تھا۔ ایک ایماندار گناہ کی حالت میں اطمینان محسوس نہیں کر سکتا۔ داؤد کی طرح، ہم بھی محسوس کریں گے کہ گناہ ہمیں اندر ہی اندر دیمک کی طرح کھائے جا رہا ہے۔

غور کریں، پانچویں آیت میں داؤد اپنی خاموشی کو توڑتا ہے اور اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہے۔ جب تک وہ اپنے دل میں گناہ کو چھپائے رہا اور اُس کا اقرار نہ کیا، تو وہ اُس گناہ کا ناخوشگوار بوجھ محسوس کرتا

رہا۔ داؤد نے اپنے قارئین کو بتایا، دن رات وہ اپنے گناہ کا بوجھ محسوس کرتا رہا۔ اُس کی طاقت اور توانائی بھی اُس سے جاتی رہی۔ داؤد کے مطابق ایسی صورتحال سے رہائی کا واحد حل اپنے گناہ کا اقرار اور اعتراف ہے۔

داؤد اس بات کو واضح کرتا ہے کہ لازمی طور پر گناہوں کا اقرار خدا کے حضور کرنا چاہیئے۔ ہم خدا کے معیار پر پورا نہ اُترے یا نشانہ خطا ہوا، ہمیں اِس کو تسلیم کرنا چاہیئے۔ لازم ہے کہ ہم اپنے قصور وں کو تسلیم کر لیں اور اپنی ٹیڑھی راہوں کو بے نقاب کریں۔ ہمیں تسلیم کرنا ہو گا کہ ہم ممنوعہ علاقہ میں داخل ہوئے، داؤد کی زندگی میں اُسی وقت اطمینان اور تسلی آئی جب اُس نے اپنے گناہ کے تعلق سے خدا کے ساتھ بات چیت کی۔

داؤد ہمیں پھر سے اِس بات کی یقین دہانی کراتا ہے کہ جب ہم خدا کے حضور اپنی خطاؤں کا اقرار کریں تو وہ ہمیں معاف کرے گا۔ پھر وہ قصور اور خطائیں ہمارے اُوپر قائم نہ رہیں گی۔ پھر ہمیں اُن کا بوجھ محسوس نہ ہو گا۔ وہ پھر ہمیں کسی طور پر تباہ و برباد نہ کریں گے۔

داؤد تمام دینداروں کو معافی ملنے کے امکان کی روشنی میں دُعا کرنے کے لئے کہتا ہے۔ جب تک خدا مل سکتا ہے معافی کی اُمید باقی ہے۔ معافی کی اِس دُعا کے نتیجہ پر غور کریں۔ داؤد بیان کرتا ہے کہ جب عدالت کے زبردست سیلاب اُٹھیں گے تو اُن لوگوں تک نہیں پہنچیں گے جنہیں خدا نے معاف کر دیا ہے۔ خدا اُس شخص کے لئے چھپنے کی جگہ ہو گا جس نے اپنے گناہ کو تسلیم کر کے اُس کا اقرار کیا ہو گا۔ (7 آیت)۔ خدا ہی اُسے مصیبت کی گھڑی میں محفوظ رکھے گا۔ اور اسے بدی سے بچائے گا۔ ساتویں آیت پر غور کریں، جن کو معافی مل جاتی ہے خدا اُنہیں رہائی کے نغموں سے معمور کر دیتا ہے۔ معافی ملنے کے تجربہ سے پہلے داؤد کے دل میں کوئی گیت نہیں تھا۔ وہ گناہ کی

حالت میں کوئی سکون اور اطمینان محسوس نہیں کر رہا تھا۔ وہ اپنے اندر احساسِ گناہ کا ایک بوجھ لئے ہوئے تھا۔ وہ احساسِ جرم اُسے گانے نہیں دے رہا تھا۔ جب یہ بوجھ اُس کے دل سے اُٹھ گیا، تو پھر داؤد کا دل خوشی، جوش اور پرستش سے بھر گیا۔ وہ خوشی سے جھومنے اور شکر گزاری کرنے لگا۔ جب تک گناہ ہماری زندگی میں موجود رہتا ہے، اُس وقت تک ہم اطمینان محسوس نہیں کرتے، ہماری پرستش اور ستائش متاثر ہوتی ہے اور ہم خداوند کی خوشی اور شادمانی کا تجربہ کرنے سے محروم رہتے ہیں۔ اعتراف واقرار کرنے سے پرستش اور شادمانی کا تجربہ پھر سے بحال ہو جائے گا۔

8ویں آیت میں، داؤد اپنے قارئین کو یاد کراتا ہے کہ جب وہ اپنے گناہوں کا اعتراف کریں گے، تو پھر خدا اُس راہ پر چلنے کے لئے اُن کی راہنمائی کرے گا جس پر وہ اُنہیں چلانا چاہتا ہے۔

خدا اپنے ان لوگوں کی صلاح کرے گا اور اُن کی راہوں کی نگہبانی کرے گا جو اُس کی طرف رجوع لائیں گے۔ جب تک ہم گناہ میں زندگی بسر کرتے ہیں، اُس وقت تک ہمیں خدا کی طرف سے کوئی رہنمائی اور ہدایت نہیں ملتی۔ گناہ خدا کے ساتھ ہماری گفتگو اور رابطے میں حائل ہو جاتا ہے۔ جبکہ گناہوں کا اقرار سب کچھ بحال کر دیتا ہے۔ داؤد اپنے قارئین کو یاد دلاتا ہے کہ وہ گھوڑے اور خچروں کی مانند نہ ہوں۔ جن کو قابو میں کرنے کے لئے لگام اور دہانہ استعمال کیا جاتا ہے۔

جب تک اُنہیں کسی خاص سمت میں دھکیلا نہ جائے اُس وقت تک وہ آگے بڑھنے کا نام نہیں لیتے۔ خداوند خدا کی یہ خواہش نہیں کہ وہ ہمیں گھوڑے اور خچروں کی طرح کنٹرول کرے۔ مجبوری کی تابعداری سے خدا خوش نہیں ہوتا۔ بلکہ خدا تو یہ چاہتا ہے کہ ہم دل کی خوشی سے مثبت

ردِ عمل کا اظہار کریں۔اُس کی آواز کے شنواہ ہوں، مجبوری کی تابعداری تو حقیقی فرمانبرداری نہیں ہوتی۔۔

دسویں آیت میں، داؤد ہمیں یاد کراتا ہے کہ اگرچہ صادق پر کئی طرح کی مصیبتیں آئیں گی، لیکن جو اُس پر بھروسہ کرتے ہیں اُنہیں خدا کی شفقت اور محبت اپنی لپیٹ میں لے لے گی۔اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ جب ہم اُس کی راہوں سے بھٹک جاتے ہیں تو پھر وہ ہم سے پیار نہیں کرتا، تاہم جو لوگ خدا کی راہوں سے بھٹک جاتے ہیں وہ خدا کی محبت کے تجربہ سے بھٹک جاتے ہیں۔اپنی زندگیوں میں خدا کی محبت کے تجربہ کو روک دیتے ہیں۔جب ہم بغاوت اور گناہ کرکے خدا سے دُور چلے جاتے ہیں، ہم خدا کی قربت اور رفاقت سے منقطع ہو جاتے ہیں جس کا ہمیں اُس کے ساتھ تجربہ ہو سکتا ہے۔گناہوں کا اقرار اور اعتراف خدا کی رفاقت اور گہری قربت میں ہمیں پھر سے بحال کر سکتا ہے۔

چند غور طلب باتیں

☆۔گناہ کے لئے داؤد اس زبور میں کون سے چار الفاظ کا استعمال کرتا ہے؟ یہ چار الفاظ گناہ کے تعلق سے ہمیں کیا تعلیم دیتے ہیں؟

☆۔اپنی زندگی میں گناہوں کا اقرار کئے بغیر زندگی بسر کرنے کا کیا نتیجہ ہوتا ہے؟ خدا ایسے لوگوں کو کیسی برکات دیتا ہے جو بخوشی اور پورے دل سے اپنے گناہوں کو تسلیم کرکے اُن کا اقرار کرتے ہیں؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔ گناہوں کی معافی کے لئے خدا کی شکر گزاری کریں۔

☆۔ خداوند سے دُعا کریں کہ وہ آپ کے دل کو ٹٹولے اور کسی ایسے گناہ کو عیاں کرے جو ابھی تک آپ کی زندگی میں موجود ہے۔

☆۔ خداوند سے اُس کی شادمانی اور رفاقت میں بحال ہونے کے لئے دُعا کریں۔

خدا کی پرستش کرنے اور اُس سے ڈرنے کی وجوہات

اِس باب کو پڑھنے سے قبل زبور 33 بغور پڑھیں

اگرچہ اس زبور کے مصنف کے بارے میں خاص طور پر بیان نہیں کیا گیا، لیکن اس زبور کا طرزِ تحریر داؤد جیسا ہی ہے۔ یہ ایک ایسا زبور ہے جو خدا کے لوگوں کو اسرائیل کے قدوس سے تعلق رکھنے والے شرف واستحقاق کو پہچاننے کی دعوت دیتا ہے۔ یہ خدا کی پرستش اور ستائش کی ایک بلاہٹ ہے۔ اس زبور میں دو اہم التجائیں پائی جاتی ہیں۔ ہم باری باری اِن دونوں التجاؤں کا جائزہ لیں گے۔

خداوند کے لئے خوشی سے گاؤ

پہلی التجا یا خدا کے لوگوں کی بلاہٹ خداوند کے لئے خوشی سے گانا ہے۔ غور کریں یہ راستبازوں کا بلاوہ ہے۔ یہ بلاہٹ ریاکاروں یا بے دینوں کے لئے نہیں ہے۔ ایسے لوگوں کی پرستش اور ستائش اُس وقت تک قبول نہ ہوگی جب تک وہ اپنے گناہ سے توبہ نہ کریں۔ حمد کرنا راستبازوں کو زیبا ہے۔

دوسری اور تیسری آیت پر غور کریں کہ داؤد پرستش اور ستائش کے تعلق سے تین باتیں بیان کرتا ہے۔ پہلی بات، راستباز بربط کے ساتھ خدا کی پرستش اور ستائش کریں۔ وہ دس تار ساز کے ساتھ خداوند کے لئے بجائیں۔ زبور نویس اپنے قارئین کو اُبھارتا ہے کہ وہ مہارت کے ساتھ ساز بجائیں۔ وہ توقع کرتا ہے کہ راستباز لوگ اپنی بہترین صلاحیتیں اور اچھا وقت خداوند کے لئے وقف کریں۔ ہمیں یہ نہیں سمجھ لینا چاہئے کہ صرف ماہر سازندوں کو ہی عبادت میں ساز بجانے

چاہیئے۔ یقینی بات ہے کہ خدا کم ماہر لوگوں کی عاجزانہ کاوشوں کو قبول کرتا ہے۔ یہاں پر ہمیں اِس بات کو سمجھنا چاہیئے کہ جہاں تک ہماری پرستش اور ستائش کا تعلق ہے، خواہ کچھ بھی ہو، خدا ہی ہماری روح اور سچائی پر مبنی پرستش کا مستحق ہے۔

زبور نویس کی بلاہٹ یہ ہے کہ خداوند کی پرستش اور ستائش کے لئے ساز بجائے جائیں۔ ہمیں یہ کہنا چاہیئے کہ پرستش اور ستائش تو سازوں کے بغیر بھی ہو سکتی ہے۔ لیکن مہارت سے بجائے گئے سازوں کی دھنوں کے ساتھ جب پرستش کی جاتی ہے تو خدا اُس سے مسرور ہوتا ہے۔

دوسری بات، تیسری آیت پر غور کریں، زبور نویس قارئین کو نیا گیت گانے کے لئے مدعو کر رہا ہے۔ اس سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ خدا پرستش اور ستائش میں تخلیقی صلاحیتوں کو پسند کرتا ہے۔ اِس کا ہر گز یہ مطلب نہیں کہ ہم اپنے گھروں اور کلیسیاؤں سے پرانے گیتوں اور زبوروں کو نکال دیں جو برسوں سے کلیسیائی عبادات کا حصہ ہیں۔ وہ اپنے قارئین کے سامنے یہ چیلنج رکھتا ہے کہ وہ نئے گیت لکھیں جن سے ظاہر ہو کہ خداوند کی پرستش اور ستائش کے لئے اُن کے دل میں کیسے احساسات اور جذبات پائے جاتے ہیں۔ یعنی ایسے گیت جن سے ظاہر ہو کہ شخصی طور پر اُن کا خدا کے ساتھ کیسا رشتہ اور تعلق ہے اور خدا کے ساتھ اُنہیں کیسا شخصی تجربہ ہوا ہے۔

آخری بات، زبور نویس کے دل کی یہ خواہش ہے کہ خدا کے لوگ خوشی سے خداوند کے لئے گائیں۔ تیسری آیت میں، زبور نویس اپنے قارئین کو خداوند کے لئے خوشی سے گانے کے لئے اُبھارتا ہے۔ زبور نویس یہی کہہ رہا ہے کہ پرستش ایمان کا ایسا اظہار ہوتا ہے جو ایمان کی عکاسی کرتا ہے۔ بعض ایمانداروں کو خوشی کے ساتھ کی جانے والی پرستش اچھی نہیں لگتی۔ تاہم یہ حوالہ

ہمیں واضح طور پر بتاتا ہے کہ پرستش اور ستائش میں خوشی اور شادمانی خداوند کے دل کی خوشنودی ہے۔

زبور 33 کی پہلی مناجات میں، راستبازوں کو خداوند کے لئے خوشی سے گانے اور مہارت سے بجانے کے لئے دعوت دی جارہی ہے۔ اس کی کئی ایک وجوہات ہیں۔ چار تا سات آیات میں، زبور نویس خوشی سے گانے اور خداوند کے لئے مہارت سے ساز بجانے کے کئی ایک وجوہات بیان کرتا ہے۔

پہلی وجہ۔ ہمیں اِس لئے بھی خوشی سے خداوند کے لئے گانا چاہئے کیوں کہ خداوند کا کلام کامل اور راست ہے۔ (4 آیت) جس کام کو کرنے کے لئے خداوند کہہ رہا ہے وہ ہو جائے گا۔ خداوند پر توکل اور بھروسہ کیا جاسکتا ہے کیونکہ وہ اپنے کلام کو پورا کرنے کے لئے ہر وقت تیار اور بیدار رہتا ہے۔ ہم کلی طور پر خداوند پر توکل اور بھروسہ کر سکتے ہیں۔

دوسری وجہ۔ ہمیں اِس لئے بھی خداوند کی پرستش کرنی چاہئے کیونکہ وہ اپنے سب کاموں میں وفادار خدا ہے۔ (4 آیت) خدا لا تبدیل خدا ہے۔ ہم ہمیشہ ہی اُس پر توکل اور بھروسہ کر سکتے ہیں۔ حتیٰ کہ اس وقت بھی وہ ہم سے وفادار ہی رہتا ہے جب ہم بے وفا ہو جاتے ہیں۔ (2 تیمتھیس 2:13)

خداوند کی پرستش اور ستائش کرنے کی تیسری وجہ پانچویں آیت میں ملتی ہے۔ زبور نویس اپنے قارئین کو یاد دلاتا ہے کہ خدا راستی سے محبت کرتا اور عدل وانصاف کو عزیز رکھتا ہے۔ اگر خدا راستی اور عدل کو پسند کرنے والا خدا نہ ہوتا تو آج ہم کہاں ہوتے؟ یہ جاننا کس قدر خوشی کی بات

ہے کہ بدی اور ناراستی غالب نہ آئے گی ! بلکہ راستی اور عدل وانصاف ہی غالب ہو گا۔ ہماری امید یہی ہے کہ خدا بے حد بھلا خدا ہے۔ خدا کی پرستش اور ستائش کی یہی وجہ ہے۔

راستباز خدا کی پرستش اور ستائش کریں گے۔ اس کی ایک چوتھی وجہ بھی ہے۔ پانچویں آیت میں، زبور نویس ہمیں بتاتا ہے کہ زمین اُس کی شفقت سے معمور ہے۔ یہ جاننا کس قدر باعثِ برکت ہے کہ خدا کی محبت زمین کو معمور کرتی ہے۔ ہمارے لئے بے حد محبت موجود ہے۔ یہ محبت کبھی زوال کا شکار نہیں ہوتی۔ حتیٰ کہ یہ محبت اُس وقت بھی ناکام نہیں ہوتی جب ہم اُس کے مستحق بھی نہیں ہوتے۔ اُس وقت بھی خدا ہم سے محبت کرنا جاری رکھتا ہے۔ کوئی چیز بھی ہمیں اُس کی محبت سے جدا نہیں کر سکتی۔ (رومیوں 8:35) خدا کی پرستش اور ستائش کرنے کی یہ بھی ایک بڑی وجہ ہے۔

چھٹی اور ساتویں آیت میں، زبور نویس ہمیں بتاتا ہے کہ آسمان اور اُس پر موجود سارے ستارے خدا کے منہ کے دم سے وجود میں آئے ہیں۔ اور وہ پانیوں کو اپنے مخزنوں میں جمع کرتا ہے۔ یہاں پر یہ خیال پیش کیا جا رہا ہے کہ خدا نے ہی سارے پانی کو اکٹھا کر کے اُسے اِس دُنیا میں سمندر بنا ڈالا۔ خدا نے ہی سمندر کے پانیوں کی حدیں مقرر کی ہیں اور وہ اپنی حد کے اندر رہتا ہے۔ کون ہے جو ایسے عظیم خدا کی پرستش اور ستائش کرنا پسند نہیں کرے گا؟

ساری زمین خدا سے ڈرے

آٹھویں آیت میں اس زبور کا دوسرا چیلنج دیکھنے کو ملتا ہے۔ یہاں پر زبور نویس ساری زمین کے لوگوں کو خداوند سے ڈرنے اور اُس کے نام کا احترام کرنے کے لئے بلا رہا ہے۔ پہلے چیلنج کی طرح، یہاں پر بھی زبور نویس خدا سے ڈرنے کی وجہ بیان کرتا ہے۔ یہ بات آپ کی توجہ کا مرکز ہونی

چاہیئے، اگرچہ ایمانداروں کو خداوند کی پرستش کے لئے مدعو کیا گیا ہے، جب کہ ساری دُنیا کو خدا سے ڈرنااور اُس کے نام کا احترام کرنا چاہیئے۔

پہلی وجہ سارے جہاں کو خدا سے ڈرنا چاہیئے، کیونکہ اُس نے کہا تو دُنیا وجود میں آگئی۔ خدا کے منہ سے سادہ سے الفاظ نکلنے سے دُنیا معرض وجود میں آگئی۔ ایسی قدرت ہماری عقل سے بالا تر ہے۔ ایسی صلاحیت کو ہم سمجھنے سے قاصر ہیں۔ کوئی بھی باضمیر اور ذی عقل انسان خدا سے ڈرنے اور اُس کے نام کا احترام کرنے سے انکار نہیں کر سکتا۔

دوسری وجہ۔ خدا سے اس لئے بھی ڈرنا چاہیئے کیوں کہ وہ قوموں کے منصوبوں کو باطل کر دیتا ہے۔ (10 آیت) بالفاظ دیگر، خواہ قومیں کتنی ہی زور آور اور زبردست کیوں نہ ہوں، وہ خدا کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ اگر خدا اُن کی مخالفت میں اُٹھ کھڑا ہو تو اُن کے تمام منصوبے اور کاوشیں دھری کی دھری رہ جائیں گی۔ کوئی چیز بھی تو خدا کے منصوبے اور ارادے کے سامنے ٹھہر نہیں سکتی۔ صرف اور صرف خدا کا منصوبہ اور اُس کے ارادے ہی قائم رہتے ہیں۔ اس وجہ سے وہ قومیں زیادہ برکت پاتی ہیں جو خدا سے ڈرتی اور کانپتی ہیں۔ ایسی قوموں کے منصوبے اور ارادے قائم رہتے ہیں کیونکہ خدا ایسی قوموں کے ساتھ کھڑا ہوتا ہے۔

تیسری وجہ۔ اس لئے بھی ساری زمین کو خدا سے ڈرنا چاہیئے۔ کیونکہ خدا آسمان سے ساری زمین پر نظر کر کے زمین کے رہنے والوں کو دیکھتا ہے۔ جو کچھ بھی اس زمین پر ہو رہا ہے اُس پر اُس کی نگاہ ہے۔ 15 آیت کے مطابق، خدا انسانوں کے ہر ایک کام پر غور کرتا ہے۔ اگر

آپ کو یہ علم ہوتا ہے کہ کائنات کا خالق و مالک آپ کے ہر ایک فعل کو دیکھ رہا ہے، تو کیا آپ اُس کا ڈر نہیں مانتے؟ ہم سب اپنے کاموں کے لئے خدا کے حضور احتساب کے لئے کھڑے ہوں

گے۔اس بات کو جاننے اوراس پر ایمان رکھنے کے نتیجہ کے طور پر ہمیں خداوند سے ڈرنااور اُس کے پاک نام کااحترام کرناچاہیئے۔

چوتھی وجہ۔ ہمیں اس لئے بھی خدا سے ڈرناچاہیئے کیونکہ وہ ہماری ذات، سوچ اور خیال سے بلند و بالا خدا ہے۔16 آیت میں زبور نویس ہمیں بتاتا ہے کہ بادشاہوں کی سلامتی فوج کی کثرت میں ہے۔کوئی بھی ایسی بڑی فوج اس روئے زمین پر موجود نہیں ہے جو خدا کا مقابلہ کرکے اُس پر غالب آسکے۔ کوئی بھی جنگجو اُس کی طاقت سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔خداوند کی مانند کوئی بھی جنگجو نہیں ہے۔کوئی بھی ایسے سبک رفتار گھوڑے نہیں ہیں جو خداوند کے ہاتھ سے بچانے کے لئے تیز رفتاری سے بھاگ سکیں۔خداوند کواپنادشمن بناناتباہی اور بربادی ہے۔

خداوند سے ڈرنے کی آخری وجہ یہ ہے کہ اُس کی نگاہ اُن لوگوں پر ہے جو اُس سے ڈرتے ہیں۔وہ اُن لوگوں پر نظر کرتا ہے جو اُس کی لازوال محبت اور شفقت کے ساتھ اپنی اُمیدوں کو وابستہ کرتے ہیں۔(18 آیت)ایسے لوگ موت سے بچائے جائیں گے۔وہ قحط سالی میں بھی زندہ رہیں گے۔(19 آیت)ہماری واحد اُمید خداوند ہی ہے۔خداوند کاانکار کرنے والوں کے لئے کوئی آس اُمید نہیں ہے۔

20-22 آیات میں زبور نویس زبور کااختتام کرتا ہے۔یہاں پر وہ قارئین کے سامنے اپنے دل کی بات کرتا ہے۔

"ہماری جان کو خداوند کی آس ہے۔وہی ہماری کمک اور ہماری سپر ہے۔ہمارادل اُس میں شادمان رہے گا۔"

وہ قارئین کو بتاتا ہے کہ وہ اور اُس کے ہم خیال ایماندار خداوند کے منتظر رہیں گے۔ خداوند ہی اُن کی سپر اور مدد ہو گا۔ وہ اُس کے نام پر توکل کریں گے اور اُس میں خوشی منائیں گے۔ وہ کسی اور طرف رجوع نہیں کریں گے۔ نجات تو صرف خداوند میں ہی ہے۔

زبور نویس 22 آیت میں خدا کے حضور یہ فریاد کرتے ہوئے زبور کا اختتام کرتا ہے۔ "اے خداوند جیسی تجھ پر ہماری آس ہے۔ ویسی ہی تیری رحمت ہم پر ہو۔"

اس کا توکل اور اعتماد خدا کی لازوال محبت پر ہے۔ اُس کی آس اور اُمید خداوند ہی سے ہے۔ صرف اور صرف خداوند میں ہی فتح اور غلبہ ہے۔ خداوند سے ڈرنے والے برکتوں سے مالا مال ہوتے ہیں۔

یہ زبور خداوند سے محبت رکھنے والوں کے لئے ایک چیلنج ہے کہ وہ خدا کی پرستش اور ستائش کریں ،اُس کا خوف مانیں اور اُس کے پاک نام کا احترام کریں۔ وہ اِس قدر مہیب اور عظیم خدا ہے کہ پرستش اور ستائش کرنا اور اُس سے ڈرنا واجب ہے۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ دوسری اور تیسری آیت میں زبور نویس پرستش اور ستائش کے تعلق سے ہمیں کیا سکھاتا ہے؟

☆۔ خداوند کی پرستش اور ستائش کرنے کے لئے زبور نویس کون سی چھ وجوہات بیان کرتا ہے؟

☆۔ زبور نویس اپنے قارئین کو خدا سے ڈرنے اور اُس کے نام کا احترام کرنے کے لئے کیوں کہہ رہا ہے؟

☆۔ کیا آج لوگوں میں خدا کا ایسا خوف دیکھنے کو ملتا ہے؟ ☆۔ کیا آپ کا دل خدا کی پرستش اور ستائش سے معمور ہے؟

چند اہم دعائیہ نکات

☆۔ خداوند سے پرستش اور ستائش سے معمور دل کے لئے دُعا کریں۔

☆۔ خداوند سے تخلیقی صلاحیتوں کے لئے دُعا مانگیں تا کہ آپ اُس کے نام کے ستائش کے لئے نئے نئے گیت لکھ سکیں۔ ایسے گیت جو آپ کے دل سے اُس کی محبت سے معمور ہو کر ایمان سے نکلیں

☆۔ خداوند سے التجا کریں کہ وہ اپنے لوگوں کے دلوں میں اپنی عقیدت اور احترام پیدا کرے۔

☆۔ پھر سے غور کریں کہ داؤد ہمیں کیونکر خدا کی پرستش اور ستائش کے لئے مدعو کرتا ہے۔ بیان کردہ وجوہات میں سے کسی ایک وجہ کے لئے خدا کی پرستش اور ستائش کرنا شروع کر دیں۔

آزماؤاور دیکھو

اِس باب کوپڑھنے سے قبل زبور 34 بغورپڑھیں

زبور 34 داؤد کا زبور ہے۔اِس زبور کے تعلق سے ہمیں دو چیزیں جاننے کی ضرورت ہے۔ پہلی بات، یہ زبور ایک نظم ہے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ اس زبور کی ہر ایک آیت عبرانی زبان کے مختلف حروف تہجی سے شروع ہوتی ہے۔ جو کہ ہمیں اُردو یا انگریزی زبان کے ترجمہ میں نظر نہیں آرہا۔

ایک اور اہم تفصیل جس پر ہمیں غور کرنے کی ضرورت ہے وہ ہمیں اس زبور کے دیباچہ میں دیکھنے کو ملتی ہے۔ یہ زبور اُس وقت لکھا گیا جب داؤد نے اکیس کے سامنے خود کو دیوانہ ظاہر کیا تھا۔ ہم سموئیل کی پہلی کتاب کے 21 باب میں اس کہانی کو پڑھتے ہیں۔ اس وقت داؤد ساؤل سے اپنی جان بچانے کے لئے بھاگتا پھر رہا تھا۔اُس نے نوب میں پناہ لی جہاں پر ابی ملک نامی کاہن نے اُسے چھت مہیا کی۔ جب اکیس بادشاہ کو علم ہوا کہ داؤد اُس کے ملک میں آیا ہے، اُسے بادشاہ کے سامنے پیش کیا گیا۔ جب داؤد بادشاہ کے سامنے حاضر کیا گیا تو اُس نے خود کو دیوانہ ظاہر کیا۔ اُس نے اس لئے ایسا کیا تا کہ بادشاہ کو علم ہو جائے کہ داؤد کسی طور پر بھی اُس کے لئے کسی قسم کے خطرے کا باعث نہیں ہے۔

داؤد اس زبور کا آغاز اپنے قارئین کو ہر وقت خدا کے نام کو سربلند کرنے اور اُس کی حمد کرنے کے عہد سے کرتا ہے۔ وہ انہیں بتاتا ہے کہ خداوند کی پرستش اور ستائش ہر وقت اُس کے لبوں پر ہو گی۔ ہمیں یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ اپنی زندگی کے اُس دور میں جب وہ اپنی جان بچانے کے

لئے بھاگتا پھرتا تھا، حتیٰ کہ اپنی آزمائش کی گھڑی میں بھی داؤد کو خدا کی پرستش اور ستائش کرنے کی کوئی نہ کوئی وجہ نظر آرہی تھی۔

وہ دوسری آیت میں مزید بیان کرتا ہے کہ اُس کی جان خداوند پر فخر کرے گی۔ بالفاظ دیگر، وہ خدا کے بڑے بڑے کاموں کا بیان کرے گا اور جو لوگ سننے کے لئے تیار ہوں گے، اُنہیں خدا کے بڑے اور عجیب کاموں کے بارے میں بتائے گا۔ وہ چاہتا ہے کہ مصیبت کے مارے اور دُکھ کی حالت سے گزرنے والے لوگ خاص طور پر سنیں اور خداوند میں شادمان ہوں۔ جب ہم تکلیف اور دُکھ کی حالت میں ہوتے ہیں تو اُس وقت ہمارے لئے خوش اور شادمان ہونا بڑا مشکل ہوتا ہے۔ ایسے وقتوں میں ابلیس تو یہی چاہے گا کہ ہم اپنی توجہ اور دھیان اپنے مسائل پر مرکوز کر لیں۔ وہ نہیں چاہے گا کہ ہم اپنی توجہ خدا کے بھلے کاموں پر مرکوز کریں۔ لیکن ایسے وقتوں میں داؤد نے اپنا دل خدا کے ساتھ لگایا۔ ایسا کرنے سے اُسے شادمان ہونے کی کئی ایک وجوہات مل گئیں۔ داؤد اپنے قارئین کو مدعو کر رہا ہے کہ وہ اُس کے ساتھ مل کر خداوند کے نام کو جلال دیں۔ (3 آیت)

داؤد اپنی زندگی کے اس دَور میں خدا کی پرستش اور ستائش کرنے کی وجہ بیان کرتا ہے۔ اپنی مصیبت میں، وہ خدا کا طالب ہوا تو خدا اُس کی مدد کے لئے آیا۔ جاتؔ کے علاقہ میں جب وہ ساؤل سے بچتا پھر رہا تھا اُسے سکون اور اطمینان حاصل ہوا۔ داؤد ساؤل اور اکیسؔ بادشاہ سے محفوظ ہی رہا۔ خدا نے اُسے آرام بخشا تھا۔

داؤد پانچویں آیت میں اپنے قارئین کو یاد دلاتا ہے کہ خداوند کی طرف دیکھنے والوں کے چہرے درخشاں ہوں گے۔ اُن پر کبھی شرمندگی نہ چھائے گی۔ درخشاں یا چمکدار ہونے کا معنی ہے۔

خالص اور پاک ہونا۔ ہم اپنی زندگیوں میں کئی بار مصائب اور مشکلات کا شکار ہوتے ہیں۔ اِس دَور میں، ہم پر یہ آزمائش آتی ہے کہ ہم اپنی طاقت اور عقل پر بھروسہ کرتے ہوئے کچھ نہ کچھ کریں۔ داؤد ہمیں بتاتا ہے کہ ایسے وقتوں میں ہمیں خدا کی طرف رجوع لانا چاہے۔ اور اُس کے چہرے کا طالب ہونا چاہئے۔ ایسا کرنے سے ہم شرمندگی سے ملبس نہ ہوں گے۔ خدا ہماری راہنمائی کرے گا۔ وہ ہماری مدد کے لئے آگے بڑھے گا اور ضرورت کے وقت ہمیں سنبھالے گا۔ داؤد کا یہی تجربہ تھا۔ چھٹی آیت میں وہ ہمیں بتاتا ہے کہ وہ خدا کے چہرے کا طالب ہوا تو خدا نے اُس کی مدد کی اور اُسے اُس کی سب مصیبتوں سے رہائی بخشی۔ خداوند سے ڈرنے والوں کے چاروں طرف اُس کا فرشتہ خیمہ زن ہوتا ہے۔ اور ضرورت کے وقت اُنہیں مخلصی اور رہائی بخشتا ہے۔ (7آیت)

یہ جاننا کس قدر خوشی کے بات ہے کہ خدا کا فرشتہ ہمارے لئے مقرر کیا گیا ہے! جو ہماری محافظت کرتا اور ضرورت کے وقت ہمیں بچاتا اور چھڑاتا ہے۔ 2سلاطین 6باب کی 17-15 آیات میں، الیشع اور اُس کے خادم کو دشمنوں نے گھیر لیا، الیشع کا خادم خوفزدہ ہو کر کہنے لگا کہ اب کیا کریں۔ الیشع نے دُعا کی کہ خدا اُس کے خادم کی آنکھیں کھول دے۔ جب خدا نے الیشع کی دُعا کے جواب میں اُس کے خادم کی آنکھیں کھول دیں، تو اُس نے اپنے ارد گرد آتشی رتھوں کو دیکھا۔ خدا نے اپنے فرشتوں کو اُن کی حفاظت اور نگہبانی کے لئے مقرر کر دیا تھا۔ داؤد اِس بات کو سمجھ گیا کہ الیشع کے نوکر نے اُس دن کیا سبق سیکھا۔ ضرورت کی گھڑی میں، خدا اپنے فرشتوں کو اپنے لوگوں پر مقرر کر کے اُن کی حفاظت اور نگہبانی کرتا ہے۔

داؤد اپنے قارئین کو مدعو کرتا ہے کہ وہ آزما کر دیکھیں کہ خدا کس قدر بھلا خدا ہے۔ (8آیت) وہ ہمیں یاد کراتا ہے کہ وہ شخص جو خدا کو اپنی پناہ بنالیتا ہے خدا کی طرف سے مبارک ہو گا۔ اگر آج

آپ کو اپنی زندگی میں مسائل، مصائب اور آزمائشوں کا سامنا ہے، داؤد نبی آپ کو مدعو کر رہا ہے کہ آپ خداوند کی طرف رجوع لائیں اور خود سے تجربہ حاصل کریں۔ داؤد کو اعتماد ہے کہ خدا کسی بھی ایسے شخص کو شرمندہ نہ ہونے دے گا جس کا توکل اور بھروسہ خدا پر ہے اور جس نے خداوند کو اپنی پناہ بنالیا ہے۔

9ویں آیت میں، داؤد ہر ایک ایماندار کو خدا سے ڈرنے کا چیلنج کرتا ہے۔ خدا سے ڈرنے کا معنی ہے اُس کی عزت کرنا اور اُس کا احترام کرنا۔ خداوند سے ڈرنے کا مطلب اُس کی تابعداری میں زندگی بسر کرنا اور پورے دل سے اُس کی پیروی کرنا ہے۔ داؤد خداوند سے ڈرنے والوں کو اس بات کا یقین دہانی کراتا ہے کہ اُنہیں کسی چیز کی کمی نہ ہو گی۔ جنگل کے شیر تو کمزور ہو جائیں گے، وہ محتاج اور بھوکے ہو سکتے ہیں لیکن خداوند کے طالب اچھی نعمت و برکات سے آسودہ ہوں گے۔ خدا اپنے طالبوں کو برکت دیتا ہے۔ خدا اپنے طالبوں کی ضروریات کا خیال رکھتا ہے۔ خداوند میں خوش اور شادمان ہونے کی یہ بھی ایک بڑی وجہ ہے۔

داؤد اپنے سامعین کو اس موضوع پر تعلیم پانے کے لئے اپنے کان کھولنے کے لئے مدعو کرتا ہے۔ داؤد ایسے لوگوں کو یہ نصیحت کرتا ہے جو زندگی سے محبت رکھتے اور اپنی زندگی میں اچھے دن دیکھنا چاہتے ہیں۔

13 آیت میں، اُس نے اپنے قارئین کو یہ بتایا کہ اگر وہ بہت سے اچھے دن دیکھنا چاہتے ہیں تو وہ اپنی زبان کو بدی اور اپنے ہونٹوں کو جھوٹی باتوں سے باز اور پاک رکھیں۔ ہماری زندگی پر خدا کی برکت اور بول چال میں ایک گہرا تعلق اور رشتہ پایا جاتا ہے۔ داؤد ہمیں بتاتا ہے کہ اگر ہم اپنی زبانوں کو قابو میں رکھیں گے، سچ بولیں گے، تو ہم اپنی زندگیوں پر خدا کی برکت کا تجربہ کریں

گے۔ یہ بہت اہم ہے کہ ہم اس اصول کو سمجھیں۔ خدا کی اس تعلق سے فکر مندی ہے کہ ہمارا بول چال کیسا ہے۔ اگر ہم اپنی زبان کو اپنے بھائیوں اور بہنوں پر نکتہ چینی کرنے کے لئے استعمال کریں۔ تو پھر ہمیں خدا کی طرف سے کسی برکت کی توقع نہیں کرنی چاہئے۔ اِس کے برعکس ہم اُس کی عدالت کے نیچے ہوں گے۔

دوسرا اصول جو داؤد اُن لوگوں کے لئے بیان کرتا ہے جو یہ چاہتے ہیں کہ وہ اپنی زندگی میں بہت سے اچھے دن دیکھیں، وہ یہ ہے کہ وہ بدی سے باز رہنا سیکھیں اور صلح کے طالب ہوں۔ صلح کے طالب ہونے کا تعلق دوسروں کے ساتھ ہمارے تعلقات سے ہے۔ داؤد ہمیں یہ صلاح دیتا ہے کہ ہم ہمیشہ ہی صلح کے طالب ہوں۔ یسوع نے ہمیں بتایا ہے کہ "مبارک ہیں وہ جو صلح کراتے ہیں کیونکہ وہ خدا کے بیٹے کہلائیں گے۔" (متی 5:9)

خدا کی برکت اُن لوگوں پر ہوتی ہے جو اپنے بھائیوں اور بہنوں کے ساتھ صلح کے ساتھ رہتے ہیں۔ اگر ہم اُس برکت کو اپنی زندگیوں میں لینا چاہتے ہیں، تو پھر ہمیں اپنے تعلقات میں صلح کے طالب ہونے کی ضرورت ہے۔

داؤد اپنے قارئین کو مزید یہ بتاتا ہے کہ خداوند کی آنکھیں راستبازوں پر لگی ہوئی ہیں۔ خدا راستبازوں کی فریاد کو سن لیتا ہے۔ بالفاظ دیگر، اگر ہم چاہتے ہیں کہ خدا ضرورت کے وقت ہماری مدد کے لئے پہنچے، تو پھر ہمیں کلام کی سچائیوں کے مطابق زندگی بسر کرنا ہو گی۔ داؤد سولہویں آیت میں اس بات کو اور بھی واضح طور پر بیان کرتا ہے۔ خداوند کا چہرہ اُن کے خلاف ہے جو بُرے کام کرتے ہیں۔ بدکار نہ صرف خدا کی برکات کو کھودیں گے بلکہ خدا اُن کی یاد کو بھی اس روئے زمین پر سے مٹا دے گا۔

خدا ضرورت کے وقت راستبازوں کی دُعا کو سن لیتا ہے۔ وہ اُنہیں اُن کی مشکلات سے رہائی دیتا ہے۔ وہ شکستہ دلوں کے قریب ہے۔ وہ شکستہ روحوں تک خود پہنچتا ہے۔ شکستہ دل اور خستہ روح ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ وہ ہر ایک برائی سے مبرا ہیں، ایسے لوگ دکھ تو اٹھاتے ہیں لیکن خدا ایسے لوگوں کو اُن کی ساری مصیبتوں سے رہائی دینے کے لئے آگے بڑھتا ہے اور اُنہیں اُن کے سارے دُکھوں سے رہائی دیتا ہے، وہ ہر طرح کے ناخوشگوار حالات و واقعات کو اُن کی بہتری اور بھلائی کے لئے استعمال کرتا ہے۔ راستباز لوگوں کی زندگیوں میں بھی مشکلات اور مسائل تو آتے ہیں، کئی ایماندار تو بہت سے ظلم و ستم کا شکار ہو جاتے ہیں، داؤد بڑی یقین دہانی سے یہ وعدہ کرتا ہے کہ خدا اپنے لوگوں کو اُن کے سب دُکھوں، مصیبتوں اور غموں سے رہائی دے گا۔ وہ اُنہیں محفوظ رکھے گا تا کہ اُن کی کوئی ہڈی توڑی نہ جائے۔ اس آیت میں مسیح کا اشارہ ملتا ہے۔ جب یسوع جو کامل راستباز شخص تھا صلیب پر لٹکا دیا گیا تو سپاہی اُس کی ٹانگیں توڑنا چاہتے تھے۔ لیکن جب اُنہوں نے دیکھا کہ اُس کی موت تو پہلے ہی واقع ہو چکی ہے، تو پھر اُنہوں نے ایسا نہ کیا۔

یہ وعدہ ہمارے لئے بھی ہے، جب تک خدا کا مقصد اور مرضی شامل نہ ہو اُس وقت تک کوئی ہمیں نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ حتیٰ کہ وہ مشکلات اور مصائب بھی ہمارے لئے باعثِ برکت ہو جائیں گے کیونکہ وہ ہمیں خدا کے اور زیادہ قریب لے آئیں گے۔

آخر میں بدکاروں اور شریروں کی بُرائی اُن کے زوال کا سبب ہو گی۔ بُرائی کرنے والوں کو ایک دن بُرائی ہی نگل لے گی۔ خدا ہی انہیں ان کی چالوں میں پھنسا دے گا۔ بدکار زیادہ دیر خوش نہ رہیں گے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ وقتی طور پر راستبازوں کی مخالفت کریں، لیکن وہ وقت آئے گا بلکہ آنے والا ہے جب اُنہیں رد کر دیا جائے گا۔ ہماری اُمید تو خداوند ہی میں ہے۔ داؤد 22 آیت میں

اپنے قارئین کو یاد دلاتا ہے کہ خدا اپنے لوگوں کو چھڑائے گا۔ وہی اپنے خادموں کی مخلصی اور رہائی کا انتظام کرے گا۔ جو خداوند پر توکل اور بھروسہ کرتے ہیں اُن میں سے کوئی مجرم نہ ٹھہرے گا۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ مشکلات اور آزمائش کی گھڑی میں خدا کی پرستش اور ستائش کرنے کے تعلق سے داؤد ہمیں کیا سکھاتا ہے؟

☆۔ اس زبور میں داؤد ہمیں خدا کے فرشتہ کے تعلق سے کیا سکھاتا ہے؟

☆۔ خداوند سے ڈرنے کا کیا مطلب ہے؟ خداوند سے ڈرنے والوں کے لئے کیسی برکات رکھی ہوئی ہیں؟

☆۔ ہماری زندگیوں پر خدا کی برکت اور تعلقات کے درمیان کیسا تعلق پایا جاتا ہے؟

☆۔ فرمانبرداری اور برکت کے درمیان کیسا تعلق ہے؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔ اپنی زندگی میں خدا کی برکت کے لئے اُس کی شکر گزاری کریں۔

☆۔ اُس فتح کے لئے بھی اس کی شکر گزاری کریں جو خدا نے آپ کو بخشی ہے۔

☆۔ خدا کی محبت کے لئے اُس کی شکر گزاری کریں کہ وہ ہم سے اِس قدر محبت رکھتا ہے کہ ہمارے لئے اپنے فرشتوں کو مقرر کر دیتا ہے۔

☆۔ خداوند سے درخواست کریں کہ وہ آپ کی زندگی میں ایسے علاقہ جات کی نشاندہی کرے جہاں آپ مکمل تابعداری کی زندگی بسر نہیں کر رہے۔

انصاف کے لئے پکار

اِس باب کو پڑھنے سے قبل زبور 35 بغور پڑھیں

ہم اپنے آپ کو داؤد کی جگہ پر دیکھ سکتے ہیں کیوں کہ وہ حقیقی زندگی میں مسائل اور مشکلات کے تعلق سے بات کر رہا ہے۔ داؤد کو اپنی زندگی میں رنج و غم کا تجربہ ہوا۔ بعض اوقات اُس کے دُکھ درد رحم و ترس کی درخواست کے لئے اُسے اور بھی زیادہ خداوند کے قریب لے آئے۔ یہ زبور مدد کے لئے ایک پکار ہے۔

داؤد زبور کا آغاز اس درخواست کے ساتھ کرتا ہے کہ خدا اُس کی طرف سے اُس کے دشمنوں کے ساتھ لڑے۔ داؤد کے بہت سے دشمن تھے۔ وہ جانتا تھا کہ اپنے طور پر وہ اُن دشمنوں پر غالب نہیں آسکے گا۔ اِس لئے اُس نے خدا سے کہا کہ وہ اُس کے لئے جنگ کرے۔ غور کریں کہ اُس نے تصور کیا کہ خدا ایک عظم جنگجو کی طرح اپنے ہتھیاروں سے مسلح ہو رہا ہے۔ اُس نے اُس عظیم جنگجو سے کہا کہ وہ بھالا اور نیزہ لے کر اُس کے دشمنوں کا پیچھا کرے۔ اُس نے اپنے پیچھا کرنے والوں سے رہائی پانے کے لئے خداوند کی طرف نگاہ کی۔

کچھ ایسے دشمن بھی تھے جو داؤد کا کام تمام کر دینا چاہتے تھے۔ داؤد خدا سے کہتا ہے کہ اُس کے دشمن شرمندہ ہوں اور اُن کے منہ پر شرمندگی چھا جائے (4 آیت) پانچویں آیت میں، داؤد خدا سے التجا کرتا ہے کہ وہ اُس کے دشمنوں کو ہوا سے اُڑتے ہوئے بھوسے کی مانند بنا دے۔ وہ ہوا کے

سامنے بھی نہ ٹھہر سکیں۔ وہ خدا کے قہر و غضب کی تند و تیز آندھی کے سامنے بے یار و مددگار ہو جائیں۔

داؤد خدا سے یہ التجا بھی کرتا ہے کہ وہ اُس کے دشمنوں کی راہوں کو تاریک اور پھسلنی بنا دے۔ خدا کی عدالت کا فرشتہ اُن کا پیچھا کرے تو وہ بے قیام ہو جائیں۔ اُنہیں کہیں ٹھہرنے کی جگہ نہ ملے۔ (6آیت) یہ کس قدر بھیانک خیال ہے۔ وہ اُس فرشتے سے بچ نہ پائیں جو اُن کی عدالت کے لئے آئے۔ اگرچہ وہ اُس سے بھاگیں، تو بھی اُس کے قہر و غضب سے بچ نہ پائیں۔

داؤد کے دشمنوں نے بے سبب اُس کے لئے جال بچھایا ہوا تھا۔ اُس نے خدا سے کہا کہ اُس کے دشمنوں پر ناگہاں تباہی اور بربادی آ جائے۔ وہ اُنہیں اُسی جال میں پھنسا ہوا دیکھنا چاہتا تھا جو اُنہوں نے اُس کے لئے بچھایا ہوا تھا۔

داؤد خدا سے وعدہ کرتا ہے کہ جب وہ اُسے اُس کے دشمنوں کے ہاتھوں سے بچائے گا تو وہ اُس کی نجات کے لئے خوش اور شادمان ہو گا۔ اُس کا وجود یہ پکار اُٹھے گا۔ "میری سب ہڈیاں کہیں گی، اَے خداوند! تجھ سا کون ہے۔ جو غریب کو اُس کے ہاتھ سے جو اُس سے زور آور ہے اور مسکین و محتاج کو غارتگر سے چھڑاتا ہے؟" (10آیت) داؤد نے خداوند کی پرستش کی کیونکہ اُس نے اُسے اُس کے زبردست دشمنوں کے ہاتھوں سے بچا لیا تھا۔ وہ خداوند کے پرستش اور ستائش کرتا ہے کیونکہ اُس نے محتاج کو اُس کے ستانے والے کے ہاتھ سے مخلصی بخشی۔ اِس سے پہلے کہ ہم بقیہ زبور کا جائزہ لیں، ضرورت ہے کہ ہم دو اہم حقائق کو سمجھیں۔ پہلا، داؤد مخلصی اور رہائی کے لئے خداوند کے پاس آنے میں کوئی جھجک محسوس نہیں کرتا۔ وہ اپنے آپ کو خدا کے فرزند کے طور پر دیکھتا ہے، ہر باپ اپنے بچوں کی فکر کرتا ہے۔ داؤد خدا کو ایک باپ کے طور پر دیکھتا ہے۔ میری

زندگی میں ایسے دور بھی آئے جب میں نے سمجھا کہ میں خدا کی مخلصی اور رہائی کے لائق ہی نہیں۔خدا کے تعلق سے میری سوچ ااور خیال بالکل غلط تھا۔داؤد کو علم تھا کہ وہ ایک گنہگار ہے، پھر بھی وہ ایک توقع کے ساتھ خدا کے پاس آتا ہے۔آپ کا آسمانی باپ کیسا ہے؟ کیا وہ ایسا باپ ہے جو اپنے بچوں کی فکر کرتا ہے؟ کیا وہ ایسا باپ ہے جسے بچوں کی نگہداشت کر کے خوشی ہوتی ہے؟ داؤد بڑے اعتماد کے ساتھ خدا کے پاس آتا ہے۔ وہ اُسے فکر اور محبت کرنے والے باپ کے طور پر دیکھتا ہے جسے اپنے بچوں میں بڑی دلچسپی اور خوشی محسوس ہوتی ہے اور وہ اُن کی مدد کے لئے آگے بڑھتا ہے۔ وہ اپنے رشتے اور تعلق کی بڑی یقین دہانی کے ساتھ خدا تک رسائی حاصل کرتا ہے۔

دوسری بات جو ہمیں سمجھنے کی ضرورت ہے وہ یہ کہ اگرچہ اُس کے دشمن زبردست تھے۔ تو بھی داؤد کو یہ اعتماد اور بھروسہ تھا کہ کوئی بھی خدا سے بڑا نہیں ہے۔اُس کا آسمانی باپ محتاج کو اس کے زبردست دشمنوں کے ہاتھ سے چھڑانے کی قدرت رکھتا تھا۔ خواہ اُس کا دشمن کتنا ہی زبردست کیوں نہیں تھا، تو بھی خدا اُس سے اعلیٰ و بالا تھا۔ داؤد کو اِس بات کا علم اور اعتماد تھا کہ وہ خداوند اپنے خدا میں محفوظ اور سلامت ہے۔

داؤد کے دشمن بڑے ظالم تھے۔ جھوٹے گواہ اُس پر الزم لگانے کے لئے آگے بڑھے۔ وہ اُس کے نام و مقام کو خراب کرنے کے لئے جھوٹ بولنے سے بھی نہ شرمائے۔ اُنہوں نے اُس پر ایسی باتوں کا الزام لگایا جن کے ساتھ اُس کا دُور کا بھی واسطہ نہیں تھا۔ اگرچہ اُس نے اُن کے ساتھ نیکی اور بھلائی کی تھی تو بھی اُنہوں نے نیکی کے بدلے اُس کے ساتھ بدی ہی کی تھی۔ اس بات سے داؤد کو بڑا دُکھ ہوا۔ جب داؤد کے دشمن بیمار ہوتے تھے تو وہ ٹاٹ اوڑھ کر روزہ رکھتا اور اُن کے لئے دُعا کیا کرتا تھا تاکہ وہ شفا پائیں۔ جب خدا دُعاؤں کو نہیں سنتا تھا تو داؤد گریہ زاری اور ماتم

کرتا تھا ایسے جیسے کوئی اپنے بھائی یا کسی قریبی دوست کے لئے شفاعت کرتا ہے۔ وہ اُن کے لئے ایسے غمزدہ ہوتا تھا جیسے کوئی اپنی ماں کے لئے ماتم کرتا ہو۔

اُن کے لئے ایسا رحم و ترس رکھنے کے باوجود، جب داؤد کو ٹھوکر لگی، تو اُس کے دشمن اُس پر قہقہ مارنے کے لئے اکٹھے ہو گئے۔ اُنہوں نے داؤد پر تہمت بازی کی اور اُس کا ٹھٹھا اڑایا۔ وہ اپنی اِس حرکت سے باز نہ آئے۔ اُنہوں نے قہر و غضب میں اُس پر دانت بھی پیسے۔ وہ بے سبب داؤد سے نفرت کرتے تھے۔ اُنہوں نے بھوکے شیروں کی طرح اُس پر حملہ کیا۔ تاہم داؤد کو یہ اعتماد اور بھروسہ تھا کہ خدا اُس سے دستبردار نہیں ہو گا۔ وہ جانتا تھا کہ ایک دن لوگوں کی جماعت میں وہ خدا کا شکر کرے گا۔ وہ خدا کے حضور شادمان ہو گا۔ 18 ویں آیت پر غور کریں، داؤد لوگوں کے سامنے خوش اور شادمان ہوا۔ اُس کی فتوحات نے اُسے ایک وجہ اور سبب پیش کیا کہ وہ دوسرے ایمانداروں کے سامنے خدا کے بھلے کاموں کا بیان کرے۔ وہ اپنی فتوحات کو اپنے تک محدود نہیں رکھتا۔ بلکہ خدا کے گھر میں جمع ہونے والوں کے ساتھ خدا نے جو نیکیاں اور بھلے کام کئے تھے اُس نے دوسروں کے سامنے اُن کا بیان کیا۔

19 ویں آیت میں، داؤد خدا سے التجا کرتا ہے کہ اس کے دشمن نفرت کے ساتھ نہ گھوریں. وہ ہر طرح کی بری سازشیں اور الزامات اس کے خلاف تیار کر رہے تھے۔ وہ ملک کے امن پسند لوگوں کے خلاف بھی برے منصوبے باندھ رہے تھے۔ انہوں نے مصیبت کی حالت میں داؤد کو دیکھ کر کہا، آہا، آہا، یہ حقارت بھرے الفاظ اور لہجہ ہے۔

داؤد جانتا تھا کہ جو کچھ اس کے دشمن کر رہے ہیں خدا وہ سب کچھ دیکھ رہا ہے۔ اس نے۔ 22آیت میں خدا سے التجا کی کہ جب بے انصافی ہو تو وہ خاموش نہ رہے۔ اس نے خدا سے التجا کہ کہ وہ مصیبت کی گھڑی میں اس کے قریب آئے۔

اُس نے خدا سے التجا کی کہ وہ شریروں کو اُن کی بُرائی کا بدلہ دے کر اُس کا انصاف کرے۔ وہ خدا سے درخواست کرتا ہے کہ وہ بُرائی کا خاتمہ کر دے۔ اُس کے دشمن تو اُسے نگل لینا چاہتے تھے۔ خدا سے داؤد کی یہی التجا تھی کہ وہ اُنہیں مصیبت، شرمندگی اور ابتری کا شکار کر دے۔ وہ چاہتا تھا کہ انصاف کے طالب خوشی سے للکاریں۔ وہ خداوند کو سربلند کریں جو اپنے خادموں کی بہتری اور بھلائی چاہتا ہے۔ (27آیت)

داؤد خدا کو یہ بتاتے ہوئے اِس زبور کو اختتام پذیر کرتا ہے کہ وہ اُس کے راست کاموں کا بیان کرے گا اور اُس کی ستائش اُس کے ہونٹوں پر ہو گی۔ اُس کے پاس اس بات پر ایمان رکھنے کی وجہ تھی کہ خدا انصاف کا بول بالا کرے گا اور وہ اُس میں خوش اور شادمان ہو گا۔

یہ بات تو سچ ہے کہ داؤد کو بھی اپنی زندگی میں دُکھ، رنج و غم اور تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔ تو بھی وہ پُر اعتماد رہا کہ خداوند اُس کا خدا اُسے رہائی اور مخلصی کے گیتوں سے معمور کرے گا۔ اُس کا خدا فکر کرنے والا آسمانی باپ تھا جو بچوں کی فکر کرتا اور اُن کے ساتھ ساتھ رہتا ہے۔ دشمن جس طور سے داؤد کو ٹھٹھوں میں اڑاتے ہوئے اُس کو رسوا کر رہے تھے، خدا اِس سے بے خبر نہیں تھا۔ داؤد اس یقین دہانی کے ساتھ خدا کے حضور انصاف کے لئے پکارا کہ خدا راستی سے عدالت کرتے ہوئے اپنے لوگوں کو فتح بخشے گا۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ کیا خدا سے محبت رکھنے والے لوگ بھی دکھ اور تکالیف میں مبتلا ہوتے ہیں؟ دنیا خدا سے محبت رکھنے والوں سے نفرت کیوں کرتی ہے؟

☆۔ داؤد کا خدا کے ساتھ کیسا رشتہ اور تعلق تھا؟ دُعا میں جھکنے کے لئے داؤد کے پاس کیسا اعتماد اور بھروسہ تھا؟

☆۔ جب ہم خدا کے پاس دُعا میں آتے ہیں تو خدا کے تعلق سے ہمارا نکتہ نظر کس طرح اثر انداز ہوتا ہے؟

☆۔ کیا خدا کے ساتھ آپ کا ایسا تعلق اور رشتہ ہے جو مصیبت اور ضرورت کی گھڑی میں آپ کو خدا کی حضوری میں آنے کے لئے مدد کا باعث ہو گا؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔ خدا کا شکر کریں کہ وہ اپنے فرزند جان کر آپ سے محبت کرتا ہے۔

☆۔ خدا سے درخواست کریں کہ وہ محبت کرنے والے باپ کے طور پر جاننے کے لئے آپ کو اپنی ذات کا مکاشفہ عطا کرے۔

☆ خدا سے اس دُنیا کے لئے عدل و انصاف کی دعا کریں جو اِس وقت بے انصافی اور دُکھوں سے بھری ہوئی ہے۔

☆۔ اس خاص رہائی اور مخلصی کے لئے شکر گزاری کریں جو خدا نے آپ کو عطا کی ہے۔

گنہگار لوگ اور خدا کی محبت

اِس باب کو پڑھنے سے قبل زبور 36 بغور پڑھیں

داؤد اس زبور میں گنہگار شخص کا اسرائیل کے خدا سے موازنہ کرتا ہے۔ وہ ابتدائی آیات کا آغاز گنہگار شخص کے بیان سے کرتا ہے۔

گنہگار شخص

خدا کے خوف اُس کے پیشِ نظر نہیں

داؤد ہمیں بتاتا ہے کہ گنہگار شخص کے دل میں خدا کا خوف نہیں ہوتا۔ خدا کا خوف ایک ایسی خوبی ہے جس سے خداوند خدا کے لئے دل میں احترام اور عزت پیدا ہوتی ہے۔ گنہگار شخص کو اپنی زندگی کے لئے خدا کے مقصد کی کچھ فکر اور پرواہ نہیں ہوتی۔ ایسے لوگ اپنے اعمال و افعال سے خدا کی تعظیم کرنے سے قاصر ہوتے ہیں۔ اُن کا طرزِ زندگی ظاہر کرتا ہے کہ جیسے کوئی خدا ہے ہی نہیں جس کے سامنے وہ اپنے کاموں کے لئے جوابدہ ہوں گے۔

متکبر اور شیخی باز

دوسری آیت میں داؤد گنہگار شخص کی دوسری خصلت بیان کرتا ہے۔ وہ بیان کرتا ہے کہ گنہگار شخص اس قدر اپنی تعریف اور خوشامد کرتا ہے کہ اس کا گناہ بے نقاب نہ ہو اور نہ ہی اُسے اپنے گناہ سے نفرت ہوتی ہے۔ بالفاظ دیگر، گنہگار شخص اپنے گناہ کے تعلق سے بالکل اندھا اور کوتاہ نظر ہوتا ہے۔ ایسے لوگ کچھ بھی کریں، اُن کے پاس اپنے بُرے کاموں کے لئے کوئی نہ کوئی عذر اور بہانہ ضرور ہوتا ہے۔ وہ اپنے طرزِ زندگی کو کبھی بھی خدا کے کلام سے نہیں پرکھتے۔ اپنے گناہوں کو

بڑھانے کے لئے جو کچھ بھی وہ کرتے ہیں، اُنہیں وہ بالکل بھی نظر نہیں آتا۔ بلکہ ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے بُرے کاموں پر فخر اور ناز کریں۔ ہمیں یہ دیکھنے کے لئے کہ یہ بالکل سچ ہے زیادہ تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔ کاروبار میں کامیابی اکثر سچائی کو بدلنے سے آتی ہے۔ یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں، کاروباری دُنیا میں جھوٹ اور فریب تو عام سی بات ہے۔ لوگ اپنے آپ کو جانچنے اور پرکھنے میں اس قدر پُر اعتماد ہوتے ہیں کہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ خدا سے بھی زیادہ اپنے آپ کو جانتے ہیں اور اُنہیں علم ہے کہ کیا غلط اور کیا دُرست ہے۔ وہ اپنے گناہوں کے لئے صفائی پیش کرتے ہیں اور اپنے دل میں اِس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ خدا کے پاس کوئی اختیار نہیں کی اُن کی عدالت کرے۔

پُر فریب

گنہگار شخص کی باتیں پر فریب اور بدی کی باتیں ہوتی ہیں۔ ایسے لوگوں کی باتوں پر کوئی اعتماد اور بھروسہ نہیں کیا جا سکتا۔ در حقیقت، ایسے بہت سے لوگوں کو تو دُرست اور غلط کی بھی سمجھ بوجھ نہیں ہوتی۔ اُن کا معیارِ زندگی، اچھے بُرے کا امتیاز اور بدیِ اس حد تک پہنچ چکی ہوتی ہے وہ کسی طور پر بھی خدا کے معیار پر پورا نہیں اُترتے۔ داؤد تو یہاں تک کہتا ہے کہ وہ رات کو اپنے بستر پر بدی کے منصوبے باندھتے ہیں۔ وہ بڑی سوچ و بچار کے ساتھ اپنے بُرے منصوبے ترتیب دیتے ہیں کہ کس طرح وہ اپنے ہمسایوں کو دھوکہ اور فریب دے سکتے ہیں۔ وہ اپنی ایسی حرکتوں کو اس طور سے دیکھتے ہیں کہ یہ قابل قبول ہیں۔

داؤد ہمارے لئے ایسے شخص کی تصویر کشی کرتا ہے جو بدی میں رنگے ہاتھوں پکڑا گیا ہو۔ ایسے شخص کو خدا کی راہوں کا کوئی خیال اور احترام نہیں ہوتا۔ اُن کا یہ ایمان ہوتا ہے کہ وہ اپنے طور پر ہی اِس بات کا فیصلہ کر سکتے ہیں کہ کیا اچھا اور کیا بُرا ہے۔ اُنہوں نے نیکی اور بدی کو جانچنے اور

پرکھنے کے لئے اپنا ہی ایک معیار قائم کرر کھا ہے۔ وہ ہر ایسا کام کر گزرتے ہیں جن سے اُنہیں کچھ فائدہ پہنچ سکتا ہے۔اُن کے دل میں اپنے جیسے انسانوں کی کوئی عزت ہوتی ہے اور نہ ہی خوفِ خدا۔

خدا کی محبت

محبت

ایسے لوگوں سے بالکل مختلف خدا کی محبت ہے جو آسمانوں تک بلند ہوتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں، خدا کی محبت اس قدر عظیم اور اُتم ہے کہ وہ زمین کی حدود سے بھی باہر تک پھیلی ہوئی ہے۔

وفادار

زبور نویس کے مطابق خدا کی وفاداری آسمان تک بلند ہے۔ یہ گنہگاروں کے درمیان تعلقات سے قطعی مختلف ہے۔ قول اقرار اور معاہدے تو آسانی سے ٹوٹ جاتے ہیں۔ازدواجی عہد بھی بھلا دئے جاتے ہیں۔ جہاں کہیں بھی تعلقات ناخوشگوار ہوتے ہیں لوگ اپنی راہیں جدا کر لیتے ہیں۔لوگ اپنے مفاد کے لئے ایک دوسرے کو دھوکہ اور فریب دیتے ہیں۔ خدا کی اپنے لوگوں کے لئے محبت کبھی ختم نہیں ہوتی اور نہ ہی اُس کا محبت بھرا عہد اپنے لوگوں کے ساتھ ٹوٹتا ہے۔ ہم بے وفا ہو بھی جائیں تو بھی وہ وفادار رہتا ہے۔اُس کی وفاداری اٹل ہے۔

صادق

اُس کی راستبازی زبردست پہاڑوں جیسی ہے۔ یہ پہاڑوں کی طرح بلند و بالا اور لاتبدیل ہے۔ یہ زندگی کے طوفانوں کے سامنے کھڑی ہو جاتی ہے۔ ہم ہمیشہ ہی خدا پر نیکی اور راستی کے کاموں کے لئے توکل اور بھروسہ کر سکتے ہیں۔ خدا لاتبدیل خدا ہے۔اپنے جیسے انسانوں سے قطعی مختلف ہم خدا سے وفادار اور بھلائی کرنے کی توقع کر سکتے ہیں۔

عادل

اِسی طرح ہم خدا کے عدل وانصاف پر بھی بھروسہ اور اعتماد کر سکتے ہیں۔ داؤد کہتا ہے کہ یہ ایک گہراؤ کی مانند ہے۔ بالفاظ دیگر، یہ گہراؤ کی مانند گہرا اور سمندر جیسا وسیع ہے۔ خدا کا عدل وانصاف لا محدود اور اس قدر وسیع ہے۔ بالکل ایسے ہی جس طرح سورج کی حرارت سمندر کے پانیوں کو سکھا نہیں سکتی۔ اِسی طرح خدا کا عدل کبھی ناکام نہ ہو گا۔

خدا کی وفاداری، راستبازی اور عدل اِس بات میں دیکھنے کو ملتا کہ وہ کس طرح انسان اور حیوان کی پالنا اور نگہداشت کرتا اور اُن کا خیال رکھتا ہے۔ وہ ہماری بھی اور جنگل کے جانوروں کی بھی فکر کرتا ہے۔ وہ اس کی نگہبانی اور پرورش کے باعث ہی زندہ رہتے اور پھلتے پھولتے ہیں۔ خدا معاشرے کے امیر غریب، پڑھے لکھے، ان پڑھ، اعلیٰ ادنیٰ سبھی کا خیال رکھتا اور سبھی پر اُس کے کرم کی نظر ہے۔ اُس کا عدل اور شفقت سبھی کے لئے ہے۔ سبھی اُس کے پروں کے سائے میں پناہ لے سکتے ہیں۔ یہ بات ہمارے لئے کس قدر سکون اور اطمینان کا باعث ہے۔ معاشرے میں موجود ہر طبقہ کے لوگ اُس کی دی ہوئی برکات سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ وہ اُس کی مہیا کردہ نعمت اور برکات سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

زندگی کا سرچشمہ

9ویں آیت میں خدا کو زندگی کے سرچشمہ کے طورپر بیان کیا گیا ہے۔ محض زندگی نہیں بلکہ کثرت کی زندگی۔ اُس کی زندگی ایک چشمے کی مانند ہے جو ہماری جانوں کو آسودہ کرتی ہے۔ داؤد بیان کرتا ہے کہ ہم خدا کی روشنی سے ہی دیکھ سکتے ہیں۔ ہم اُس کی فراہم کردہ برکات سے ہی زندہ رہ سکتے ہیں۔

داؤد خدا سے التماس کرتا ہے کہ وہ ان سب پر اپنی شفقت جاری و ساری رکھے جو اس کو جانتے اور پہچانتے ہیں۔ وہ خدا سے یہ درخواست بھی کرتا ہے کہ وہ راست دلوں پر اپنی راستبازی کو منکشف کرے۔ وہ خدا سے یہ التماس کرتا ہے کہ وہ اُن لوگوں پر اپنے مقصد اور منصوبے کو ظاہر کرے جو اُس کو دل سے ڈھونڈتے ہیں۔

محافظ

حاصلِ کلام کے طور پر داؤد خدا سے التماس کرتا ہے کہ وہ اُسے متکبر لوگوں کی چال اور شریر لوگوں کے ہاتھوں کے کام سے محفوظ رکھے۔ گنہگار لوگ داؤد کی جان لینا چاہتے تھے۔ خدا ہی داؤد کا محافظ اور خداوند تھا۔ جیسا کہ داؤد گنہگار لوگوں کا قدوس خدا کے ساتھ موازنہ کرتا ہے۔ اُس کا دل پریشان حال تھا۔ اُس جیسے انسان تو اُس کی جان کے پیچھے پڑے ہوئے تھے۔ اس کائنات کا خالق و مالک اپنی شفقت کے ساتھ اُس سے محبت رکھتا تھا۔ لیکن اُس کے ارد گرد رہنے والے اسے دھوکہ اور فریب دیتے تھے۔ اور اس کے تعلق سے ہر طرح کی بُری باتیں کہتے تھے۔ اُس کے خالق خدا نے ہی اُسے روشنی، زندگی اور اُمید بخشی۔ جو کچھ ہم خدا کے تعلق سے جانتے ہیں، داؤد کے پاس اُس پر ایمان رکھنے کے لئے ہر ایک وجہ موجود تھی۔ اُس کا ایمان تھا کہ خدا ہی اُس کا محافظ اور نگہبان ہے۔ وہی بدکاروں کو ذلت اور رسوائی سے ملبس کرے گا۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ خدا سے ڈرنے کا کیا معنی ہے؟

☆۔ خدا اور انسانوں کے ہمارے ساتھ رویے اور طرزِ عمل کا موازنہ کریں، دونوں میں کیا فرق پایا جاتا ہے؟

☆۔ آپ کی زندگی میں خدا کی وفاداری اور محبت کا کیا ثبوت پایا جاتا ہے؟

☆۔ خدا کے کردار کا مطالعہ ہمیں ضرورت کے وقت کس طرح ایک اُمید بخشتا ہے؟ کیا اپنی مشکلات اور مصائب سے رہائی پانے کے لئے آپ خدا کے بارے میں جو کچھ جانتے ہیں اُس پر ایمان بھی رکھ سکتے ہیں؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔ خدا سے دُعا کریں کہ وہ آپ کو مزید تعلیم دے کہ خدا سے ڈرنے اور اُس کا احترام کرنے کا کیا معنی ہے؟

☆۔ اپنے لئے خدا کی وفاداری اور اُس کی شفقت کے لئے شکر گزاری کرنے کے لئے دُعا میں وقت گزاریں۔

☆۔ خداوند کی شکر گزاری کریں کہ وہ راست اور عادل خدا ہے۔ اور اُس کی سچائی اور نور ہی غالب ہو گا۔

☆۔ خداوند کی شکر گزاری کریں کہ مشکل گھڑی میں آپ اُس پر توکل اور بھروسہ کر سکتے ہیں۔

راستباز اور بدکار لوگ

اِس باب کو پڑھنے سے قبل زبور 37 بغور پڑھیں

ہم زبور کی کتاب میں یہ دیکھ چکے ہیں کہ داؤد کو اکثر و بیشتر دشمنوں کے ہاتھوں سے ظلم و ستم اُٹھانا پڑے۔

ہم یہ سمجھتے ہیں کہ بدکار لوگ وقتی یا عارضی طور پر پھلتے پھولتے اور خوشحال ہوتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ یہ بات ایسے شخص کے لئے پریشانی اور حیرانی کا باعث ہو سکتی ہے جو خداپرستی کی زندگی بسر کرنا چاہتا ہے۔ اس زبور میں، داؤد راستباز اور بدکار شخص کی زندگی کا موازنہ کرتا ہے۔ ہمیں یہ تاثر ملتا ہے کہ وہ اس سوال کا جواب دینے کی کوشش کر رہا ہے کہ بدکار کیوں خوشحال ہوتے ہیں۔ آئیں ایک لمحہ کے لئے دیکھیں کہ داؤد اپنے مسائل اور مشکلات کے تعلق سے کیا کہتا ہے۔

داؤد اس زبور کا آغاز اپنے قارئین کو اسی چیلنج سے کرتا ہے کہ وہ ملک میں شریر لوگوں کے سبب سے پریشان نہ ہوں۔ وہ یہی کہتا ہے کہ وہ بدکاروں پر رشک نہ کریں۔ ایسے وقت بھی ہوتے ہیں جب شریر لوگ خوشحال ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے پاس بڑے بڑے گھر، گاڑیاں اور نوکر چاکر ہوتے ہیں، یوں لگتا ہے کہ ایسے خداپرست لوگوں کی بہ نسبت ان کی زندگیوں میں بہت کم مسائل اور مشکلات ہیں جو خدا کی مرضی میں زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں۔ خدا راستباز لوگوں سے ایسی کسی زندگی کا وعدہ نہیں کرتا جس میں کوئی مشکل، مسئلہ یا اُلجھن نہیں ہو گی۔ حتیٰ کہ یسوع نے بھی بدکار لوگوں کے ہاتھوں ظلم و ستم اُٹھایا۔ داؤد ہمیں یاد کراتا ہے کہ بدکار لوگوں کی خوشحالی

گھاس یا خودرو پودوں کی مانند ہوتی ہے جو جلد ہی ختم ہو جاتی ہے۔اُن کی مادی برکات ہمیشہ قائم نہیں رہتی۔

بدکار لوگ اِس دُنیا میں پھلتے پھولتے ہیں لیکن ہمیں یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ اس روئے زمین پر انسان کی زندگی بالکل عارضی اور مختصر المیعاد ہے۔ابدیت کے ساتھ موازنہ کریں تو ستر یا اَسی برس کچھ بھی نہیں۔ہو سکتا ہے کہ شریر اور بدکار لوگ اس دنیا میں خوشحالی اور ترقی پائیں۔لیکن یہ سرفرازی اور دولت بالکل عارضی ہے۔جو ابدیت میں اُن کے کسی کام نہ آئے گی۔ایک دن اُنہیں ابدیت کا سامنا کرنا ہو گا اور پھر انہیں اپنی حماقت کا احساس ہو گا کہ ایک لمحہ بھر کی خوشی کے لئے انہوں نے ابدیت داؤپر لگادی۔

داؤد قارئین کو اسی بات کے لئے اُبھارتا ہے کہ وہ خدا پر توکل اور بھروسہ کریں اور نیکی کے کام کریں۔

داؤد یہ کہہ رہا ہے کہ وہ اُس ملک میں آباد رہیں جو خدا نے انہیں عطا کیا ہے۔اور اُس کی محافظت پر اظہارِ اطمینان کریں۔راستباز لوگوں کے خلاف شریر اُٹھیں گے پر خدا اپنے لوگوں کو محفوظ رکھے گا۔

مزید براں، داؤد قارئین کرام کو خداوند میں خوشحال اور مسرُور رہنے کے لئے اُبھارتا ہے۔بدکار لوگوں کو دنیوی چیزوں سے خوشی اور مسرت حاصل ہوتی ہے۔اُن کی زندگی کا مقصد دنیوی مال و جائیداد اکٹھی کرنا ہوتا ہے۔داؤد ہمیں بتاتا ہے کہ وہ لوگ جو خدا میں خوش اور شادمان رہتے ہیں، اُن کے دل کی ساری مرادیں پوری ہوں گی۔جب ہم خدا، اُس کے کلام اور اُس کی خدمت اور راہوں سے شاد ہونا سیکھ جاتے ہیں، تو پھر ہمیں پتہ چلتا ہے کہ یہ سب کچھ دُنیوی چیزوں سے کہیں بڑھ کر سکون، اطمینان اور شادمانی اور مسرت کا باعث ہوتا ہے۔خدا ہمیں اپنی حضوری سے

مطمئن رکھے گا اور ہماری ہر ایک ضرورت پوری کرے گا۔ کتنے ہی لوگ ہیں جو اس دُنیا کی عیش و عشرت، مال و دولت اور سکون اور اطمینان کے پیچھے بھاگتے رہے لیکن بالاخر مایوسی اور پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ خدا اپنے طالبوں سے کامل اطمینان، تسلی اور آسودگی کا وعدہ کرتا ہے۔
پانچویں آیت میں داؤد اپنے قارئین کو اِس بات کے لئے اُبھارتا ہے کہ وہ اپنی راہوں کو خداوند پر چھوڑ دیں۔ بدکار لوگوں کو اپنی حکمت اور طاقت پر ہی بھروسہ تھا۔ ایسی سوچ اور رویے کے باعث اُن کی عدالت ہو گی۔ لیکن وہ لوگ جنہوں نے اپنی راہیں خداوند پر چھوڑ دیں ہیں برکت پر برکت پائیں گے۔

6 آیت میں، داؤد ہمیں بتاتا ہے کہ وہ لوگ جو اپنی راہیں خداوند پر چھوڑ کر اُسی پر توکل اور بھروسہ کرتے ہیں، اُن کی راستبازی روزِ روشن کی طرح عیاں ہو گی۔ اور اُن کا انصاف دوپہر کی طرح روشن ہو گا۔ وہ خدا کی مانند ہوں گے۔ خدا اُن میں مسرور اور اُن سے شاد ہو گا۔ وہ اُن سے خوش اور شادمان ہوتے ہوئے اور بھی زیادہ اُنہیں اپنے قریب لے آئے گا۔ وہ اُس کے لوگ ہوں گے اور اُس کے کردار اور اوصاف کو اپنی زندگیوں میں لیں گے۔ ایسے لوگوں کے درمیان رہنا کس قدر باعثِ برکت ہے جو اپنی راہیں اور فیصلے خدا پر چھوڑ کر اُس پر توکل اور بھروسہ کرتے ہیں! ایسے لوگوں کی جماعت بابرکت ہوتی ہے۔ راستبازی پھلتی پھولتی ہے۔ ہر ایک شخص کو عدل و انصاف ملتا ہے۔ خدا ایسے لوگوں کی عزت افزائی کرے گا جو اُس پر توکل کرتے ہوئے اپنے فیصلے اُس پر چھوڑ دیتے ہیں۔

داؤد بدکاروں کے ہاتھ سے ظلم و ستم سہنے والوں کو خاموشی اور صبر سے انتظار کرنے کے لئے کہتا ہے۔ (7 آیت) کیونکہ خدا پرست اور خدا پر توکل اور بھروسہ کرنے والوں کو شریر گھیر لیتے ہیں۔ تاہم ایمانداروں کو چاہیئے کہ وہ کسی صورت میں بھی اس بات سے پریشان اور خوفزدہ نہ

ہوں۔اُنہیں چاہئے کہ وہ صبر و تحمل اور پُر اعتماد رہتے ہوئے خدا کا انتظار کریں کہ وہ اپنے ٹھہرائے ہوئے وقت پر اُنہیں سرفرازی اور برکات عطا کرے گا۔ایک دن انصاف کا بول بالا ہو گا۔اگرچہ بدکار اور شریر عارضی یا وقتی طور پر پھلے پھولیں، تو بھی اُن کا انجام اچھا نہ ہو گا۔

غور کریں، ہمیں اس وقت صبر و تحمل اور پُر اعتماد رہتے ہوئے خدا کا انتظار کرنے کے لئے کہا گیا ہے جب ہمیں دشواری اور مشکلات کا سامنا ہو، انتقام لینا ہمارا کام نہیں ہے۔داؤد ہمیں بتاتا ہے کہ ہم غصے اور قہر و غضب سے باز ہی رہیں تو اچھا ہے۔خدا کے لوگوں کو پریشان، فکر منداور بے صبرے نہیں ہونا چاہئے۔ایسی چیزیں بُرائی کی طرف لے جاتی ہیں۔پریشانی اور اضطراب کی حالت میں غصے میں آجانے کی آزمائش تو ہر وقت موجود رہتی ہے۔جب ہم سے نارواں سلوک رکھا جاتا ہے اور لوگ ناحق ہمارے بارے میں بُری باتیں کہتے ہیں، تو پھر غصے میں آجانے کی آزمائش بھی ہمارے دروازے پر دستک دینا شروع کر دیتی ہے۔اُس وقت ہم قہر و غضب میں، انتقام لینے پر اُتر آتے ہیں۔داؤد ہمیں صبر سے خداوند کا انتظار کرنے اور آزمائش کا مقابلہ کرنے کے لئے کہتا ہے۔ہم بُرائی کا مقابلہ بُرائی کے ساتھ نہ کریں۔بلکہ اپنے اوپر ہونے والی بے انصافیاں خدا کے سپرد کریں۔وہ اپنے وقت پر ہمارا انصاف کرے گا۔

بدکار لوگ کاٹ ڈالے جائیں گے۔(9آیت) خدا بُرائی کو غالب نہیں آنے دے گا۔راستباز زمین کے وارث ہوں گے۔وہ دن قریب ہے جب بدکار لوگ تباہ و برباد ہوں گے۔خدا ایسے لوگوں کی عدالت کرے گا اور وہ نیست ہو جائیں گے۔حلیم، فروتن اور عاجز لوگ جو اپنے آپ کو خدا کے سپرد کرتے ہیں، زمین کے وارث ہوں گے اور بڑی سلامتی اور امن سے رہیں گے۔

بدکار لوگ راستبازوں کے خلاف سازشیں کریں گے۔ جنگلی جانوروں کی طرح وہ اُن پر دانت پیسیں گے۔ وہ بڑی نفرت اور قہر و غضب کا مظاہرہ کریں گے، خدا ایسے لوگوں پر ہنسے گا۔ خدا اُن کی حماقت اور احمقانہ باتوں اور سوچ پر ہنسے گا۔ وہ جانتا ہے کہ روزِ عدالت قریب ہے۔ وہ جانتا ہے کہ شریر لوگ خدا پرستوں کو کسی قسم کا کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔

شریر لوگ محتاجوں، غریبوں کو ذلیل و رسوا اور پست کرنے کے لئے اپنی تلوار کھینچتے اور اپنے ترکش سے تیر نکالتے ہیں تاکہ بے بس اور ناتواں لوگوں پر برسائیں۔ وہ محتاجوں کی غربت سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ وہ خدا سے محبت رکھنے والوں اور اُس کی راہوں کے طالبوں سے انتقام لیتے ہیں۔ خدا شریر لوگوں کی راہوں سے واقف ہے۔ وہ ان کی تلوار اُن کی طرف موڑ دے گا ایسا کہ ان کی اپنی تلوار ہی ان کے دلوں کو چھید ڈالے گی۔

داؤد اپنے قارئین کو یہی صلاح دیتا ہے کہ جس حال میں خدا رکھے اسی پر قناعت کریں۔ شریروں کی دولت حاصل کرنے سے بہتر یہی ہے کہ جو کچھ خدا نے عطا کیا ہے اسی پر صبر شکر اور قناعت کریں۔ شریروں کی طاقت اور قوت اور دولت جاتی رہے گی لیکن خدا راست دلوں کی محافظت اور نگہبانی کرے گا۔ راستباز کی میراث ہمیشہ قائم رہے گی۔

آفت کی صورت میں، راستباز تباہ و برباد نہ ہوں گے۔ خدا قحط کے زمانہ میں بھی اُن کو خوراک مہیا کرے گا۔ تاہم شریروں کا حسن و جمال اور خوشحالی کھیت کی گھاس کی مانند جاتی رہے گی۔ وہ نیست ہو جائیں گے حتیٰ کہ اُن کی یاد بھی باقی نہ رہے گی۔ وہ دھوئیں کی مانند غائب ہو جائیں گے۔

داؤد نے اپنے قارئین کو 21 آیت میں بتایا ہے کہ شریر لوگ قرض لیتے ہیں لیکن واپس نہیں کرتے۔ تاہم راستباز لوگ فیاض دلی سے دیتے ہیں اور محتاجوں کی ضروریات کا خیال رکھتے ہیں۔

خداہی شریر لوگوں کی راہ متعین کرے گا۔ خدا کی طرف سے مبارک ٹھہرنے والے لوگ زمین کے وارث ہوں گے۔ لیکن ملعون لوگ زمین سے کاٹ ڈالے جائیں گے۔ جب خدا کسی شخص کی راہوں سے خوش ہوتا ہے، تو پھر وہ اُس شخص کے قدموں کو استحکام بخشتا ہے۔ بالفاظ دیگر، خدا ایسے لوگوں کو محفوظ اور سلامت رکھتا ہے جو اُس کی راہوں پر چلتے ہیں، خدا ایسے لوگوں کو گرنے نہیں دیتا۔ خدا اُس راہ پر آگے آگے چل کر اُنہیں محفوظ رکھتا ہے جو اُس نے اُن کے لئے مقرر کی ہوتی ہے۔ خدا کی راہوں پر چلنے میں بڑی برکت پائی جاتی ہے۔ اگرچہ ہم ٹھوکر کھا سکتے ہیں، لیکن خداوند ہمیں گرنے نہیں دے گا۔ وہ ہمیں اپنے قوی ہاتھوں سے سنبھالے رہے گا اور ہم اپنی راہوں میں کامیابی سے آگے بڑھتے چلے جائیں گے۔

داؤد 25 آیت میں ہمیں یاد دہانی کراتا ہے کہ اُس نے عمر بھر کبھی بھی ایسا نہیں دیکھا کہ خدا نے کسی راستباز کو ترک کر دیا ہو۔ نہ ہی اُس نے کسی راستباز کی اولاد کو روٹی کی بھیک مانگتے ہوئے پایا ہے۔ خدا اپنے لوگوں کی بالکل ایسے ہی فکر، خیال اور پرورش کرتا ہے جس طرح ایک پیار کرنے والا باپ اپنے بچوں کی دیکھ بھال کرتا ہے۔

راستباز لوگ فیاض دل ہوتے ہیں (26) وہ دوسروں کو دیتے ہیں اور خود کسی چیز کے محتاج نہیں ہوتے۔ جب وہ دیتے ہیں تو اُن کی برکات بڑھتی چلی جاتی ہیں۔ خدا ہی اُن کی ہر ایک ضرورت پوری کر کے اُنہیں برکت دیتا ہے۔

داؤد 27 آیت میں اپنے قارئین کے سامنے برائی سے باز آنے اور بھلائی کرنے کا چیلنج رکھتا ہے۔ اگر لوگ اِس نصیحت پر عمل پیرا ہوں، تو وہ اُس مالک میں آباد رہیں گے جو خدا نے اُنہیں عطا کیا ہوا ہے۔ غور کریں یہاں پر برکات اور فرمانبرداری میں ایک تعلق دیکھنے کو ملتا ہے۔ فرمانبرداری

برکت کا وسیلہ بنتی ہے۔ جو لوگ خدا کے ساتھ وفاداری سے چلتے رہتے ہیں، خدا اُنہیں ترک نہ کرے گا۔ وہ اُنہیں ہمیشہ اپنے پروں کے سایہ میں محفوظ ہی رکھے گا۔ تاہم شریر کاٹ ڈالے جائیں گے۔

30ویں آیت میں داؤد ہمیں یاد دلاتا ہے کہ راستباز کے منہ سے حکمت اور عدل کی باتیں نکلتی ہیں۔ ہمارا بول چال بھی خدا کے ساتھ ہمارے رشتے اور تعلق پر مُثبت یا منفی اثرات مرتب کرتا ہے۔ وہ جو خدا سے محبت رکھتے ہیں اُس کی شریعت اور احکام پر بھی عمل پیرا ہوتے ہیں۔ وہ دل سے اُس کی راہوں اور آئین واحکام کو مانتے ہیں۔ ایسا طرزِ عمل اختیار کرنے سے وہ زندگی کی راہوں پر چلتے ہوئے ٹھوکر کھا کر گرتے نہیں۔ نہ وہ شریروں کے لگائے ہوئے پھندے میں پھنستے ہیں۔ ہم ضرورت کی گھڑی میں پُر سکون اور بدی سے محفوظ رہیں گے۔

آزمائش اور مصیبت کی گھڑی میں ایک راستباز شخص کو خداوند خدا کا انتظار صبر و تحمل سے کرنا چاہئے۔ کسی بھی ناخوشگوار صورتحال میں ایمانداروں کو زیب نہیں دیتا کہ وہ معاملات اپنے ہاتھ میں لیں بلکہ یہی واجب اور مناسب ہے کہ خدا پر توکل اور بھروسہ کرتے ہوئے اپنے فیصلہ جات خدا پر چھوڑیں۔ اور اُس راہ پر آگے بڑھتے رہیں جو خدا نے اُن کے لئے مقرر کی ہے۔ ایسا کرنے سے، خدا راست دلوں کو سرفرازی جبکہ شریر اور بدکار لوگوں کو کاٹ ڈالے گا۔

ہو سکتا ہے کہ شریر لوگ وقتی طور پر خوشحال ہوں اور دنیوی مال و دولت میں بھی بڑھتے چلے جائیں لیکن اُن کا انجام اچھا نہ ہوگا۔ اسی لئے تو داؤد اپنے قارئین کو صلاح دیتا ہے کہ وہ راست رو کی روش پر دھیان کریں نا کہ شریروں کی خوشحالی اور سرفرازی کو نگاہ میں رکھیں۔ اُن لوگوں کا مستقبل روشن اور تابناک ہوگا جو خدا کی راہوں پر چلتے اور اُس کی وفاداری کے طالب ہوتے ہیں۔

خدا ہی راست رو کو نجات بخشے گا۔ خدا مصیبت اور ضرورت کی گھڑی میں اُن کا مددگار ہو کر اُنہیں چھڑائے اور بچائے گا۔ وہ مصیبت کی گھڑی میں اُن کے لئے مضبوط قلعہ ہو گا۔ خدا اُن لوگوں کو شریر کے ہاتھ سے بچائے گا جو اُس میں پناہ لیں گے۔ گنہگار مایوسی اور پریشانی کا شکار ہوں گے، خدا ایسے لوگوں کو کاٹ ڈالے گا۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ کیا شریر لوگ اِس زندگی میں خوشحالی اور ترقی پاتے ہیں؟

☆۔ خداوند کا انتظار کرنے کا کیا مطلب ہے؟ جب ہم دُکھ یا تکلیف میں سے گزرتے ہیں تو ہمارا فطرتی رجحان کیا ہوتا ہے؟ فطری طور پر دُکھوں پریشانیوں اور مسائل کے تعلق سے ہمارا ردِ عمل کیسا ہوتا ہے؟

☆۔ ابدیت کو مدِ نظر رکھنے سے ضرورت کے وقت ہمیں کیا مدد ملتی ہے؟

☆۔ شریروں کے انجام کے تعلق سے یہ زبور ہمیں کیا سکھاتا ہے؟

☆۔ کیا آپ بُرائی یا بدی کو دیکھ کر پریشان ہوئے ہیں؟ ہمیں کیوں کر پریشان اور فکر مند نہیں ہونا چاہئے؟

☆۔ جب بُرائی ہمیں گھیر لے اور ہمارے لئے پریشانی اور ذہنی دباؤ کی صورتحال بن جائے تو ایسی حالت میں زبور نویس ہمیں کیا کرنے کی صلاح دیتا ہے؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔خداوند کے وعدوں کے لئے اُس کی شکر گزاری کریں جو اُس نے اپنے لوگوں کی نگہبانی اور محافظت کے لئے کئے ہوئے ہیں۔

☆۔خداوند کی شکر گزاری کریں کہ وہ ہر ایک چیز پر اختیار رکھتا ہے اور وہ بُرائی کو غالب نہیں آنے دے گا۔

☆۔خداوند کی حاکمیت اعلیٰ اور بدی پر غلبے کے لئے خدا کی شکر گزاری کریں۔

☆۔خداوند سے تعلیم و تربیت کے لئے دُعا کریں کہ مصیبت کی گھڑی میں آپ اُس کا انتظار کرنا سیکھ جائیں۔

☆۔ گزرے ہفتے جس طرح سے خدا نے آپ کی نگہبانی اور محفاظت کی ہے، اُس کے لئے خدا کی شکر گزاری کریں۔

گناہ آلودہ حماقت

اِس باب کو پڑھنے سے قبل زبور 38 بغور پڑھیں

زبور 38 میں، داؤد اپنے دل کے دُکھ درد کا اظہار کرتا ہے۔ ہمیں اِس زبور میں یہ تو نہیں بتایا گیا کہ وہ کون سے حالات وواقعات تھے جو اِس قدر گہرے دُکھ اور غم کا باعث ہوئے۔

داؤد اس زبور میں خداوند سے یہ التماس کرتے ہوئے آغاز کرتا ہے کہ وہ اُسے اپنے قہر میں تنبیہ نہ کرے غصے سے نہ ڈانٹے۔ داؤد کو خداوند اپنے خدا کے قہر و غضب کا علم تھا۔ وہ جانتا تھا کہ وہ گناہ میں گر چکا ہے۔ (3،4 آیات) وہ جانتا تھا کہ وہ سزا کا مستحق ہے۔ لیکن وہ خدا سے درخواست کرتا ہے کہ وہ رحم سے پیش آتے ہوئے اُس کو تنبیہ کرے۔

داؤد نے خدا کی تنبیہ کے تیروں کو محسوس کیا۔ خدا کا ہاتھ اُس پر بھاری تھا۔ خدا کے قہر و غضب کے سبب، داؤد اپنے قارئین کو یہ بتاتا ہے کہ اُس کے جسم میں صحت اور اُس کی ہڈیوں میں کوئی مضبوطی نہ رہی۔ تیسری آیت پر غور کریں، یہ صورتحال داؤد کے گناہ کا باعث تھی۔

غور کریں، داؤد گاہے بگاہے گناہ کی حالت میں گرتا رہا۔ ہماری زندگی میں بھی آزمائش کی گھڑی آسکتی ہے۔ اس زبور کی اہم ترین بات یہ ہے کہ ہم اس بات پر غور کریں کہ داؤد نے اِس ساری صورتحال میں کیسے ردِ عمل کا اظہار کیا۔

ہم تیسری آیت میں دیکھ چکے ہیں کہ داؤد گناہ کے باعث گھلا چلا جا رہا تھا۔ وہ واقعی بیمار تھا اور اُس کی ہڈیوں میں درد محسوس ہوتا تھا۔ اُس کا احساسِ گناہ اس پر غالب آ چکا تھا۔ اب اُس سے اس گناہ کا بوجھ اٹھایا نہیں جا رہا تھا۔ وہ اپنے گناہ کے باعث زخمی ہو گیا تھا۔ اب وہ زخم ناسور بن کر اُس کے لئے مزید تکلیف کا باعث تھا۔ وہ زخم وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مزید خراب سے خراب تر ہوتے چلے جا رہے تھے۔ داؤد اس گناہ کے باعث دبتا اور جھکتا چلا جا رہا تھا۔ (6 آیت) وہ اپنی گناہ آلودہ حماقت پر دن بھر کراہتا اور غم کرتا رہتا تھا۔ داؤد بتاتا ہے کہ وہ جھک گیا۔ (شرم کے ساتھ) 7 آیت۔ اور اس کی کمر میں درد ہے۔ اُسے اپنے پورے بدن میں بغاوت محسوس ہو رہی تھی۔ ساتویں آیت میں، وہ بیان کرتا ہے کہ وہ نحیف اور نہایت کچلا ہوا ہے۔ اُس کے دل میں بے قراری اور بے چینی تھی۔

9ویں آیت سے، ہم دیکھتے ہیں کہ داؤد جانتا تھا کہ خدا نے اُس کی آہ و پکار کو سن لیا ہے۔ داؤد کا دل پریشان تھا اور اُس کی توانائی اُس سے جاتی رہی۔ اُس سے ملنے والے اُس کی آنکھوں میں دیکھ کر بتا سکتے تھے کہ اُس کے دل میں خوشی اور اطمینان ختم ہو گیا ہے۔

جب تک داؤد گناہ کی حالت میں رہا، اُس وقت تک اس کے دوست احباب اور اُس کے سنگی ساتھی اُس سے کنی کتراتے رہے۔ اُس کے ہمسائے بھی اُس سے دُور ہی رہے۔ ایسے وقت میں ہم باآسانی تلخ رویہ اختیار کر کے غصہ سے بھر سکتے ہیں۔ ہم اپنے ارد گرد کے لوگوں کے ساتھ بے صبری کا مظاہرہ کرتے ہوئے غلط رویے سے پیش آ سکتے ہیں۔

یوں لگتا ہے جیسے داؤد کا غم اور اُس کا درد کبھی ختم ہی نہیں ہو گا۔اُس کے دشمنوں نے اُس کے لئے پھندے لگائے تھے۔اُس کے مخالفین اس سوچ و بچار میں تھے کہ وہ کس طرح اُسے تباہ و برباد کر سکتے ہیں۔ وہ سارا دن اُس کی تباہی اور بربادی کا سامان کرنے پر ہی سوچ و بچار کرتے رہتے تھے۔

13 ویں آیت میں داؤد خود کو ایک گونگے بہرے شخص کے طور پر بیان کرتا ہے۔ وہ نہ تو سن اور نہ ہی بول سکتا تھا۔ ہو سکتا ہے کہ ایسا کہنے سے وہ اپنے دُکھ اور غم کی گہرائی کو بیان کر رہا ہو۔اُسے اب دوستوں کی طرف سے ملنے والی حوصلہ افزائی کی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔اپنا دُکھ درد بیان کرنے کے لئے اس میں مزید توانائی بھی باقی نہیں رہی تھی۔

اس سے پہلے کہ ہم زبور کے حاصلِ کلام کی طرف بڑھیں، ہمیں ابتدائی چند آیات کی اہمیت پر غور کرنا ہو گا۔ داؤد ہمارے سامنے یہ بیان کر رہا ہے کہ گناہ میں گرنا کیسا تجربہ ہے۔ ہمیں بھی گناہ کی حالت میں داؤد جیسی بے قراری اور بے چینی محسوس ہونی چاہئے۔ یسوع مسیح پر ایمان رکھنے والے شخص کے طور پر ہم گناہ کی حالت میں کبھی اطمینان اور سکون محسوس نہیں کر سکتے۔ اگر آپ گناہ کی حالت میں زندگی بسر کرتے ہیں اور آپ کو داؤد کی طرح کوئی تکلیف، بے چینی اور بے قراری محسوس نہیں ہوتی تو پھر اپنے آپ سے یہ سوال کریں کہ آیا آپ واقعی خدا کے فرزند ہیں۔ خدا کے لوگ بھی وقتاً فوقتاً گناہ میں گر سکتے ہیں، اُن پر بھی آزمائش کی گھڑی آسکتی ہے، لیکن جلد یا بدیر وہ اپنی بغاوت اور گناہ کی حالت پر شرمندہ اور بے چین ہو جاتے ہیں۔ وہ جلد ہی آسمانی باپ کی طرف لوٹ آتے ہیں۔ مسرف بیٹے کی طرح، یسوع مسیح نے جس کا ذکر لوقا کی معرفت لکھی گئی انجیل میں کیا ہے، اُن کے اندر واپسی کے لئے ایک تڑپ اور قائلیت کام کرنے لگتی ہے۔ خدا کے کسی بھی فرزند کے لئے گناہ کی حالت میں کوئی سکون اور اطمینان محسوس نہیں ہوتا۔ جب

تک اُس کا خدا کے ساتھ رشتہ دوبارہ بحال نہیں ہو جاتا وہ اُس وقت تک اپنے اندر ایک بے قراری اور بے چینی محسوس کرتا رہتا ہے۔

اپنی زندگی کے اس وقت میں، داؤد اسی چیز کا مشتاق تھا۔ اُس نے 15 ویں آیت میں بیان کیا ہے کہ اُس نے خدا کی طرف سے جواب کا انتظار کیا۔ اُس نے خدا سے درخواست کی کہ وہ اُس کا ساتھ دے۔ اُس کے دشمن اس کی شکست کی حالت میں اُس پر گھورتے تھے۔ اور اُنہیں بڑی خوشی تھی کہ وہ زوال کا شکار ہو گیا ہے۔ اسی بے قراری اور بے چینی کی حالت میں داؤد خدا کے پاس آتا ہے۔ (17آیت)

وہ اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہے۔ کیونکہ یہی تو اُس کی بے قراری، بے چینی اور تکلیف کا سبب تھا۔ اب وقت تھا کہ داؤد اپنے گناہ کا اقرار کر کے اُس کو ترک کر دیتا۔ وہ خدا باپ کی رفاقت میں بحال ہونے کا مشتاق تھا۔

داؤد کے بہت سے دشمن تھے۔ وہ بلا وجہ اُس سے نفرت رکھتے تھے۔ اُنہوں نے نیکی کے بدلے اُس سے برائی ہی کی تھی۔ اور جب اُس نے اُن کے ساتھ بھلائی کرنے کی کوشش کی تو اُنہوں نے اُس پر تہمت بازی کی۔ داؤد نے محسوس کیا کہ خدا اُس سے دُور جا چکا ہے۔ 21 ویں آیت میں، داؤد خدا سے درخواست کرتا ہے کہ وہ ضرورت کی اِس گھڑی میں اُسے ترک نہ کر دے۔ وہ اُس سے التجا کرتا ہے کہ وہ اُس کے قریب آئے اور اُسے اپنی قربت سے نوازے۔ وہ اپنی مدد کے لئے اُسے جلد اپنے پاس آنے کے لئے درخواست کرتا ہے۔ ظاہری بات ہے کہ اُسے خدا سے دُوری کے احساس سے بھی پریشانی اور بے چینی ہو رہی تھی۔

جب تک داؤد گناہ کی حالت میں رہا، وہ نہ تو خوش اور نہ ہی مطمئن تھا۔ اُسے خدا دور محسوس ہو رہا تھا اور گہری قربت اور رفاقت کے ختم ہو جانے پر بھی داؤد کے دل میں غم کا سمندر ٹھاٹھے مار رہا تھا۔ کیا گناہ کے سبب سے خدا سے دُور ہو جانے پر ہمارا ردِ عمل بھی ایسا ہی ہوتا ہے ؟ خدا کا کوئی بھی بیٹا یا بیٹی گناہ کے باعث اپنے آسمانی باپ سے الگ ہو جانے پر اطمینان اور سکون محسوس نہیں کرتا۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ کیا آپ کی زندگی میں بھی ایسا کوئی وقت آیا جب خدا بہت دُور نظر آتا تھا؟ آپ کو ایسے وقت میں کیسا محسوس ہوا تھا؟

☆۔ آپ کو اس وقت کیسا محسوس ہوتا ہے جب آپ اس طور سے خدا کے ساتھ نہیں چل رہے ہوتے جس طور سے آپ کو چلنا چاہیئے ؟

☆۔ کیا آپ بھی داؤد کی طرح اپنے اندر ایک بے چینی اور بے قراری محسوس کرتے ہیں ؟

☆۔ داؤد اس زبور میں ہمیں کیا سکھاتا ہے ؟ ہمیں گناہ کو اپنی زندگی میں کیسے دیکھنا چاہیئے ؟

☆۔ داؤد گناہ میں گر جانے کی صورت میں کس طرف رجوع کرتا تھا؟ اُس کی اُمید کیا ہوتی تھی ؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔خداوند سے فضل اور توفیق مانگیں کہ آپ بھی گناہ اور بغاوت کو ایسے ہی دیکھ سکیں جیسے خدا دیکھتا ہے۔

☆۔دُعا میں جھکیں اور اپنی زندگی میں کسی خاص گناہ کی چھان بین کے لئے خدا سے عقل اور بصیرت مانگیں۔اُس گناہ کا اقرار کریں۔خدا سے اُس کی رفاقت میں بحال ہونے کے لئے توفیق مانگیں۔

☆۔کیا ایسا کوئی بھائی یا بہن آپ کے ارد گرد ہے جو گناہ کی حالت میں کشمکش سے دوچار ہے؟ خداوند سے درخواست کریں کہ وہ انہیں اپنی قربت میں لے آئے۔اُنہیں گناہ کی قائلیت بخشے اور اپنے ساتھ اُن کا رشتہ بحال اور مضبوط کرے۔

دُکھوں میں خاموشی

اِس باب کوپڑھنے سے قبل زبور 39 بغور پڑھیں

زبور 39 میں، داؤد اپنی زندگی میں کسی خاص مسئلہ پر کشمکش سے دوچار نظر آتا ہے۔ یوں لگتا ہے کہ اس وقت وہ خدا کی تنبیہ اور ملامت کے نیچے ہے۔ یوں لگتا ہے کہ وہ تنبیہ اور ملامت اُس کی جان پر بہت بھاری بوجھ محسوس ہو رہی ہے اور وہ اِس بوجھ کے نیچے دبا چلا جا رہا ہے۔ یہ بہت اہم ہے کہ ہم اس بات کو ذہن میں رکھیں کہ یہ زبور موسیقی کے ڈائریکٹر اور ایک شخص یدوتون کے لیے لکھا گیا۔ ہم اس شخص کے تعلق سے 1 تواریخ 16:41 میں پڑھتے ہیں۔

یدوتون کو خداوند کی شکر گزاری کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔

ان ہی کے ساتھ ہیمان اور یدوتون اور باقی چنے ہوئے آدمیوں کو جو نام بنام مذکور ہوئے تھے تاکہ خداوند کا شکر کریں کیونکہ اُس کی شفقت ابدی ہے۔

ہمارے لئے اس بات پر توجہ دینا بھی اہم ہے کہ داؤد کا یہ اقرار واعتراف اور مشکل گھڑی میں اس کی کشمکش موسیقی کے لئے مخصوص ہوگی اور خداوند کی اجتماعی پرستش اور عبادت میں استعمال ہوئی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ عبادت میں اپنی دیانتداری، اور کھل کر اپنے درپیش مسائل اور ناکامیوں کو بیان کرنے کی گنجائش بھی ہوتی ہے۔ داؤد اس زبور کو موسیقی کے ڈائریکٹر کے لئے مخصوص کرتا ہے۔ جس نے اس زبور کو خدا کی پرستش اور عبادت کے لئے استعمال کیا۔ ظاہر ہوتا

ہے کہ اس کا ارادہ اور نیت یہی تھی کہ دوسرے اُس کی غلطیوں سے سیکھیں۔ کوئی شخص بھی داؤد کی طرح اپنی غلطیاں اور کوتاہیاں تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں تھا۔

داؤد نے اس زبور کا آغاز اس عہد کو بیان کرتے ہوئے کیا جو اُس نے اپنی راہوں کی نگہبانی کرنے اور اپنی زبان کو گناہ سے باز رکھنے کے لئے کیا تھا۔ داؤد نے اپنے قارئین کو بتایا کہ جب تک شریر اور بدکار لوگ اُس کے سامنے ہوں گے وہ اپنے منہ کو لگام دئے رہے گا۔ اُس نے ہمیں یہ تو نہیں بتاتا کہ اُس نے شریر لوگوں کی موجودگی میں کیوں اپنی باتوں کے تعلق سے محتاط ہونے کا چناؤ کیا۔ ہم اندازہ کر سکتے ہیں کہ وجہ یہی تھی کہ اُس کی زبان سے کوئی ایسی بات نہ نکلے جس سے خدا کے نام پر حرف آئے۔ وہ اپنی باتوں اور لفظوں سے گناہ نہیں کرنا چاہتا تھا۔ یہ بدکار لوگ زبور نویس کی زندگی اجیرن بنا رہے تھے۔ ہمارے لئے کس قدر آسان ہوتا ہے کہ جب ہم سے کوئی بُرا سلوک کیا جائے تو ہم غصے میں آکر ایسی باتیں کہہ ڈالیں جن کے تعلق سے ہمیں پچھتانا پڑے۔ کس قدر آسانی سے ایسا ہو جاتا ہے کہ ہم اپنے ستانے والوں پر بُری فطرت اور بُرے الفاظ کے ساتھ برس پڑتے ہیں۔

مسئلہ یہ ہے کہ داؤد جب چپ چاپ بیٹھا ہوا تھا، نہ بُرا نہ بھلا کچھ بھی نہیں کہہ رہا تھا تو اُس کی بے قراری اور بے چینی اور بھی زیادہ بڑھ گئی۔ اُس کا دل غصے سے اندر ہی اندر جلنے لگا۔ وہ غصے سے پھٹ پڑنے کی حد تک پہنچ چکا تھا۔ وہ اس قدر ذہنی دباؤ میں تھا کہ کچھ بولنا چاہتا تھا، اب اُس سے خاموش نہیں رہا جا رہا تھا۔ اُس کے الفاظ اُس کے منہ سے اِس طرح بے قابو ہو کر نکلے جس طرح کسی دریا کا بند ٹوٹ جانے سے پانی بڑے زور سے بہہ نکلتا ہے۔ یہ تو واضح نہیں کہ داؤد نے اُس وقت کیا باتیں کیں، لیکن امکانِ غالب ہے کہ اُس نے بدکار اور شریر لوگوں اور اُن کی راہوں کے تعلق سے ہی کچھ کہا ہوگا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اُس نے درپیش صورتحال پر اپنے غم و غصے اور

اپنی بے چینی کا لفظی اظہار کیا ہو۔ خواہ کچھ بھی بولا اور کہا ہو، داؤد ایک روز بول ہی پڑا۔ ہم چوتھی آیت میں اُس کی باتوں کے تعلق سے دیکھتے ہیں کہ اُس نے کیا کہا۔

"اَے خداوند! ایسا کر کہ میں اپنے انجام سے واقف ہو جاؤں اور اس سے بھی کہ میری عمر کی میعاد کیا ہے۔ میں جانوں کہ کیسا فانی ہوں۔"

اپنی خاموشی کو توڑتے ہوئے، جب داؤد بولا تو اُس نے اپنی مختصر عمر پر غور کیا۔ ہو سکتا ہے کہ داؤد کے ذہن میں یہ سوال گھوم رہا ہو کہ بدکار کیوں خوشحال ہوتے اور پھلتے پھولتے ہیں۔ اُنہیں کیوں موقع ملتا ہے کہ وہ راستبازوں کو ستائیں۔ داؤد جانتا تھا کہ خواہ بدکار لوگ کتنے ہی خوشحال اور دولتمند ہو جائیں، وہ محض بشر ہی ہیں۔ جن کی زندگی بہت مختصر ہے۔ اُن کی عمر خدا کے نزدیک ایک پل بھر ہی ہے۔ اِس سے یہ ظاہر ہو جاتا ہے کہ ہم کس قدر چھوٹے ہیں۔ آج یہاں (دُنیا میں) تو کل وہاں (ابدیت میں) داؤد نے خدا سے درخواست کی کہ وہ اُس کی مدد کرے تاکہ وہ جانے کہ ابدیت کے مقابلہ میں اُس کی عمر کس قدر مختصر ہے۔

جب داؤد اِس زمین پر انسان کی زندگی پر غور و خوص کر رہا تھا تو اس نے بنی نوع انسان کو دولت، مال و متاع جمع کرنے کے لئے بھاگ دَوڑ کرتے ہوئے پایا۔ وہ اِس بات سے بالکل بے خبر ہوتے ہیں کہ جب چند سالوں کے بعد اُنہیں موت آجائے گی تو پھر اُن کی زندگی بھر کے کام اور مال و دولت کس کام کا (6 آیت) کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ داؤد اپنے دَور کے بدکار لوگوں سے بد ظن اور بیزار ہو گیا ہو۔ جو ابدیت سے بے خبر اپنے لئے مال و دولت اکٹھی کرنے کی دھن میں مگن تھے؟

میں تصور کی آنکھ سے داؤد کے غم کی حالت میں بدکاروں کی خوشحالی اور اُن کو قہقے مارتے ہوئے دیکھ سکتا ہوں۔ یوں لگتا ہے کہ اُنہیں دُنیا میں کسی چیز کی کوئی فکر نہیں۔ اُن کے ارد گرد عزیز و اقارب اور دوست احباب ہیں۔ جب وہ اِس بات اور اِس حقیقت پر غور کر رہا تھا کہ ایسے لوگوں کو خدا اور اُس کے مقصد کی کوئی فکر نہیں ہے۔ داؤد کو اس بات کا گہرا احساس تھا کہ اُن کی خوشی چند روزہ ہے۔ وہ دن آئے گا جب وہ خدا کے سامنے کھڑے ہوں گے اور اُنہیں خدا کی عدالت کا سامنا ہو گا۔ جب وہ ایسی باتوں پر غور کر رہا تھا۔ داؤد اس نتیجہ پر پہنچا کہ وہ اس دُنیا میں اپنی دولت اور مال و متاع پر خوش ہونے والوں سے کہیں بہتر ہے۔ اگرچہ وقتی طور پر داؤد دُکھوں اور مصیبتوں کا سامنا کر رہا تھا، اُس کا تعلق اور رشتہ خدا کے ساتھ بالکل درست تھا۔ دُنیا کی کسی بھی طرح کی دولت ایسے بڑے شرف و استحقاق کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

8ویں آیت میں، داؤد خدا سے فریاد کرتا ہے کہ وہ اُسے گناہ سے بچائے اور احمقوں کی حقارت سے محفوظ رکھے۔ اُس نے عہد کیا کہ وہ خاموش رہے گا اور خدا کے کاموں پر توکل اور بھروسہ کرے گا۔ اُس وقت داؤد کو اپنے دشمنوں کے ساتھ ایک کشمکش کا سامنا تھا۔ اس وقت وہ نہایت الجھن میں تھا، ایسا کہ اُسے خدا کے مقصد کی بھی سمجھ نہیں آ رہی تھی۔ جب وہ درپیش صورتحال پر غور کر رہا تھا، تو اُسے سمجھ آ گئی کہ جو کچھ بھی اُس کی زندگی میں ہو رہا ہے وہ اُس کی زندگی کے لئے قادرِ مطلق خدا کی مرضی اور کامل منصوبے کا حصہ ہے۔ (9آیت) خدا نے ایسے حالات و واقعات کو اُس کی زندگی میں آنے دیا۔ اگر داؤد بڑبڑاتا اور درپیش صورتحال پر کڑکڑاتا تو اس سے یہی ظاہر ہونا تھا کہ اُس نے خدا پر توکل اور بھروسہ نہیں کیا۔ بڑبڑانے اور کڑکڑانے کی بجائے، داؤد خدا کی طرف رجوع ہوا۔ اُس نے خدا سے منت کی کہ وہ اُس کے دُکھوں اور مصیبتوں سے اسے رہائی دے۔

جب ہم اپنی زندگی میں آزمائشوں سے دوچار ہوں تو ہمیں تین چیزوں کو سمجھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ **پہلی بات**۔ ہمیں یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ خواہ کچھ بھی ہو جائے کسی بھی طرح کے حالات وواقعات قادر مطلق خدا کی مرضی کے بغیر نہیں آتے۔ اگر خدا چاہے تو ہمارے مسائل اور مصیبتوں کو ہم سے دُور بھی کر سکتا ہے۔ لیکن وہ ہمیشہ ہی ایسا نہیں کرتا۔ **دوسری بات**۔ خواہ ہمیں کیسی ہی آزمائش کا سامنا ہو۔ خدا ہمیں قوت اور طاقت دینے کی قدرت رکھتا ہے۔ وہ ہمیں آزمائش سے گزرنے کے لئے درکار توانائی اور قوت عطا کرے گا۔ **تیسری بات**۔ ہماری زندگیوں میں اپنے مقصد کی تکمیل کے لئے وہ کسی بھی چیز کو ہماری زندگی میں آنے کی اجازت دے سکتا ہے۔ حتیٰ کہ ہمارے دشمنوں کے بُرے منصوبے، بُری نیت اور بُرے ارادوں کو بھی خدا استعمال کر سکتا ہے۔ خدا کا مقصد یہی ہوتا ہے کہ وہ کسی نہ کسی طرح سے ہمیں اپنے قریب لے آئے، ہمیں اپنی پہچان اور عرفان میں اور زیادہ ترقی دے۔

داؤد نے اپنی آزمائشوں اور مصیبتوں کو خدا کی طرف سے جانتے ہوئے قبول کر لیا۔ وہ جانتا تھا کہ خدا گناہ کے سبب سے لوگوں کی سرزنش کرتا ہے۔ وہ اُن کی دولت کو بھی ایسے ختم کر دیتا ہے جیسے ٹڈی کپڑوں کو کھا جاتی ہے۔ خدا اپنے طریقہ اور اپنے وقت پر دشمنوں سے حساب کتاب برابر کرتا ہے۔ اُن کی جمع شدہ دولت اُن کے کسی کام نہ آئے گی۔ خدا ہی بدکاروں کی عدالت کرے گا۔

داؤد خدا کے حضور فریاد کرتا ہے کہ وہ اُس کی مدد کے لئے آئے۔ 12 ویں آیت میں اُس کی دُعا پر غور کریں۔ وہ اپنے آپ کو اجنبی کہتا ہے۔ وہ اِس زمین پر اجنبی تھا۔ اُس کی اُمید مادی چیزوں پر نہیں تھی۔ بلکہ ابدیت میں خدا کے وعدوں پر اُس کا دھیان اور توکل تھا۔ اُس کی راہیں دُنیوی نہیں تھیں۔ اُس کی سوچوں اور خیالوں پر خدا کے مقصد کا راج تھا۔ اُس نے اپنا دھیان خدا پر لگا یا۔

یہاں پر یہ خیال پیش کیا جا رہا ہے کہ اُس نے خدا سے کہا کہ وہ اُس پر سے نظر ہٹا لے تا کہ وہ پھر

سے شادمان ہو جائے۔ دراصل وہ یہ کہہ رہا ہے کہ وہ اپنی تنبیہ اور سرزش کی چھڑی کو اُس پر سے ہٹالے تاکہ وہ پھر سے اُس کے ساتھ چلنے کی خوشی اور شادمانی کا تجربہ کرے۔

اپنی زندگی کے اس وقت میں، داؤد کو علم ہو گیا کہ خدا کی طرف سے تنبیہ اور سرزش کے تعلق سے اُس پر بڑبڑانے اور کڑکڑانے کی آزمائش آ گئی ہے۔ اس نے اپنے ارد گرد دیکھا اور بدکاروں کو بڑے آرام و راحت میں پایا۔ وہ بڑی خوشحالی اور آرام و سکون میں تھے۔ وہ قہقہے مار رہے تھے۔ تاہم وہ یہ بھی جانتا تھا کہ اُنہیں ایک روز خدا کی عدالت کا سامنا ہو گا۔ داؤد کو خداوند اپنے خدا پر اعتماد اور بھروسہ تھا۔ اگرچہ وہ پورے طور پر اُس کی تنبیہ اور سرزش کو سمجھ نہ سکا، اُس نے اپنی مصیبت میں پھر بھی خاموش رہنے کا چناؤ کیا تاکہ خدا اپنے مقصد کو اُس کی زندگی میں پورا کرے۔

وہ جانتا تھا کہ خدا اُسے اپنی قربت میں لائے گا۔ اور اُس کی زندگی میں اپنے مقصد کو پورا کرے گا۔ رہی بات بدکاروں اور شریروں کی، وہ غالب نہیں آئیں گے۔ اُن کا انجام قریب ہے۔ ایسے خیالات کو اپنے ذہن میں لاتے ہوئے، داؤد نے فتح کے لئے خدا پر توکل اور بھروسہ پورے اعتماد کے ساتھ کیا۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ کیا آپ کبھی ایسی چیزوں، حالات و واقعات پر بڑبڑائے ہیں جن کو خدا نے آپ کی زندگی میں آنے کی اجازت دی؟

☆۔ یہ زبور ہمیں زندگی میں آنے والی آزمائشوں اور خدا کے بارے میں کیا تعلیم دیتا ہے؟

☆۔اپنی مصیبتوں میں خاموش رہنے کا کیا مطلب ہے ؟اِس کے برعکس ہم پر کیا کرنے کی آزمائش آتی ہے ؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔خداوند کی شکر گزاری کریں کہ وہ اپنی قربت میں لانے کے لئے آپ کی آزمائشوں اور مصیبتوں کو بھی استعمال کر سکتا ہے۔

☆۔خداوند کی شکر گزاری کریں کہ وہ اپنے جلال کو آپ کی زندگی میں ظاہر کرنے کے لئے کسی بھی چیز کو استعمال کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔

☆۔خدا پر توکل اور بھروسہ کرنے کے لئے اُس سے مدد اور توفیق مانگیں۔تا کہ آپ اُس وقت بھی اُس پر توکل اور بھروسہ کر سکیں جب حالات و واقعات آپ کی توقع اور خیالات کے بالکل برعکس ہو۔

☆۔جو کچھ بھی خدا آپ کی زندگی میں کر رہا ہے اُس پر توکل اور بھروسہ کریں۔

☆۔خداوند سے کہیں کہ وہ آپ کو اُس وقت بڑبڑانے اور کڑکڑانے سے باز رہنے کی توفیق دے جب وہ آپ کو تنبیہ کر رہا ہو۔

سیکھا ہوا سبق

اِس باب کو پڑھنے سے قبل زبور 40 بغور پڑھیں

زبور 40 داؤد کا لکھا ہوا زبور ہے۔ اس زبور میں، یوں لگتا ہے کہ داؤد اپنی زندگی کے اُس دَور پر نظر کر رہا ہے جب خدا نے اُسے کسی مصیبت سے رہائی بخشی تھی۔ وہ درپیش مشکل اور مصیبت میں ماضی کی رہائی اور مخلصی کو دیکھ کر حوصلہ پکڑتا ہے۔ ماضی کی فتوحات، معجزات اور مافوق الفطرت کام ہمیں مستقبل کے لئے ایک اُمید اور ایمان بخشتے ہیں۔ داؤد اپنی زندگی کے اُس دِور کو یاد کرتا ہے جب وہ کسی خاص کشمکش سے دوچار تھا۔ اس وقت، اُس نے صبر سے خدا کا انتظار کیا تو خدا نے اُس کی فریاد کو سن لیا۔ اُس وقت خدا نے اُسے دلدل سے نکالا۔ خدا نے اُسے کیچڑ اور دلدل سے نکال کر اُس کے پاؤں مضبوط چٹان پر رکھے تھے۔ اُس وقت داؤد نے محسوس کیا تھا کہ خدا کے سوا اور کسی چیز یا معبود میں کوئی اُمید نہیں ہے۔ داؤد کے مسائل اور مشکلات اتنے بڑے تھے کہ اُسے اُن کا کوئی حل نظر نہیں آ رہا تھا۔ صرف خدا ہی اُسے اُن سے رہائی اور مخلصی دے سکتا تھا۔ اُس نے داؤد کے پاس آ کر اُسے چھڑا لیا۔ خدا نے اُس کے پاؤں مضبوط چٹان پر رکھے۔ خدا نے داؤد کے منہ میں ایک نیا گیت ڈالا۔ داؤد خدا کی نجات میں مگن اور مسرور ہوا۔ اُس نے اپنے خدا کے لئے اپنے دل سے پرستش اور ستائش کا ایک نغمہ پھوٹتا ہوا دیکھا۔ وہ گا کر خداوند کی شکر گزاری کرنا چاہتا تھا۔ داؤد جیسی مصیبتوں اور مسائل میں اُلجھے ہوئے لوگوں کے لئے داؤد کے تجربات اور گواہیاں بڑی حوصلہ افزائی کا باعث ہیں۔

بہت سے لوگوں نے دیکھا کہ کس طرح خدا نے داؤد کو مخلصی اور رہائی بخشی، پھر اُنہوں نے بھی اپنی مخلصی کے لئے خدا پر توکل اور اعتماد کیا۔ داؤد ہمیں اُس شخص کی برکات یاد دلاتا ہے جو خداوند پر توکل اور بھروسہ کرتا ہے۔ خدا کی مخلصی اور رہائی کا تجربہ کرے گا۔ الٰہی برکات اُس شخص کی منتظر ہیں جو اپنے تکبر اور جھوٹے معبودوں سے کنارہ کشی کر کے خداوند پر توکل اور بھروسہ کرتا ہے۔ داؤد ہمیں یاد کراتا ہے کہ اسرائیل کا قدوس معجزات اور کرشمات کا خدا ہے۔ خدا کی برکات اور اُس کے عجیب کام اس قدر عظیم اور زیادہ تھے کہ اُن کا شمار نہیں ہو سکتا تھا۔ خدا نے اپنی قوت اور قدرت کو بار بار اپنے لوگوں کی زندگیوں میں ظاہر اور ثابت کیا تھا۔ جو کچھ خدا نے ماضی میں کیا ،موجودہ زمانہ میں بلکہ ابھی اور اسی وقت کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔ وہ آج بھی اپنے لوگوں کو کامل رہائی اور مخلصی دینے کی قدرت رکھتا ہے۔

جب خدا اپنے لوگوں کو عظیم برکات دیتا ہے تو پھر اُس کے بدلہ میں اپنے لوگوں سے کس چیز کی توقع کرتا ہے؟ داؤد 6 آیت میں اپنے قارئین کو یاد دلاتا ہے کہ خدا قربانی اور ہدیہ جات کی تلاش میں نہیں ہے۔ کیونکہ اُس کے پاس تو سبھی کچھ ہے۔ کوئی ایسی چیز نہیں جو اُس کے پاس نہیں اور ہم نے اُسے پیش کرنی ہے۔ خدا ہدیہ جات کا مشتاق نہیں ہے۔ 6 آیت میں داؤد ہمیں یاد کراتا ہے کہ خدا قربانی اور نذر کو پسند نہیں کرتا۔ ہمیں داؤد کی بات کو سمجھنے کے لئے پرانے عہد نامہ کی طرف رجوع کرنا ہوگا۔ خروج کی کتاب میں جب کسی غلام کو رہا کرنے کا وقت آتا تھا۔ اگر غلام کو اپنے آقا سے محبت ہوتی تھی اور وہ ہمیشہ کے لئے اُس کے ساتھ قیام کا فیصلہ کرتا تھا۔ اس معاہدے پر مہر کرنے کے لئے مالک سے یہ تقاضا کیا جاتا تھا کہ وہ نوکر کو دروازے کی دہلیز پر لے جا کر ستاری سے اُس کا کان چھید دے۔ ہم خروج 21:5 میں اس تعلق سے پڑھ سکتے ہیں۔ "پر اگر وہ غلام صاف کہہ دے کہ میں اپنے آقا سے اور اپنی بیوی اور بچوں سے محبت رکھتا ہوں۔ میں آزاد

ہو کر نہیں جاؤں گا۔ تواُس کا آقا اُسے خدا کے پاس لے جائے اور اُسے دروازہ پر یا دروازہ کی چوکھٹ پر لا کر ستاری سے اُس کا کان چھیدے تب وہ ہمیشہ اُس کی خدمت کرتا رہے۔"

وہ ہمیں یہ بتا رہا ہے کہ اُس نے عمر بھر کے لئے اپنے آپ کو خدا کے لئے وقف کر دیا ہے۔ اُس نے کان چھید کر اُس معاہدے پر مہر کر دی ہے۔ داؤد خدا کو اپنا مالک مانتے ہوئے اس کے ماتحت تھا۔ اس وجہ سے وہ اُس کی رہنمائی اور محافظت سے مستفیض ہوا۔ خدا ہم سے کس چیز کا تقاضا کرتا ہے۔ وہ یہی تقاضا کرتا ہے کہ ہم دل کی خوشی سے اپنے آپ کو اُس کے تابع کر دیں۔ خدا سوختنی قربانیوں کی تلاش میں نہیں تھا۔ اُس نے یہ تقاضا نہ کیا کہ اُس کی برکات کے بدلے اُس کے حضور گناہ کی قربانی یا سوختنی قربانی گزرانی جائے۔ خدا تو ایسے لوگوں کی تلاش میں تھا جو دل کی خوشی سے اپنے آپ کو اُس کے تابع کر دیں۔

وہ تو ایسے خادمین کی تلاش میں تھا جو قربانی کے جذبہ کے تحت اپنا آپ اُس کے اور اُس کی خدمت کے لئے وقف اور صرف کر دیں۔ داؤد نے اپنے آپ کو خدا کی خدمت کے لئے وقف کر دیا۔" تب میں نے کہا دیکھ! میں آیا ہوں۔ کتاب کے طومار میں میری بابت لکھا ہے۔ اَے میرے خدا! میری خوشی تیری مرضی پوری کرنے میں ہے۔ بلکہ تیری شریعت میرے دل میں ہے۔ 7 اور 8 آیت۔

خداوند کی زبردست اور خوبصورت نجات کے جواب میں، داؤد نے پورے طور پر اپنے آپ کو خدا اور اُس کے مقصدے کے لئے دے دیا۔ اُس نے مکمل تابعداری میں زندگی بسر کرنے کے لئے خود کو خدا کے لئے دے دیا۔ خدا اُن سب سے یہی توقع کرتا ہے جنہیں وہ نجات دیتا ہے۔ خدا اُن لوگوں کی عبادت اور فرمانبرداری کو قبول کرتا ہے۔ 9 ویں آیت پر غور کریں۔ داؤد اس

خوبصورت نجات کواپنے تک محدودنہ رکھ سکا۔جب خدانے اُسے مختلف مصیبتوں سے رہائی بخشی، توپھر داؤدنے بڑی جماعت میں خداکے کاموں کا بیان کیا۔(9آیت)وہ خداکی نجات اور رہائی کے تعلق سے خاموش نہ رہ سکا۔اُس نے سب کو خداکی وفاداری اور عظیم رہائی کے بارے میں بتایا۔اُس نے لوگوں کے سامنے خداکی محبت کی سچائی کا بیان کیا۔داؤدنے خداسے التجاکی کہ وہ اپنی شفقت اوررحمت کواُس سے روک نہ رکھے۔(11آیت)اُس نے خداسے درخواست کی کہ ماضی کی طرح اب بھی اُس کی محبت اور سچائی اُس کی محافظ اور نگہبان ہوں۔داؤدنے خداکوبتایاکہ بے شمار مصائب اور مسائل نے اُسے گھیر لیاہے۔اُس کی مشکلات اوراُلجھنیں اُس کے سر کے بالوں سے بھی زیادہ تھیں۔اُس کادل بیٹھاجارہاتھا۔داؤدکوبہت سی آزمائشوں کاسامنا ہوا۔خدانے ماضی میں اسُے تمام آزمائشوں سے رہائی بخشی تھی۔داؤدنے پھر خداپر توکل اور بھروسہ کیاکہ وہ اُسے اُس کی مشکلات سے رہائی دے۔اُس نے خداسے درخواست کی وہ ایک بار پھر اُسے اُس کے دُکھ درد، رنج والم مصائب اور مشکلات سے رہائی دے۔اُس نے خداسے التجاکی کہ وہ اُس کی مدد کے لے جلد اُس کے پاس آئے۔اُس نے خداسے درخواست کی کہ وہ اُس کے دشمنوں کوذہنی ابتری میں مبتلااور شرمندگی سے ملبس کردے۔

غور کریں کہ داؤد صرف اپنے لئے ہی دُعانہیں کرتا۔اسے اِس بات کااحساس تھاکہ کچھ اورلوگ بھی ہیں جواُس کی طرح مصیبت کے مارے اور ضرورت مند ہیں اور خداکے دیدار کے طالب ہیں۔وہ دُعاکرتاہے کہ خداونداپنے سب طالبوں کو نجات، رہائی اور مخلصی بخشے۔(16آیت)للل داؤدکی دُعایہ نہیں کہ ساری مصیبتیں، مسائل اوراُلجھنیں ختم ہوجائیں، بلکہ وہ دُعاکرتاہے کہ لوگ اسرائیل کے قدوس کی پرستش اور ستائش کے لئے اُس کے قریب آجائیں،اُس کی یہی دُعا اوردلی تمناہے کہ مشکلات اور مسائل میں بھی خداوند کوعزت اور جلال ملے۔اس زبور سے بہت

سی چیزیں سیکھنے کو ملتی ہیں۔ **پہلی بات۔** مسیحی لوگ بھی اِس دُنیا میں دُکھ، مسائل اور مشکلات سے دوچار ہوں گے۔ **دوسری بات۔** خدا ہمیں کسی ایسی مصیبت اور مشکل میں نہ پڑنے دے گا جس سے ہم نکل ہی نہ سکیں۔ جو بھی دُکھ، درد اور غم ہماری زندگی میں آتے ہیں، خدا کا فضل اور اُس کی قوت ہمارے ساتھ ساتھ ہوتی ہے تاکہ ہم اُن کو برداشت بھی کر سکیں۔ تیسری بات۔ داؤد کے اس اعتماد اور بھروسے کو دیکھیں جس کے ساتھ وہ دوبارہ سے خدا کی مدد اور قوت کے لئے آتا ہے۔ خدا کے ساتھ اپنے رشتے اور تعلق پر اُسے بھروسہ اور اعتماد ہے۔ اگر ہم اُس کے بیٹے اور بیٹیاں ہیں تو بغیر اعتماد اور بھروسے کے ہم اُس کے پاس نہیں آ سکتے۔ چوتھی بات۔ اِس زبور میں داؤد کی خواہش یہی ہے کہ اُس کی رہائی اور چھٹکارے سے قبل خدا کا نام عزت اور جلال پائے۔ داؤد نے صبر اور پُر اعتماد ہو کر خدا کا انتظار کیا۔ اُس نے خدا کو سربلند کیا اور مقدسین کی جماعت میں اُس کی نجات کو بیان کیا۔ جب اُسے چھٹکارا ملا تو اُس نے خدا کے نام کو عزت اور جلال دیا۔ مصیبت اور دُکھ کی اِس گھڑی میں داؤد کی زندگی میں خدا کے وہ کام اُس کے لئے حوصلہ افزائی کا باعث تھے جو ماضی میں خدا نے اُس کی زندگی میں کئے تھے۔ وہ خدا کی عظیم اور عجیب مخلصی اور رہائی پر غور کر کے بڑی تسلی اور حوصلہ پاتا ہے۔ ماضی کا خدا اب بھی وہی تھا۔ کیونکہ وہ لاتبدیل خدا ہے۔ اُس کی قوت اور قدرت بھی کم نہیں ہوئی۔ وہ خدا نے جس سے ماضی میں اپنے لوگوں کو رہائی اور مخلصی بخشی اب موجودہ زمانہ میں بھی اپنے لوگوں کو رہائی دے گا۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ کیا خدا ہمیشہ ہی اپنے لوگوں کو دُکھوں اور مصیبتوں سے محفوظ رکھتا ہے؟

☆۔ داؤد نے ماضی سے کیا سیکھا تھا اور اُسے اپنی مصیبت کے وقتوں میں خدا کی طرف سے رہائی کے تجربہ سے کیا سبق حاصل ہوا تھا؟

☆۔ آپ کی آزمائشوں میں جس طرح سے خدا نے آپ کی مدد کی، اپنی گواہیوں کی ایک فہرست تیار کریں۔ ☆۔ کیا آپ کی زندگی میں کوئی شک ہے کہ خدا آج بھی آپ کو آزمائشوں اور مسائل سے رہائی دے سکتا ہے۔

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔ اِس بات کے لئے شکر گزار ہوں کہ خدا کی قوت اور قدرت، حکمت اور دانائی ہمارے لئے دستیاب ہیں۔

☆۔ خاص طور پر شکر گزار ہوں کہ خدا نے ماضی اور موجودہ دَور میں کس عجیب طور سے آپ کو رہائی بخشی۔

☆۔ داؤد کی مانند بننے کے لئے خداوند سے مدد مانگیں۔ دوسروں کے سامنے خدا کی مخلصی اور رہائی کے کاموں کا بیان کریں۔

بیماری کے بستر پر سنبھالنا

اِس باب کو پڑھنے سے قبل زبور 41 بغور پڑھیں

اِس زبور میں داؤد دشمن کے حملوں کا سامنا کرنے کے لئے خداوند میں اپنے بھروسے اور اعتماد کو ظاہر کرتا ہے۔ وہ پہلی آیت میں کمزور شخص کے لئے خدا کی فکر مندی سے آغاز کرتا ہے۔

پہلی آیت میں داؤد ہمیں بتاتا ہے کہ وہ شخص جو کمزور کا خیال رکھتا ہے خداوند کی طرف سے مبارک ہے۔ داؤد نے ساری عمر کمزور لوگوں کے لئے ایسی ہی فکر مندی اور رحم اور ترس کو عملی طور پر اپنی زندگی سے ظاہر کیا۔ یہ اُس کا اعتماد اور بھروسہ تھا کہ خدا اُس پر کرم کر کے اُسے چھڑائے گا۔

اپنی آزمائش کے وقت، داؤد خدا پر اپنے ایمان اور اعتقاد اور اُس رشتے اور تعلق پر غور و فکر کرتا ہے جو وہ خدا کے ساتھ رکھتا تھا۔ اُس کا ایمان تھا کہ خدا اُس کی محافظت کرے گا اور اُس کی جان کو محفوظ رکھے گا۔ وہ جانتا تھا کہ خدا اُسے اُس کے دشمنوں کے حال پر نہیں چھوڑے گا۔ اُسے آسمانی باپ پر بچوں جیسا اعتماد اور بھروسہ تھا۔ ہماری زندگی میں ایسا اعتماد اور ایمان کئی دفعہ متزلزل ہو جاتا ہے۔ کتنی بار ہم اپنے آسمانی باپ کی اپنے لئے فکر اور نگہبانی پر شک کرتے ہیں؟ اپنی آزمائشوں میں یہ جاننا کس قدر باعثِ برکت ہے کہ خدا ہم سے دستبردار نہیں ہو گا۔ وہ ہمیں گھیر لے گا اور ہماری محافظت کرے گا۔ اُس کا پیار آسمانی باپ سے بھی بڑھ کر ہے۔ ہمارے پاس اُس کی محافظت پر شک کرنے کی کوئی گنجائش اور وجہ باقی نہیں ہے۔

کہنے کا یہ مطلب نہیں کہ خدا اپنے بچوں کو کسی دُکھ یا مصیبت میں نہیں پڑنے دے گا۔ وہ اپنے بچوں کی زندگیوں میں دُکھوں اور تکالیف کو آنے دے گا۔ اگرچہ دُکھ تو آئیں گے تو بھی وہ اُن دُکھوں میں ہمیں سنبھالے گا۔ داؤد ہمیں تیسری آیت میں بتاتا ہے کہ خدا اپنے فرزند کو بسترِ مرض پر بھی سنبھالے گا۔ اور جب وہ اپنا مقصد پورا کر لے گا تو پھر اُس کی صحت کو بحال کر دے گا۔ بیماری کے وسیلہ سے بھی خدا اپنے ارادے اور مقصد کو پورا کرتا ہے۔

ہم اس زبور سے یہ سمجھتے ہیں کہ خدا داؤد کی زندگی میں دُکھوں کے وسیلہ سے اُس کی کانٹ چھانٹ، صفائی اور تربیت کر رہا تھا۔

داؤد اس بات کا اقرار واعتراف کر رہا تھا کہ اُس نے خدا کے خلاف گناہ کیا ہے۔ اب وہ خدا سے کہتا ہے کہ وہ اُسے شفا دے۔ خدا کے لوگوں کی زندگیوں میں ایسے دَور بھی آتے ہیں جب خدا ہماری توجہ حاصل کرنے اور ہمیں بے ثمر اعمال وافعال اور روّیوں سے پاک کرنے کے لئے بھی ہماری زندگی میں دُکھ اور تکالیف کو آنے دیتا ہے۔ یوں لگتا ہے کہ داؤد کی زندگی میں بھی اس وقت کچھ ایسا ہی ہو رہا ہے۔

جب داؤد بیمار پڑا تو اُس کے دشمنوں نے طرح طرح کی باتیں بنانا شروع کر دیں۔ وہ تو یہی چاہتے تھے کہ وہ مر جائے اور اُس کے نام کی یاد تک باقی نہ رہے۔ داؤد کے دشمن اُس کے مقصد اور نصب العین سے نفرت رکھتے تھے۔ وہ اُس کے خلاف چھپ کر چپکے چپکے باتیں کرتے اور اُس کا بُرا ہی چاہتے تھے۔ وہ حسد کے سبب سے ایسا کرتے تھے۔ خداوند یسوع کے ساتھ بھی تو ایسا ہی روّیہ اپنایا گیا تھا۔ مذہبی راہنماؤں نے اُس کے تعلق سے بُرا بھلا کہنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ بلکہ لوگوں کو بھی اُس کے خلاف ایسا ہی روّیہ اپنانے کے لئے اُبھارا۔

یہ بات دلچسپی کی حامل ہے کہ اُس کے قریبی دوست نے بھی اُس سے منہ موڑ لیا۔(9آیت)ہو سکتا ہے کہ داؤد اپنی زندگی کے کسی خاص واقعہ کے تعلق سے سوچ رہا ہو۔ یہاں پر اہم بات یہ ہے کہ خداوند یسوع نے یوحنا13:18 میں اسی آیت کا حوالہ دیا۔ یسوع نے اپنے شاگردوں کو یہ بتانے کے لئے کہ یہوداہ اُس کے ساتھ کیسا سلوک کرے گا اس آیت کو استعمال کیا۔ یسوع نے اُس یہوداکو نوالہ دیا جو اُسے پکڑوانے کو تھا۔ داؤد اُسی چیز کو اپنی زندگی کی مثال دے کر واضح کر رہا ہے کہ یسوع مسیح کے ساتھ بھی ایسا ہی ہو گا۔

خدا نے داؤد پر رحم اور ترس کیا اور یسوع کی طرح اُسے بھی مُردوں میں سے دوبارہ زندگی بخشی۔ دسویں آیت میں اُس نے اُسے دوبارہ سے اُٹھایا تاکہ وہ اپنے دشمنوں کو بدلہ دے سکے۔ یسوع نے بھی ایسا ہی کیا۔ وہ مُردوں میں سے جی اُٹھا اور ایک دن پھر اُن لوگوں کی عدالت کرنے کو آئے گا جنہوں اُسے اور اُس کے صلیب پر انجام دئے گئے کام کو رد کر دیا ہے۔

خدا داؤد سے خوشنود تھا، داؤد کے لئے اس بات کا ثبوت اس بات میں تھا کہ خدا نے اُس کے دشمنوں کو اُس پر شادیانہ نہ بجانے دیا۔ خداوند یسوع مسیح کی زندگی پر بھی اسی اصول کا اطلاق ہوتا ہے۔ یسوع ہمارے لئے قبر میں دفن ہوا۔ اُس نے شیطان اور جہنم کا سامنا کیا، نہ تو قبر نہ ہی جہنم اُسے اپنے قابو میں رکھ سکا۔ وہ اپنے سب دشمنوں پر فتح پا کر دوبارہ زندہ ہو گیا۔ خدا باپ یسوع مسیح سے خوش تھا، اس بات کا ثبوت

اِس حقیقت میں ملتا ہے کہ خدا نے اُس کے دشمنوں کو اُس پر غالب آنے دیا اور نہ ہی اُس پر شادیانہ بجانے دیا۔ خداوند یسوع کا مُردوں میں سے جی اٹھنا اِس بات کا ثبوت ہے کہ یسوع کا صلیب پر کیا گیا کام باپ کو پسند آیا۔ یہ جاننا کس قدر خوشی اور برکت کی بات ہے کہ موت اور قبر بھی یسوع پر

قابض نہ ہو سکی۔اُس نے اپنے دشمنوں پر فتح پائی تاکہ ہم خداوند اور اُس کے کام پر بھروسہ کر سکیں۔

اسی طرح خدا نے داؤد کو بھی سنبھالا۔اُسے بھی جانکنی کی حالت سے چھڑایا گیا اور وہ ہمیشہ کے لئے خدا کی حضوری میں پہنچایا گیا۔(12 آیت) یسوع کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا تھا۔وہ قبر سے زندہ ہوا اور اب ہمیشہ کے لئے خدا باپ کی حضوری میں بیٹھا ہوا ہے۔یہاں پر داؤد اپنی زندگی کے ایک خاص واقعہ کا ذکر کرتا ہے۔نہ جانتے ہوئے اُس نے نبوتی طور پر یہ لکھ دیا کہ داؤد کی نسل سے پیدا ہونے والے مسیح کے ساتھ یہ سب کچھ پیش آئے گا۔داؤد نے دیکھا کہ اگرچہ اُس کے دشمن اُس کے خلاف باتیں کرتے اور اُس کے قریبی دوست نے اُسے دھوکے سے پکڑوا دیا، تو بھی خدا نے اُسے اُس کی آزمائش سے رہائی دے کر اُسے اپنی جلالی حضوری میں چھپا لیا۔داؤد کی زندگی کا یہ واقعہ اُس برکت، بحالی اور فتح کی یہ زبردست تصویر ہے جو خدا ہمیں بخشے گا۔

خدا ہی اپنے لوگوں کو محفوظ رکھے گا۔ حتیٰ کہ موت بھی ایک سچے اور حقیقی ایماندار اور مسیح کے پیروکار کو اپنی گرفت میں نہیں رکھ سکے گی۔بلکہ موت تو اُنہیں خدا کی حضوری میں پہنچا دیتی ہے جہاں وہ ہمیشہ اُس کی حضوری میں رہیں گے۔داؤد اس زبور کا اختتام اسرائیل کے قدوس خدا کی تعریف اور ستائش کے ساتھ کرتا ہے جو ابد تک زندہ ہے۔

چند غور طلب باتیں

☆۔یہ زبور ہمیں اِس تعلق سے کیا سکھاتا ہے کہ خدا ایماندار کی زندگی میں آنے والی آزمائشوں اور امتحانوں کو بھی استعمال کرتا ہے۔

☆۔اِس زبور میں مسیح کے ساتھ پیش آنے والے واقع کے تعلق سے جو کچھ بیان کیا گیا ہے اُس کا جائزہ لیں۔ کون سی باتیں مشترک ہیں؟

☆۔داؤد کا خدا کے ساتھ جو تعلق اور بھروسہ تھا یہ زبور ہمیں اِس تعلق سے کیا سکھاتا ہے؟ کیا آپ کا بھی خدا کے ساتھ ایسا تعلق اور رشتہ ہے؟

☆۔خدا نے کون سی شخصی آزمائشوں کو آپ کی تعلیم و تربیت کے لئے استعمال کیا ہے تا کہ آپ اور بھی زیادہ اُس میں مضبوط اور پختہ ہو جائیں۔

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔خدا کی شکر گزاری کریں کہ اُس نے آزمائشوں اور دُکھ کی گھڑی میں آپ کو سنبھالنے کا وعدہ کیا ہے۔

☆۔خدا نے آپ کی زندگی میں آنے والے دُکھوں اور آزمائشوں کے وسیلہ سے جو کچھ آپ کو سکھایا ہے اُس کے لئے شکر گزاری کریں۔

☆۔ایسے وقتوں کے لئے بھی خدا سے دُعا میں جھک کر معافی مانگیں جب آپ اُس پر توکل اور بھروسہ کرنے میں ناکام ہوئے اور آپ سمجھ نہ سکے کہ خدا آپ کی زندگی میں کیا کر رہا ہے۔

☆۔خداوند کی شکر گزاری کریں کہ اُس نے آپ کو گناہ اور اُس کے نتائج سے بچانے کے لئے خوشی سے دشمنوں کا ظلم و ستم برداشت کیا۔

☆۔اُس اُمید کے لئے شکر گزاری کریں جو خداوند یسوع مسیح نے دشمن پر فتح پا کر ہمیں بخشی۔ ہمارے پاس یہ زندہ اُمید ہے کہ ہم ابدیت میں ہمیشہ اُس کی حضوری میں رہیں گے۔

خدا کہاں ہے؟

زبور 42 اور زبور 43 پڑھیں

این آئی وی ترجمہ ہمیں بتاتا ہے کہ زبور 42 اور زبور 43 دراصل عبرانی متن میں ایک ہی زبور ہے۔ اِس لئے ہم دونوں زبوروں کا اس باب میں جائزہ لیں گے۔ امکانِ غالب ہے کہ اِس زبور کو بنی قورح یعنی لاوی گایا کرتے تھے۔

یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ قورح ہی وہ شخص تھا جس نے گنتی 16 باب میں موسیٰ کے خلاف بغاوت کو ہوا دی تھی۔ اُس وقت، خدا نے اُس خاندان کی عدالت کی۔ زمین نے اپنا منہ کھولا اور پورے گھرانے کو زندہ ہی نگل گئی۔ تاہم گنتی 26:11 سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ قورح کی پوری نسل نیست و نابود نہیں ہوئی تھی۔ 1 تواریخ 6:33 میں، ہم اُنہیں ہیکل میں سازندوں کے طور پر دیکھتے ہیں۔ یہ تو واضح نہیں کہ یہ زبور کس نے لکھا۔ اس زبور کی سرخی سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ یہ بنی قورح کا مشکیل تھا۔ مشکیل موسیقی کی ایک اصطلاح ہے۔ اس سے ہمیں یہ اشارہ ملتا ہے کہ یہ زبور اُنہوں نے لکھا یا پھر یہ زبور اُن کے لئے لکھا گیا تا کہ وہ ہیکل میں دورانِ عبادت گایا کریں۔

زبور 42 کا آغاز خدا کے ایک فرزند کے پانی کے نالوں کے لئے ترسنے والی ہرنی کے موازنے کے ساتھ ہوتا ہے۔ میں موسمِ گرما میں پانی کی تلاش کرتی ہوئی ہرنی کی تصویر کشی کرنا چاہوں گا۔ جب اُسے پانی مل جاتا ہے تو وہ جی بھر کر پیتی اور اپنی پیاس کی تسکین کرتی ہے۔ زبور نویس بھی لکھتے ہوئے کچھ ایسا ہی محسوس کر رہا تھا۔ زبور نویس کے اندر بھی بالکل ایسی ہی تڑپ اور پیاس تھی جس طرح پانی کی تلاش میں گھومنے والی ہرنی میں تھی۔

غور کریں کہ زبور نویس کو خدا دُور دکھائی دے رہا تھا۔ زبور 42:2 میں زبور نویس کے دل کی پکار بھی کچھ ایسی ہی ہے۔ کچھ ایسے وقت بھی ہوتے تھے جب زبور نویس کو خدا بہت دُور دکھائی دیتا تھا۔ بعض اوقات زندگی کے مسائل اور دُکھ ہمیں اُس کی حضوری سے دُور لے جا سکتے ہیں۔ کئی دفعہ ہمارے گناہ ہی ہمیں اُس سے دُور لے جانے کا سبب بنتے ہیں۔

ایک ایماندار کے لئے اس احساس سے مشکل اور کوئی بات نہیں کہ خدا اُس سے الگ ہو گیا ہے۔ جب ہم خدا کی حضوری میں ہوتے ہیں تو زندگی میں کسی بھی طرح کے حالات و واقعات کا سامنا کر لیتے ہیں۔ خدا کی حضوری کے سبب سے ہی بہت سے شہیدانِ مسیح خوشی سے جام شہادت نوش کر گئے۔ بہتوں نے خدا کی حضوری میں رہتے ہوئے بخوشی و رضا اپنی جانیں قربان کر دیں۔

تاہم جب خدا بہت دُور دکھائی دے تو پھر ہماری ہمت جواب دے جاتی ہے۔ زبور نویس کی آنکھوں سے دن رات آنسو جاری ہیں۔ وہ خدا کی تسلی بخش حضوری کا مشتاق ہے۔ زبور نویس کے لئے صورتحال اور بھی تکلیف دہ ہو گئی جب لوگ اُس سے پوچھتے تھے کہ " تیرا خدا کہاں ہے؟" (زبور 42:3) ظاہری بات ہے کہ وہ بھی محسوس کر رہے تھے کہ اب خدا کی برکت اُس کی زندگی میں نظر نہیں آ رہی۔

اس سوال کے جواب میں، زبور نویس اپنی زندگی کے گزرے ہوئے خوشگوار لمحوں کو یاد کرتا ہے۔ وہ یاد کرتا ہے کہ گزرے وقت میں حالات و واقعات کس قدر اچھے تھے۔ وہ یاد کرتا ہے کہ وہ کس طرح بھیڑ کے ساتھ خدا کے گھر میں جایا کرتا تھا۔ جب بھیڑ خوشی اور شکر گزاری کے ساتھ خدا کے گھر کی طرف پیش قدمی کرتی تھی تو وہ بھی اُس بھیڑ کا حصہ ہوتا تھا۔ وہ دن بہت اچھے تھے جب خدا بہت قریب دکھائی دیتا تھا اور وہ اُس کی حضوری سے خوشی اور شادمانی حاصل کرتا تھا۔

اس زبور کو تحریر کرتے ہوئے، حالات و واقعات یکسر بدل چکے تھے۔ زبور نویس اب افسردہ اور غمزدہ ہے۔ اب وہ خود کو مایوس اور خدا سے دُور محسوس کر رہا ہے۔ اُسے یہ بھی سمجھ نہیں لگ رہی کہ وہ اس قدر مایوس اور پریشان کیوں ہے۔ "اَے میری جان تو کیوں گری جاتی ہے؟" (زبور 42:5)

جواب واپس آتا ہے۔ "خدا سے اُمید رکھ کیونکہ اُس کے نجات بخش دیدار کی خاطر میں پھر اُس کی ستائش کروں گا۔" (زبور 42:5)

الفاظ بہت سادہ جبکہ اُس کی مشق بہت مشکل تھی۔ خدا اور اُس کے مقصد پر توکل اور بھروسہ کر۔ لیکن یہ مقام بہت دُور دکھائی دیتا ہے۔

اپنی آزمائش میں، زبور نویس اپنی توجہ اور دھیان خدا کی طرف کرتا ہے۔ وہ یردن کی سرزمین سے کوہِ حرمون کے پہاڑوں سے خدا کی حضوری کو یاد کرتا ہے۔ زبور نویس خدا کے چھوٹے بڑے کاموں کو یاد کرتا ہے۔ جب خدا ہمیں بہت دکھائی دے تو خدا کے اُن کے کاموں کو یاد کرنا ایک اچھا عمل ہے جو اُس نے گزرے وقت میں ہمارے لئے سرانجام دئے تھے۔ ماضی میں خدا کی محافظت اور اُس کے ان عظیم کاموں کو یاد کرنے سے ہمیں تقویت ملتی ہے۔

زبور نویس بڑے ذہنی دباؤ اور اپنے اندر ایک غم کو محسوس کر رہا تھا۔ یوں لگتا تھا کہ جیسے اُس کے غم کی کوئی انتہا نہیں ہے۔ ایسا بالکل نہیں کہ زبور نویس کو خدا کی نیکی اور بھلائی پر کوئی شک تھا۔ زبور 42:8 میں۔ وہ ہمیں بتاتا ہے کہ خدا نے دن کو اپنی شفقت دکھائے گا اور رات کو میں اُس کا گیت گاؤں گا۔ چونکہ خدا کا ہاتھ اُس پر بھاری تھا اُس لئے ہر روز نئی مشکلات اور مسائل آتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

یہ سارے دُکھ اور غم زبور نویس پر کیوں آپڑے ؟ خدااُن مشکل اوقات میں کہاں پر تھا؟اُسے حیرت تھی کہ وہ دشمن کے سبب سے کیوں ماتم اور گریہ زاری کرتا پھرتا ہے۔(42:9)اُس کے دشمن زبردست تھے اور اُس کی ہڈیوں میں بے حد تکلیف تھی۔ سارادن اپنی مدد کے لئے وہ خدا کی حضوری کا مشتاق رہتا تھا۔ لیکن اُسے کہیں بھی خدا کی حضوری دکھائی نہیں دے رہی تھی۔اُس کا دُکھ درد بڑھتا ہی چلا گیا۔ درپیش حالات اور صورتحال کے سبب وہ غمزدہ اور پریشان حال تھا۔ خدااُسے بہت دُور دکھائی دیتا تھا۔اُس کے باوجود زبور نویس کو خدا کی محبت اور تحفظ پر یقین اور اعتماد ہے۔ وہ ابھی تک اس بات پر ایمان رکھتا ہے کہ خدااُسے سارے دُکھوں اور مصیبتوں سے رہائی دے گا۔اُس کا اب بھی یہی ایمان اور اعتقاد ہے کہ اگر وہ صبر سے خدا کی آس رکھے اور اس کا انتظار کرے تو وہ پھر سے خدا کی حضوری سے لطف اندوز ہو گا۔

غور کریں کہ زبور نویس 9 ویں آیت میں کس طرح خدا کو اپنی چٹان کہتا ہے۔ جب خدااُس کی چٹان تھا۔ تو بھی وہ محسوس کرتا تھا کہ وہ اُسے بھول چکا ہے۔ زبور نویس کا خدا کو اپنی چٹان کہنا، اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اگرچہ وہ اُس سچائی کا پورے طور پر تجربہ نہیں کر رہا تھا تو بھی اُس کا توکل اور بھروسہ خدا پر تھا۔

زبور 43 کی پہلی آیت میں وہ خدا سے فریاد کرتا ہے کہ وہ اُس کا انصاف کرے اور اُسے اُس کے دشمنوں سے رہائی دے۔ بدکار اور دھوکہ باز لوگوں نے اُس پر دھاوہ بول دیا تھا جو اُس پر حکمرانی کرنا چاہتے تھے۔

"اَے خداوند میرا انصاف کر اور بے دین قوم کے مقابلہ میں میری وکالت کر۔"

خدا تو ہمیشہ ہی زبور نویس کے لئے ایک قلعہ تھا۔ لیکن اب اُسے محسوس ہو رہا ہے کہ دشمن غالب آ گیا ہے۔ وہ جگہ جگہ ماتم کرتا پھرتا تھا اور نہایت مایوسی کی حالت میں تھا۔ خدا اُسے کیوں فتح سے ہمکنار نہیں کر رہا تھا؟

زبور نویس یہاں پر پست حوصلہ دکھائی نہیں دیتا۔ وہ خدا سے اُس کی سچائی اور نور کے لئے دُعا کرتا ہے۔ اُسے معلوم نہیں کہ فتح حاصل ہونے میں کتنا وقت لگے گا۔ لیکن جب اُسے ظلمت کا سامنا ہے، وہ یہ درخواست کرتا ہے کہ خدا کا نور اور اُس کی سچائی اُس کی راہنما ہو۔ جب ظلم و ستم اُس پر ڈھائے جا رہے ہیں تو اُسے حکمت اور رہنمائی کی ضرورت ہے۔

زبور نویس کا توکل اور بھروسہ ہے کہ خدا اُسے ساری مشکلات سے نکالے گا۔ اُس کا یہ ایمان ہے کہ وہ دن دُور نہیں جب وہ خدا کے مذبح کے سامنے کھڑا ہو کر خوشی اور شادمانی کے ساتھ اُس کے حضور نغمہ سرائی کرے گا۔ (زبور 43:5)

غور کریں، زبور 43:5 میں زبور اپنی جان سے یہ سوال کرتا ہے کہ وہ اندر ہی اندر کیوں گری جاتی ہے (افسردہ) وہ اپنی جان سے یہی کہتا ہے کہ خدا کی آس رکھ اور اُسی پر توکل اور بھروسہ کر۔ ہمارے یاد رکھنے کے لئے ایک اہم اصول یہاں پر دکھائی دیتا ہے۔ زبور نویس غم سے نڈھال ہے۔ اُس کے جذبات و احساسات انتہائی غمناک اور افسردہ ہیں۔ اس وقت اُس کے دل میں کوئی خوشی اور اطمینان نہیں ہے۔ اگرچہ غم کے مارے وہ خوشی سے گانے کے قابل تو نہیں تو بھی وہ اپنے آپ کو مضبوط کرتے ہوئے اپنی جان سے خدا پر توکل اور بھروسہ کرنے کے لئے کہتا ہے۔ ہم بھی مسائل، مشکلات، مصائب کی صورت میں اپنے اندر کوئی خوشی اور شادمانی محسوس نہ کرتے ہوئے ہم اپنے خدا پر توکل اور بھروسہ کر سکتے ہیں۔ زبور نویس ہمیں یہی کچھ کرنے کے لئے تو کہہ رہا ہے۔

یہ دونوں زبور ہی مصنف کی پریشانی کے عکاس ہیں۔ وہ درپیش مشکلات، آزمائش اور دُکھوں سے گزرتے ہوئے ایک کشمکش سے دوچار ہے۔ اُسے لوگوں کی باتیں بھی سننے کو مل رہی ہیں کہ "خدا اُس سے الگ ہو گیا ہے۔ اُس نے اُسے چھوڑ دیا ہے۔" وہ خدا سے سچائی اور روشنی کے لئے دُعا کرتا ہے تاکہ وہ خدا کی مدد سے اُن تمام مسائل اور مشکلات سے رہائی پائے۔ اس وقت جب خدا بہت دُور دکھائی دے رہا تھا اور کوئی خوشی اور شادمانی بھی نہیں تھی، تو زبور نویس نے خدا کے کاموں پر توکل اور بھروسہ کرتے ہوئے یہی فیصلہ اور عہد کیا کہ وہ ہر صورت میں اُسی کی آس اور اُمید رکھے گا۔

خدا کے لئے تڑپ اور پیاس ہی تھی جس نے ظلم وستم اور دُکھ کی اس گھڑی میں اُسے مضبوط کیا اور وہ ثابت قدم رہا۔ داؤد کی زندگی میں عارضی دُکھ اور آزمائشیں خدا کے لئے اُس کی تڑپ اور پیاس کو کم نہ کر سکیں۔ کوئی بھی دُکھ آیا، کسی بھی طرح کے طوفان زبور نویس کی زندگی میں برپا ہوئے، تو اُس کے دل میں خدا کے لئے مزید بھوک اور پیاس پیدا ہو گئی۔ اُس نے پیاسی ہرنی کی طرح خدا کی تلاش کی۔ جب تک اُس کی پیاس کی تسکین نہ گئی۔ اُس وقت تک اُس کی جستجو جاری رہی۔ کیا زندگی کے طوفانوں، مسائل اور مشکلات میں آپ کا ردِ عمل بھی ایسا ہی ہوتا ہے؟

چند غور طلب باتیں

☆۔ کیا آپ کی زندگی میں بھی ایسے وقت آئے جب آپ نے خدا کو بہت دُور محسوس کیا؟ اُس وقت آپ کو کیسا محسوس ہوا؟

☆۔ آپ کے دل میں خدا کی بھوک پیاس کا موازنہ زبور نویس کی زندگی میں خدا کے لئے تڑپ اور پیاس سے کیسے کیا جا سکتا ہے؟

☆۔ خدا کے دُور ہونے کے معاملہ کو زبور نویس کس طرح دیکھتا ہے؟

☆۔ جب زبور نویس جذبات سے مغلوب ہو گیا تو اُس نے کیا عہد کیا؟

☆۔ کس طرح زبور نویس کے مسائل نے خدا کے لئے اُس کے اندر بھوک اور پیاس پیدا کی؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔ خدا سے درخواست کریں کہ وہ آپ کے دل میں اپنی بھوک پیاس اور گہری تڑپ پیدا کرے۔

☆۔ خدا کی شکر گزاری کریں کہ اُس نے دُکھوں اور آزمائشوں سے آپ کو نکالا۔

☆۔ کیا مسیح یسوع میں آپ کا کوئی بھائی یا بہن ہے جو کسی کشمکش سے دوچار ہے؟ اُس کے لئے چند لمحات دُعا میں جھکیں۔

☆۔ جب آپ منفی جذبات و احساسات سے دب جائیں تو زبور نویس کی طرح خدا پر توکل اور بھروسہ کرنے کے لئے فضل اور توفیق مانگیں۔

اپنے نام کی خاطر

اس باب کے مطالعہ سے پہلے زبور 44 پڑھیں

ہم اس بات کو پہلے ہی دیکھ چکے ہیں کہ اس دُنیا میں ایمانداروں پر بھی دُکھ، مصیبتیں اور پریشانیاں آسکتی ہیں۔ کئی دفعہ ان دُکھوں ، مسائل اور مشکلات کے سبب کا صرف خدا کو ہی علم ہوتا ہے۔ ایسے وقتوں میں ہمارا کام صرف یہی ہے کہ ہم خدا پر ایمان رکھیں جو ہمیشہ دُرست اور راست کام ہی کرتا ہے۔ زبور 44 ایک فریاد ہے کہ خدا اپنے اُن لوگوں کے لئے اپنے ہاتھ کو بڑھائے جو دُکھ میں مبتلا ہیں۔

زبور کا آغاز پہلی آیت میں اِس بیان سے ہوتا ہے۔

"اَے خدا! ہم نے اپنے کانوں سے سنا۔ ہمارے باپ دادا نے ہم سے بیان کیا۔ کہ تو نے اُن کے دنوں میں قدیم زمانہ میں کیا کیا کام کئے۔"

مصنف بنی اسرائیل کی تاریخ پر نظر ڈالتا ہے۔ اُن کی تاریخ تو پُر وقار اور شاندار تھی۔ خدا نے اپنے لوگوں کے وسیلہ سے اپنی قوت اور قدرت کو زبردست طریقہ سے ظاہر کیا تھا۔ لیکن جب زبور نویس موجودہ صورتحال پر غور کرتا ہے، تو اُسے حیرت، تعجب اور پریشانی ہوتی ہے کہ اب کیوں خدا کے لوگ اس دَور میں اُسی طور سے خدا کی جلالی قدرت کا تجربہ نہیں کر رہے جیسا کہ گزرے وقتوں میں کیا کرتے تھے۔ خدا نے بنی اسرائیل کو ایک خوبصورت سرزمین پر قائم کیا تھا۔ اُس نے اس سرزمین پر آباد لوگوں کو نیست و نابود کر کے اُنہیں اس جگہ پر بسایا تھا۔ وہاں پر اُنہوں نے خدا کی محافظت اور نگہبانی میں خوب ترقی اور پرورش پائی۔

زبور نویس اس بات کو واضح کرتا ہے کہ بنی اسرائیل اپنی طاقت اور تلوار ہی سے خوشحال اور آباد نہیں ہوئے تھے۔ بلکہ یہ تو خدا کا دہنا بازو تھا جس نے اُن کے لئے فتح حاصل کی۔ خدا کا چہرہ اُن پر جلوہ گر رہوا۔ خدا اُنہیں محبت کرتا اور اُس کے فضل کا بابرکت ہاتھ اُن پر تھا، اس لئے اُنہوں نے ترقی اور خوشحالی پائی۔

خدا ہی بنی اسرائیل کی قوت اور طاقت تھا۔ خدا کی بدولت اُنہوں نے اپنے دشمنوں کو مار بھگایا۔ اُنہوں نے اُس کے نام ہی سے اپنے دشمنوں پر لرزہ طاری کر دیا تھا۔ چھٹی آیت میں، زبور نویس ہمیں یاد کراتا ہے کہ تلوار اُن کی فتح کا راز نہیں تھی۔ فتح تو صرف خداوند ہی کے نام سے ہے۔ خداوند ہی ہمیں ہمارے دشمنوں پر فتح بخشتا اور اُنہیں شرمندگی سے ملبس کرتا ہے۔ کئی دفعہ بطور ایماندار ہم اپنی قوت اور طاقت کے سرچشمہ کو پہچاننے سے قاصر رہتے ہیں۔ کئی دفعہ ہمیں اپنی تعلیم اور تجربہ پر ہی بھروسہ ہوتا ہے۔ تاہم اس روز زبور نویس کو اس بات کا احساس ہوا کہ خدا ہی ہماری فتح ہے۔ اُسی کی طاقت اور قوت سے ہم اپنے دشمنوں کو مغلوب کر سکتے ہیں۔

یہ جاننا کس قدر تسلی کا باعث ہے کہ خدا ہی ہمارے لئے جنگ کرے گا۔ اُسی میں ہم غالب آ سکتے ہیں۔ کوئی ایسی بات نہیں جس پر ہم فخر کر سکیں۔ ہمیں تو صرف اور صرف خدا پر ہی فخر ہونا چاہئے۔ اگرچہ خدا کے لوگوں کی زندگی میں خدا کے کلام کی سچائی تسلی کا باعث تھی، زبور نویس جانتا تھا کہ اب خدا کے لوگوں کو ایسا تجربہ نہیں ہو رہا۔ جب اُس نے یہ زبور تصنیف کیا، اُسے محسوس ہوا کہ خدا نے اپنے لوگوں کو رد کر دیا اور اُنہیں رسوائی سے ملبس کیا ہے۔ (9آیت) یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اب خدا بنی اسرائیل کی فوجوں کے ساتھ جنگ کرنے نہیں جاتا۔ بنی اسرائیل اب اُس فتح کا تجربہ نہیں کر رہے تھے جس کا تجربہ اُن کے آباؤاجداد نے کیا تھا۔ بلکہ اب تو وہ دشمن کے سامنے پست ہوتے چلے جا رہے تھے۔ اب تو وہ لوٹ کا مال ٹھہرے تھے۔ یوں لگتا تھا کہ خدا نے

اُنہیں دشمنوں کی خوراک ٹھہرادیاہے اور وہ قوموں میں تتر بتر ہو گئے تھے۔(11آیت)یوں لگتاہے کہ خدانے اپنے لوگوں کو مفت میں دشمن کے ہاتھوں بیچ دیاہے۔(12آیت)خدا کے لوگ تمسخراور طنز کا نشانہ بن چکے تھے۔غیر قومیں اُن کا مضحکہ اُڑاتی تھیں۔(13آیت)جو کچھ خداکے لوگوں کے ساتھ پیش آیاتھا،لوگ اُس کو دیکھ کر سر ہلاتے تھے۔(14آیت)یوں لگتاتھا کہ خدانے اُنہیں رد کر دیاہے۔زبور نویس رسوائی اور شرمندگی محسوس کرتاہے۔(15آیت)پُر وقاراور طاقتورلوگ اب اپنے دشمنوں کے سامنے پست اور بے یارومددگار تھے۔اب قومیں اُن پر طعنہ زنی کرتی اوراُن کا مذاق اڑاتی تھیں۔(16آیت)اب اُن کے دشمن اُن سے انتقام لینے کے خواہاں تھے۔اور یہی لگتاتھاکہ وہ اُس میں کامیاب ہو جائیں گے۔یہاں پر بڑی حیرت انگیز تصویر کشی کی گئی ہے ،تاہم سبھی اس سے واقف اور آگاہ ہیں۔ہم خداکے بیٹے اور بیٹیاں ہیں۔اوراس رشتےاور ناطے کے تحت ہمیں خداتک رسائی حاصل ہے۔ہم اُس سے قوت اور حکمت حاصل کر سکتے ہیں۔اس کے باوجود ہم کتنی ہی بار شکست سے دوچار ہوتے ہیں؟

17 ویں آیت پر غور کریں۔کہ یہ سب کچھ خداکے اُن لوگوں کے ساتھ واقع ہو رہاتھاجو نہ تو اُسے بھولے تھے اور نہ ہی اُنہوں نے اُس کے ساتھ اپناعہد توڑاتھا۔اُن کے دل خداسے منحرف نہیں ہوئے تھے۔نہ اُن کے پاؤں اُس کی راہوں سے ہٹے تھے۔(18آیت) خداسے محبت کرنے اوراُس کی تابعداری میں زندگی بسر کرنے کے باوجود وہ پست ہوتے چلے جارہے تھے۔اور ان پر تاریکی چھائے جارہی تھی۔(19آیت)

اگر بنی اسرائیل خداکے نام کو بھول چکے ہوتے تو پھر اُن پر آنے والے دُکھوں اور مصائب کی کوئی وجہ ہو سکتی تھی۔اگر بنی اسرائیل دوسرے معبودوں کے پیچھے چلے جاتے تو یہ واضح ہو جاناتھاکہ کیوں خدانے اُنہیں دشمن کے سامنے ذلیل ، پست اور رسوا کر دیاہے۔ لیکن ایسی بھی کوئی

صورتحال سامنے نہیں آ رہی تھی۔ خدا اپنے لوگوں کو کیوں دُکھ میں ڈال رہا تھا، حالانکہ کسی طرح سے اُنہوں نے اُس کا کوئی قصور بھی نہیں کیا تھا؟ 22 آیت میں، زبور نویس ہمیں بتاتا ہے کہ خداوند خدا کی خاطر اُنہیں سارا دن موت کا سامنا رہا۔ اُس کے نام کی خاطر وہ ذبح ہونے والی بھیڑوں کی طرح سمجھے گئے۔ بعض اوقات ہمیں خداوند کے نام کی خاطر بھی دُکھ سہنا ہوں گے۔ بعض اوقات، ہماری فرمانبرداری کے سبب سے بھی ہم پر آزمائشیں اور مصیبتیں واقع ہوتی ہیں۔ شیطان خدا کے لوگوں پر حملہ آور ہوگا۔ وہ ہمیں ہر ممکن کوشش کے ساتھ خدا کے ساتھ چلنے سے روکے گا۔ بطور ایماندار، ہمیں خداوند کے نام کی خاطر ایسی مخالفت کا سامنا کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔

23 آیت میں، زبور نویس نے خداوند سے کہا، کہ بیدار ہو۔ اُس نے خداوند سے التجا کی کہ وہ ہمیشہ کے لئے اپنے لوگوں کو رد نہ کرے۔ ہمیں جاننے کی ضرورت ہے کہ خدا نہ تو سوتا ہے اور نہ ہی وہ اپنے لوگوں کو رد کرتا ہے۔ یہ تو درپیش صورتحال کو سامنے رکھتے ہوئے زبور نویس کی اپنی سوچ اور خیال تھا۔ زبور نویس نے محسوس کیا کہ خدا نے دُکھ اور مصیبت کی اس گھڑی میں اپنے لوگوں سے اپنا چہرہ چھپا لیا ہے۔ خدا کے لوگ خاک میں مل گئے۔ (25 آیت) اُن کے دشمن اُنہیں ذلیل ورسوا کر کے پاؤں تلے روندرہے تھے۔ زبور نویس خدا کے حضور پکار اٹھا کہ وہ اُن کی مصیبت کی گھڑی میں اُن کی مدد کرے۔ اُس نے دُعا کی تا کہ خدا اُنہیں اُن کے دشمنوں سے رہائی بخشے۔ غور کریں، زبور نویس خدا کی لازوال محبت اور شفقت پر اعتماد کرتا ہے جو وہ اپنے لوگوں کے لئے رکھتا ہے۔ اگرچہ اُسے اِس صورتحال میں کوئی محبت اور شفقت دکھائی نہیں دے رہی تھی تو بھی وہ اُس پر اعتماد اور بھروسہ کرتا ہے۔

اس زبور میں ہم دُکھوں کی حقیقت کو دیکھتے ہیں۔ مقدس پولس رسول ہمیں 2 تیمتھیس 3:12 میں بتاتا ہے۔ درحقیقت مسیح یسوع کے لئے دُکھ اُٹھانا اعلیٰ درجہ کی رفاقت ہے۔ بعض اوقات خدا ہمیں دُکھوں کے وسیلہ سے بھی اپنے قریب لے آتا ہے۔ وہ ہماری کانٹ چھانٹ کرتا اور دُکھوں اور تکالیف کے وسیلہ سے اپنی صورت پر ڈھالتا اور بناتا ہے۔ مقدس پولس رسول فلپیوں 3:10 میں مسیح کے دُکھوں میں اپنی شراکت کو بیان کرتا ہے۔

دُکھ سہنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ ایسے وقتوں میں، ہم اسی سوچ میں محوِ حیرت ہوتے ہیں کہ خدا کہاں ہے اور کیا کر رہا ہے۔ ہمیں اُس کے نام کی خاطر دُکھ اُٹھانے سے کبھی بھی خوفزدہ نہیں ہونا چاہئے۔ بلکہ ہمیں خدا کا انتظار کرنا سیکھنا چاہئے۔ خدا دُکھوں کے وسیلہ سے ہماری کانٹ چھانٹ اور صفائی کرے گا۔ وہ ہمیں اور بھی زیادہ اپنے قریب لے آئے گا۔

زبور اپنے دُکھ کے باعث خدا کے حضور ایک نئے انداز سے چلا اُٹھا۔ اُس کا ایمان اور اعتماد اب پہلے سے بھی زیادہ بہتر، وسیع اور مضبوط تھا۔ جب خدا مسائل اور مصائب کی بھٹی سے اُسے گزار لے گا تو وہ پہلے جیسا نہیں رہے گا۔ وہ پاک اور مضبوط ہو چکا ہوگا۔ خدا کے ساتھ اُس کی رفاقت اور قربت پہلے سے بھی زیادہ ہوگی۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ گناہ کے سبب دُکھ اُٹھانے اور خدا کے نام کی خاطر دُکھ اٹھانے میں کیا فرق ہے؟

☆۔ کیا آپ کو خدا کے ساتھ اپنے تعلق اور رشتے کی بنا پر بھی کبھی دُکھ اٹھانا پڑا؟ اس زبور سے آپ کو کیا تقویت ملتی ہے؟ ☆۔ کیوں خدا بعض اوقات اپنے بچوں کو دُکھ میں پڑنے دیتا ہے؟

☆۔ زبور نویس دشمن کے سامنے بے یار و مددگار خدا کے لوگوں کی تصویر کشی کرتا ہے۔ کیا آج ہمیں اس دَور میں بھی کوئی ایسی صورتحال دکھائی دیتی ہے؟

☆۔ کس طرح، مسیح کے لئے دُکھ اٹھانا رفاقت کا ایک اعلیٰ معیار ہے؟

چند اہم دُعائیہ نکات

خداوند کی شکر گزاری کریں کہ وہ دُکھوں میں ہماری قوت اور طاقت ہے۔

☆۔ اگر آپ ایسے شخص ہیں جو آج کسی دُکھ یا مصیبت میں ہیں تو خدا سے کہیں کہ وہ اپنے جلال کے لئے آزمائشوں اور دُکھوں میں آپ کی قوت بنے۔

☆۔ خدا سے دُعا کریں کہ آپ کو دُکھ اٹھانے کے لئے تیار کرے۔

☆۔ خدا سے کہیں کہ وہ آپ کی مدد کرے تاکہ آپ اُس پر توکل اور بھروسہ کر سکیں۔ اُس وقت بھی آپ اُس پر بھروسہ کرنے کے قابل ہو جائیں جب آپ کو درپیش صورتحال کی بالکل بھی سمجھ نہ آ رہی ہو۔

شادی کا زبور

اِس باب کو پڑھنے سے قبل زبور 45 بغور پڑھیں

اس زبور کا تعارفی بیان ظاہر کرتا ہے کہ یہ زبور شادی کا زبور ہے جسے بنی قورح کے گانے کے لئے لکھا گیا۔ شادی کے زبور سے بڑھ کر ، بہت سے لوگوں نے اسے آنے والے مسیح کی ستائش اور پرستش کے لئے گائے جانے والے زبور کے طور پر لیا۔

اس زبور کا آغاز بادشاہ کے لئے آیات کی تلاوت کرنے میں خوشی کے اظہار سے ہوتا ہے۔ جن آیات کا یہاں پر ذکر کیا گیا ہے ہو سکتا ہے کہ وہ اسی زبور کی آیات ہوں۔ زبور نویس محسوس کرتا ہے کہ بادشاہ کی عزت افزائی اور جلال کے لئے ایسی آیات تحریر کرنا بڑی عزت اور شرف کی بات ہے۔ اس زبور کی آیات کو بولتے وقت مصنف کا دل خوشی سے اُچھل رہا ہے۔ وہ اپنی زبان کو ماہر کاتب سے تشبیہ دیتا ہے۔

دوسری آیت میں، زبور نویس بادشاہ میں اپنی خوشنودی کا اظہار کرتا ہے۔ ہمیں اِس زبور کو ایک تمثیل کے طور پر لینا چاہئے۔ یہ آسمانی مفہوم کے ساتھ زمینی کہانی ہے۔ اگرچہ زبور نویس ایک دنیوی بادشاہ کا ذکر کرتا ہے، لیکن ہم دیکھ سکتے ہیں کہ یہ زبور خداوند یسوع مسیح کے بارے میں بھی بیان کرتا ہے۔ زبور ایک شادی کو بیان کرتا ہے۔ بادشاہ دُلہا ہے۔ زبور نویس اس زبور کے آغاز ہی میں بادشاہ کے حسن و جمال کا ذکر کرتا ہے۔ آئیں غور کریں کہ زبور نویس دُلہا کے تعلق سے کیا بتاتا ہے۔

وہ آدمیوں میں ممتاز اور اعلیٰ قدر ہے۔

دلہا(بادشاہ) تمام آدمیوں میں منفرد اور ممتاز تھا۔ دنیوی نقطہ نظر سے، دلہا ملک کے دیگر تمام لوگوں سے الگ تھلگ تھا۔ وہ آدمیوں میں ممتاز تھا۔ غور کریں کہ یہ بات کس قدر مسیح یسوع پر صادق آتی ہے۔ یسوع بھی تو سب سے منفرد، ممتاز اور اعلیٰ قدر تھا۔ وہ شخصیت کے ہر پہلو میں کامل تھا۔

اُس کے ہونٹ فضل سے معمور تھے

بادشاہ کے ہونٹ فضل سے معمور تھے۔ یہ بات دلچسپی کی حامل ہے کہ یوحنا رسول خداوند یسوع مسیح کی تعلق سے 1:14 آیت میں بیان کرتا ہے۔

"میرے دل میں ایک نفیس مضمون جوش مار رہا ہے۔ میں وہی مضامین سناؤں گا جو میں نے بادشاہ کے حق میں قلمبند کئے ہیں۔"

غور کریں، یوحنا رسول کے الفاظ بھی زبور نویس جیسے ہی ہیں۔ بادشاہ نے جسم اختیار کیا اور ایک ایسا انسان بن گیا جس کا کلام پر فضل تھا۔

خدا نے اُسے ہمیشہ کے لئے برکت دی ہے

بادشاہ کی تیسری خوبی یہ ہے کہ وہ خدا کی طرف سے ہمیشہ کے لئے بابرکت ہے۔ زمین پر اپنی خدمت اور کام کو پورا کرنے کے بعد خداوند یسوع آسمان پر باپ کے پاس چلا گیا۔ اب آسمان پر اُسے باپ کے دہنے ہاتھ عزت کا مقام ملا ہے۔ (مرقس 16:19)

وہ قادرِ مطلق ہے

زبور نویس بادشاہ سے عرض کرتا ہے کہ وہ اپنی تلوار سے مسلح ہو۔ غور کریں زبور نویس تیسری آیت میں اُسے "قادر مطلق" کہتا ہے۔ بے شک قادرِ مطلق خداوند یسوع ہے۔ باپ کی طرف

سے اُسے ساری قدرت اور اختیار دیا گیا تھا۔ اُس نے طوفانوں کو تھما دیا، بیماروں کو شفا دی، مُردوں کو زندہ کیا۔ جہنم کی بدروحیں اُس کا نام سن کر بھاگ جاتی تھیں۔ ساراا ختیار اور قدرت اُس کو باپ کی طرف سے ملا تھا۔

وہ عظمت اور حشمت سے معمور تھا

باپ کے دہنے ہاتھ آسمان پر خداوند یسوع کو جلال ملا ہے۔ عظمت اور حشمت ایک ایسی خوبی ہے جس سے کوئی شخص رعب اور دبدبہ مان کر اُس کے سامنے جھک جاتا ہے۔

وہ فاتح ہوا

چوتھی آیت میں، بادشاہ فتح کے لئے حشمت سے سر بلند ہوتا ہے۔ یہاں پر خاص طور پر یہ بات دلچسپی کی حامل ہے۔ کہ سچائی، راستی اور حلم سے فاتح ہوتا ہے۔ یہ ساری باتیں کامل طور پر یسوع مسیح کی زندگی اور خدمت کی عکاسی کرتی ہیں۔ یسوع نے ہمارے درمیان سچائی، فروتنی اور راستی سے خدمت گزاری کا کام کیا۔ اُس نے حق سچ کی منادی کی، اُس نے عاجز اور فروتن ہونے اور راستبازی کی زندگی بسر کرنے کی تعلیم دی۔ خداوند یسوع اپنے پیروکاروں سے سچائی اور فروتنی سے چلنے اور راستبازی کی زندگی بسر کرنے کی توقع کرتا ہے۔

اُس کا دہنا ہاتھ جلالی کام کرتا ہے

اس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش ہی نہیں کہ یسوع کی خدمت میں بڑے بڑے جلالی اور مہیب کام ہوئے۔ بیماروں کو شفا دینا، ہواؤں اور طوفانوں کو تھما دینا، مُردے زندہ کرنے جیسے کاموں سے یسوع نے اپنی زندگی اور خدمت سے خدا باپ کی قدرت اور حشمت کو ظاہر کیا۔

قومیں اُس کے پاؤں میں جھکیں گی

داؤد کا حوالہ دیتے ہوئے مقدس لوقا ہمیں بتاتا ہے کہ خداوند اپنے دشمنوں کو پاؤں کی چوکی پر جھکائے گا۔(لوقا20:42)یسوع اپنے دشمنوں پر غالب ہوا۔ جیسا کہ پانچویں آیت ہمیں بتاتی ہے ، یسوع نے اپنے دشموں کو چھید ڈالا اور اُن پر فاتح ہوا۔ ایک دن ساری قومیں اُس کی مطیع ہو کراُس کے سامنے جھکیں گی۔ اوراُسے خداوند تسلیم کریں گی۔(فلپیوں2:10)

اُس کا تخت ہمیشہ قائم رہے گا

ایک ہی تخت ہے جو ہمیشہ قائم رہے گا۔ کوئی شخص بھی یسوع سے وہ تخت اور بادشاہی نہ لے سکے گا۔ وہ ابد تک بادشاہی اور حکومت کرے گا۔

اُس کا عصاراستی کا عصا ہے

بہت سے ایسے بادشاہ ہو گزرے ہیں جنہوں نے ناراستی سے بادشاہی کی ۔ یسوع ابد تک عدل و انصاف سے بادشاہی کرے گا۔

(لوقا18:7)گناہ اور بدی کی سزا ملے گی۔ سچائی اور راستی کا بول بالا ہو گا۔

وہ راستی سے محبت اور بدی سے نفرت کرتا ہے

مسیح یسوع کو راستی سے محبت اور بدی سے نفرت تھی۔ یسوع سے بڑھ کر کسی کو بھی راستی سے محبت نہ تھی۔ وہ پوری راستبازی کے ساتھ خدمت کرنے کے لئے آیا۔ اُس میں کبھی کوئی گناہ نہ پایا گیا۔ وہ صادق القول ہے اور راستی سے حکومت کرتا ہے۔

اُسے شادمانی کے تیل سے مسح کیا گیا ہے

"مسیح" کا معنی ہے مسح شدہ ہے۔ باپ نے یسوع کو مسح کیا تاکہ مرد و زن کو خدا کے لئے بحال کرے۔ اُس کی خدمت بہت مشکل تھی۔ لیکن وہ اُسے قبول کرنے والوں کو خوشی اور اطمینان سے بھر دیتا ہے۔ مقدس لوقا ہمیں بتاتا ہے کہ ایک گنہگار کے توبہ کرنے پر آسمان پر بڑی خوشی اور شادمانی ہوتی ہے۔ (لوقا 15:7) خداوند یسوع مسیح کی خدمت نے بھٹکے ہوئے انسان کے ٹوٹے ہوئے رشتہ کو خدا کے ساتھ بحال کر دیا ہے۔ شیطان کے پھندے اور ابدی ہلاکت سے بے شمار روحوں کو بچایا جا چکا ہے۔ یسوع کا مسح خوشی، شادمانی اور فتح کا مسح تھا۔

تار دار موسیقی اُسے شاد کرتی ہے

خداوند یسوع اپنے لوگوں کی حمد و ثنا سے شادہ ہوتا ہے۔ وہ اس لائق ہے کہ ہم اُس کی پرستش اور تعظیم کریں۔ وہ اپنے اوصاف، کردار، کلام اور کام میں منفرد اور لاثانی ہے، کوئی اُس جیسا نہیں ہے۔ زبور کی کتاب خداوند خدا کی حمد و تعریف، ستائش اور پرستش کی کتاب ہے۔ اس زبور کا بادشاہ اپنے لوگوں کی حمد و ثنا سے مسرور اور شاد ہوتا ہے۔

بادشاہ کو سربلند کرنے کے بعد، اب دلہن توجہ کا مرکز بنتی ہے۔ غور کریں، بادشاہ کی بیٹیاں معزز خواتین ہیں، جو بادشاہ کے حضور کھڑی ہوتی ہیں۔ شاہی دُلہن سنہری عروسی لباس پہنے کھڑی ہے۔ اگرچہ ہم اس آیت کو زیادہ پڑھنے میں دلچسپی نہیں رکھتے، لیکن اس بات کی یاد دہانی مفید ہو گی کہ خداوند یسوع مسیح کا مقصد دلہن کو اپنے لئے پاک صاف کر کے اپنے لائق بنانا ہے۔ (ططس 2:14) جس طرح سونے کو صاف کیا جاتا اور اُس سے میل کو دُور کیا جاتا ہے، اسی طرح دلہن کا سونے کے لباس میں ملبس ہونا اُس کی قدر و قیمت اور پاکیزگی کی علامت ہے۔

دسویں آیت میں، دُلہن کو مخاطب کیا جاتا ہے۔ اُسے کہا جاتا ہے کہ وہ اپنے باپ کے گھرانے کو بھول جائے۔ کیونکہ بادشاہ اُس کے حسن کا مشتاق ہے۔ میرا نہیں خیال کہ ہمیں کبھی اِس بات کی سمجھ آسکے گی کہ یسوع اِس قدر ہمارے ساتھ کیوں محبت کرتا تھا، اتنی محبت کہ اس نے بخوشی و رضا اپنی جان ہمارے لئے قربان کر دی۔ مسیح کی دُلہن ہوتے ہوئے ہم سے یہ تقاضا کیا جاتا ہے کہ ہم اپنے ماں باپ کے گھرانے کو بھول جائیں۔ اور اُس کے ساتھ منسلک ہو جائیں۔ ہمیں ایک نیا تعلق اور رشتہ قائم کرنے کے لئے بلایا گیا ہے۔ اس رشتے میں استوار اور مضبوط ہونے کے لئے ہمیں اُس کی پیروی کے لئے سب کچھ چھوڑنا ہو گا۔ ہمیں ہر چیز سے منہ موڑ کر صرف اُسی کو اپنا خداوند مانتے ہوئے اُس کی پیروی کے لئے اُس کے پیچھے آنا ہو گا۔ دلہن خوبصورت ہے، دوسرے بھی اس کی خوبصورتی دیکھتے ہیں۔ 12 ویں آیت میں، صور کی بیٹی، دلہن کی عزت افزائی کے لئے تحفہ لے کر آتی ہے۔ عظیم لوگ بھی اُس کی مہربانی اور نظرِ عنایت کے مشتاق ہیں۔ ہمیں یہاں پر یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ خدا کے لوگوں کے لئے عزت کا مقام ہے۔ یہاں پر خدا اور دنیادار لوگوں کے درمیان ایک فرق دیکھنے کو ملتا ہے۔ خدا کے لوگ ہوتے ہوئے لازم ہے کہ مسیح کا حسن و جمال اور اُس کا جلال ہم میں نظر آئے۔

14 ویں آیت میں، دلہن بیل بوٹے دار عروسی لباس زیب تن کئے ہوئے اپنی سہیلیوں کے ساتھ بادشاہ کی طرف چلتی ہوئی جا رہی ہے۔ وہ اپنی سہیلیوں کے ساتھ شاہی محل کی طرف بڑھ رہی ہے۔ وہ دلہن کو دیکھ کر خوشی اور شادمانی سے معمور ہو جاتا ہے۔

زبور کا اختتامی حصہ شادی شدہ جوڑوں پر ایک نبوتی برکت ہے۔ زبور نویس نبوت کرتا ہے کہ اُن کے فرزند شہزادے ہوں گے۔ اس جوڑے کی یاد نسل در نسل باقی رہے گی۔ قومیں ہمیشہ اُس کی عزت اور تعظیم کریں گی۔

زبور نویس یہاں پر دلہن اور بادشاہ کے درمیان تعلق کی بات کر رہا ہے۔ وہ یہاں پر مسیح اور اُس کے لوگوں کے درمیان تعلق کا ذکر کر رہا ہے۔ شادی کا تصور کس قدر حیرت انگیز ہے۔ کیونکہ اس سے بڑھ کر کوئی اور رشتہ اور ناطہ ہے ہی نہیں۔ خدا اپنے لوگوں کے ساتھ ایک گہرا، مضبوط اور شخصی رشتہ اور تعلق قائم کرنا چاہتا ہے۔ دلہن کی طرح، وہ اپنے لوگوں سے بھی یہی کہتا ہے کہ وہ ہر ایک چیز سے منہ موڑ کر صرف اُسے ہی اپنا مالک اور خداوند قبول کر لیں۔ خدا اپنے لوگوں کو ابدی برکات دینے میں خوشی محسوس کرتا ہے۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ زبور نویس بادشاہ کی تعریف اور ستائش کرتے ہوئے اس زبور کا آغاز کرتا ہے۔ آپ مسیح کے کون سے اوصاف کو زیادہ سراہتے اور پسند کرتے ہیں؟

☆۔ کیا آپ نے مسیح کے جلال کو دیکھا ہے؟ کون سی چیز ہمیں اُس کے جلال اور خوبصورتی کو دیکھنے سے روکتی ہے؟

☆۔ کس طرح یسوع مسیح بطور ایک دلہا آپ کو ایک دلہن کے طور پر دیکھتا ہے؟ وہ آپ کے تعلق سے کیسا محسوس کرتا ہے؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔چند لمحات کے لئے دُعا میں جھکیں اور اُس کے جلال اور خوبصورتی کے لئے اُس کی ستائش کرنا شروع کردیں۔

☆۔خداند کی شکر گزاری کریں کہ وہ **آپ** سے محبت کرتا ہے اور اُس نے آپ کو اپنی دُلہن ہونے کے لئے بلایا ہے۔

☆۔خداوند سے دُعا کریں کہ وہ آپ کی آنکھیں کھول دے تاکہ آپ اُس چیز کو دیکھ سکیں جو آپ کو خدا سے دُور رکھے ہوئے ہے۔

☆۔خداوند سے ہمت اور توفیق مانگیں تاکہ آپ اُسے جاننے کی خوشی سے معمور ہو کر اُس کے لئے زندہ رہ سکیں۔

خدا ہماری پناہ

اِس باب کوپڑھنے سے قبل زبور 46 بغور پڑھیں

مصنف اپنے قارئین کو اِس بات کی یاد دہانی کرانے سے اِس زبور کا آغاز کرتا ہے کہ اُنہیں خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں کیوں کہ خدا اُن کی طرف ہے۔ وہ بیان کرتا ہے کہ خدا کون ہے اور اُس کا اُن کے ساتھ کیا تعلق اور رشتہ ہے۔

خدا ہماری پناہ ہے !

زبور نویس اس بات کی یاد دہانی کراتے ہوئے زبور کا آغاز کرتا ہے کہ خداوند خدا ہماری پناہ ہے۔ پناہ ایک سائبان ہوتا ہے۔ طوفانوں کی صورت میں، خدا ہمارے لئے ایک پناہ ہے۔ وہ ہمیں اُن خطرات اور مصائب سے بچاتا ہے جو زندگی کی راہ پر چلتے ہوئے ہمارے سامنے آجاتے ہیں۔
ایماندار ہوتے ہوئے، ہم اُس زندگی میں مختلف مشکلات اور مسائل سے گزریں گے۔ جب ہمارا گزر مسائل اور مصائب کی وادی سے ہو، ہم اس سچائی اور حقیقت میں شادمان ہو سکتے ہیں کہ خدا ہمارے سرپر ایک سائبان ہے اور ضرورت کے وقت ہمیں تحفظ فراہم کرے گا۔

خدا ہماری قوت ہے

خدا نہ صرف زندگی کے طوفانوں اور آزمائشوں میں ہماری محافظت کرتا ہے۔ بلکہ وہ اُن سب کو بھی قوت بخشتا ہے جو پناہ کے لئے اُس کے پاس آتے ہیں۔ ایسے وقت بھی ہوں گے جب خدا

زندگی کے دُکھوں میں ہماری مدد اور محافظت کرے گا۔ لیکن کئی دفعہ خدا ہمیں مسائل، دکھوں اور مصائب میں پڑنے بھی دے گا۔ اگر خدا نے ہمارے لئے یہی مقرر کیا ہے کہ ہم ان مسائل اور مشکلات سے گزریں، تو پھر اس ایمان اور یقین سے معمور ہو سکتے ہیں کہ خدا ہمیں در پیش مسائل، مشکلات اور دُکھوں کے لئے ویسی ہی طاقت اور برداشت بھی دے گا۔

خدا مستعد مددگار ہے

یہ جاننا کس قدر خوبصورت بات ہے کہ خدا ہماری ایسی مدد ہے جو ہر وقت ہمارے لئے دستیاب ہے۔ ہم جہاں بھی ہوں، خدا وہاں پر ہی ہماری مدد کے لئے موجود ہوتا ہے۔ چونکہ وہ ہر وقت ہماری مدد کے لئے دستیاب ہے، اس لئے وہ ہم سے دستبردار نہیں ہوتا۔

اس سچائی اور حقیقت کو سمجھتے ہوئے ہمارا ردِ عمل کیسا ہونا چاہئے؟ زبور نویس 2 آیت میں ہمیں بتاتا ہے، چونکہ خدا ہماری پناہ، قوت اور ہر وقت دستیاب مدد ہے، تو پھر ڈرنے کی تو کوئی وجہ ہی نہیں۔ حتیٰ کہ زمین بھی اپنی جگہ سے ہل جائے، تو ہمیں کس چیز کی دہشت؟ خدا وہ ہے جس نے زمین کو خلق کیا، وہی جو خالقِ کل ہے ہمارے چھپنے کی جگہ اور ہماری قوت ہے۔

اگر پہاڑ سمندر کی گہرائیوں میں جا پڑیں، تو خدا مستعد مددگار کے طور پر ہمیں بچانے کے لئے وہاں بھی موجود ہوگا۔ ضرورت کے وقت نہ تو وہ ہمیں چھوڑے گا اور نہ ہی ہم سے دستبردار ہوگا۔ اگر سمندر موجزن ہوں اور اُس کی لہریں شور مچائیں، اور حتیٰ کہ پہاڑ بھی ہل جائیں، ہمیں کسی چیز سے ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ خدا ہماری طرف اور ہمارے ساتھ ہے۔

زبور نویس اپنے دَور میں یروشلیم شہر پراِس سچائی کا اطلاق کرتا ہے۔چوتھی آیت میں وہ ہمیں شہرِ یروشلیم سے بہنے والے دریا کی یاد دلاتا ہے،خدا کے کلام میں دریا کو خدا کی برکات سے تشبیہ دی گئی ہے۔یروشلیم کو خدا نے کثرت سے برکت دی ہوئی تھی۔یہاں پر خدا کی حضوری ٹھہری ہوئی تھی۔اسی شہر سے،پوری دُنیا کے لئے خدا کے منصوبے اور مقاصد منکشف ہوتے تھے۔

پانچویں آیت میں،زبور نویس اپنے قارئین کو یاد دلاتا ہے کہ خداوند خدا کی حضوری شہر یروشلیم میں تھی۔جب تک خدا کی حضوری شہر یروشلیم میں تھی،اُس پر زوال نہ آیا۔وہ کون سی عسکری طاقت ہوسکتی تھی جو اُس شہر کے خلاف کھڑی ہوسکتی تھی جس کی محافظت خدا خود کر

رہا تھا؟زبور نویس اپنے قارئین کو پانچویں آیت میں مزید یاد کراتا ہے کہ خدا صبح سویرے شہر یروشلیم کی مدد کرے گا۔تڑکا صبح کا ابتدائی پہر ہوتا ہے۔زبور نویس بتارہا ہے کہ خدا بلاتاخیر اپنے لوگوں کی مدد کے لئے یروشلیم آئے گا۔اُس کی آواز سن کر،قوموں میں ہلچل مچ جائے گی۔زمین پگھل جائے گی جبکہ بادشاہتیں زوال کا شکار ہو جائیں۔ایسا زبردست خدا ہی بنی اسرائیل کا محافظ اور نگہبان ہے۔وہی اُن کا قلعہ ہے۔اُنہیں کس چیز کی دہشت؟

زبور نویس اپنے لوگوں کو دعوت دیتا ہے کہ خدا کے کاموں کو دیکھیں،(8آیت)ہمیں دعوت دی گئی ہے کہ ہم اُن ویرانیوں پر نظر کریں جو اُس نے زمین پر کیں ہیں۔وہی خدا ہے جو زمین پر جنگ موقوف کراتا اور کمان کو توڑ دیتا۔کوئی قوم بھی اُس کے مقصد اور ارادے کے سامنے ٹھہر نہیں سکتی۔یہ پکار ساری دُنیا کے لئے کہ وہ اُس کے حضور خاموش رہے اور جان لے کہ وہی خدا ہے۔اُس کا نام ہی قوموں کے درمیان سرفراز اور بلند و بالا ہوگا۔وہی روئے زمین پر ممتاز اور سرفراز ہوگا۔

ہمارے لئے بھی خاموش ہونے کی بلاہٹ ہے۔ جب ہم مشکلات ، مصائب اور دُکھوں سے گزرتے ہیں تو اُس وقت خاموش اور آرام وسکون کی حالت میں رہنا بڑا مشکل ہوتا ہے۔ دشمن ہم پر دباؤ ڈال رہا ہوتا ہے۔ جس خاموشی کا زبور نویس ذکر کررہا ہے وہ خدا پر اعتماد، توکل اور بھروسے کی خاموشی ہے۔ ہم دشمن کو اپنی قوت اور طاقت سے تو شکست نہیں دے سکتے۔ ہمارے خدا نے ہمارے دفاع کا وعدہ کیا ہے۔ ہمارے لئے تو ڈرنے اور خوفزدہ ہونے کی کوئی وجہ ہی نہیں۔ ہم صبر سے اپنے خدا کی آس رکھ سکتے اور انتظار کرسکتے ہیں۔ اس میں ہمیں پورا تحفظ حاصل ہے۔

ایسے خدا کے لئے ہمارے ہونٹوں سے تمجید، شکر گزاری اور اُس کی حمد کے نغمے ہی پھوٹ سکتے ہیں جو اپنے لوگوں کے لئے بروقت مدد دستیاب رکھتا ہے۔ خدا ہمارا قلعہ ہے۔ اُس میں ہم محفوظ اور بے خطر ہیں۔ ہم اپنے ذہنوں اور دلوں کو خاموش کرسکتے ہیں۔ وہ ہمیں ناکام نہیں ہونے دے گا۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ آج آپ کو کیسی کشمکش کا سامنا ہے؟ ایسی کشمکش کے تعلق سے یہ زبور کیا کلام کرتا ہے؟

☆۔ خدا وعدہ کرتا ہے کہ وہ ہمارے لئے بروقت مدد ہے۔ اس وعدے سے ہمیں آج کے دَور میں کسی بھی مشکل، کشمکش اور مصیبت کی گھڑی میں ثابت قدم اور قائم رہنے کے لئے کیسا اعتماد اور بھروسہ حاصل ہوتا ہے؟

☆۔ خاموش رہنے کا کیا معنی اور مطلب ہے؟ کیا آپ کہہ سکتے ہیں کہ آپ اس وقت درپیش صورتحال اور حالات میں اُس کی حضوری میں خاموش ہیں؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔خدا سے دُعا کریں کہ وہ مصیبت، دُکھوں اور رنج والم میں آپ کو خاموش رہنے کی طاقت اور توفیق بخشے۔

☆۔خداوند خدا کی شکر گزاری کریں کہ وہ آپ کی آزمائشوں میں آپ کو محفوظ رکھے گا، آپ کو برکت دے گا۔

☆۔آج خداوند کے سامنے اپنی خاص مشکلات، مصائب اور دُکھوں کو لے کر آئیں۔ یہ سب کچھ خدا کو دے دیں اور اُس سے کہیں کہ وہ آپ کو خاموش اور پُر سکون رہنے کی توفیق دے۔

ساری زمین کا بادشاہ

اِس باب کو پڑھنے سے قبل زبور 47 بغور پڑھیں

زبور 47 ساری دُنیا کے بادشاہوں کے بادشاہ اسرائیل کے قدوُس کی حمد و تعریف کا گیت ہے۔ ہمیں یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ اگرچہ خدا نے بنی اسرائیل کو اپنی خاص قوم ہونے کے لئے چنا ہے۔ تو بھی وہ صرف اسرائیل کا نہیں بلکہ ساری دُنیا کا خدا ہے۔ یہ زبور روئے زمین کی سب قوموں کو اسرائیل کے خدا کی تعریف اور پرستش کرنے کے لئے مدعو کرتا ہے۔

زبور 47 سب قوموں کو خدا کے لئے تالیاں بجانے اور خداوند کے لئے خوشی کا نعرہ مارنے کی دعوت سے شروع ہوتا ہے۔ جب ہم تالیاں بجاتے ہیں تو ہم اپنی خوشی، شکر گزاری اور فتح کا اظہار کرتے ہیں۔ جس کے لئے ہم تالیاں بجاتے ہیں، اُس کے لئے ہم عزت افزائی کا اظہار کرتے ہیں۔ زبور نویس روئے زمین کی قوموں کو بلاتا ہے کہ وہ اسرائیل کے خدا کی تالیاں بجا کر تعظیم کریں۔ بنی اسرائیل کے لئے یہ بہت مشکل تھا کہ اُن کے ارد گرد بسنے والی قومیں اس طرح سے اُن کے خدا کے لئے اپنی شکر گزاری اور تعظیم کا اظہار کریں۔ غور کریں کہ کس طرح قوموں کو خدا کے حضور للکارنے اور خوشی کا نعرہ مارنے کی دعوت دی گئی ہے۔

حمد وستائش کا یہ اظہار دل سے اور پُرجوش ہونا چاہیئے۔ اس حمد و تعریف کی وجہ یہی ہے کہ خداوند خدا ہی حق تعالیٰ، بلند و بالا اور سب سے اعلیٰ و بالا ہے۔ اسرائیل کے خدا کی مانند کوئی خدا نہیں

ہے۔ وہ اپنے کلام اور کام اور اوصاف میں یکتا ہے۔ وہی روئے زمین پر عظیم ترین بادشاہ ہے۔ وہی حمد وستائش، شکر گزاری، سجدے اور تعظیم کے لائق خدا ہے۔

زبور نویس ہمارے سامنے خداوند خدا کے کچھ مہیب کاموں کی مثالیں بھی پیش کرتا ہے۔ تیسری آیت میں، وہ ہمیں یاد کراتا ہے کس طرح اُس نے قوموں کو اسرائیل کے سامنے مغلوب کیا۔ اُس کی برکات اُس کے لوگوں کی زندگیوں میں ایسے تھی کہ اُس نے اُنہیں روئے زمین کی قوموں میں سب سے طاقتور قوم بنادیا۔ اُنہوں نے خداوندا اپنے خدا کی قوت میں قوموں کو مغلوب کیا۔ خدا کی برکت اور قوت کے باعث قومیں اُن سے ڈرنے لگیں۔

خدا نے اسرائیل کو ایک میراث دی۔ اُس نے یعقوب اور اُس کی نسل سے محبت کی خاطر ایسا کیا۔ خدا اپنے لوگوں کو برکت دینے میں شادمانی محسوس کرتا ہے۔ وہ اپنے لوگوں کا دفاع کرنے کے لئے اُن کے وسیلہ سے ہی اپنی قدرت کو ظاہر کرتا ہے۔ وہ دشمن کی قوت کو ختم کر دیتا ہے۔ کوئی قوم اور کوئی دشمن بھی خدا کے پُر محبت مقاصد اور اُس کی مخالفت میں کھڑا نہیں ہو سکتا۔

زبور نویس ہمیں بتاتا ہے کہ خدا نے حمد و تعریف، نرسنگوں کی پُر جوش اور خوشی اور مسرت کی آواز کے ساتھ صعود فرمایا۔ (5 آیت) بعض مفسرین خداوند یسوع کے صعود فرما جانے کے حوالہ کے طور پر بھی اس بات کو دیکھتے ہیں۔ جو صلیب پر ہمارے لئے فتح حاصل کرنے کے بعد آسمانی باپ کے دہنے ہاتھ سر بلند ہو گیا۔ اگر یہ خداوند یسوع مسیح کے آسمان پر صعود فرمانے کا حوالہ ہے، تو یہ کس قدر زبردست بات ہے کہ زبور نویس نے سب کچھ واقع ہونے سے ہزاروں سال قبل نبوتی طور پر یہ سب کچھ بتا دیا۔

دُنیوی نکتہ نظر سے، زبور نویس، خدا کو ایک فاتح بادشاہ کے طور پر دیکھتا ہے جو جنگ سے کامیاب ہو کر واپس لوٹ رہا ہے۔ جب وہ شہر یروشلیم میں صعود فرماتا ہے، تو اُسے مشکور شہریوں کے لبوں سے فتح کے نعرے سننے کو ملتے ہیں۔ ایک بار پھر زبور نویس اُس عظیم فتح اور خدا کے مہیب کاموں کے لئے اُس کے حضور خوشی کے نعرے مارتا ہے جو خدا اپنے لوگوں کے لئے کرتا ہے۔

خداوند خدا ہی سب قوموں پر بادشاہی کرتا ہے۔ زبور نویس بتاتا ہے کہ دُنیا کے سارے بادشاہ اُسی کے ماتحت ہیں۔ (9آیت)۔ کہنے کا یہ مطلب ہے کہ دُنیا کے سارے بادشاہ اپنے طرزِ حکومت، کاموں اور دی گئی ذمہ داریوں کے تعلق سے خداوند خدا کے حضور جواب دہ ہیں۔

خداوند ہی سب کا خدا ہے۔ اُسی کی مرضی اور مقاصد اس روئے زمین پر پایہ تکمیل کو پہنچتے ہیں۔ وہ اس دُنیا میں اپنے کاموں کو سرانجام دینے کے لئے بادشاہوں کو قائم اور بے تخت اور بے دخل کرتا ہے۔ کوئی بھی خدا کے منصوبوں کو ناکام نہیں کر سکتا۔ وہ سب کاموں کو اپنے جلال اور ہماری بھلائی کے لئے استعمال کرتا ہے۔ ہمیں اِس بات کے لئے کس قدر شکر گزار ہونے کی ضرورت ہے کہ خدا ہی اس روئے زمین پر ہونے والے ہر کام پر اختیار اور قدرت رکھتا ہے۔ یہ جاننا کس قدر اہم ہے کہ ہمارے دَور میں جو کچھ ہو رہا ہے اُس سب پر خدا کی حکمرانی ہے۔ اِس سے ہمیں کیا تسلی اور اطمینان حاصل ہوتا ہے؟ وہ کس قدر ہماری پرستش، ستائش اور عزت و تعظیم کے لائق ہے۔

چند غور طلب باتیں

☆۔پوری دُنیا کے لئے خدا کے مقصد کے تعلق سے ہم اِس زبور میں کیا سیکھتے ہیں؟ یہ زبور آج کے دَور میں بشارتی خدمت کے لئے خدا کے دل کو کس طرح پیش کرتا ہے؟

☆۔ہمارے دَور میں خدا نے کیسے کیسے عظیم اور عجیب کام کئے ہیں؟

☆۔اِس روئے زمین پر ہونے والے فیصلہ جات پر خدا کی حکمرانی کے بارے میں یہ زبور کیا سکھاتا ہے؟

☆۔اپنی مشکلات اور مسائل کا سامنا کرنے کے لئے آپ کو اِس زبور سے کیا تقویت ملتی ہے؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔خدا کی شکر گزاری کریں کہ وہ دُنیا کے معاملات پر حاکم مطلق ہے۔

☆۔خدا کے لوگوں کے لئے فتح کے وعدے کے لئے شکر گزاری کے طور پر دُعا میں جھک جائیں۔

☆۔دُعا میں جھکیں اور درپیش مسائل، مشکلات اور مصائب خداوند کو دے دیں۔ خداوند کی ستائش کریں کہ وہ آپ کی مشکلات اور مسائل سے زیادہ عظیم ہے۔

کوہِ صِّیون

اِس باب کوپڑھنے سے قبل زبور 48 بغورپڑھیں

جن لوگوں کے درمیان آپ کام کرتے ہیں، کیااُنہیں آپ میں خدا نظر آتا ہے؟ کیاآپ کی زندگی اس خدا کی عکاسی کرتی ہے جس کی آپ خدمت کررہے ہیں؟ زبور 47 شہریروشلیم اوراُس پرخدا کی حضوری پر غوروخوص ہے جس کے باعث یہ شہر عظیم شہر بن گیا۔

زبورنویس اسرائیل کے خدا کے لئے ستائش بھرے الفاظ کے ساتھ اس زبور کاآغاز کرتاہے۔وہ اپنے قارئین کو یاددلاتاہے کہ خداوند خداہی خدای عظیم ہے جو کہ حمدوستائش کے لائق ہے۔اسی عظیم اور مہیب خدانے شہریروشلیم میں،یعنی اپنے کوہ مقدس پراپنی حضوری کو ظاہر کیا۔

شہرِیروشلیم، جہاں پر خدانے اپنی حضوری کو ظاہر کیا،ایک پہاڑپر خوبصورت شہر تھا۔یہ اس لئے عظیم شہر تھاکیونکہ خدااُن کے درمیان تھا۔زبورنویس تویہاں کہتاہے کہ شہریروشلیم روئے زمین کے لئے خوشی اور مسرت کا باعث ہے۔

پوری زمین کے لئے خدا کے منصوبے اور مقاصداسی شہر سے منکشف ہوتے تھے۔مسیح نے بھی اسی شہر سے آناتھا۔اُسے مجرم ٹھہراکر مصلوب کردیاجاناتھا۔اوریوں نجات کے لئے خداکے عظیم منصوبے کو ظاہر ہوناتھا۔اسی شہر کی گلیوں سے شروع کرکے رسولوں نے پوری دنیاکی انتہا تک نجات کے پیغام کولے کرجاناتھا۔بے شمارلوگ خداوند کے پاس شہر میں سے آئے جس نے اپنے آپ کواس شہر میں ظاہر کیاتھا۔ابھی بھی خداکاایک منصوبہ ہے جواُس نے اپنے لوگوں پر

ظاہر کرنا ہے۔ خدا کا کلام ظاہر کرتا ہے کہ جیسے جیسے اخیر زمانہ قریب آئے گا، ایک بار پھر یروشلیم خدا کے پُرمسرت اور خوبصورت منصوبوں کو ظاہر کرے گا۔

دوسری آیت میں، این آئی وی ترجمہ شہر یروشلیم کو کوہ صفون کی بلند چوٹیوں سے دیتا ہے۔

(یروشلیم کا شمالی علاقہ) کنگ جیمز ترجمہ صفون کے ساتھ شمال کا لفظ بھی استعمال کرتا ہے۔ عبرانی لفظ تسافون کا تلفظ ضفون ہے۔ جس کا مطلب شمال ہے۔ اس صورت میں، زبور نویس سادہ الفاظ میں یہ کہہ رہا ہے کہ کوہ صیون کو بلندیوں سے دیکھیں تو شمال کی طرف سے بہت خوبصورت دکھائی دیتا ہے۔

شہرِ یروشلیم کے قلعوں میں خدا کی حضوری بالکل نمایاں تھی۔۔۔۔ خدا ہی اُس شہر کا قلعہ تھا۔ بالفاظ دیگر، اُس شہر کے دفاع کے لئے خدا کی حضوری کے کئی ایک ثبوت تھے۔ جب دوسری قوموں کے بادشاہ اُس شہر کے خلاف پیش قدمی کرتے تھے۔، وہ اُسے دیکھ کر ہی اپنے قدم روک لیتے تھے۔ اُنہیں محسوس ہو جاتا تھا کہ اُس شہر کی حفاظت تو خود خدا کر رہا ہے۔ اُس پر حملہ آور ہونے کی بجائے وہ پیچھے ہٹتے اور بھاگ جاتے تھے۔ (4-5) قوموں نے اِس بات کو پہچان لیا کہ خدا اُس شہر میں ہے۔ اُن پر کپکپی طاری ہو گئی اور اُس شہر کے درمیان خدا کی حضوری کو واضح طور دیکھ کر وہ دہشت، درد اور خوف کی گرفت میں آ گئے۔ خدا نے اپنے لوگوں کے دشمنوں کو نیست و نابود کر دیا۔ وہ ترسیس کے جہازوں کی طرح غرق ہو گئے۔ ترسیس ایک تجارتی مقام تھا۔ ہر سال کئی بحری جہاز اس بندگاہ پر لنگر انداز ہوتے تھے۔ یہ قومیں اُن بحری جہازوں کی مانند تھیں جو اُس بندرگاہ کی طرف بڑھ رہے ہوتے تھے۔ ترسیس خزانوں سے مالا مال تھا۔ لیکن سب کچھ سمندر میں غرق ہو گیا۔ خدا نے یروشلیم شہر کے خلاف کھڑے ہونے والوں کے ساتھ بھی ایسا

ہی سلوک کیا۔ خدا نے اُس شہر کی محافظت اور دفاع کیا۔ قومیں اُس شہر کے خلاف بے طاقت تھیں۔

اس شہر میں، ہیکل کے اندر لوگ خدا کی لازوال محبت اور شفقت پر غور وخوص کیا کرتے تھے۔ خدا نے آپ کے لئے کیا کیا ہے؟ کیا اُس کی حضوری آپ کی زندگی میں ہے؟ کیا آپ اپنے مسائل اور مشکلات میں اُس کی قوت کی حقیقت سے آگاہ اور باخبر ہیں؟ اگر ایسا ہے تو پھر آپ کا روّیہ بھی ستائش اور پرستش سے بھرپور ہوں تاکہ آپ اُس کی حضوری اور نظر عنائت کے لئے اُس کی شکر گزاری اور ستائش کر سکیں۔

اِس ہیکل میں نہ صرف خدا کی پرستش کی جاتی تھی بلکہ اُس کا نام زمین کی انتہا تک سر بلند ہوتا تھا۔ پوری روئے زمین پر لوگوں نے خدا کے بھلے اور راست کاموں کو دیکھ کر اُس کی پرستش اور ستائش کی۔ جس طرح شہر یروشلیم سے خدا کی پرستش اور ستائش ہوتی تھی، اسی طرح لازم ہے کہ آپ کی زندگی سے بھی خدا کی قدوُست اور قدرت کا اظہار ہونا چاہیئے۔ ہمارے طرزِ زندگی سے اُس کی محبت اور راستبازی عیاں ہونی چاہیئے۔ ہم جہاں کہیں بھی جائیں ہمارے روّیوں، اعمال وافعال اور باتوں سے مسیح کی خوشبو، اُس کی محبت اور اُس کا جلال ظاہر ہونا چاہیئے۔

گیارھویں آیت پر غور کریں، کہ کوہِ صیون صرف خدا کی محافظت کہ وجہ سے بلکہ اس کی عدالت کے سبب سے بھی شادمان ہوا۔ خدا نے یروشلیم کے لئے اپنی پسندیدگی کا اظہار کیا۔ اس کے لوگوں کو انصاف اور بھلائی کی یقین دہانی تھی۔ وہ چھوٹے بڑے، اعلیٰ ادنی، امیر غریب، تعلیم یافتہ اور ان پڑھ سبھی کا خیال رکھتا ہے۔

زبور نویس اپنے قارئین کو کوہ صیون کے گرد چکر لگانے کے لئے کہتا ہے۔ اُنہیں مدعو کیا گیا کہ وہ اُس کے دفاعی بُرجوں کا شمار کریں۔ اُنہیں اُس کے قلعوں اور اُس کے گرد بنائے گئے بندوں کا جائزہ لینا تھا۔ اُنہیں یہ سب کرنا اور آنے والی پشتوں کو اُس شہر کی قوت اور جلال کے بارے مین بتانا تھا جہاں پر خدا نے اپنی حضوری کو ظاہر کیا تھا۔ وہ ہمیشہ کے لئے شہر یروشلیم کا خدا ہے۔ وہ آخر تک اُن کا رہنما ہے۔

یہ ممکن ہی نہیں کہ ہم اِس زبور کو پڑھیں اور اپنے آپ سے یہ سوال نہ کریں کہ آیا ہماری زندگی سے بھی اُس شہر کی طرح خدا کا جلال ظاہر ہو رہا ہے ؟ کیا ہم غیر ایمانداروں سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ ہماری زندگیوں کا جائزلیں اور آنے والی نسلوں کو یہ سب کچھ بتائیں جو اُنہیں ہماری زندگیوں اور کلیسیاؤں میں نظر آرہا ہے ؟ جو کچھ اُنہیں نظر آرہا ہے، کیا اس پر ہمیں شرمندگی ہوگی یا پھر اُنہیں مایوسی ہوگی ؟ کیا اِس دُنیا کو ہماری شخصی زندگیوں اور کلیسیاؤں سے خداوند خدا کی محبت، راستبازی اور قدرت عیاں طور پر نظر آرہی ہے ؟

چند غور طلب باتیں

☆۔خدا کس طرح آپ کا دفاع کرتا رہا ہے؟ جس طرح سے خدا نے آپ کی محافظت کی ہے، چند مثالیں پیش کریں۔

☆۔آپ کی زندگی میں خدا کے جلال کے کیسے ثبوت موجود ہیں؟

☆۔آنے والی نسلیں ہمارے بارے میں اور خدا کے ساتھ ہمارے رشتے اور تعلق سے کیا کہیں گی۔

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔خدا سے درخواست کریں کہ وہ آپ کی زندگی میں اپنی حضوری کو اور بھی زیادہ اور نمایاں کرے۔

☆۔خداوند سے معافی کے طلبگار ہوں کہ آپ اُس طور سے اُس کے جلال کو اپنی زندگی اور خدمت سے ظاہر نہ کر سکے جس طور سے آپ کو کرنا چاہیئے تھا۔☆۔جس طور سے خدا آپ کی قوت اور محافظت بنتا رہا ہے، اُس کی شکر گزاری کریں۔

☆۔خدا کی شکر گزاری کریں کہ وہ آپ کے وسیلہ سے دُنیا پر خود کو ظاہر کرنا چاہتا ہے۔

انجام

اِس باب کوپڑھنے سے قبل زبور 49 بغور پڑھیں

زبور 49 میں زبور نویس دولت اور کامیابی کے موضوع پر بات کرتا ہے۔ یہ زبور دُنیا کے تمام لوگوں سے مخاطب ہے۔ یہ ادنیٰ اعلیٰ، امیر غریب اور جاہل اور عالم سبھی قسم کے لوگوں کے لئے ہے۔ ہر کسی کو زبور نویس کی بات سننے کے لئے مدعو کیا جارہا ہے۔ کیونکہ اِس زبور کی باتیں حکمت اور فہم و بصیرت سے معمور ہیں۔

چوتھی آیت پر غور کریں۔ یعنی جس حکمت کے ساتھ معموں اور معقولوں کو شاعری کی صورت دی جاتی تھی، اُسے سُر اور لے کی شکل دے دی جاتی تھی۔

سچائی بیان کرنے کے لئے موسیقی ایک زبردست طریقہ ہے۔ زبور نویس اس بات کو سمجھتا تھا۔ زبور نویس نے اُس حکمت اور فہم و بصیرت کو منادی یا تعلیم دینے کے وسیلہ سے نہیں بلکہ سُر اور لے کے ذریعہ سے دوسروں تک پہنچانے کا چناؤ کیا۔ پانچویں اور چھٹی آیت میں، زبور نویس ایک سوال پوچھتا ہے۔

"میں مصیبت کے دنوں میں کیوں ڈروں جب میرا تعاقب کرنے والی بدی مجھے گھیرے ہو؟ جو اپنی دولت پر بھروسا رکھتے اور اپنے مال کی کثرت پر فخر کرتے ہیں۔

یہ سوال بڑا معقول ہے۔ تاریخ کے اوراق اُٹھا کر دیکھیں تو آپ کو بہت سے ایسے لوگ ملیں گے جنہوں نے دولت اور امارت پر توکل اور بھروسہ کرنے والوں کے ہاتھ سے دُکھ اور ظلم و ستم سہا۔ صاحبِ اختیار لوگوں نے بے اختیار لوگوں پر بہت سے ظلم و ستم ڈھائے۔ کئی دفعہ دولت مند لوگ امیروں سے زیادتی اور بے انصافی کر کے دولتمند ہو گئے۔ بے انصافی اِس دُنیا میں بڑھتی چلی جارہی ہے۔ زبور نویس کی طرف سے پوچھا جانے والا سوال واقعی حقیقت پر مبنی ہے۔ جب صاحب اختیار اور دولتمند لوگ ہمارے اپنے وسائل اور اختیار استعمال کریں تو ہم کیوں پریشان اور خوفزدہ ہوں؟

اس سوال کے جواب میں، زبور نویس ہمیں ساتویں آیت میں یاد کراتا ہے کہ کوئی شخص بھی کسی کی جان کا فدیہ نہیں دے سکتا۔ نہ خدا کو کوئی اُس کا معاوضہ دے سکتا ہے۔ بالفاظ دیگر، جب خدا کسی کی عدالت کرے گا تو ظلم و ستم ڈھانے والے اور بے انصافی کرنے والے سبھی لوگ اپنے اعمال و افعال اور بے انصافیوں کے لئے اُس کے حضور جوابدہ ہوں گے۔ اُنہیں اپنے مال و دولت کا کچھ فائدہ نہ ہو گا۔ خدا کو دولت کی کوئی کشش نہیں ہے۔ دُنیا کی ساری دولت اُسی کی ہے۔ وہ جو غریبوں کو ستاتے ہیں وہ اُس کی نگاہ میں ہیں۔ وہ اپنے کئے کا بدلہ پائیں گے۔ جنہوں نے اپنی دولت اور اثر ورسوخ کو غریبوں اور محتاجوں پر ظلم و ستم ڈھانے اور بے انصافی کرنے کے لئے استعمال کیا ،اپنے کاموں کا بدلہ پائیں گے۔ بڑی سے بڑی دولت بھی اُن کی جانوں کو موت سے نہ بچا سکے گی۔ ایسا وقت آئے گا جب اُن کی دولت اور امارت کا انہیں کچھ فائدہ نہ ہو گا۔ وہ کسی طور پر بھی قبر سے نکل نہ پائیں گے۔

دانا بھی احمق کی طرح مرتا ہے۔ وہ بیوقوف لوگوں کی طرح ہی لقمہ اجل ہو جاتے ہیں۔ بے عقل لوگ اُن پر ٹھٹھا کرتے اور اُن پر ظلم و ستم ڈھاتے ہیں۔ خواہ کوئی امیر ہو یا پھر غریب سبھی موت کا

مزہ چکھیں گے۔ کسی طرح کی حکمت اور دانائی اُنہیں موت سے نہ بچا سکے گی۔ امیر لوگ دوسروں کے لئے اپنی دولت چھوڑ جائیں گے۔ دولتمند اپنی دولت قبر میں اپنے ساتھ نہ لے جائیں گے۔ جب موت آئے گی تو امیر لوگ قبر میں جا پڑیں گے۔ وہ بچ نہ پائیں گے۔ وہ اپنی قبروں میں محصور ہو جائیں گے اور بچ نہ سکیں گے۔ اُن کا روپیہ پیسہ، اثر ورسوخ اور اختیار بھی قبر میں اُن کے کام نہ آئے گا۔ امیر غریب سبھی کا انجام ایک جیسا ہی ہو گا۔

13 ویں آیت، ہمیں یاد کراتی ہے کہ یہ اُن لوگوں کا انجام ہے جن کا توکل اور بھروسہ اپنی ذات پر ہے نہ کہ خدا پر۔ شریر لوگ قبر کے کیڑوں کی خوراک بنیں گے۔ اُن کے محلوں اور بنگلوں سے کہیں دُور اُن کا بدن قبر میں گل سڑ جائے گا۔

ہم اس بات کو سمجھ چکے ہیں کہ اپنی ذات پر بھروسہ اور توکل کرنے والوں کے جسم قبر میں نیست ونابود ہو جائیں گے۔ موت کی گھڑی میں اُن کا مال و دولت اُنہیں بچا نہ سکے گا۔ دوسری طرف، اُس شخص کا انجام کس قدر مختلف ہو گا جس کا توکل اور بھروسہ خداوند اپنے خدا پر ہے۔ زبور نویس 15 ویں آیت میں ہمیں یاد کراتا ہے کہ خدا ایسے شخص کو قبر سے رہائی دے گا اور اپنے ساتھ ابدیت میں لے جائے گا۔ یہاں پر زبور نویس ہمارے سامنے کس قدر بڑی امید رکھتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ اس زمین پر ہی زندگی نہیں۔ خدا اُس کی جان کو موت سے بچائے گا۔ وقتی اور عارضی طور پر ہمیں اِس زندگی میں طرح طرح کے دُکھوں اور مصیبتوں کا سامنا ہو سکتا ہے، لیکن خداوند خدا کی حضوری میں ہمارے لئے زندگی کا زبردست وعدہ ہے۔ وہاں پر کوئی بدی کی قوت ہمیں گزند (نقصان) نہ پہنچا سکے گی۔

زبور نویس ہمارے سامنے حالات وواقعات کو ابدیت کے تناظر سے دیکھنے کا چیلنج پیش کرتا ہے۔

"جب کوئی مالدار ہو جائے، جب اُس کے گھر کی حشمت بڑھے تو تو خوف نہ کر۔ کیونکہ وہ مر کر کچھ ساتھ نہ لے جائے گا۔ اُس کی حشمت اُس کے ساتھ نہ جائے گی۔"

اپنے مال و دولت پر بھروسہ کرنے والے صاحبِ اختیار لوگ اپنے آپ کو اِس دُنیا میں بابرکت اور خوش نصیب کہتے ہیں۔ لیکن وہ وقت آنے والا ہے جب وہ قبروں میں جا اُتریں گے۔ وہاں وہ زندگی کی روشنی نہ پائیں گے۔ حماقت کے ساتھ دولت گویا حیوانوں جیسی زندگی گزارنے کے مترادف ہے۔ (20 آیت) آنے والی زندگی میں حیوان کا کوئی مستقبل نہیں ہے۔ یہ وقتی طور پر زندہ رہتا اور پھر مر جاتا ہے۔ اس کی زندگی صرف اور صرف اسی زمین پر ہوتی ہے۔

دانش مند لوگ اپنے آپ کو ابدیت کے لئے تیار کرتے ہیں۔ اُن کا دھیان اِس دُنیا کی دولت پر نہیں ہوتا۔ ایسی چیزیں اُن کی زندگی کے لئے کوئی اہمیت نہیں رکھتیں۔ اُن کی خوشی اور مسرت اور اُمید تو خداوند میں ہی ہوتی ہے۔ امیر اور غریب کا انجام تو ایک جیسا ہی ہوتا ہے۔ سبھی نے موت اور ابدیت کا سامنا کرنا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ آیا ہم اس دُنیا کی دولت اور اختیار کو موقع دیں گے کہ ہمیں خدا کی حضوری میں ابدی برکات سے دُور لے جائیں۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ ہمیں کیوں اُن لوگوں پر رشک نہیں آنا چاہئے جو اِس زمین پر مال و متاع اور جائیدادیں کھڑی کر رہے ہیں؟

☆۔ جب ہمیں موت اور ابدیت کا سامنا ہو گا تو پھر یہ مال و دولت ہمارے کس کام کا؟

☆۔ موت سے بچنے کے لئے کون ہماری جانوں کا فدیہ دے سکتا ہے؟

☆۔ دنیاوی مال و جائیداد آپ کے لئے کس حد تک اہم ہے ؟ کیا یہ ساری چیزیں آپ کو خدا کے ساتھ گہری قربت اور رفاقت کا رشتہ اور تعلق پیدا کرنے کی راہ میں رکاوٹیں بنی ہوئیں ہیں۔

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔ کیا آپ کسی ایسے شخص سے واقف ہیں جو ابدیت کی پرواہ کئے بغیر زندگی بسر کر رہا ہے ؟ خداوند سے ایسے لوگوں کے لئے التجا کریں کہ وہ اُن کی آنکھیں کھول دے۔

☆۔ خداوند سے التجا کریں کہ آپ کو ایسا دل و دماغ اور روحانی آنکھیں عطا کرے تاکہ آپ ابدیت کے تناظر سے اِس کھوئی ہوئی دُنیا پر نظر ڈال سکیں۔

☆۔ خداوند سے مدد مانگیں تاکہ آپ دنیوی دولت اور مال و متاع پر زیادہ توجہ نہ دیں۔

☆۔ اُس ابدی اُمید کے لئے خداوند کی شکر گزاری کریں جو اُس نے آپ کو مسیح یسوع میں بخشی ہے۔

☆۔ اس بات کے لئے بھی اُس کی شکر گزاری کریں کہ اُس کی عطا کردہ زندہ اُمید اِس دُنیا کی دولت اور مال و متاع سے زیادہ قیمتی ہے۔

شکر گزاری کی قربانی

اِس باب کو پڑھنے سے قبل زبور 50 بغور پڑھیں

اِس زبور کا مصنف آسف اسرائیل کے قدوس کے ساتھ اپنے رشتے اور تعلق کے بارے اپنے لوگوں کو بتاتا ہے۔ جب وہ اِس زبور کا آغاز کرتا ہے، آسف خدا کو ایک قادر مطلق خدا کے طور پر پیش کرتا ہے۔ جو مشرق اور مغرب سے ساری دُنیا کو بلاتا ہے۔ ساری دُنیا کو خدا کی آواز اور پیغام سننے کی دعوت دی گئی ہے۔

جب دُنیا کان لگاتی ہے تو خدا صیون (یروشلیم) سے اپنے جلال کو ظاہر کرتا ہے۔ آسف صیون کو کامل حسن و جمال کے ساتھ بیان کرتا ہے۔ یہ خوبصورت ہے کیونکہ خدا کی حضوری اُس میں سے منعکس ہوتی ہے۔ (2 آیت)

تیسری آیت پر غور کریں اور دیکھیں کہ کس طرح خدا اپنے لوگوں سے کلام کرنے کو آتا ہے۔ وہ بھسم کرنے والی آگ اور تند و تیز طوفان کی طرح آتا ہے۔ وہ عدالت کرنے والے خدا کے طور پر آتا ہے۔ جو اپنے لوگوں کے خلاف گواہی دینے کے لئے اُٹھے گا۔ یہ ایک سنجیدہ ملاقات ہو گی۔ خدا اپنے لوگوں کی عدالت کرے گا۔

خدا اپنے لوگوں کو اُن کی سوختنی قربانیوں اور ذبیحوں کی وجہ سے ملامت نہیں کرے گا۔ (8 آیت) خدا نے اپنے لوگوں کو بتایا کہ اس طرح کی قربانی تو ہمیشہ اُس کے سامنے رہتی ہے۔ بنی اسرائیل اپنی سوختنی قربانیاں اور ہدیہ جات خداوند کے حضور لانے میں بڑے وفادار تھے۔

مسئلہ قربانیوں میں نہیں تھا۔ خدا کو در حقیقت اُن کے بیل بچھڑے اور بھیڑ بکریوں کی ضرورت نہ تھی۔(9 آیت) خدا نے اُنہیں

9-12 آیات میں یاد دلایا کہ میدانوں، پہاڑوں اور جنگلوں کے چوپائے سبھی اُس کی ملکیت ہیں۔ خدا پہاڑوں میں بسیرا کئے ہوئے سبھی پرندوں اور میدان کی سبھی مخلوقات سے واقف اور آگاہ ہے کیونکہ یہ سب کچھ اُسی کا بنایا ہوا اور اُسی کی ملکیت ہے۔ اگر وہ بھوکا ہوتا تو اُسے کسی سے گوشت مانگنے کی ضرورت پیش نہ آتی۔ کیونکہ سبھی جانور اُسی کے ہیں۔(12 آیت)

خدا نے 13 ویں آیت میں، اپنے لوگوں کو یاد کرایا کہ وہ نہ تو بیلوں کا گوشت کھاتا اور نہ ہی بکروں کا خون پیتا ہے۔ خدا کو اپنے لئے کسی قربانی کی ضرورت نہیں۔ بلکہ یہ قربانیاں تو خدا کے لوگوں کے لئے ہی تھیں جو وہ اپنے گناہوں اور خطاؤں کے لئے گزرانتے تھے۔ خدا سوختنی قربانیوں اور ہدیہ جات کو ختم کرنے کا تقاضا نہیں کر رہا تھا بلکہ یہ سب کچھ تو یسوع کی موت، اُس کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے اور آسمان پر صعود فرما جانے تک جاری رہنا تھا۔ دراصل 14 ویں آیت میں خدا اپنے لوگوں کو اپنے ہدیہ جات اور قربانیاں لاتے رہنے کے لئے کہتا ہے۔ وہ وعدہ کرتا ہے کہ اگر اُس کے لوگ اپنی قربانیاں لانا جاری رکھیں اور اپنی منّتیں پوری کرتے رہیں، تو جب وہ اُسے پکاریں گے تو وہ اُن کی دُعاؤں کو سن لے گا۔(15 ویں آیت) یہاں پر قربانیاں گزراننے اور اپنے منّتیں پوری کرنے کے درمیان ایک تعلق دیکھیں۔ خدا کے ساتھ اُن کا یہی عہد تھا کہ وہ اُن کا خدا ہو گا اور وہ وفاداری کے ساتھ اُس کی عبادت اور پرستش کریں گے اور اپنی منّتیں پوری کریں گے۔ نیز وفاداری کے ساتھ اُس کی راہوں پر چلیں گے۔(16-17)

"لیکن خدا شریر سے کہتا ہے، تجھے میرے آئین بیان کرنے سے کیا واسطہ ؟اور تو میرے عہد کو اپنی زبان پر کیوں لاتا ہے ؟ جبکہ تجھے تربیت سے عداوت ہے اور میری باتوں کو پیٹھ پیچھے پھینک دیتا ہے۔"

خدا کے لوگ مذہبی تو تھے لیکن وہ پاک نہیں تھے، وہ اپنی مذہبی ذمہ داریاں اور فرائض کی انجام دہی میں وفادار تھے لیکن وہ یہ سب کچھ پورے دل سے نہیں کر رہے تھے۔

وہ کلام کی باتیں بھی کرتے تھے لیکن اُنہیں اُس کلام کی فرمانبرداری سے کوئی سروکار نہ تھا۔ وہ کلام کو پڑھتے تو تھے لیکن ردی کے کاغذ کی طرح اُس کی بے قدری بھی کرتے تھے۔(17ویں آیت)

18ویں آیت میں، خدا چوروں اور زناکاروں کے ساتھ بُرے کاموں میں شریک ہونے پر اُنہیں مجرم ٹھہراتا ہے۔ وہ اپنا منہ بدی کی باتیں کرنے اور اپنی زبان کو پُر فریب باتیں کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ وہ اپنے بھائیوں اور بہنوں کے خلاف بولتے ہیں۔ وہ اپنی ماں کے فرزند کے خلاف بھی تہمت لگانے کے لئے تیار تھے۔ اُنہیں اپنے گھرانے اور والدین کی بھی عزت کا کوئی خیال نہیں تھا۔(20آیت)

خدا اپنے رحم اور فضل میں کچھ عرصہ خاموش رہا۔ اُنہیں سزا دینے کی بجائے اُس نے اُن کے تعلق سے صبر و تحمل کا مظاہرہ کیا۔ اُس نے اُنہیں توبہ کا موقع دیا۔ لیکن اُنہوں نے اُس کا یہی مطلب لیا کہ خدا کو اُن کے گناہ سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ 21ویں آیت میں خدا نے اُنہیں یاد کرایا۔ وہ وقت قریب تھا جب اُنہیں اس کا سامنا کرنا تھا۔ اُن کے بُرے کام اُس کے سامنے تھے۔

خدا22آیت میں اپنے نکتہ نظر کو بالکل واضح کرتا ہے۔

آب اے خدا کو بھولنے والو !اُسے سوچ لو۔ایسانہ ہو کہ میں تم کو پھاڑ ڈالوں اور کوئی چھڑانے والا نہ ہو۔

اِس سے زیادہ وضاحت آپ کو نہیں مل سکتی۔خدااُن سے ناراض تھا۔اِس لئے نہیں کہ وہ قربانیاں گزراننے میں کوتاہی سے کام لے رہے تھے۔بلکہ اس لئے کہ وہ قربانیاں تو گزران رہے تھے لیکن اُنہیں اُس کی شریعت سے نفرت تھی۔اُنہوں نے اپنی من مانی کی زندگی بسر کی تھی۔

زبور نویس 23آیت میں اِن الفاظ کے ساتھ زبور کو ختم کرتا ہے۔

"جو شکر گزاری کی قربانی گزرانتا ہے وہ میری تمجید کرتا ہے اور جو اپنا چال چلن دُرست رکھتا ہے اُس کو میں خدا کی نجات دکھاؤں گا۔

خدااُنہیں یہ بتارہا ہے کہ اگر وہ شکر گزاری کی قربانیاں گزرانیں گے تو وہ خداوند کے لئے راہ تیار کریں گے تاکہ وہ آگے بڑھ کراُن کو چھڑائے۔ظاہری بات ہے کہ متن کے مطابق، یہ قربانیاں اُنہیں مخلص دل کے ساتھ خدا کے چہرے کے طالب ہوتے ہوئے گزرانی تھیں۔خدا یہاں پر توبہ کے لئے بلارہا ہے۔وہ یہ کہہ رہا ہے کہ اس کے لوگ اُس کی طرف رجوع لائیں۔اُس میں مسرُور ہوں اوراُس کی راہوں پر چلنااُن کی خوشی بن جائے۔وہ ایسے لوگوں کو چاہتا ہے جو اپنی زندگیوں اور قربانیوں سے اُس کی تمجید کریں۔

زبور نویس ہمیں خدا کے ساتھ اپنے رشتے اور ناطے کا جائزہ لینے کے لئے کہہ رہا ہے۔کیا یہ صرف ظاہری مذہبی رسومات تک محدود ہوتا ہے؟کیا جس ایمان کااقرار ہم کرتے ہیں وہ مخلص دل

سے ؟ کیا ہم خداوند میں مسرور ہیں ؟ کیا ہم شکر گزاری اور پرستش کے ساتھ اپنے خدا کے دل سے شکر گزار ہوتے ہیں۔ خدا ایسے ایمان کا تقاضا کرتا ہے جو مذہبی فرائض سے کہیں بڑھ کر ہو۔ وہ ایسے ایمان کی تلاش میں ہے جو دل سے نکلے اور دل کی خوشی سے ہو۔ خدا ایسے ایمان سے مسرُور ہو کر برکت دیتا ہے۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ یہ زبور ہمیں ہمارے دل کے روّیوں کی اہمیت کے تعلق سے کیا سکھاتا ہے ؟

☆۔ ریاکاری کس طرح ہماری پرستش میں رکاوٹ حائل کر دیتی ہےَ

☆۔ خدا کے ساتھ ہمارے تعلق اور رشتے میں شکر گزاری اور پرستش کا کیا کردار ہے ؟

☆۔ ظاہری مذہبی سر گرمیوں اور دل سے خداوند خدا سے محبت کرنے والے روّیہ میں کیا فرق ہوتا ہے ؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔ آج آپ کو کس بات کے لئے خدا کی شکر گزاری اور پرستش کرنی چاہئے۔ اِن سب چیزوں کے لئے خدا کی شکر گزاری کریں۔

خداوند سے شکر گزاری اور پرستش سے معمور دل مانگیں۔

☆۔ خداوند سے ظاہری سر گرمیوں سے بڑھ کر گہرا ایمان مانگیں جو کہ دل میں پیدا ہوتا ہے، فضل مانگیں تا کہ آپ خداوند کی محبت اور اُس کی راہوں میں مسرُور ہونا سیکھ جائیں۔

مجھے صاف کر

اِس باب کو پڑھنے سے قبل زبور 51 بغور پڑھیں

بت سبع کے ساتھ گناہ میں گر جانے کے بعد داؤد نے یہ زبور لکھا۔ داؤد کے گناہ پر خدا کے اظہارِ خفگی اور ناراضگی کی اطلاع دینے کے لئے ناتن نبی داؤد کے پاس آیا۔ یہ زبور توبہ کا زبور ہے۔ یہ زبور ہمارے سامنے داؤد کے محض بشر ہونے کو بھی ظاہر کرتا ہے اور ساتھ ہی خدا کی قربت اور رفاقت کے لئے اُس کے دل کی تڑپ کو بھی بیان کرتا ہے۔

داؤد اِس زبور کا آغاز خدا سے رحم کی اپیل کے ساتھ کرتا ہے۔ اُس نے سنگین گناہ کیا تھا۔ اُس نے صرف بت سبع کے ساتھ زناکاری ہی نہیں کی تھی بلکہ اپنی سیاہ کاری کو چھپانے کے لئے اُس کے شوہر کو بھی مروا ڈالا تھا۔ ہم 2 سموئیل کے 11 باب میں یہ واقعہ پڑھتے ہیں۔ غور کریں کہ داؤد کیسے خدا کے رحم و ترس کا اُمیدوار ہوتا ہے۔ اب تو داؤد صرف اور صرف خدا کے رحم اور ترس کی بنا پر ہی اُس کے حضور آ سکتا تھا۔ داؤد جانتا تھا کہ اگرچہ وہ گناہ کر کے خدا کا قصوروار ہوا ہے تو بھی اُس کی شفقت گنہگار کے لئے ہر وقت دستیاب ہوتی ہے۔ خدا عادل خدا ہے۔ وہ جانتا تھا کہ وہ نہ تو اُس کے گناہ کو نظر انداز کرے گا اور نہ ہی اُسے رد کرے گا۔ ہمیں اِس بات کے لئے کس حد تک شکر گزار ہونا چاہئے کہ ہمارا خدا کس قدر رحیم اور شفیق ہے۔

پہلی اور دوسری آیت پر غور کریں، گناہ کے لئے تین الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ پہلی آیت میں داؤد نے خدا سے کہا کہ وہ اُس کی خطائیں مٹا دے۔ خطا کرنے کا معنی ہے ممنوعہ علاقے میں خلاف

ورزی کرتے ہوئے داخل ہونا۔ داؤد نے یہی تو کیا تھا۔ اُس نے کسی دوسرے شخص کی اہلیہ محترمہ کو لے لیا تھا۔ بت سبع اُس کے لئے غیر ممنوعہ علاقہ تھا۔ لیکن داؤد اُس کو لینے سے باز نہ آیا۔ مٹا دینے کا معنی ہے، ختم کر دینا۔ منسوخ کر دینا۔ یاد مٹا دینا۔

دوسری آیت میں داؤد نے لفظ بدکاری استعمال کیا ہے۔ بدکاری کا معنی ہے، کوئی بگڑی ہوئی چیز، کجروی،، داؤد نہ صرف ممنوعہ علاقے میں داخل ہونے کا مجرم تھا بلکہ وہ اُس راہ سے بھی دُور بھٹک گیا تھا جس پر چلنے کے لئے خدا نے اُس کو بلایا تھا۔ اُس نے بت سبع کے شوہر کو مروا ڈالنے سے سچائی کو بگاڑ دیا تھا۔ اُس نے اپنے گناہ کو چھپانے کے لئے یہ قدم اُٹھایا تھا۔ داؤد نے خدا سے کہا کہ وہ اُس کی بدکاری کو دھو ڈالے۔ دھونے کا مطلب گندگی دُور کرنا ہے۔ اُس زمانے میں جب گندے کپڑے دھوئے جاتے تھے تو کپڑوں کو پانی میں بھگویا جاتا تھا، اُنہیں نچوڑا جاتا تھا، حتیٰ کہ اُنہیں پاؤں سے لتاڑا بھی جاتا تھا، اُس وقت تک یہ عمل جاری رہتا تھا جب تک کہ پورے طور پر گندگی اور میل دُور نہیں ہو جاتی تھی۔ جب وہ اپنے دل پر نگاہ کرتا ہے، داؤد کو وہ سارے جھوٹ اور مکارانہ باتیں نظر آتی ہیں جو اُس نے سچائی کو بگاڑ کر بیان کی تھیں۔ وہ خدا سے کہتا ہے کہ اُسے نچوڑے، اُسے لتاڑنے کے وسیلہ سے اُن تمام جھوٹوں کو دھو ڈالے۔ یہ کوئی آسان عمل نہ تھا تو بھی یہ ایک ضروری عمل تھا۔

بالاخر داؤد نے دوسری آیت میں، خداوند خدا سے کہا کہ وہ اسے گناہ سے پاک کرے۔ گناہ کے لئے استعمال ہونے والے لفظ کا معنی و مفہوم ہے نشانہ خطا ہونا۔ داؤد خدا کے اس معیار سے نیچے گر گیا تھا جو اس نے اس کے لئے مقرر کیا تھا۔ داؤد نے خدا سے کہا کہ وہ اسے اس کے گناہ سے پاک کر دے۔ صاف کرنے سے مراد پاک کرنا ہے۔ داؤد کو پاک اور صاف ہونے کی ضرورت تھی کیونکہ وہ خدا کے قائم کردہ راستبازی کے معیار سے نیچے گر گیا تھا۔

داؤد اپنے قارئین کو تیسری آیت میں یاد کراتا ہے کہ اُس کے گناہ ہمیشہ اُس کے سامنے رہتے ہیں۔ بالفاظ دیگر، وہ روز بروز احساسِ گناہ میں زندگی بسر کر رہا تھا۔ اُس کا گناہ اُس کے ساتھ ساتھ تھا۔ اُس کے دل میں ایک عجیب سی کشمکش جاری تھی۔ اُس نے بت سبع سے گناہ کیا تھا۔ اُس کے شوہر کو بھی مروا ڈالا تھا۔ اُس کے دل میں ایک بے قراری اور بے سکونی تھی۔ جو کچھ ہو چکا تھا، داؤد اُس میں کوئی ردوبدل نہیں کر سکتا تھا۔ جب تک وہ خدا کے حضور اپنے گناہ کا اقرار نہ کر لیتا، اُس کے دل کو سکون حاصل نہیں ہونا تھا۔ اُس نے خدا نے خلاف گناہ کیا تھا۔ جب خدا نے ناتن نبی کے وسیلہ سے اُس کے ساتھ درُست کلام کیا تھا۔ اُس نے قدوس خدا کو ناراض کیا تھا۔ اُس نے خدا کے حکم کی نافرمانی کی تھی۔ اُس کے گناہ پر سزا دینے کے لئے خدا حق بجانب تھا۔

پانچویں آیت میں، داؤد کو اِس بات کا احساس ہوتا ہے کہ بت سبع کے ساتھ گناہ لمحہ بھر کی شہوانی خواہش سے کہیں گہرا اور بڑا تھا۔ وہ تو ماں کے بطن سے ہی گناہ گار تھا۔ اپنی زندگی کی ابتدا ہی سے وہ گناہ کی حالت میں تھا۔ داؤد کو گناہ کا روگ لگا ہوا تھا۔ اُس کی گناہ آلودہ حالت کا آغاز بت سبع کے گناہ سے شروع نہیں ہوا تھا۔ داؤد تو پیدائش ہی سے گناہ کی حالت میں تھا۔ بت سبع کے ساتھ گناہ نے اُسے گناہ آلودہ فطرت کے ایک بڑے مسئلہ کی یاد دہانی کرا دی۔ اِس باب میں داؤد نے جس گناہ کا اقرار کیا وہ تو اُس کی زندگی میں موجود ایک بڑے مسئلہ کی ایک علامت تھی۔

اپنے گناہ کا اقرار کرنے کے بعد، داؤد اپنی بحالی کے لئے خدا کا طالب ہوتا ہے۔ داؤد کو 6 آیت میں اِس بات کا احساس ہوا کہ خدا تو دل کی سچائی چاہتا ہے۔ خدا نے ہی اُسے اُس راہ کی تعلیم دی تھی جس پر اُسے چلنا تھا۔ اگر داؤد نے دل سے خدا کے حضور اعتراف نہ کیا ہوتا تو خدا کو صرف زبانی کلامی اور ظاہری اقرار و اعتراف میں دلچسپی نہیں ہونی تھی۔ اسی لئے، تو داؤد نے خدا سے کہا کہ وہ

اُسے زوفے سے صاف کرے۔ زوفہ ایک پودا تھا جو ہیکل میں صفائی کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔ اُسے قربانی کے خون میں ڈبویا جاتا اور پھر اُن چیزوں پر چھڑکا جاتا تھا جنہیں پاک کرنا ہوتا تھا۔

داؤد کا یہ ایمان تھا کہ خدا اُسے ایسا پاک اور صاف کر سکتا ہے، ایسا کہ وہ برف کی مانند صاف ہو جائے گا۔ برف کی مانند صاف ہونے کا مطلب بالکل پاک اور صاف اور بے داغ ہونا ہے۔ داؤد کو اس بات کا یقین تھا کہ وہ پورے طور پر پاک صاف ہو کر خدا کے حضور بالکل بے گناہ ہو سکتا ہے۔ اُس نے پاک صاف ہونے اور معاف کئے جانے کے لئے خدا پر توکل پر بھروسہ کیا۔ وہ اِس حد تک پاکیزگی اور معافی چاہتا تھا کہ کوئی احساسِ گناہ نہ رہے۔ اور وہ پھر سے بالکل پاک اور صاف ہو جائے۔ خدا کی پاک صاف کرنے والی قدرت ایسے ہی احساسِ گناہ کو ختم کرتی ہے۔ خدا گناہ کے ہر داغ دھبے اور احساس کا خاتمہ کر دیتا تھا ایسا کہ پھر گنہگار کے سامنے کوئی گناہ یا احساسِ گناہ باقی نہیں رہتا۔ صلیب کی قدرت ہر اُس شخص کے لئے ایسا ہی کرے گی جو خداوند یسوع کے پاس آئے گا۔

داؤد کے گناہ نے اُس کی زندگی پر بڑے گہرے اثرات مرتب کئے تھے۔ 8ویں آیت سے ہمیں اس بات کی سمجھ آتی ہے کہ اُس کے دل سے خوشی جاتی رہی۔ اُس نے خدا سے کہا کہ وہ اُس کی خوشی کو پھر سے بحال کر دے۔ گناہ کا بوجھ اس قدر بھاری تھا کہ داؤد کو ایسے محسوس ہوا کہ جیسے اُس کی ہڈیاں پس گئی ہیں۔ اُس نے خدا سے التجا کہ وہ اُس کی ہڈیوں کو پھر سے بحال کر دے۔

داؤد جانتا تھا کہ خدا اُس کے گناہ کو دیکھ بھی نہیں سکتا۔ اس نے 9ویں آیت میں خدا سے درخواست کی کہ وہ اُس کے چہرے کو ڈھانپ لے اور اُس کی بدی کو مٹا ڈالے۔ داؤد صرف یہی نہیں چاہتا تھا کہ خدا اُس کی بدکاری کو دُور کر دے بلکہ وہ چاہتا تھا کہ خدا اُس میں نیا دل اور مستقیم روح پیدا کرے۔ داؤد صرف گناہ کی معافی اور پاکیزگی نہیں مانگ رہا بلکہ وہ خدا سے یہ التجا کر رہا

ہے کہ وہ اُس کے اندر پاک دل پیدا کرے تا کہ وہ دوبارہ آزمائش کے سامنے گھٹنے نہ ٹیکے۔ اُس نے خدا سے مستقیم روح کو مانگا۔ یعنی وہ خدا سے ایسا دل مانگ رہا تھا جو کسی بھی آزمائش اور گناہ کی رغبت کی صورت میں اُس کے ساتھ وفادار رہے اور گناہ میں نہ گرے۔

داؤد کے گناہ نے اُسے خدا کی حضوری کے حقیقی احساس سے محروم کر دیا تھا۔ اُس نے خدا سے منت کی وہ اپنی حضوری کے احساس کو پھر سے بحال کر دے۔ اُس نے خدا سے درخواست کی کہ وہ اُسے اپنی حضوری سے نکال نہ دے۔

غور کریں کہ داؤد یہاں پر خطاکاروں کو تعلیم دینے کا عہد کرتا ہے۔ اُس نے عہد کیا کہ وہ دوسروں کو گناہ اور خدا سے منحرف ہونے پر آگاہ اور خبردار کرے گا۔ داؤد نے تجربے سے اِس بات کو سمجھ لیا تھا کہ گناہ خدا سے جدا کر دیتا ہے۔ داؤد نہیں چاہتا تھا کہ دوسرے بھی اسی طرح کے پھندے میں پھنسیں، اِس لئے اُس نے عہد کیا کہ وہ دوسروں کو گناہ کے خطرہ سے آگاہ اور خبردار کرے گا۔ یہ زبور خدا کے ساتھ اسی عہد کا حصہ بھی ہو سکتا ہے۔ اِس زبور میں داؤد نے لوگوں کے سامنے اپنے گناہ کا اقرار واعتراف کیا اور اِس غم کو بھی دوسروں کے سامنے بیان کیا جو اُسے گناہ کرنے کے سبب سے ہوا تھا۔ یہ دوسرے لوگوں کے سامنے ایک آگاہی تھی جو گناہ کے آگے گھٹنے ٹیک سکتے تھے۔

غور کریں کہ کس طرح داؤد نے خدا سے فریاد کی کہ وہ اُسے اُس خون سے پاک کرے جو اُس کے ہاتھوں پر تھا۔ اُس نے عہد کیا کہ وہ خدا کی تعریف وستائش کرے گا جو اُسے گناہ سے آزاد کرتا ہے۔

16 ویں آیت میں، داؤد اِس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ خدا قربانیوں سے خوش نہیں ہوتا۔ اُسے جانوروں کی بھی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ کیوں کہ پہاڑوں اور میدانوں کے تمام جانور تو اُسی کے ہیں۔ خدا کو شکستہ روح کی قربانی اور ایسے دل کی ضرورت تھی جو اپنے گناہ پر پچھتائے۔ حقیقی توبہ تو دل ہی سے ہوتی ہے۔

داؤد اِس زبور کا اختتام خدا سے اس درخواست کے ساتھ کرتا ہے کہ وہ صیون کی سرزمین پر خوشحالی بحال کر دے۔ تاکہ راستی کی قربانیاں اور سوختنی قربانیاں پھر سے وہ لوگ گزراننا شروع کریں جو خدا کے طالب اور اُس میں مسرور رہتے ہیں۔ اِس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ داؤد کے گناہ نے ملک کی خوشحالی پر بھی اثر ڈالا تھا۔ گناہ خدا کی برکات میں رکاوٹ ڈالتا ہے۔ گناہ صرف ہم پر ہی نہیں بلکہ دوسروں پر بھی اپنا اثر دکھاتا ہے۔ داؤد سمجھتا تھا کہ برکت کی بحالی کے لئے اپنے گناہ کا اقرار کرنے اور اُس سے پاک صاف ہونے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایسا ممکن تھا کیونکہ خدا رحیم و شفیق ہے۔ اُس کے دل کی خوشی یہی ہے کہ وہ مخلص دل کے ساتھ آنے والوں کو معاف کر کے پھر سے بحال کر دے۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ اس زبور میں گناہ کے تعلق سے استعمال ہونے والے مختلف الفاظ سے ہم کیا سیکھتے ہیں؟

☆۔ ایمانداروں کی زندگی میں گناہ کیسا اثر دکھاتا ہے؟ گناہ کے داؤد کی زندگی پر کیسے اثرات مرتب ہوئے؟ ☆۔ کیا ایسا ممکن ہوتا ہے کہ ایک طرف ہم اپنے گناہ کا اقرار بھی کرتے رہیں اور دوسری طرف گناہ کرنا بھی جاری رکھیں؟

☆۔اپنے گناہ کے اقرار واعتراف اور اُن گناہوں سے پاک وصاف ہو جانے کے درمیان کیافرق پایاجاتاہے؟

☆۔اس زبور میں ہم خدا کے رحم وترس کے تعلق سے کیا سیکھتے ہیں؟☆۔جب توبہ کی بات آتی ہے تو ہمارے دل کا مخلص ہونا کس قدر ضروری ہے؟

☆۔آپ کی زندگی میں ممکنہ آزمائشیں کون کون سی ہیں؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔خدا کی شکر گزاری کریں کہ وہ رحیم وکریم خدا ہے جو گناہ معاف کرنے کے لئے تیار ہے؟

☆۔خدا سے دُعا کریں کہ وہ آپ کی زندگی میں کسی بھی ایسے گناہ کو ظاہر کرے جو اُس کے ساتھ گہری قربت اور رفاقت میں رکاوٹ بنا ہوا ہے۔

☆۔خدا سے نیا دل مانگیں۔اِس سے التجا کریں کہ وہ آپ کے دل سے گناہ کی خواہش ختم کردے۔

اِدُومی دوئیگ

اِس باب کو پڑھنے سے قبل زبور 52 بغور پڑھیں

52 زبور اُس وقت کا زبور ہے جب داؤد ساؤل سے اپنی جان بچانے کے لئے بھاگا ہوا تھا۔ اِس زبور کا پس منظر 1 سموئیل میں ملتا ہے۔ تعارف یہ بتاتا ہے کہ یہ زبور اُس وقت لکھا گیا جب ادومی دوئیگ ساؤل کو بتایا کہ داؤد اخیملک کے پاس چلا گیا ہے۔ آئیں اِس کہانی کا جائزہ لینے کے کچھ وقت صرف کریں

داؤد ساؤل سے بھاگا ہوا تھا جو اس کو مار ڈالنا چاہتا تھا۔ ساؤل داؤد سے حسد کرتا اور اُسے اپنے گھرانے کے لئے ایک خطرہ سمجھتا تھا۔ ساؤل سے بھاگتے ہوئے داؤد اخیملک کاہن کے پاس جا پہنچا۔ یہ واقعہ 1 سموئیل 21:22 میں مندرج ہے۔ اخیملک نے داؤد کو سفر کے لئے کچھ زادِ راہ اور جاتی جولیت کی تلوار بھی دی۔ جب داؤد اخیملک سے باتیں کر رہا تھا تو اُدومی دوئیگ بھی وہاں پر موجود تھا۔ جو کچھ کاہن نے داؤد کے ساتھ کیا تھا، ادومی دوئیگ سب کچھ دیکھ رہا تھا۔ اُس نے جا کر سارا معاملہ ساؤل کو کہہ سنایا۔ (1 سموئیل 22:9)

جب ساؤل کو یہ علم ہوا کہ کاہن نے داؤد کی مدد کی ہے تو وہ آگ بگولہ ہو گیا۔ ساؤل نے اپنے آدمیوں کو حکم دیا کہ وہ اخیملک اور کاہنوں کو قتل کر ڈالیں۔ ساؤل کی فوج کے سپاہی خدا کی عدالت سے ڈرتے تھے۔ اُنہوں نے ساؤل کی بات ماننے سے انکار کر دیا۔ پھر ساؤل ادومی دوئیگ کی طرف متوجہ ہوا اور اُسے کاہنوں کو قتل کرنے کا حکم دیا۔ اُس روز ادومی دوئیگ نے خدا

کے 85 کاہن قتل کر ڈالے۔ جب داؤد کو اس قتل و غارت کا علم ہوا، تو اُس کا دل بہت پریشان ہوا۔ اس زبور میں داؤد ہمیں بتاتا ہے کہ اُس روز ساؤل اور ادومی دوئیگ نے جو کچھ کیا اِس پر اُس کے احساسات اور جذبات کس قدر غمناک تھے۔

اس زبور کے پہلے حصے پر غور کریں کہ کس طرح داؤد ساؤل اور اُدومی دوئیگ کی بدی کو بیان کرتا ہے۔ داؤد پوچھتا ہے۔ "اَے زبردست تو شرارت پر کیوں فخر کرتا ہے؟ (1 آیت)۔ ساؤل اور اُس کا خادم ادومی دوئیگ کو اپنے کئے پر کچھ شرم محسوس نہ ہوئی۔ بلکہ اُنہیں تو خونریزی کے اِس منصوبے پر بڑی خوشی محسوس ہو رہی تھی۔ اور وہ اُس کام کو کر گزرنے پر بڑی شیخی بگھار رہے تھے۔ اُنہوں نے خدا کے 85 خادمین کو قتل کر دیا تھا اور اب وہ اپنا کارنامہ لوگوں کو بتانے کے لئے زندہ تھے۔ داؤد اُن بدکار لوگوں کی شیخی اور تکبر سے بالکل بھی متاثر نہ ہوا۔ کیونکہ وہ خدا کی نظر میں حقیر اور ناچیز تھے۔

ادومی دوئیگ اور ساؤل جیسے لوگ خود کو بہت کچھ سمجھتے تھے۔ وہ اپنی زبان سے بدی اور بربادی کے منصوبے بیان کرتے تھے۔ وہ ایسی باتیں کرتے تھے جن سے دوسروں پر دہشت اور وحشت چھا جاتی تھی۔ اُن کی تکبرانہ باتیں اور غرور بھرے الفاظ تیز تلواروں کی مانند تھے۔ جو سننے والے لوگوں کے دل میں خوف پیدا کرنے کا باعث ہو رہے تھے۔ (2 آیت)

اُن کی زبان سے پُر فریب باتیں نکلتی تھیں۔ (3 آیت)۔ وہ بدی سے محبت اور بھلائی سے نفرت رکھتے تھے۔ اُن کی باتوں کا کوئی اعتبار اور بھروسہ نہیں تھا۔

اس متن میں ہم داؤد کی مایوسی اور پریشانی کو دیکھ سکتے ہیں۔ 85 مرد خدا قتل کر دئے گئے تھے۔ اب ساؤل داؤد کی جان لینے کے درپے تھا۔

خدا نے اُن لوگوں کے ہاتھوں اپنے کاہنوں کو کیوں قتل ہونے دیا؟اُس وقت داؤد کے ذہن میں کس قسم کے خیالات گھوم رہے تھے ؟ اگر خدا نے ساؤل کو نہ روکا کہ وہ اُس کے کاہنوں کو قتل کر ڈالے، تو کیا وہ اُسے مار ڈالنے کے لئے بھی ساؤل کے ہاتھ کو نہ روکے گا؟ داؤد کی زندگی کے اِس حصہ میں داؤد کا ایمان بہت حد تک تناؤ کا شکار ہو چکا تھا۔

اگرچہ داؤد کا ایمان تناؤ کا شکار تھا تو بھی ٹوٹا نہیں تھا۔ پانچویں آیت میں، داؤد نے خود کو خدا کی پاکیزگی اور انصاف یاد کرایا۔ وہ جانتا تھا کہ بے انصافی اور بدی غالب نہ آسکے گی۔ ساؤل نے کاہنوں کو قتل کر دیا تھا۔ لیکن خدا نے اپنے وقت پر ساؤل کو پست اور زیر کرنا تھا۔ اگرچہ بدی اور بے انصافی وقتی طور پر غالب دکھائی دے سکتی ہیں تو بھی ابدی خدا ایسی چیزوں کو ایک دن نیست کر دیتا ہے۔ وہ دن قریب تھا جب خدا نے شریروں کے خیموں کو زندوں کی زمین پر سے اُکھاڑ دینا تھا۔ جب ایک پودا اُکھاڑ دیا جاتا ہے تو پھر وہ اُگ نہیں سکتا۔ آزمائش اور امتحان کی گھڑی میں، داؤد اِس سچائی کو تھامے رہا جو وہ خدا کے تعلق سے جانتا تھا۔ خدا تو پاک اور حاکمِ مطلق ہے۔ بدی نے ایک دن نیست و نابود ہونا ہے۔

اس دور میں ہمیں اپنے ارد گرد بدی ہی بدی نظر آتی ہے۔ ہمیں زندگی میں کئی ایک دہشت ناک، بھیانک اور دل ہلا دینے والی خبریں سننے کو ملتی ہیں۔ قدرتی آفات، جنگ و جدل، جرائم اور بد عنوانی کا دور دورہ ہے۔ ایسے حالات و واقعات میں ہمارا ردعمل کیسا ہونا چاہئے ؟ داؤد تو یہ سب کچھ دیکھ کر غمزدہ ہوا لیکن اس نے اپنے سامنے ہمیشہ سچائی کو رکھا۔ اگرچہ بدی بہت زیادہ تھی۔ تو بھی غالب نہیں آسکتی۔ خدا اِس رُوئے زمین پر اپنی حضوری کو قائم رکھے گا اور انصاف کا بول بالا ہو گا۔

اس زبور کے آخری حصہ میں، داؤد خدا کی فتح پر اپنی توجہ مرکوز کرتا ہے۔ وہ اگلی چند آیات میں بتاتا ہے کہ مصیبت کی گھڑی میں ایک راستباز شخص کا ردِ عمل کیسا ہونا چاہیئے۔

راستباز دیکھ کر ڈر جائیں گے (6 آیت)

داؤد ہمیں بتاتا ہے کہ راستباز اپنے اِرد گرد بدی دیکھ کر ڈر جائیں گے۔ یہاں پر اُس ڈر کی بات نہیں ہو رہی جب ہم کسی چیز کو دیکھ کر خوفزدہ ہو جاتے ہیں۔ یہاں پر تو خدا کے خوف کی بات ہو رہی ہے۔ جب بدی بڑھ جائے گی تو راستباز اپنی نظر خدا پر لگائیں گے۔ وہ اُس پر اعتماد اور بھروسہ کریں گے۔ وہ اُس کے نام کی تعریف اور تعظیم کریں گے۔ اُن کے ارد گرد پائی جانے والی بدی اُن کی توجہ اور دھیان خدا سے ہٹانے میں کامیاب نہ ہو گی۔ وہ سچائی کی راہ پر چلتے اور اُس کے مقاصد پر بھروسہ اور اعتماد کرتے ہوئے اُس کی تعظیم اور تعریف کرنا جاری رکھیں گے۔

راستباز ہنسیں گے (6 آیت)

داؤد ہمیں دوسرے نمبر پر یہ بتاتا ہے کہ راستباز شخص اپنے ارد گرد ہونے والے کاموں کو دیکھ کر ہنسے گا۔ خدا کے خلاف بدی اور بغاوت کو دیکھ کر ہنسنے والی تو کوئی بات نہیں۔ یہاں پر ہنسی سے مراد وہ ہنسی نہیں جو کسی مزاحیہ چیز کو دیکھ کر ہمیں اچانک سے آجاتی ہے۔ جس قہقے

اور ہنسی کی بات داؤد یہاں پر کر رہا ہے، اِس کا تعلق تو بدکار مرد و زن کی حماقت سے ہے۔ جو یہ سمجھتے ہیں کہ کائنات کے خالق اور مالک کے خلاف بغاوت کریں تو بھی اُن کی عدالت نہ ہو گی۔

اس سے بڑی حماقت اور بیوقوفی اور کیا ہو سکتی ہے کہ ایک شخص یہ سمجھ لے کہ انسان کے منصوبے قادر مطلق خدا کے ارادے اور مقصد پر غالب آجائیں گے۔

راستباز لوگ زیتون کے درخت کی مانند ہوں گے۔(8آیت)

راستباز شخص بدکار شخص کی حماقت سے واقف اور آگاہ ہے۔ راستباز اِس لئے بھی ہنستا ہے کیونکہ جانتا ہے کہ فتح توخداوند ہی کی ہے۔

آٹھویں آیت میں داؤد بیان کرتا ہے کہ راستباز لوگ زیتون کے درخت کی مانند ہوں گے۔ وہ خدا کے گھر میں پھلے پھولیں گے۔ خواہ ہمارے ارد گرد بدی اور بدکار بڑھ جائیں، خدا کے لوگ ناگوار حالات میں بھی خوشحال ہوں گے اور پھلیں پھولیں گے۔ خدا کی حضوری ہی اُس کے لوگوں کی محافظت کرتی ہے۔ خدا کی مرضی میں ہونا ہی تحفظ کی ضمانت ہے۔ اِس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ بدکار لوگ ہمیں نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ اُنہوں نے یسوع کو دُکھ دیا۔ ہم میں سے بہتوں کو مسیح کے لئے جان تک دینے کے لئے بھی بلایا جائے گا۔ خواہ کچھ بھی ہو خدا کی مرضی میں رہنے کے علاوہ اور کوئی بھی مقام محفوظ نہیں ہے۔ آٹھویں آیت پر غور کریں کہ زیتون کا درخت ہمارے خداوند خدا کی حضوری اور موجودگی میں پھلتا پھولتا ہے۔ مصیبت کی گھڑی میں راستباز بھی ایسے ہی ہوتے ہیں، جس قدر زیادہ مشکلات آتی ہیں، اُسی قدر وہ ترقی کرتے اور پھلتے پھولتے ہیں، کیونکہ اُن کی آنکھیں خدا پر لگی ہوتی ہیں۔ وہ خدا کی حضوری میں رہتے ہوئے زیتون کے درخت کی طرح پھلتے پھولتے ہیں۔

راستباز خدا کی شفقت پر اعتماد اور بھروسہ کرتے ہیں

داؤد کی زندگی کے اِس دَور میں وہ ساؤل سے جان بچانے کے لئے بھاگا پھرتا تھا۔ خدا کے 85 خادمین قتل کر دئے گئے تھے۔ اس صورت میں داؤد کو کیا کرنا تھا؟ داؤد بتاتا ہے کہ ایسے لمحات میں ہمیں خدا پر توکل اور بھروسہ کرنا چاہیئے۔ ہمیں اُس کی شفقت پر بھروسہ کرنا چاہیئے۔ خدا

اپنے لوگوں سے پیار کرتا ہے۔ خواہ ارد گرد کچھ بھی ہو رہا ہو، خدا تو دل سے اپنے لوگوں کی بھلائی اور بہتری چاہتا ہے۔ خدا اپنے لوگوں کا محافظ ہوتا اور اُن سے محبت کرتا ہے۔ غور کریں، کہ داؤد خدا کی شفقت اور لازوال محبت کا ذکر کرتا ہے۔ ہمیں مشکلات اور اِس دنیا کے ابتر حالات کا سامنا ہو سکتا ہے۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ خدا کی ہمارے لئے محبت لاتبدیل ہے۔ ہم اُس میں سکون اور آرام پا سکتے ہیں۔ جب کچھ سمجھ نہ آ رہا ہو تو پھر ہم اُس کی محبت، شفقت اور لازوال محبت میں اطمینان اور سکون پاتے ہیں۔

راستباز ستائش کریں گے (9 آیت)

9 ویں آیت میں داؤد ہمیں بتاتا ہے کہ مشکل گھڑی میں، راستباز لوگ تو خدا کے کاموں کے سبب سے اُس کی ستائش اور پرستش کرتے ہیں۔ داؤد خدا کے 85 خادموں کے قتل پر کس طرح ستائش اور پرستش کر سکتا تھا۔ داؤد اِس بے انصافی پر خدا کی ستائش نہیں کرتا جو ساؤل نے کی تھی اور جو ظلم ادومی دوئیگ نے ڈھایا تھا۔ وہ تو اس وجہ سے خدا کی ستائش کرتا ہے کہ اُس کا ارادہ اور مقصد بُرے لوگوں کے سبب سے ناکامی سے دوچار نہیں ہو سکتا۔ وہ اس لئے بھی خدا کی پرستش کرتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اُس کے نام سے فتح آئے گی۔ ابتری کے اِس دَور میں، وہ اپنی آنکھیں خداوند پر لگائے رکھتا ہے اور اُس کا دھیان تو اُس فتح پر ہے جو خدا اُسے بخشے گا۔ جب حالات واقعات ناخوشگوار اور معمول کے مطابق نہ ہو تو ایسے طرزِ فکر اور خداوند اور اُس کی فتح پر نظریں لگانے سے ہم شاد ہو سکتے ہیں۔

راستباز خدا کے نام پر ایمان رکھیں گے (9 آیت)

داؤد 9ویں آیت میں اپنے قارئین کو یاد دلاتا ہے کہ مشکل اوقات میں، راستباز لوگ خداوند پر توکل اور بھروسہ کرنا جاری رکھیں گے۔ خداوند کا نام بھلا ہے۔ خدا بھلے کام کرتا ہے۔ ہم اُس پر بھروسہ اور توکل کر سکتے ہیں۔ خدا اپنے لوگوں پر فاتح ہو گا۔ ہم اِسے خداوند کی

طرف سے ایک وعدہ کے طور پر لے سکتے ہیں۔ خدا پر آس رکھنے والے کبھی بھی شرمندہ اور مایوس نہ ہوں گے۔

راستباز لوگ دوسرے ہم ایمان راستبازوں کی رفاقت کے متلاشی ہوتے ہیں

آخری بات، راستباز لوگ خدا پرست لوگوں کی جماعت میں اُس کی حمد و ثنا کریں گے۔ بالفاظ دیگر، راستباز لوگ اپنے ہم خیالوں کے ساتھ مل کر خدا کی پرستش اور ستائش کریں گے۔ خدا کی یہ مرضی نہیں کہ ہم ایک دوسرے سے الگ تھلگ زندگی بسر کریں۔ اتفاق میں برکت ہوتی ہے۔ جب حالات و واقعات سمجھ سے بالاتر ہوں اپنے ہم خیال، ہم ایمان اور ہم سپاہ لوگوں کی رفاقت تلاش کریں۔ راستباز لوگوں کی رفاقت میں بیٹھنے سے آپ کی قوت بحال ہو جائے گی۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ کیا آپ نے کبھی ایسی صورِ تحال سے گزرے ہیں جب آپ کو بدی غالب آتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی ؟اُس وقت خدا کہاں تھا؟

☆۔اُس وقت کو یاد کریں جب آپ بدی کے سبب سے سخت پریشانی میں مبتلا تھے۔آپ ایسی صورت سے کیسے باہر نکلے ؟

☆۔داؤد راستباز لوگوں کو بدی اور بدکاری کے ماحول اور حالات میں کیا تجویز کرتا ہے ؟

☆۔ مسیح کا بدن بدی پر غالب آنے کے لئے کیا کردار ادا کرتا ہے ؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆خدا کی لازوال اور لاتبدیل محبت کے لئے اُس کی شکر گزاری کریں

☆کیا آپ کو اِس وقت کسی مشکل صورِ تحال اور آزمائش کا سامنا ہے ؟ خداوند سے فضل مانگیں تاکہ آپ کی آنکھیں اُسی پر لگی رہیں۔

☆خدا کا شکر کریں کہ وہ بدی پر اختیار اور غلبہ رکھتا ہے۔

☆کیا آپ کا کوئی عزیز یا دوست اِس وقت کسی کڑی آزمائش سے گزر رہا ہے ؟اس زبور میں جو کچھ داؤد بیان کرتا ہے اُس کا جائزہ لینے کے لئے دُعا میں جھکیں۔اپنے دوست یا عزیز کے لئے اُن چیزوں کے بارے میں دُعا کریں۔

اسرائیل کے لئے نجات

اِس باب کو پڑھنے سے قبل زبور 53 بغور پڑھیں

پچھلے زبور میں، داؤد خدا کے لوگوں کو یہ نصیحت کرتا ہے کہ اپنی آزمائشوں، مصیبتوں اور مسائل میں اپنی آنکھیں خداوند اپنے خدا پر ہی لگائیں رکھیں۔اِس زبور میں بھی وہ خدا کے لوگوں کو اُن خطرات اور مشکلات سے آگاہ کرتا ہے جو غیر ایمانداروں اور بے دین لوگوں کی طرف سے اُن کی زندگی میں آسکتی ہیں۔داؤد ہماری توجہ ایک ایسے شخص پر مرکوز کرنے سے کرتا ہے جسے وہ احمق کہتا ہے۔

"احمق نے اپنے دل میں کہا ہے کہ کوئی خدا نہیں ہے۔"(1آیت)

داؤد یہاں پر بے دین لوگوں کی بات کرتا ہے۔داؤد ایک ایسے شخص کی بات کر رہا ہے جو خدا کو نہیں جانتا۔اور جسے اُس کی راہوں کا مطلق تجربہ نہیں ہے۔ایسے لوگ خدا کے موجودگی پر ایمان ہی نہیں رکھتے۔وہ اپنے ارد گرد زندگی کے مسائل اور مشکلات پر نظر کرتے ہیں اور اُنہیں پاک اور قدوس خدا کے وجود پر شک ہونے لگتا ہے۔ہم اِسی طرح کے لوگوں سے اپنی زندگی میں ملتے رہتے ہیں۔

داؤد ایسے لوگوں کو احمق کہتا ہے۔ایسے لوگ اس لئے احمق کہلاتے ہیں کیونکہ وہ روزِ روشن کی طرح عیاں اور نظر آنے والے حقائق کو دیکھنے سے بھی قاصر ہوتے ہیں۔حتیٰ کہ ایک چھوٹا سا بچہ بھی یہ جانتا ہے کہ اتنی بڑی کائنات از خود وجود میں نہیں آئی تھی۔تخلیق کائنات خالق خدا کی

گواہی دیتی ہے۔ خدا کا کلام بھی ایسے لوگوں کو خدا کے وجود کی گواہی دیتا ہے۔ خدا کے کلام کو پڑھ کر ہزاروں لاکھوں زندگیاں تبدیل ہو چکی ہیں۔ کلام کے وسیلہ سے ہی دنیا بھر سے لاکھوں ہزاروں لوگوں نے سچائی کو جانا اور اسرائیل کے قدوس خدا سے واقف ہو گئے۔ روح القدس ہی لوگوں کے ضمیروں سے کلام کرتا اور اُن کی رہنمائی عظیم نجات دہندہ کی طرف کرتا ہے۔ لیکن احمق لوگ اِن باتوں کو نہیں سمجھتے۔ اُنہیں تو تخلیق کائنات میں بھی خدا کا کوئی ثبوت نظر نہیں آتا۔ خدا کے کلام میں بھی وہ خدا کو دیکھنے اور سمجھنے سے قاصر رہتے ہیں۔ اُنہوں نے اپنے کان بھی روح القدس کی سرگوشی کے لئے بند کر رکھے ہیں۔ وہ اس لئے احمق کہلاتے ہیں کیونکہ مظہرِ کائنات میں اُنہیں خدا نظر نہیں آتا۔ وہ اِس لئے احمق ہیں کیونکہ اُنہوں نے زندہ اُمید کی طرف اپنی پشت پھیر دی ہے۔

چونکہ ایسے لوگ خدا پر ایمان نہیں رکھتے، اِس لئے اُنہیں اُس کی راہوں پر چلنے کے لئے بھی اپنے اندر کوئی خواہش اور رغبت محسوس نہیں ہوتی۔ وہ اپنی من مرضی کی زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں۔ داؤد کے مطابق وہ گناہ آلودہ لوگ ہیں۔ اُن کا طرزِ زندگی بیہودہ اور آلودہ ہے۔ وہ وہی کچھ کرنا پسند کرتے ہیں جو فطری طور پر اُنہیں کرنا اچھا لگتا ہے۔ اِس سے ہمیں یہ نہیں سمجھ لینا چاہئے کہ غیر ایماندار اپنی زندگی میں مختلف چیزوں کی عزت اور تعظیم کرنے کی صلاحیت ہی نہیں رکھتے۔ ہم بہت سے ایسے غیر ایمانداروں سے مل چکے ہیں جن کا طرزِ زندگی، عادات و اطوار اور حسنِ سلوک متاثر کن ہوتا ہے۔ ہمیں اس زبور سے یہ بات سمجھنے کی ضرورت ہے کہ ایسے لوگ خدا سے الگ ہو کر اپنی من چاہی زندگی بسر کر رہے ہوتے ہیں۔ اُن کی زندگی میں موجود گناہ پر وہ نہ توبات کرتے ہیں اور نہ اُسے ترک کرنے پر کوئی توجہ دیتے ہیں۔ خدا آسمان سے نظر کر کے ایسے انسانوں کو دیکھا، سلاہ غور کریں کہ اُنہیں بنی آدم کہا گیا ہے۔ وہ خدا کے بیٹے بیٹاں نہیں ہیں۔ جب خدا ایسے

لوگوں پر نیچے نظر زمین پر نظر کرتا ہے تو اُسے کوئی بھی ایسا شخص نظر نہیں آتا جو اُس کا طالب ہو۔ وہ اپنی راہوں پر جانا چاہتے ہیں۔ وہ اپنی خواہشوں اور مقاصد کے مطابق زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں۔ اُن کے دلوں میں خدا کی محبت اور اُس کی راہوں پر چلنے کی کوئی تمنا نہیں ہے۔ اُن کے بے حس دل خدا کی محبت کے لئے نہیں تڑپتے۔ ہر کوئی خدا کا منحرف ہو چکا تھا۔ اُن کی راہیں بُری اور گناہ آلودہ تھیں۔ وہ اپنی ہی خواہشات کی تسکین و تکمیل کرنا چاہتے تھے۔ اُن میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں تھا جو خدا کا طالب ہوتا اور اُس کی راہوں کی جستجو کرتا۔

4 آیت پر خاص طور پر غور کریں، دیکھیں کہ یہ بدکار لوگ کیا کر رہے ہیں۔ وہ خدا کے لوگوں کو نگلے جا رہے تھے۔ اُنہوں نے خدا کے لوگوں پر حملہ کیا۔ اور اُن کو اس طرح نگل گئے جس طرح ایک بھوکا جنگجو روٹی کھا جاتا ہے۔ خدا نے دیکھا کہ اُس کے لوگوں کے ساتھ کیا سلوک ہو رہا ہے۔ خدا اپنے لوگوں کے دُکھوں اور غموں سے بخوبی آگاہ اور واقف تھا۔

ایسی بے اعتقاد اور بے دین قوموں کی تصویر ایسے بہار جنگجوؤں کے طور پر کی گئی ہے۔ جو میدان جنگ میں بڑے تجربہ کار اور ماہر تھے۔ اُنہوں نے بہت سی قوموں پر فتح پائی تھی۔ لیکن اب ایک ایسے زندہ اور قادرِ مطلق خدا کے سامنے کھڑی تھیں جسے وہ مغلوب نہیں کر سکتی تھیں۔ اُنہوں نے اسرائیل کے قدوُس کو غصہ دلایا۔ کیونکہ اُنہوں نے اُس کے فرزندوں پر دھاوہ بول دیا تھا۔ دیکھیں کہ بے دین قوموں کے خلاف اُن کا ردِ عمل کیسا تھا۔

خدا نے اپنے دشمنوں کو ڈرنے کی ایک وجہ پیش کی۔ اُن پر دہشت چھا گئی۔ خدا نے اُن لوگوں کی ہڈیاں بکھیر دیں جنہوں نے اُس کے لوگوں پر حملہ کیا تھا، خدا نے اُنہیں شرمندگی سے ملبس کر

دیا۔ خدا نے اپنے لوگوں کے دشمنوں کو شکست دی۔ اُن کی ہڈیاں زمین پر بکھری پڑی تھیں۔ اُن کے بہادر جنگجو بھی شرمندہ اور خجل ہو گئے۔

"کاش کہ اسرائیل کی نجات صیون میں سے ہوتی!"

خدا کے لوگوں کے لئے داؤد کی یہی دُعا ہے۔ اُس نے خدا سے فریاد کی کہ وہ اپنے لوگوں کی مدد کے لئے آئے۔ یہاں پر وہ اُس نجات کا بھی ذکر کرتا ہے جس نے صیون سے آنا تھا۔ اُس نجات کا جواب یسوع مسیح کی صورت میں آیا۔ یسوع جو داؤد کی نسل سے صیون میں پیدا ہوا تھا۔

داؤد جانتا تھا کہ وہ دَور آنے والا ہے جب خدا اپنے لوگ کی بدحالی کو خوشحالی میں بدل ڈالے گا۔ اگرچہ اُس کی پوری تکمیل تو داؤد کے زمانہ میں نہ ہوئی۔ اُس کی پوری تکمیل تو یسوع مسیح کی شخصیت میں ہونی تھی۔ (یسوع مسیح) یسوع نے ہی گناہ میں کھوئے ہوئے انسان گناہ اور بغاوت کی حالت کو اپنی نجات سے مکمل طور پر بدلنا تھا۔

خداوند کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے ہمیں اپنی زندگیوں میں طرح طرح کی آزمائشوں اور مسائل کا سامنا ہو سکتا ہے۔ یہاں پر ایک خوبصورت وعدہ یہ ہے کہ خدا اپنے لوگوں کو کبھی نہیں بھولتا۔ وہ اپنے لوگوں کی مدد کے لئے آئے گا۔ وہ ہمارے دشمنوں کو پراگندہ کر کے ہماری بدحالی کو خوشحالی، شکست کو فتح اور زندگی کو کثرت کی زندگی میں بدل ڈال دے گا۔ اس خوبصورت وعدہ کو اپنے دل میں لیتے ہوئے، ہم بڑی دلیری سے خداوند اپنے منجی خدا کی پرستش اور عبادت کے لئے بڑے اعتماد دلیری کے ساتھ آگے بڑھ سکتے ہیں۔

چند غور طلب باتیں

☆۔اِس زبور میں داؤد بے دینوں کو احمق کیوں کہتا ہے؟

☆۔آج کے دَور میں خدا نے کس طور سے اپنے آپ کو ظاہر کیا ہے؟ خدا نے کس طرح آپ پر خود کو ظاہر کیا؟

☆۔اس زبور میں دُکھ اٹھانے والوں کے لئے خدا کا کیا وعدہ ہے؟

☆۔اگرچہ بے دین وقتی طور پر خوشحال ہوتے ہوئے دکھائی دیں، داؤد ایسے لوگوں کی خوشحالی اور انجام کے تعلق سے کیا کہتا ہے؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔خداوند خدا کی شکر گزاری کریں کہ اُس نے وعدہ کیا ہے کہ وہ دُکھوں اور آزمائشوں میں بھی آپ کو سنبھالے رکھے گا۔

☆۔چند لمحات کے لئے کسی ایسے شخص کے لئے دُعا کریں جو ابھی تک خدا اور اُس کی نجات سے واقف نہیں ہے۔ دُعا کریں کہ خدا ایسے لوگوں پر بھی خود کو ظاہر کرے۔

☆۔خداوند کی شکر گزاری کریں کہ وہ عظیم اور ناقابلِ شکست جنگجو ہے۔ جو بدی اور بے انصافی پر غالب آ کر راستی اور انصاف قائم کرے گا۔

صادق کی فتح

اس باب کے مطالعہ سے قبل زبور 55-54 پڑھیں

زبور 54 کا متن کا تعلق داؤد کی زندگی کے اُس دَور سے ہے جب وہ ساؤل سے بھاگا پھر رہا تھا۔ جب داؤد نے یہ سنا کہ ساؤل اُس کو مار ڈالنا چاہتا ہے تو داؤد زیف کے علاقہ میں بھاگ گیا جہاں پر وہ ایک پہاڑ میں جا چھپا۔ (1 سموئیل 23:14) زیف کے لوگوں نے ساؤل کو بتا دیا کہ داؤد اس علاقہ میں اُس پہاڑ میں چھپا ہوا ہے۔ (1 سموئیل 23:19) ساؤل نے داؤد کا پیچھا کرنے کے لئے اپنی فوج کو تیار کیا۔ جب ساؤل داؤد کے قریب آ رہا تھا۔ خدا نے ساؤل کے پاس ایک پیامبر بھیجا۔ جس نے اُسے بتایا کہ فلستیوں نے ملک پر حملہ کر دیا ہے۔ ساؤل داؤد کا پیچھا کرنا چھوڑ کر فلستیوں سے جنگ کرنے کے لئے واپس لوٹا۔ ظاہری بات ہے کہ خدا نے اپنے خادم داؤد کو بچا لیا تھا۔

ساؤل سے جان بچانے کے لئے بھاگتے ہوئے داؤد نے زبور 54 تحریر کیا۔ اُس نے اُس زبور کا آغاز خدا سے اپنی قوت اور قدرت سے اپنی جان بچانے کے لئے التجا سے کیا۔ داؤد جانتا تھا کہ وہ اپنی طاقت سے کب تک ساؤل سے بھاگتا پھرے گا، بالا خر اُس کی ہمت جواب دے جائے گی۔ ساؤل کی عسکری قوت داؤد کی فوج سے کہیں زیادہ تھی۔ ساؤل نے بالا خر اُس کی چھپنے کی جگہ تلاش کر لینی تھی۔ داؤد نے اپنی طاقت اور حکمت پر بھروسہ نہ کیا۔ اُس نے اپنی نجات اور چھٹکارے کے لئے خدا کو پکارا۔

زبور 54 کی دوسری آیت پر غور کریں، کس طرح داؤد خدا سے التجا کر رہا کہ وہ مدد کے لئے اُس کی فریاد کو سن لے۔ اُس نے خدا کو یاد کرایا کہ اجنبی اُس پر حملہ ہو رہے ہیں۔ (54:3) ہو سکتا ہے کہ وہ زیف کے لوگوں کے تعلق سے بات کر رہا ہو۔ جنہوں نے داؤد کا پیچھا کرنے کے لئے ساؤل کی عسکری مدد کی تھی۔ اگرچہ وہ اُسے شخصی طور پر جانتے نہیں تھے تو بھی وہ اُسے ساؤل کے حوالہ کرنا چاہتے تھے۔ اُنہیں خدا اور اُس کی راہوں کا کوئی لحاظ نہیں تھا۔ وہ سنگ دل اور بے حس لوگ تھے جو داؤد کی جان کے پیچھے پڑے ہوئے تھے حالانکہ اُس نے کوئی جرم بھی نہیں کیا تھا۔

چوتھی آیت سے، ہم دیکھتے ہیں کہ داؤد کو خدا پر اعتماد اور بھروسہ تھا۔ خدا ہی اس کی مدد اور کمک تھا، اُسی نے داؤد کی آزمائشوں اور مسائل میں اُس کو محفوظ رکھا۔

داؤد خدا سے درخواست کرتا ہے کہ وہ تہمتیں جو اُس پر لگائی جارہی ہیں اُس کے دشمنوں پر آئیں

(54:5) بالفاظ دیگر، وہ خدا سے یہ عرض کر رہا تھا کہ وہ بُری باتیں جو اُس کے تعلق سے کہیں جارہی ہیں اُلٹی اُن کے سر پر آئیں جو یہ بُری باتیں کر رہے ہیں۔ یہ بُری باتیں ایک سانپ کی مانند تھیں جو پلٹ کر حملہ کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ داؤد دعا کرتا ہے کہ جو بُرائی اُنہوں نے کرنے کا ارادہ کیا ہے وہ اُلٹی اُن کے سر پر ہی آئے۔

غور کریں کہ داؤد نے اپنی زندگی اور تحفظ کا معاملہ خدا کے ہاتھوں میں دے دیا تھا۔ وہ خدا کے حضور ہدیے اور نذرانے گزراننے کے لئے آزاد تھا۔ خدا نے ہی داؤد کی نگہبانی کی۔ داؤد نے اپنی توجہ اور دھیان خدا کی پرستش پر ہی مرکوز رکھا تھا۔

جیساکہ ہم شروع میں پہلے ہی دیکھ چکے ہیں کہ خدا نے ساؤل کے پاس ایک پیامبر بھیجنے کے وسیلہ سے داؤد کی جان بچائی جس نے اُسے بتایا تھا کہ فلستیوں نے ملک پر حملہ کر دیا ہے۔ داؤد جانتا تھا کہ واقعات کا سلسلہ محض حادثاتی طور پر نہیں تھا۔ بلکہ خدا فلستیوں کے حملہ آور ہونے کے پیچھے کام کر رہا تھا۔ ہر چیز بڑے اچھے طریقہ سے ترتیب دی گئی تھی۔ تاکہ داؤد اور اُس کے آدمی محفوظ رہیں۔ فتح کے لئے داؤد کا ردِ عمل صرف اور صرف خدا کی پرستش اور ستائش کرنا ہی تھا۔

زبور 55 میں بھی داؤد زبور 54 کی طرح اپنی بات کو جاری رکھتا ہے۔ اگرچہ یہاں پر پس منظر تھوڑا مختلف ہے۔ داؤد زبور 55 کا آغاز خدا کے حضور اِس التجا کے ساتھ کرتا ہے کہ وہ اُس کی دُعا کو سن لے۔ غور کریں کہ 55 زبور کی دوسری آیت میں، وہ اپنے دماغی خیالات کے سبب سے پریشان ہے۔ اُس کے دشمن تو شیر کی طرح گھات لگائے ہوئے تھے تاکہ اُس پر اچھل کر آپڑیں۔ داؤد خدا پر بھروسہ اور اعتماد کرتا تھا۔ تو بھی درپیش صورتحال اُس کے لئے گھبراہٹ کا سبب تھی۔

غور کریں کہ داؤد کا دل ایک بے چینی اور بے قراری کی حالت میں تھا۔ کیونکہ موت کی دہشت اُسے گھیرے ہوئے تھا۔ داؤد کو علم نہیں تھا کہ وہ زندہ رہے گا یا پھر مر جائے گا۔ ایسی ہی سوچوں میں گم سم اُس کا دل گھبراہٹ میں مبتلا تھا۔ حتیٰ کہ یسوع بھی اپنی موت سے قبل رونے لگا تھا۔ اُس نے محسوس کیا کہ دشمنوں سے ستائے جانے کا تجربہ اور احساسات کیسے ہوتے ہیں۔

اپنی پریشانی کی حالت میں داؤد کے دل میں یہ آرزو پیدا ہوئی کہ کاش فاختہ کی طرح اُس کے پر ہوتے اور وہ پرّوں کے ساتھ اُڑ کر اپنے مسائل سے دُور چلا جاتا۔ (آیت 6) اُس نے اپنے قارئین کو بتاتا کہ وہ ہر ذی نفس سے دُور کہیں اُڑ کر چلا جانا چاہتا ہے۔ یہاں پر داؤد اپنی زندگی میں مسلسل

دباؤ، پریشانی اور حیرانی سے رہائی اور آرام و سکون کے لئے خدا سے فریاد کر رہا ہے۔ وہ اِس کا خواہش مند ہے کہ مسائل سے کہیں دُور اُسے کوئی پناہ کی جگہ مل جائے جہاں پر وہ آرام و راحت پا سکے۔

جب داؤد نے اپنے ارد گرد ہونے والے حالات و واقعات پر غور کی، تو اُس نے خدا سے درخواست کی کہ وہ اُس کے دشمنوں کو ذہنی ابتری میں مبتلا کر دے۔ اور ان کی زبان میں تفرقہ ڈال دے۔ (9 آیت) وہ خدا سے یہ درخواست کر رہا ہے کہ وہ اُس کے دشمنوں کے سارے منصوبے ناکام بنا دے۔ جو ایک راستباز شخص کو مسائل اور مصائب میں اُلجھانا چاہتے ہیں۔ اُس نے شہر میں جہاں کہیں نظر دوڑائی، اُسے ہر طرف فساد اور بغاوت ہی نظر آئی۔ بدکار مرد و زن دن رات شہر کی دیواروں سے چمٹے ہوئے گھات لگائے رہے۔ شہر کینہ اور استحصال اور ظلم و ستم سے بھرا ہوا تھا۔ (10 آیت) تباہ و برباد کرنے والی قوتیں سرگرم تھیں۔ ہر طرف جھوٹ اور دھمکیاں ہی دھمکیاں تھیں۔ (55 آیت) داؤد نے جو کچھ اپنے شہر میں دیکھا، اُسے دیکھ کر وہ بہت پریشان ہوا ۔ شریروں کی طرف سے حملوں کی وجہ سے بھی وہ پریشان اور گھبرایا ہوا تھا۔

بالائی سطور میں بیان کردہ مشکلات اور مسائل و مصائب سے بڑھ کر، ایک خاص بات جس سے داؤد گھبرا گیا، وہ یہ حقیقت تھی کہ اُس کی مخالفت اور بے عزتی کرنے والے لوگ اُس کے دشمن نہیں تھے بلکہ اُس کے اپنے ہی ساتھی اور قریبی رُفقاکار تھے۔ اُن میں ایک تو ایسا ہی تھا جس کے ساتھ اُس نے بڑا اچھا وقت گزارا تھا اور ان کی رفاقت ایک دوسرے کے لئے خوشی اور برکت کا باعث تھی۔ اب وہی شخص اُس کا مخالف ہو گیا تھا۔ (55:13) قریبی ساتھی اور دوست کی طرف سے رد کئے جانے کا ڈنگ بڑا تکلیف دہ ہوتا ہے۔

غور کریں کہ داؤد رفاقت ٹوٹ جانے کے غم اور دکھ کو محسوس کر رہا ہے۔

داؤد نے خدا سے درخواست کی کہ وہ اُسے اُس کے دشمنوں کو اُس سے دُور کر دے۔ اُس کی تلخی اِس بیان سے دیکھی جا سکتی ہے جب وہ خدا سے کہتا ہے کہ اُنہیں ناگہاں موت آجائے۔ اور وہ زندہ ہی قبر میں جا اُتریں۔ (15 آیت)

داؤد اُس بُرائی کے بوجھ سے دبا ہوا تھا جو اُسے گھیرے ہوئے تھی۔ اپنی پریشان میں، داؤد نے خدا کو پکارا اور خدا اُس کی مدد کے لئے آیا۔ غور کریں، 17 آیت پر۔ کہ داؤد دن رات، صبح و شام اپنی پریشانی اور دُکھ میں خدا سے فریاد کرتا رہتا ہے۔ اگرچہ اُسے اُس کے دُکھ اور تکلیف سے رہائی ملتی ہوئی دکھائی نہیں دے رہی تھی۔ تو بھی اُس نے زندہ خدا پر اپنی آس اور اُمید کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا۔

خدا کی طرف سے دُرست اور مقررہ وقت پر داؤد کو آرام و سکون ملا۔ داؤد یہاں پر گواہی دیتا ہے کہ خدا نے اُس کا فدیہ دے کر اُسے اُس جنگ سے رہائی دی جو اُس کے خلاف تھی۔
(18 آیت) اگرچہ اُس کو دُکھ دینے والے بہت زیادہ تھے۔ تو بھی اُس کو چھٹکارا ملا، اُس کا ایک بال بھی بیکا نہ ہوا۔ خدا ہی ہمیں ہر طرح سے محفوظ رکھنے کی قدرت رکھتا ہے۔ ہم اُس پر بھروسہ کر سکتے ہیں۔ دُکھ اور مسائل ہمیں اور زیادہ اُس کے قریب لے آتے ہیں۔

جب فتح ملی، تو داؤد کو اور بھی پختہ یقین ہو گیا کہ خدا ہی پاک اور قدوس خدا حاکمِ مطلق اور خدائے قادر ہے۔ اگرچہ اُن لوگوں کو خدا کا کوئی خوف نہیں تھا۔ اُن کے دل میں خدا کی کوئی عزت نہیں تھی اور وہ اپنی راہوں کو بدلنے کے لئے بالکل تیار نہ تھے۔ وہ وقت قریب تھا جب خدا نے اُنہیں اُن کے کاموں کے لئے عدالت میں کھڑا کرنا تھا۔ فتح خداوند کی ہے۔

داؤد کا دل یہ دیکھ کر ٹوٹ گیا کہ کس طرح دوست ہی دوست کے خلاف ہو رہا ہے۔ وہ ایک دوسرے سے کئے عہد کا بھی کوئی خیال نہیں رکھ رہے۔ (20)اُس نے دیکھا کہ کس طرح گناہ نے رشتے ناطوں اور تعلقات کا شیرازہ بکھیر دیا ہے۔ لوگوں کی گفتگو نہایت ملائم جبکہ اُن کے دلوں میں غصہ اور لڑائی بھری ہوئی تھی۔ وہ ظاہری طور پر چکنی چپڑی باتیں کرتے تھے، لیکن اُن کے دلوں میں جنگ تھی تاکہ وہ اپنے قریبی دوستوں اور ساتھیوں سے دغا بازی کریں۔

داؤد اس بے وفائی اور غداری کو موقع نہیں دینا چاہتا تھا کہ اُس کی شکست کا باعث ہو۔ اُس نے ایک بار پھر اپنی آنکھیں خدا کی طرف اُٹھائیں۔ اُس نے اپنی فکریں اور بوجھ خداوند پر ڈال دئے۔ وہ اُس کے لئے تسلی اور آرام بخشنے والے اور سنبھال لینے والے ہاتھ کو جانتا تھا۔ وہ اپنے قارئین کو یاد کراتا ہے کہ خدا اُس کے بے وفا دوستوں سے قطعی مختلف بدکاروں کو پست کرے گا۔ اور اپنے محبت رکھنے والوں کو سنبھال لے گا۔ وہ اُنہیں ہمیشہ اپنے پرّوں کے سایہ میں محفوظ رکھے گا۔

داؤد نے دشمن کی تلوار کے ڈنگ کو محسوس کیا۔ ایسے وقت میں خدا کی طاقت ہی اُس کی تسلی تھی ۔ داؤد ہمیں یہی نصیحت کرتا ہے کہ ہم اپنی ساری فکریں اور بوجھ خداوند پر ڈال دیں۔ وہ ہمیں یقین دہانی کراتا ہے کہ خدا ہمارے دشمنوں کو گڑھے میں ڈال دے گا۔ خونی اور فریبی لوگ اپنی آدھی عمر تک بھی زندہ نہ رہیں گے۔ وہ جوانی ہی میں مر مٹیں گے۔

غور کریں، ان دونوں زبوروں میں، داؤد کو اُن لوگوں نے دھوکہ اور دغا دیا جو اُس کے بہت قریب تھے۔ زبور 54 میں، اُس کے اپنے ہی سُسر نے اُس کو مار ڈالنا چاہا۔ جب اُس نے زیف میں پناہ لی، وہاں کے لوگوں نے اُسے دھوکے سے پکڑوانا چاہا۔ اُنہوں نے ساؤل کو بتادیا کہ وہ وہاں پر چھپا ہوا ہے۔ داؤد زبور 55 میں اُس ساتھی کی غداری کا ذکر کرتا ہے جو اُس کے ساتھ ہیکل میں

پرستش اور عبادت کیا کرتا تھا۔ کسی نہ کسی طور پر یہ زبور یسوع مسیح ہمارے خداوند کے ساتھ پیش آنے والے حالات وواقعات کی تصویر ہے۔اُس کے ایک دوست نے اُسے دھوکے سے پکڑوایا کہ قتل کیا جائے۔ کیا آپ کو بھی کسی قریبی ساتھی کی طرف سے بے وفائی اور غداری کا سامنا ہوا ہے؟

داؤد کو معلوم تھا کہ کسی دوست کی طرف سے بے وفائی اور غداری کا تجربہ کیسا ہوتا ہے؟سب سے بڑھ کراہم بات یہ کہ خداوند یسوع کو علم ہے کہ قریبی دوست کی طرف سے دغا اور دھوکہ کیا چیز ہے۔اپنے دُکھ اور غم کی حالت میں، خدا کے حضور فریاد کریں،اُسے موقع دیں کہ وہ آپ کو مضبوط کرے۔اور آپ کو تسلی اور آرام بخشے۔ کیونکہ یسوع کو بھی آپ جیسے تجربات ہوئے تھے۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ غور کریں کہ داؤد اپنے قریبی دوستوں اور ساتھیوں کی طرف سے غداری اور بے وفائی پر کیسا محسوس کرتا ہے؟ یہ زبور کس طرح خداوند یسوع اور اُس کے ساتھ ہونے والے سلوک کے بارے نبوتی طور پر بیان کرتا ہے؟

☆۔ آپ کو اس حقیقت میں کیا تسلی ملتی ہے کہ داؤد اور خداوند یسوع کو اس بات کا علم تھا کہ قریبی ساتھیوں سے دھوکہ اور دغا کس قدر تلخ تجربہ ہوتا ہے؟

☆۔ کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ ہم دُکھ اور غم کی حالت میں پڑے ہوئے بھی اطمینان پائیں اور فتح مند رہیں؟ کیا فاتح اور غالب ہونے کا مطلب ہے کہ ہمیں کبھی کسی دُکھ اور غم کا تجربہ نہیں ہو گا؟

☆۔ جب داؤد نے یہ زبور تحریر کئے تو اُن حالات میں داؤد کی فتح کا راز کیا تھا؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔خدا کا شکر کریں کہ وہ ہمیں مکمل فتح دینے کی قدرت رکھتا ہے۔

☆۔خدا کا شکر کریں کہ اُس خاص وقت کے لئے جب آپ کو اُس کی فتح کا تجربہ ہوا تھا۔

☆۔خداوند سے درخواست کریں کہ وہ کلیسیا میں آپ کے تعلقات اور مراسم کی حفاظت کرے۔تاکہ ابلیس کوئی تفرقہ اور جدائی پیدا نہ کرنے پائے۔

☆۔خداوند سے کہیں کہ وہ آپ کی مصیبتوں اور مسائل میں، آپ کا دھیان اپنی طرف لگائے رکھے۔اُس کا شکر کریں کہ وہ آپ کے حالات و واقعات اور دُکھ بھرے تجربات کو جانتا ہے۔

جس وقت مجھے ڈر لگے

اِس باب کے مطالعہ سے پہلے زبور 56 پڑھیں

یہ زبور کن حالات میں لکھا گیا؟ اس تعلق سے کچھ بھی حتمی طور پر نہیں کہا جا سکتا۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جو کچھ اُس وقت داؤد کے ساتھ پیش آ رہا تھا، اُس کے مطابق داؤد نے یہ زبور لکھ دیا۔ تعارف ہمیں یہ بتاتا ہے کہ جب داؤد جات میں تھا تو اُس کو فلستیوں نے پکڑ لیا تھا۔ امکان غالب ہے کہ وہ اُس وقت ساؤل سے جان بچانے کے لئے بھاگا پھر رہا تھا۔

مشکلات، خطرات اور مسائل داؤد کی زندگی میں کوئی نئی بات نہیں تھی۔ اس زبور میں وہ خدا سے اُس کے رحم اور ترس کے لئے دُعا کرتا ہے۔ داؤد مشکل اور مصیبت کی اِس گھڑی میں خود پر اور اپنی قوت پر نگاہ نہیں کرتا۔ وہ ایک مستند اور قوی جنگجو اور عسکری قائد تھا۔ لیکن اُس کی قوت کا راز اِس بات میں تھا کہ وہ سب باتوں کے لئے خداوند اپنے خدا پر توکل اور بھروسہ کرتا تھا۔ یہاں پر ہم دیکھتے ہیں کہ وہ اپنی مشکلات سے نکلنے کے لئے خداوند کو پکار رہا ہے۔

پہلی آیت پر غور کریں، دشمن داؤد کے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔ وہ خدا کو یاد دلاتا ہے کہ دشمن دن بھر اُس کا پیچھا کرتے رہتے ہیں۔ داؤد کو پل بھر بھی دشمنوں کے تعاقب سے آرام نہیں ملتا تھا، وہ ہر وقت اُس کے پیچھے رہتے تھے۔ وہ مسلسل اُس کے تعاقب میں رہتے تھے۔

تہمت باز بھی سارا دن اُس کا پیچھا کرتے رہتے تھے۔ (2 آیت) وہ اپنے تکبر میں اُس کا پیچھا کرتے تھے۔ تہمت بازوں کا کام اُس کی شہرت اور نیک نامی کو اپنی باتوں سے نقصان پہنچانا تھا۔ یہ

لوگ جھوٹ بولتے تھے اور داؤد کے تعلق سے بُری باتیں بکتے تھے تاکہ وہ اِس قدر بدنام ہو جائے کہ اُس کی ہمت ہی ٹوٹ جائے۔

غور کریں، کہ داؤد نے اُس وقت کیا کیا جب اُس کے دشمنوں نے اُس پر بہت زیادہ دباؤ بڑھا دیا۔ وہ ہمیں بتاتا ہے کہ جب اُسے ڈر لگتا تھا وہ خداوند پر توکل اور بھروسہ کرتا تھا(3 آیت) یہاں پر کچھ اہم تفصیلات ہیں جن کے تعلق سے ہمیں جاننے کی ضرورت ہے۔ **پہلی بات**۔ غور کریں کہ داؤد خوف کی حالت میں ہے۔ ہم پر خوف چھا جانا ایک فطری بات ہے۔ اگرچہ داؤد ایک عظیم مردِ خدا تھا تو بھی اُس نے خوف محسوس کیا۔ غور کریں کہ خوف نے داؤد میں کس چیز کو پیدا کیا۔ وہ ہمیں بتاتا ہے کہ جب اُسے ڈر لگتا تھا تو وہ خدا پر توکل اور بھروسہ کرتا تھا۔ وہ اپنے خدا کی طرف رجوع لاتا تھا۔

خوف ہمیشہ ہی ہمیں خدا کی طرف رجوع لانے اور اُس پر بھروسہ کرنے سے روکتا ہے۔ کئی دفعہ ہم خوف کے مارے اُس سے دُور بھی چلے جاتے ہیں۔ حقیقت تو یہی ہے کہ جب ہمیں ڈر لگے، تو خدا کی طرف رجوع لائیں، اُسی میں پناہ لیں، کیونکہ ایسی حالت میں خدا کی پناہ کے سوا اور کوئی اچھی جگہ نہیں ہے۔

غور کریں کہ جب داؤد خوفزدہ تھا تو اُس نے خدا کے کلام پر دھیان دیا۔(4 آیت) اُس نے اپنے لئے خدا کے کلام کو دریافت کیا۔ وہ خدا کے کلام سے محبت رکھتا تھا۔ غور کریں کہ وہ خدا کے کلام کی ستائش کرتا ہے۔ داؤد اس لئے بھی خدا کے کلام کی ستائش کرتا تھا کیونکہ کلام ہی خدا ہے۔ اس کلام میں لکھے ہوئے وعدے اس کے خدا کے وعدے تھے۔ اُس کو خدا کے کلام سے تقویت ملتی تھی۔

چوتھی آیت میں، داؤداپنے قارئین کو یاد دلاتا ہے کہ چونکہ اُس کا بھروسہ خدا پر تھا اِس لئے انسان اُس کے سامنے بے بس اور ناتواں تھے۔ داؤد تک رسائی کے لئے اُن لوگوں کو پہلے خدا تک رسائی حاصل کرنے کی ضرورت تھی، بصورت دیگر وہ داؤد کی قوت اور اُس کے ایمان اور اعتقاد کا بھید سمجھ نہیں سکتے تھے۔ داؤد نے اپنے آپ کو خدا کے پیچھے چھپایا۔ اُسے فکر کرنے کی ضرورت نہیں تھی کیونکہ خدا ہی اُس کی پناہ کی چٹان تھا، وہی اُس کی سپر اور ڈھال تھا تو پھر ڈر کیسا؟

چونکہ انسان تو خدا کو شکست نہیں دے سکتے تھے، اِس لئے اُس کے دشمن اُس کو شکست نہیں دے سکتے تھے۔

کہنے کا یہ مطلب نہیں کہ داؤد کے دشمن اُس کی زندگی کو مشکل نہیں بنا سکتے تھے۔ پانچویں اور چھٹی آیت میں، داؤداپنے قارئین کو یاد دلاتا ہے کہ اُس کے دشمن اُس کی باتوں کو توڑ مروڑ رہے تھے۔ اور اُن کے معنی اور مفہوم میں یکسر تبدیلی اور ردوبدل پیدا کر رہے تھے۔ اُنہوں نے اُس کے خلاف سازش کی تھی۔ وہ اُس کے ایک ایک نقش قدم کو دیکھتے بھالتے تھے۔ وہ اُس کی جان لینا چاہتے تھے۔ داؤد کے لئے یہ وقت آسان نہیں تھا۔ اگرچہ اُس نے خدا پر توکل اور بھروسہ کیا تھا۔ تو بھی اُسے دشمن کی طرف سے رسوائی اور بے عزتی کا تجربہ ہوا تھا۔ خدا نے اُس کی مشکلات اور مسائل کو اُس سے دُور نہیں کیا بلکہ اُس کی مدد کی تاکہ وہ اُن میں سے گزر جائے۔

غور کریں، داؤد نے خدا سے درخواست کی کہ اُس کے دشمن بچنے نہ پائیں۔ (7 آیت) اُس نے خدا سے کہا کہ وہ قوموں کو پسپا کرے۔ زبور نویس کی طرف سے یہ ایک بڑی خاص درخواست تھی۔ داؤد کے دل کی یہی خواہش ہے کہ اُس کے دشمن نیست و نابود ہو جائیں۔ وہ اپنے ارد گرد

بُرائی کے ثمرات دیکھ کر بڑا غمزدہ ہوتا ہے۔ وہ ساری بدی کا خاتمہ چاہتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ زمین پر خدا کا ارادہ اور مقصد پورا ہو۔ گناہ اور اُس کے نتائج پر وہ بڑا مایوس اور افسردہ نظر آتا ہے۔

8ویں آیت پر غور کریں۔ داؤد نے خداوند سے یہ عرض کی کہ وہ اُس کے غم اور آنسوؤں کا حساب رکھے۔ جب داؤد کی زندگی میں دُکھ، مصیبت اور غم کا وقت آیا، وہ حیرت میں ڈوبا روتا تھا کہ آیا جو کچھ وہ محسوس کر رہا ہے، خدا اُس کو جانتا ہے یا نہیں۔ یہ آیت ایسے لوگوں کے لئے تسلی اور تشفی ہے جو غم میں پڑے روتے ہیں۔ خدا ہماری آنکھ سے گرنے والے ہر ایک آنسو سے واقف ہے۔

داؤد کو پورا بھروسہ اور اعتماد تھا کہ جب وہ دُعا کرے گا تو خدا اُس کی سن لے گا۔ وہ پر اعتماد تھا کہ جب خدا اُس کی کمک کو آئے گا تو دشمن اُس کی طرف پشت پھیر کا بھاگ نکلیں گے۔ داؤد اپنے قارئین کو بتاتا ہے کہ وہ جانتا تھا کہ خدا اُس کی طرف ہے۔ اور اُسے خدا کی مدد حاصل ہے۔

داؤد خدا پر توکل اور بھروسہ کرتا تھا۔ وہ اُس کے کلام پر توکل اور بھروسہ کرتا تھا۔ ایک رحیم، ترس بھرے اور محبت کرنے والے خدا کے سامنے اُس کے دشمن کچھ بھی نہیں تھے۔

12ویں آیت میں، داؤد نے اپنے قارئین کو یاد کرایا کہ اُس نے خدا کے حضور منتیں مانی ہے ہیں۔ یہ کہنا تو مشکل ہے کہ وہ منتیں کیا تھیں۔ ایک بنیادی سطح پر، داؤد نے اپنے آپ کو خدا کے لئے زندہ رکھنے کے لئے وقف کر دیا۔ کوئی چیز بھی اب اُسے اپنی منتیں پوری کرنے سے روک نہیں سکتی تھی۔

داؤد خدا پر توکل اور بھروسہ کرتا تھا۔ وہ اپنے قارئین کو یاد دلاتا ہے کہ وہ دن آئے گا جب وہ خدا کے حضور شکر گزاری کی قربانیاں گزرانے گا۔ کیونکہ خدا ہی اُسے موت اور اُس کے پاؤں کو ٹھوکر کھانے سے بچائے گا۔ خدا اس لیے ایسا کرے گا تاکہ داؤد خدا کی زندگی کے نور میں زندگی بسر کرنا جاری رکھے۔

ایماندار ہوتے ہوئے ہماری زندگی میں خوف کا وقت بھی آئے گا۔ جب خوف آئے تو ہم خدا کی پناہ اور اُس کے محافظت میں دَوڑ جائیں۔ اُسی کے بازوؤں میں ہمیں پناہ اور تحفظ ملتا ہے۔ خواہ ہمارے ساتھ کچھ بھی ہو جائے۔ ہمیں یہ اعتماد اور بھروسہ ہونا چاہئے کہ وہ ہمیں چھڑانے کی قدرت رکھتا ہے۔ زبور نویس کا یہی اعتماد اور بھروسہ ہے۔ ہمیں بھی خدا پر ایسا ہی توکل اور بھروسہ ہونا چاہئے۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ اس زبور میں ہم خوف کے تعلق سے کیا سیکھتے ہیں؟ کیا ایسے وقت میں ایماندار خوف زدہ ہو سکتے ہیں۔ خوف نے زبور نویس کی زندگی میں کیا پیدا کیا؟

☆۔ کیا آپ کبھی خوفزدہ ہوئے ہیں؟ آپ کی زندگی میں خوف کیا پیدا کرتا ہے؟

☆۔ زندگی میں مشکلات اور کشمکش سے دوچار لوگوں کے لئے اس زبور میں کیا وعدہ موجود ہے؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔خداوند کی شکر گزاری کریں کہ ہمارا خدا کسی بھی مشکل اور مصیبت سے بڑا ہے جو دشمن ہماری زندگی میں لا سکتا ہے؟

☆خداوند سے کہیں کہ جب ہماری زندگی میں مشکلات اور مسائل آئیں تو وہ ہمیں اور زیادہ اعتماد اور اطمینان سے بھر دے۔

☆۔خداوند کی شکر گزاری کریں کہ خوف کی حالت میں ہم تحفظ، قوت اور تسلی پانے کے لئے اُس کے پاس آ سکتے ہیں۔

میں نے خدا سے فریاد کی

اِس باب کے مطالعہ سے پہلے زبور 57 پڑھیں

زبور 57 بھی داؤد نے اُس وقت لکھا جب وہ ساؤل سے جان بچانے کے لئے بھاگا ہوا تھا۔ مسیحی دُنیا میں بڑی بڑی گواہیاں، منسٹری اور عظیم کتب دُکھوں اور مصیبتوں کی پیداوار ہیں۔ کیونکہ دُکھ اور مصیبت کی گھڑی میں ہماری توجہ اور دھیان زیادہ سے زیادہ خدا کی طرف سے ہوتا ہے۔ یہ زبور اُس وقت لکھا گیا جب داؤد ساؤل سے جان بچانے کے لئے ایک غار میں چھپا ہوا تھا داؤد نے تنہائی کے اُس وقت کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے اپنے دل کی باتیں خدا کے حضور بیان کیں۔

داؤد پہلی آیت میں، خدا سے فریاد کرتا ہے کہ وہ اُس پر رحم کرے۔ اگرچہ داؤد ایک غار میں چھپا ہوا تھا، لیکن ساؤل سے جان بچانے کے لئے وہ غار نہیں بلکہ خداوند خدا ہی اُس کی پناہ اور چھپنے کی جگہ تھی۔ جب تک خطرہ ٹل نہ گیا اُس نے اپنے آپ کو خداوند خدا کے پرّوں میں چھپائے رکھا۔ یہاں پر ایسے مادہ پرندے کی تصویر ہے جو اپنے بچوں کو اپنے پروں کے سایہ تلے چھپا لیتی ہے۔ وہ ماں خود قربانی دیتی ہے، موسم کی شدت کو برداشت کرتی ہے لیکن اپنے بچوں کو اپنے پرّوں تلے محفوظ کر لیتی ہے۔ داؤد ہمارے لئے کچھ ایسی ہی تصویر کشی کرتا ہے۔ داؤد تک رسائی کے لئے اس کے دشمنوں کو اُس کے خدا پر غالب آنا تھا۔ لیکن وہ محض بشر یہ کس طرح کر سکتے تھے۔ خدا پر ایسا زبردست اعتماد اور اُس کے ساتھ ایسا زبردست تعلق اور رشتہ کس قدر عظیم بات ہے۔

داؤد کو یہ اعتماد اور بھروسہ تھا کہ خدا اُس کی زندگی میں اپنے مقاصد اور ارادے پورے کرے گا۔ (2 آیت) داؤد کو اعتماد تھا کہ خدا کا مقصد اور ارادہ اُس کی زندگی کے لئے بھلائی کا ارادہ ہے۔ داؤد جانتا تھا کہ جب تک اُس نے خداوند کو اپنی پناہ گاہ بنایا ہوا ہے اُس وقت تک دشمن اُس پر غالب نہیں آسکتا۔ خدا اپنی مرضی اور ارادے کو اُس کی زندگی میں پورا کرے گا۔

تیسری آیت پر غور کریں، خدا نے آسمان سے داؤد کے لئے کمک بھیجی تا کہ تعاقب کرنے والوں سے اُسے محفوظ رکھے۔ آسمان اور زمین کا خدا داؤد کی دُعا کے جواب میں اُس کی مدد کے لئے اُس تک پہنچا۔ خدا نے اُن دشمنوں کو ڈانٹا جو داؤد کی جان لینا چاہتے تھے۔

اِس آیت میں لفظ سلاہ پر غور کریں۔ یوں لگتا ہے کہ یہ لفظ، موسیقی کی ایک اصطلاح ہے جس کا معنی ہے وقفہ۔ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ اِس کا مطلب ہے کہ پڑھنے والا رُک کر اُس پر غور کرے۔ اِس صورت میں، یہی سوچ اور خیال اُبھرتا ہے کہ خدا اپنے بچوں کی کمک اور مدد کے لئے آسمان سے اُتر آتا ہے۔

غور کریں کہ خدا اپنے بچوں کی محافظت کے لئے آسمان سے کیا بھیجتا ہے۔ وہ اپنی محبت اور شفقت کو نازل کرتا ہے۔ ہماری انتہائی غم کی حالت میں، خدا کی محبت ہمارے لئے تسلی اور یقین دہانی ہے۔ وہ ہماری بڑی دیکھ بھال کرتا اور ہمیشہ ہمارا خیال رکھتا ہے۔ اُس کی وفاداری ہماری یقین دہانی ہے۔ کہ وہ ہم سے دستبردار ہو گا اور نہ ہی ہمیں چھوڑے گا۔ وہ مصیبت کی گھڑی میں ہمارا ساتھ دے گا اور ہمیں بچالے گا۔

چوتھی آیت میں، داؤد اپنے دشمنوں کے تعلق سے بات کرتا ہے۔ وہ اُنہیں شیر اور جنگلی درندوں ’’سے تشبیہ دیتا ہے۔ جن کے دانت تیر، نیزے اور برچھیوں کی مانند تیز ہیں۔ اُن کی زبان تلوار کی مانند تیز ہے۔ وہ اُس کو نگلنے کے لئے تیار تھے۔

زبور نویس کی یہی خواہش ہے کہ خداوند خدا آسمانوں پر سربلند ہو اور اُس کا جلال ساری زمین پر نظر آئے۔ یہ بدکار لوگ خداوند کے نام کو عزت اور جلال نہیں دے رہے تھے۔ داؤد کا پیچھا کرنے سے، وہ خدا کے ارادے اور مقصد کے خلاف کھڑے ہو رہے تھے۔ خدا کے حضور یہ فریاد کرتے ہوئے کہ اُس کا نام جلال پائے، دراصل وہ یہ فریاد کر رہا ہے کہ ایسی تمام چیزیں ناکام ہوں جو اُس کے نام کو جلال دینے کا باعث نہیں ہیں۔

داؤد کے دشمنوں نے اُس کے پاؤں کے لئے جال بچھایا ہوا تھا۔ چھٹی آیت پر غور کریں۔ داؤد بڑی مایوسی اور انتہائی پریشانی کی حالت میں جھکا ہوا ہے۔ اُسے اپنے دشمنوں کی سازشوں کے باعث بڑا بوجھ اُٹھانا پڑ رہا تھا۔ خدا اُس سے دستبردار نہیں ہوا تھا۔ داؤد کے دُشمنوں نے اُس کے لئے گڑھا کھودا ہوا تھا۔ لیکن خدا نے اُس کے دشمنوں کو ہی اُس گڑھے میں گرایا تھا۔

داؤد کا دل قائم تھا (7 آیت) کہنے کا یہ مطلب ہے، اُس کا ایمان متزلزل نہ ہوا۔ اور نہ ہی اس مشکل گھڑی میں وہ خدا سے بے وفا ہوا۔ وہ خدا کے ساتھ ساتھ چلتا رہا۔ اُس نے اپنے دُکھ درد اور آزمائش کی گھڑی میں اپنی نگاہ خداوند پر لگائی۔ کوئی چیز بھی اُس کا دھیان اور توجہ خدا سے ہٹانے میں کامیاب نہ ہوئی۔

غور کریں نہ صرف داؤد نے اپنی آزمائش اور مشکل گھڑی میں خداوند پر اپنی آنکھیں لگائی رکھیں۔ بلکہ اُس نے ساز بجا کر اپنے خدا کی تمجید اور ستائش کی۔ آٹھویں آیت میں، وہ اپنی جان سے بیدار

ہونے کے لئے کہتا ہے۔ وہ بربط اور ستار سے بیدار ہونے کے لئے کہتا ہے۔ وہ اُنہیں تڑکے جاگنے کے لئے کہتا ہے۔ جب ہماری زندگی میں مصائب، مشکلات اور دُکھ آتے ہیں تو اُس وقت خدا کی پرستش اور ستائش کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ داؤد اُس وقت ساؤل سے اپنی جان بچانے کے لئے ایک غار میں چھپا ہوا ہے۔ پھر بھی اُس کا دل چاہا کہ وہ بربط اُٹھا کر خداوند کی ستائش کرے۔ وہ ایسا کر سکتا تھا کیونکہ اُس نے اپنی آنکھیں خدا پر لگائی ہوئی تھیں۔ اور وہ ایمان سے جانتا تھا کہ فتح اُسی کی ہے۔

داؤد اپنے قارئین کو یہ بتاتا ہے کہ وہ قوموں کے درمیان خداوند کی ستائش کرے گا۔ (9آیت) داؤد کی یہی خواہش اور تمنا تھی کی پوری دنیا اُس کے خدا کے جلال اور اُس کے بھلے کاموں کو جان لے۔ وہ چاہتا تھا کہ دنیا اُس کے خدا کی محبت کا تجربہ کرے جو اُس کی مدد کے لئے آسمان سے اُتر آیا۔ وہ چاہتا تھا کہ لوگ جانیں کہ اُس کا خدا وفادار خدا ہے۔ اس غار میں، داؤد کو خدا کے اطمینان کا تجربہ ہوا۔ یوں لگتا ہے کہ داؤد سے ملاقات کے لئے خدا اُس غار میں پہنچ گیا۔ تاریکی، چھپنے کی جگہ میں، داؤد نے ستار بجا کر خدا کی پرستش اور ستائش کی۔ اور خدا کی وفاداری، شفقت اور اُس کی اُتم محبت کے لئے اُس کے نام کو مبارک کہا۔

اگر آپ اِس وقت کسی مشکل گھڑی میں سے گزر رہے ہیں، تو کیا آپ اپنی آنکھیں خدا پر لگا سکتے ہیں؟ کیا غم، دُکھ اور پریشانی کی تاریک غار میں آپ خدا پر توکل اور بھروسہ کر سکتے ہیں؟ داؤد ہمیں یقین دہانی کراتا ہے کہ ہمارے دُکھ اور نہایت غم کی حالت میں بھی خدا کی وفاداری، اُس کی محبت اور اُس کی قوت ہمارا بھروسہ اور اعتماد ہو گی۔

چند غور طلب باتیں

☆۔مشکلات، مصائب اور دُکھ کی گھڑی میں خداوند کی طرف نگاہ کرنے کی اہمیت کے بارے میں داؤد ہمیں اِس زبور میں کیا تعلیم دیتا ہے؟

☆۔آزمائش اور دُکھ کی گھڑی میں خدا کی پرستش اور ستائش کس طرح ممکن ہے؟

☆دُکھوں، آزمائش اور امتحانوں میں آپ کا شخصی ردِ عمل کیسا ہوتا ہے؟اس سے آپ کو کیا چیلنج ملتا ہے؟

☆۔جس طور سے خدا نے اپنی وفاداری اور محبت کو آپ پر ظاہر کیا ہے،ایک فہرست تیار کریں۔

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔خداوند سے فضل اور توفیق مانگیں تا کہ آپ آزمائشوں میں بھی اپنی آنکھیں اُس پر لگا سکیں۔

☆۔خدا کا شکر کریں کہ داؤد تاریک غار میں بھی خدا کی پرستش اور ستائش کرنے کے قابل تھا۔ خداوند سے فضل مانگیں تا کہ آپ کا دل دُکھوں اور پریشانیوں کے باجود اُس کی ستائش سے بھرا رہے۔

☆۔چند لمحات کے لئے کسی ایسے بھائی یا بہن کے لئے دُعا مانگیں جو مشکلات، آزمائشوں اور مصیبتوں کے دَور سے گزر رہا ہے۔اس دَور میں خدا اپنی وفاداری اور شفقت اُن پر ظاہر کرے، عزیزو اِس مقصد کے لئے دُعا کریں۔

انصاف کے لئے فریاد

اس باب کے مطالعہ سے پہلے زبور 58 پڑھیں

زبور 58 اِس زمین پر انصاف کے لئے ایک التجا ہے۔ بالخصوص، داؤد اپنے دَور کے بدکار حکمرانوں کے خلاف دعا کرتا ہے۔ اس زبور کو تین حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ آیات 9-6 آیات اُن بدکار حکمرانوں کے خلاف دُعا ہے۔ اور پھر 11-10 آیات اس دُعا کا نتیجہ بیان کرتی ہیں

ملک کے حکمران

داؤد ملک کے حکمرانوں کے تعلق سے ایک بیان کے ساتھ آغاز کرتا ہے۔ غور کریں کہ وہ اُن کے تعلق سے کیا بتاتا ہے۔ داؤد ایک سوال پوچھنے سے آغاز کرتا ہے

(1 آیت) "اَے بزرگو! کیا تم درحقیقت راست گوئی کرتے ہو؟ اَے بنی آدم کیا تم ٹھیک عدالت کرتے ہو؟

ظاہری بات ہے کہ داؤد نے اِس بات کو محسوس کیا کہ انصاف اور راستی سے حکمرانی کرنا ایک حکمران کی ذمہ داری ہے۔ جو لوگ بھی اُن کے زیرِ انتظام تھے اُن کی ذمہ داری تھی کہ اُنہیں انصاف بھی دیں اور اُن کے ساتھ رواداری کا سلوک کریں۔ اُن پر فرض تھا کہ وہ راستی سے عدالت کریں۔ داؤد حکمرانوں سے پوچھتا ہے کہ آیا وہ راستی سے عدالت کر رہے ہیں (1 آیت) وہ اپنے ہی سوالات کا دوسری آیت میں جواب دیتا ہے۔

داؤد قائدین کو یاد دلاتا ہے کہ اُن کے دل راست اور عدل پسند نہیں تھے۔ وہ بے انصافی کرتے اور اپنے ہاتھوں سے ہی اس زمین پر ظلم و ستم ڈھا رہے تھے۔ وہ اُن لوگوں کی مطلق فکر اور پرواہ نہیں کر رہے تھے جو اُن کے انتظام کے تحت زندگی بسر کر رہے تھے۔ داؤد جن حکمرانوں کا یہاں پر ذکر کر رہا ہے وہ ظالم اور بے انصاف تھے۔ اُنہیں خدا کی شریعت کا بھی کوئی لحاظ نہ تھا۔

تیسری آیت میں، داؤد عمومی طور پر بدکاروں کی بات کرتا ہے۔ وہ اپنے قارئین کو یاد کراتا ہے کہ بدکار لوگ تو اپنی پیدائش اور ماں کے بطن سے ہی گمراہ ہیں۔ وہ جھوٹ بولتے ہیں۔ یہ کہنے سے، داؤد یہ بتا رہا ہے کہ وہ پیدائشی گنہگار تھے۔ بُرائی ایک ایسی چیز ہے جس کے تعلق سے ہم سیکھتے ہیں، اس کے ساتھ ہی یہ ایک ایسی چیز ہے جس کے ساتھ ہم جنم بھی لیتے ہیں۔ یہاں پر داؤد جن لوگوں کا ذکر کر رہا ہے وہ بدکار ہی پیدا ہوئے تھے۔ وہ اپنی ماں کے بطن ہی سے جھوٹ بولتے تھے۔ بدی تو انسان کی فطرت کا حصہ ہے۔

داؤد ان لوگوں کی تصویر کشی سانپوں کے طور پر کرتا ہے۔ وہ یہاں پر دو نکات بیان کرتا ہے۔ **پہلی بات**، اُن کا زہر سانپوں جیسا تھا۔ جب ایک زہریلا سانپ کاٹتا ہے، تو وہ اپنے شکار کے بدن میں اپنا زہر چھوڑ دیتا ہے۔ وہ زہر بالآخر شکار کو مار ڈالتا ہے۔ بالخصوص اگر اُس زہر کا فوری طور پر تریاق نہ کیا جائے۔ زہر گناہ کی علامت ہے جو متاثر کرتا ہے۔ گناہ ہمیں تباہ و برباد کر دیتا ہے۔ اُن بدکار حکمرانوں کو زہریلے سانپ کہا گیا ہے۔ جو اُن لوگوں کی زندگیوں میں زہر گھولتے رہتے ہیں جو اُن کی حکمرانی اور تسلط کے نیچے ہوتے ہیں۔ وہ سانپوں کی طرح اپنے شکار کو نگل جاتے ہیں۔ بھیڑوں کے چرواہے ہونے کی بجائے وہ اپنے جھوٹوں اور گناہ آلودہ طور طریقوں سے اُن کی زندگیوں میں زہر گھولتے ہیں۔

دوسری بات۔ وہ حکمران بہرے افعی کی مانند تھے جو منتر پڑھنے والوں کی آواز ہی نہیں سنتا۔ یہاں پر اُس افعی کی تصویر کشی کی گئی ہے۔ جو بین بجانے والے کے میوزک پر جھومتا ہے۔ یہ حکمران بھی خدا کی بات پر کان نہیں لگاتے تھے۔ غور کریں کہ خواہ کتنا اچھا میوزک بجایا جائے افعی اُس پر کان ہی نہیں لگاتا۔ خدا نے داؤد کے زمانے میں اپنے نبیوں کو بھیجا لیکن حکمرانوں نے اُن کی بات سننے سے انکار کر دیا۔ اُنہوں نے کسی بھی اچھی اور راست بات کو نہ سننے کے لئے اپنے کانوں کو بند کر لیا۔ ایسے لوگ صرف اور صرف اپنے لئے ہی زندگی بسر کرنا چاہتے تھے۔

حکمرانوں کے خلاف دُعا

اپنے دَور کے حکمرانوں کے تعلق سے بیان کرنے کے بعد، داؤد اب اُن کے خلاف دُعا کرتا ہے۔ اُس کی دُعا بڑی پُر جوش ہے۔ وہ ان حکمرانوں کے تعلق سے بڑی تند و تیز باتیں کرتا ہے۔ ہم یہ دیکھ چکے ہیں کہ اُس کے دَور کے حکمران سانپوں کی طرح ڈستے تھے اور اپنا زہر پھلا رہے تھے۔ داؤد 6 آیت میں دُعا کرتا ہے کہ خدا اُن زہریلے سانپوں کے دانتوں کو توڑ ڈالے۔ تاکہ وہ اپنا گناہ اور بدی مزید پھیلا نہ سکیں۔ وہ اُن بدکار حکمرانوں کو اُن شیر ببروں سے بھی تشبیہ دیتا ہے جو خدا کے لوگوں کو نگل جاتے ہیں۔ داؤد خدا سے التجا کرتا ہے کہ وہ اُن شیروں کے دانت اُکھاڑ ڈالے تاکہ وہ اُس کے لوگوں کو نگلنا جاری نہ رکھ سکیں۔ 7 آیت میں داؤد التجا کرتا ہے کہ بدکار حکمران بہتے پانی کی طرح غائب ہو جائیں۔ وہ چاہتا تھا کہ خدا ایسے لوگوں کو دفعہ دُور کر دے تاکہ وہ اپنی بدی کو پھیلانا جاری نہ رکھ سکیں۔

داؤد حکمرانوں کی اس طرح سے بھی تصویر کشی کرتا ہے جو اپنی رعایا پر تیر برسانے کے لئے اپنی کمان کو سیدھا کرتے ہیں۔ زبور نویس دُعا کرتا ہے کہ اُن کی کمان سے نکلنے والے تیر کند ہو جائیں تا کہ خدا کے لوگ اُن تیروں سے محفوظ رہ سکیں۔

8ویں آیت میں، داؤد اپنے دُور کے حکمرانوں کو گھونگے سے تشبیہ دیتا ہے۔ جیسے عورت کا اسقاط جس نے سورج کو دیکھا ہی نہیں۔ جب وہ چلتے ہیں تو اپنے پیچھے ایک یادگار چھوڑتے جاتے ہیں۔ یوں لگتا ہے کہ دھوپ میں آہستہ آہستہ پگھل رہا ہے۔ داؤد دعا کرتا ہے کہ وہ بدکار لوگوں بہتے پانی کی مانند ہو جائیں تا کہ خدا کے لوگوں کو ڈرانے دھمکانے کا سلسلہ بند ہو جائے۔ **آٹھویں** آیت کے آخری حصہ میں، داؤد خدا سے التجا کرتا ہے کہ وہ ملک سے بدی کو ختم کر دے تا کہ مُردہ پیدا ہونے والے بچے کی طرح وہ بدکار حکمران سورج کو دیکھ ہی نہ سکیں۔ اور نہ ہی وہ بدی پھیلانے کے لئے اپنے بُرے کام کو جاری رکھ سکیں۔

9ویں آیت میں داؤد کی دُعا میں ایک شدت پائی جاتی ہے۔ وہ دُعا کرتا ہے کہ اس سے پہلے کی تمہاری ہانڈیوں کو کانٹوں کی آنچ لگے، وہ ہرے اور جلتے دونوں کو یکساں بگولے سے اُڑا لے جائے گا۔ یہاں پر ایک ایسے برتن کی تصویر پیش کی گئی ہے جسے کانٹوں کی آگ پر اُبلنے کے لئے رکھا گیا ہو۔ کانٹے بہت جلد جل کر خاک ہو جاتے ہیں۔ داؤد یہ دُعا کر رہا ہے کہ خدا بہت جلد ملک کے حکمرانوں کے خلاف اپنی عدالت کو ظاہر کرے۔ وہ نبوتی طور پر بیان کرتا ہے کہ ایسے لوگوں کی عدالت بہت جلد ہو گی۔

دُعاکا نتیجہ

اِس زبور کی آخری آیت میں، داؤد ہمیں بتاتا ہے کہ ملک میں خدا کی عدالت کا نتیجہ دیکھنے کو ملے گا۔ سب سے پہلے دسویں آیت میں، وہ اپنے قارئین کو بتاتا ہے کہ جب خدا بدکاروں کی عدالت کرے گا تو وہ شاد ہوں گے اور اپنے پاؤں اُن کے خون میں دھوئیں گے۔ داؤد ہمیں یہ بتا رہا ہے کہ خدا کی عدالت بدکاروں کو نیست و نابود کر دے گی۔ اُن کا خون ملک میں بہے گا۔ جب وہ خون گلیوں اور بازاروں میں بہے گا تو وہ اُس میں چلیں گے۔ وہ اُس میں اپنے پاؤں دھوئیں گے۔ یہ راستباز لوگوں کی مکمل فتح ہو گی۔

خدا کی عدالت سے جو دوسری چیز وقوع پذیر ہو گی وہ یہ کہ ایسے بدکار لوگ اِس بات کا اقرار کریں گے کہ۔ "بے شک خدا ہے جو زمین پر عدالت کرتا ہے۔(11 آیت) ساری زمین دیکھے گی کہ خدا اپنے محبت رکھنے والوں کو اَجر دیتا ہے۔ اور وہ ساری دُنیا کی عدالت کرتا ہے۔ اُس وقت تک بدکار حکمرانوں کے لئے دیر ہو چکی ہو گی، لیکن سننے کے لئے یہ بیدار ہونے کی ایک پکار ہو گی۔

داؤد انصاف کے لئے ملتجی ہے۔ راستباز بدکار لوگوں کے ہاتھوں ظلم اور ناانصافی کا دُکھ برداشت کریں گے۔ وہ بڑا پُر اعتماد ہو کر دُعا کرتا ہے کہ راستباز بدی پر غالب آئیں گے۔ جب ہم بدی اور بے انصافی سے معمور دُنیا کو دیکھتے ہیں۔ تو ہمارے لئے یہی اُمید ہے کہ راستباز لوگ بدی پر غالب آئیں گے۔

چند غور طلب باتیں

☆۔داؤد اپنے زمانہ کے بُرے لوگوں کا ذکر کرنے کے لئے کون سی تصویر استعمال کرتا ہے ؟

☆۔آج آپ کو اپنے معاشرے میں کیا نظر آتا ہے ؟☆۔کیا ہمیں اپنے ملک میں آج بدی کے خلاف دُعا کرنی چاہیئے ؟وضاحت کریں۔☆۔ایمانداروں سے لئے اِس زبور میں کیا وعدہ پایا جاتا ہے۔؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔چند لمحات کے لئے دُعا کریں کہ خدا بے انصافی اور بے راہ روی کا ملک سے خاتمہ کر دے۔

☆۔خدا کا شکر کریں کہ وہ اُن سب کے لئے فتح کا وعدہ کرتا ہے جو اُس پر توکل اور بھروسہ کرتے ہیں۔

☆۔اپنے ملک اور علاقہ کی قیادت کے لئے دُعا کریں۔خدا سے دُعا کریں کہ وہ اُن کے دلوں اور دماغوں کو چھوئے۔تاکہ وہ عدل اور انصاف کے ساتھ حکومت کر سکیں۔

بھونکنے والے کتے اور سریلی موسیقی

اس باب کے مطالعہ سے پہلے زبور 59 پڑھیں

جب ہمیں ایک زبور کے متن کا علم ہو جاتا ہے تو پھر ہم اور بھی بہتر طور پر اُس کے پیغام کو سراہتے ہیں۔ اس زبور کا متن 1 سموئیل 19:11 میں ملتا ہے۔ یہاں پر ہم پڑھتے ہیں کہ کس طرح ساؤل نے حسد میں آکر داؤد کے گھر میں اپنے لوگ اُسے مار ڈالنے کے لئے بھیجے۔ داؤد کی بیوی میکل کو اِس ساری سازش کا علم ہو گیا اور اُس نے بروقت داؤد کو اِس بھیانک منصوبے کی اطلاع دے دی۔ داؤد ایک کھڑکی کی راہ سے وہاں سے نکل بھاگا۔

دراصل یہ زبور دشمنوں سے بچے رہنے کے لئے ایک التجا ہے۔ زبور نویس پہلی آیت میں خدا سے اس عرض کے ساتھ زبور کا آغاز کرتا ہے کہ وہ اُسے اُس کے دشمنوں اور اُس کے خلاف اُٹھنے والے لوگوں سے رہائی دے۔ اُس نے اپنے دشمنوں کو بدکار اور خونی کہا ہے۔ یہ غضبناک ''' لوگ تھے جو اُس کی گھات میں لگے رہتے تھے، اگرچہ داؤد نے ایسا کچھ بھی نہیں کیا تھا کہ مارا جاتا تو بھی وہ اُس کی جان کے پیچھے پڑے ہوئے تھے۔

چوتھی آیت میں، داؤد خدا سے عرض کرتا ہے کہ وہ اُس کی مدد کے لئے آئے۔ وہ انصاف کے لئے پکارتا اور درخواست کرتا ہے کہ وہ اُن غداروں کو سزا دے۔ وہ تو یہاں تک کہتا ہے کہ خدا اُن پر رحم نہ کرے۔

داؤد اپنے دشمنوں کو کتوں کے ساتھ تشبیہ دیتا ہے۔ وہ شام کے وقت اُس کے پاس آئے۔ وہ شہر کے گرد چکر لگاتے اور اُن لوگوں پر غراتے تھے۔ وہ بدکار اور ناپاک لوگ تھے۔ اُن کی باتیں گویا تند و تیز تیر تھے۔ اُن کی باتیں تلخ، بُری اور تکلیف دہ تھیں۔ اُن کا مقصد لوگوں کا بُرا چاہنا ہی تھا۔ ایسی سوچیں رکھنے اور گفتگو کرنے والے لوگ ایک جھوٹا احساسِ تحفظ رکھتے تھے۔ وہ یہی محسوس کرتے تھے کہ وہ جو چاہیں بول سکتے ہیں۔ خدا اُن کی باتیں نہیں سنے گا اور نہ ہی اُن سے اُن کی باتوں کا کوئی حساب لے گا۔

اگرچہ یہ لوگ بہت طاقتور اور ڈرانے والے لگتے تھے۔ تو بھی خدا کی قوت اور قدرت کے سامنے ہیچ تھے۔ خدا نے اُن کے اعمال اور کلام پر غور کیا۔ خدا اُن کے تکبر اور بے باکی پر ہنسا۔ داؤد مشکل کی اِس گھڑی میں اپنے آپ کو خدا کا کردار یاد دلاتا ہے۔

خدا ہی داؤد کی طاقت اور کمک تھا۔ اُس نے اپنی مدد اور کمک کے لئے خدا ہی کی آس رکھی اور اُسی کا انتظار کیا۔ وہ اپنی ہی صلاحیتوں اور قابلیت پر بھروسہ نہیں رکھتا تھا۔ بلکہ اُس کا توکل اور بھروسہ تو خداوند اپنے خدا پر ہی تھا۔ داؤد ایک زبردست آدمی تھا۔ وہ ایک دانشمند شخص تھا اور اُس کے زیر انتظام بہت سے بااثر لوگ کام کرتے تھے۔ تاہم اُس کی طاقت ایسے لوگ نہیں تھے۔ بلکہ خداوند اُس کا خدا ہی اُس کی طاقت اور کمک تھا۔

9ویں آیت کے مطابق، خدا ہی داؤد کا قلعہ تھا۔ خدا نے اسے ہر طرف سے گھیر اور محفوظ کر رکھا تھا۔ داؤد پر ہاتھ ڈالنے کے لئے دشمن کو خدا کا سامنا کرنا تھا۔

غور کریں کہ داؤد 10 ویں آیت میں خدا کو ایک محبت کرنے والے خدا کے طور پر بیان کرتا ہے۔ وہ جانتا تھا کہ خدا نے اُسے دیکھا اور اُس کی صورتحال سے آگاہ اور واقف ہے۔ اہم اور سمجھنے والی

بات یہ ہے کہ داؤد کواِس بات کی یقین دہانی اور کامل علم تھا کہ خدا اُس سے محبت رکھتا ہے اور مصیبت کی گھڑی میں اُس سے منہ نہ موڑے گا، وہ اُس سے دستبردار نہ ہو گا کہ دشمن اُسے تباہ و برباد کر دے۔ خدا اپنی قدرت سے داؤد کو بچانے پر قادر تھا۔ تاہم خدا نے داؤد کو اپنی محبت اور شفقت کی بناپر محفوظ رکھا۔ داؤد کے لئے محبت کی بناپر، خدا نے اُس کے دشمنوں کو شرمندہ اور خجل کیا۔ اُس نے داؤد کے دشمنوں کو اُس پر بدنیتی سے ہنسنے نہ دیا اور اُس پر تہمت بازی بھی نہ کرنے دی۔

11 ویں آیت ایک دلچسپ آیت ہے۔ یہاں پر داؤد یہ نہیں چاہتا کہ اُس کے دشمن نابود ہوں بلکہ وہ خدا کو پہچانیں۔ داؤد چاہتا تھا کہ خدا اُس کے دشمنوں کو سزا دے۔ وہ چاہتا تھا کہ وہ اُنہیں اپنے گھر سے آوارہ کرے۔ وہ چاہتا تھا کہ خدا اُنہیں کمزور کر دے، اُن کی طاقت جاتی رہے۔ اور وہ پست ہو جائیں۔ اُن کی باتیں بُری اور کفر کی باتیں تھیں۔ وہ اپنے ہونٹوں سے لعنت ملامت اور مکر وفریب کی باتیں کرتے تھے۔ داؤد نے خدا سے عرض کی کہ وہ اُس کے دشمنوں کو نیست کر دے۔ (اُنہیں مارے بغیر) تاکہ دُنیا جان لے کہ خدا سے منحرف ہونے اور اُس کے حکموں کو دھیان میں نہ رکھنے کا نتیجہ کیسا ہوتا ہے۔ داؤد کی دلی خواہش یہی تھی کہ اُس کے دشمن اور پوری دُنیا خداوند کے حسن و جمال اور جلال کو دیکھ لے۔ داؤد تو یہی چاہتا تھا کہ اُس کے دشمن بھی اُس کے خدا کے حضور شکستہ دل اور فروتن ہو کر اُس کی تمجید اور ستائش کرنے لگیں۔

اس زبور کی آخری آیات میں داؤد اور اُس کے دشمنوں کے درمیان موازنے پر غور کریں۔ اُس کے دشمن کتوں کی مانند تھے جو شام کے وقت غراتے پھرتے اور اُس کی تلاش میں تھے کہ کسی کو پھاڑ کھائیں۔ اُنہیں کھانے کو کچھ نہیں مل رہا تھا، اس لئے وہ بھونکتے اور غراتے پھرتے تھے۔

اگرچہ کتوں کے بھونکنے کی آواز شہر میں بھی سنائی دی جاتی تھی۔ لیکن اس کے برعکس داؤد کو خدا کی طاقت اور قدرت کی ستائش کرتے ہوئے تاردار سازوں کے ساتھ دیکھیں۔ وہ صبح سویرے اُٹھ کر خداوند اپنے قادرِ مطلق خدا کی پرستش اور ستائش کرتا تھا۔ اُس کا خدا ہی مصیبت کے وقت اُس کی پناہ اور اُس کا قلعہ تھا۔

یہاں پر تضاد بڑا دلچسپ اور توجہ کا حامل ہے۔ یہ بدکار کتے بھوکے اور سردی کی حالت میں خوراک کے لئے شہر بھر میں مارے مارے پھرتے تھے۔ وہ نفرت انگیز باتیں کرتے اور ایسی باتیں اُن کے منہ سے نکلتی تھیں جو دوسروں کو گہرے زخم لگاتی تھیں۔ لیکن داؤد اپنے گھر میں بیٹھا خداوند کی شکر گزاری اور تعریف اور تمجید میں وقت گزارتا تھا۔ اُس کا دل تو خداوند میں مطمئن تھا اور اُسے خدا کی محبت بھری پالنا اور نگہبانی کا پورا بھروسہ تھا۔

جب میں اس حوالہ پر غور کرتا ہوں، تو مجھے خدا کے ساتھ اپنے رشتے اور تعلق پر غور و فکر کرنے کا بھی خیال آتا ہے۔ اپنے ارد گرد مسائل، آزمائشوں اور دُکھ بھری صورتحال کو دیکھ کر میرا ردِ عمل کیسا ہے؟ کیا میں خاموشی اور پُرسکون حالت میں دشمن کا سامنا کر سکتا ہوں؟ اس بنا پر کہ مجھے خدا کی محبت اور اُس کی قدرت کا علم ہے، کیا میں اس اعتماد اور بھروسے کی بنا پر خاموشی سے دشمن کی طرف سے پیدا کئے گئے حالات و واقعات کا سامنا کر سکتا ہوں؟ میری دُعا ہے کہ خداوند ہم سب کو ایک پُر اعتماد اور شکر گزار دل عطا کرے۔ تا کہ ہم بھی مصیبت اور ضرورت کے گھڑی اُس پر توکل اور بھروسہ کر سکیں۔

چند غور طلب باتیں

☆۔داؤد کو جب زندگی میں مسائل اور مصائب کا سامنا ہوا تو کون سی چیز اُس کا اعتماد اور بھروسہ تھی؟☆۔محبت اور قدرت میں کیا فرق ہے؟آپ کو اِس حقیقت سے کیا حوصلہ ملتا ہے کہ خدا محبت کرنے والا اور قادرِ مطلق خدا ہے؟

☆۔زندگی کی آزمائشوں کے وقت آپ کا ردِ عمل کیسا ہوتا ہے؟

☆۔داؤد نے جس طرح اپنے دشمنوں کی تصویر کشی کی ہے،اس کے ساتھ داؤد کا موازنہ کریں۔ داؤد کے دشمنوں کا توکل اور بھروسہ کس چیز پر تھا؟زندگی میں اُن کا روّیہ کیسا نظر آتا ہے؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔خدا کا شکر کریں کہ وہ محبت کرنے والا اور قادرِ مطلق خدا ہے۔

☆۔خداوند سے دُعا کریں تا کہ آپ زندگی کی آزمائشوں اور مسائل کا مقابلہ کر سکیں۔

☆۔کیا آپ بعض ایسے لوگوں سے واقف ہیں جن کی زندگیوں کا اس زبور میں بیان کردہ کتوں سے موازنہ کیا جا سکتا ہے؟

☆۔دُعا کریں کہ خدا ایک زبردست طریقہ سے خود کو اُن پر ظاہر کرے۔

☆۔خداوند سے شکر گزاری،تعریف اور تمجید سے بھرا ہوا دل مانگیں۔تا کہ آپ مشکل اور مصیبت کی گھڑی میں بھی اُس کی تعریف اور تمجید اور شکر گزاری میں دستِ دُعا بلند کر سکیں۔

ہمیں بحال کر

اِس باب کے مطالعہ سے پہلے زبور 60 پڑھیں

اس زبور کا متن تو غیر واضح ہے۔ یوں لگتا ہے کہ متن اس کے تعارف میں بیان کردہ کہانی کو واضح نہیں کرتا۔ ہم یہ پڑھتے ہیں کہ یہ زبور اُس وقت لکھا گیا جب داؤد نے ارام طوباہ کے ساتھ جنگ کی۔ یہ اُسی وقت کا زبور ہے جب داؤد کے فوجی سپہ سالار یواب نے نمک کی وادی میں بارہ ہزار ادومیوں کو تلوار کی دھار سے قتل کیا تھا۔

اس زبور کا آغاز ایک منفی نوٹ سے ہے۔ "اَے خدا تو نے ہمیں رد کر دیا۔" یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ خدا کیوں کر اپنے لوگوں سے خفا ہوا تھا۔ اور اُس نے اُن کے درمیان سے اپنی حضوری کو ختم کر دیا تھا۔ ایسا وقت آتا ہے جب خدا گناہ کے سبب سے پیچھے ہٹ جاتا ہے۔ اِس کا ہر گز یہ مطلب نہیں کہ ہماری نجات ختم ہو جاتی ہے۔ تاہم ہمارے گناہ کے سبب سے خدا کی برکت کا ہاتھ ہماری زندگی سے اُٹھ جاتا ہے۔ یوناہ نبی نے جب خدا کے خلاف بغاوت کی تو اسے کچھ ایسا ہی تجربہ ہوا تھا۔ جب اُس نے خدا کی مرضی کو بالائے طاق رکھتے ہوئے

نینواہ جانے سے انکار کر دیا تھا۔ یشوع خدا کی برکت کے ہاتھ کے اُٹھ جانے کو سمجھتا تھا جب اُس کے ایک سپاہی نے یریحو سے خدا کی مرضی کے خلاف مالِ غنیمت لے لیا تھا۔ ایسے گناہوں کے باعث خدا کی برکت اُس کے لوگوں کے درمیان سے اُٹھ گئی۔ تاہم جب اُنہوں نے اپنے گناہ کا اقرار کر لیا تو خدا نے اُنہیں بڑی فتح سے نوازا۔

پہلی آیت میں، زبور نویس خدا سے التجا کرتا ہے کہ وہ اُنہیں بطور ایک قوم بحال کرے۔ خدا اپنے لوگوں سے خفا تھا تو بھی ایک اُمید باقی تھی۔ شاید آپ نے گناہ کے سبب سے خدا کو پیچھے ہٹتے ہوئے محسوس کیا ہو گا۔ داؤد ہمیں ایک اُمید بخش تسلی دیتا ہے۔ اُس کا یہ ایمان ہے کہ خدا اپنے لوگوں کی طرف رجوع کرے گا۔

غور کریں کہ جب خدا نے اپنا بابرکت ہاتھ اپنے لوگوں سے دُور کر لیا تو پھر کیا ہوا۔ دوسری آیت میں، ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ زمین لرزی اور پھٹ گئی۔ زبور نویس خدا سے التجا کرتا ہے کہ خدا اس سرزمین کو بحال کرے۔ خدا کے لوگوں پر یہ ایک بڑا بھاری وقت تھا۔

چوتھی آیت کے مطابق جو خدا سے ڈرتے ہیں فتح پائیں گے۔ خدا نے دشمن کی کمان کے خلاف ایک جھنڈا لہرایا۔ جھنڈا ایک ایسا پرچم ہوتا تھا جو ایک طرح کی علامت یا نشان ہوتا تھا جو لڑائی میں قوم کی پہچان اور نمائندگی کرتا تھا۔ اس صورت میں وہ جھنڈا خدا کا جھنڈا تھا جو اس بات کا اشارہ تھا کہ خدا ہی اپنے لوگوں کے دشمنوں کے خلاف جنگ کرے گا۔ غور کریں کہ صرف خدا سے ڈرنے والے ہی اُس پرچم کے سائے تلے ٹھہر سکتے اور اُس کی فتح کا تجربہ کر سکتے تھے۔

زبور نویس خدا سے فریاد کرتا ہے کہ خدا اُسے اور اُس کے لوگوں کو بچائے۔ پانچویں آیت پر غور کریں، خدا کے لوگ ایک کٹھن دَور سے گزر رہے تھے۔ زبور نویس جانتا ہے کہ خدا اب بھی ان سے پیار کرتا ہے۔ ایسا وقت بھی آتا ہے جب خدا اپنے لوگوں کو تنبیہ کرتا اور اپنے لوگوں سے اپنی حضوری کو الگ کر لیتا ہے۔ صلیب پر جانکنی کی حالت میں خداوند یسوع اپنے آسمانی باپ کو پکارتا ہے۔ "اَے میرے خدا، اَے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔" (متی 27:46) ایسے وقتوں میں بھی اُس کی محبت اور شفقت قائم رہتی ہے۔

6آیت میں، خدا زبور نویس کی فریاد کا جواب دیتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ خدا نے اپنے مقدس سے کلام کیا۔ اُس نے اپنے لوگوں کے لئے فتح کا اعلان کیا۔ سکم کو الگ کیا جانا تھا۔ خدا نے یہوداہ کی حدود کو بڑھانا تھا۔ اُنہوں نے پھر سے فتح مند ہونا تھا۔

خدا اِس بات کا اعلان کرتا ہے کہ جلعاد، منسی، افرائیم اور یہوداہ اُس کے ہیں (7آیت)۔ خدا اُنہیں اپنی قومیں کہتے ہوئے ایک فخر محسوس کرتا ہے۔ اگرچہ اِس وقت اُس کا قہر و غضب بھڑکا ہوا تھا۔ لیکن وہ دَور آنا تھا جب اُس کا قہر و غضب ختم ہو جانا تھا۔ غور کریں کہ افرائیم خدا کا خوَد اور یہوداہ اُس کا عصا تھا۔ خوَد اور عصا قوت اور طاقت کی علامت ہیں۔ یہوداہ اور افرائیم کو بڑی طاقت اور قوت کے ساتھ استعمال کیا جانا تھا۔ خدا نے ایک دفعہ پھر اُنہیں اپنے اختیار سے ملبس کرنا تھا۔

رہی خدا کے دشمنوں کی بات، اُن کا مستقبل بالکل ہی مختلف تھا۔ مواب خدا کی چلپچی تھی، یہ ایسی جگہ تھی جہاں پر ہاتھوں اور پاؤں کی گندگی دھوئی جاتی تھی۔ مواب کی عدالت ہونی تھی اور وہ جاننا تھا کہ خدا کا غضب کیا ہوتا ہے۔

ادومیوں کا انجام بھی کچھ اچھا نہیں ہونا تھا۔ خدا نے اُن پر جوتا پھینکنا تھا۔ یہ بڑی بے عزتی کا مقام تھا۔ اِدُوم کو شکست ہونی تھی۔ فلستین نے بھی شکست سے دوچار ہونا تھا۔ خدا نے اُس پر فتح پانی تھی۔

خداوند خدا ہی اپنے لوگوں کو فتح سے ہمکنار کرنے کو تھا۔ اُنہوں نے اپنے دشمنوں کے فصیل دار شہروں پر فتح پانی تھی۔ زبور نویس کے مطابق اُن کی واحد اُمید خداوند میں ہی تھی، جس نے اُنہیں بطور ایک قوم رد کر دیا تھا۔ زبور نویس خدا سے فریاد کرتا ہے کہ وہ اُن کی مدد کرے۔ اُس نے اِس

بات کو پہچان لیا تھا کہ انسانی مدد عبث ہے۔وہ صرف اور صرف خداوند میں ہوتے ہوئے دشمن پر غالب آ سکتے تھے۔

خدا اپنے لوگوں سے ناراض تھا اور اُس نے اپنے لوگوں کے گناہ کے باعث اپنی حضوری کو اُن سے الگ کر لیا تھا۔اگر وہ اُس کی طرف رجوع کرتے اور اُس کے نام کا خوف مانتے تو وہ اُن کی طرف رجوع لانے کے لئے تیار تھا۔اُس کے رجوع لانے کے لئے صرف ایک تقاضا تھا کہ اُس کے لوگ اپنے گناہ کا اقرار کرتے اور اِس بات کو پہچانتے کہ صرف خداوند ہی اُن کی آس اور اُمید ہے۔

خدا بھلا خدا ہے جو گناہ اور بغاوت کو معاف کرنے کو تیار رہتا ہے۔اُس سے الگ ہو کر ہماری نہ تو کوئی آس ہے نہ ہی کوئی اُمید۔اگرچہ کسی وقت وہ اپنی شفقت اور حضوری کو ہم سے الگ کر بھی لے تو بھی ہمارے لئے یہی اُمید ہے کہ وہ بڑی قوت اور قدرت کے ساتھ رجوع کرے گا جب ہم اُس کے تابع ہو جائیں گے۔لیکن دُکھ اور افسوس کی بات یہ ہے کہ بہت سے لوگ تو اِس بات کو پہچاننے سے ہی قاصر رہتے ہیں کہ خدا کی برکت کا ہاتھ اُن سے اُٹھ گیا ہے اور اُس کی حضوری اُن سے جدا ہو گئی ہے۔وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اُن کی شکست اور ناکامی معمول کی بات ہے۔وہ اُس فتح کو دریافت ہی نہیں کر پاتے کہ وہ خداوند میں ہو کر بڑی فتح کو حاصل کر سکتے ہیں۔

چند غور طلب باتیں

☆۔کیا ہر طرح کی فتوحات خداوند کی طرف سے ہوتی ہیں؟ کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ ہم بعض معاملات میں فتح پا جائیں تو بھی خدا کی مرضی میں ہم نہ ہوں؟

☆۔کیا آپ کی زندگی میں خدا کی موجودگی کا کوئی ثبوت ہے؟ کیا آپ کبھی ایسے حالات سے دوچار ہوئے ہیں جب آپ کو یوں لگا جیسے خدا اپنی حضوری کو ہم سے جدا کر رہا ہے؟

☆۔آپ کو اس حقیقت سے کیا تسلی ملتی ہے کہ جب ہم پکاریں تو خدا ہماری طرف متوجہ ہونے میں دلچسپی رکھتا ہے؟

☆۔ہم خدا کی حضوری کے غیر موجود ہونے کو کیسے پہچان سکتے ہیں؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔خداوند کی شکر گزاری کریں کہ جب ہم اُس کے پاس لوٹ آتے ہیں تو وہ ہمیں بحال کرنے کے لئے تیار رہتا ہے۔

☆۔خداوند سے کہیں کہ وہ آپ اور آپ کی کلیسیا کے وسیلہ سے قوت اور قدرت کے ساتھ جنبش کرے۔خداوند سے کہیں کہ وہ انسانی طاقت اور قوت پر آپ کے بھروسے کو ختم کر دے۔

☆۔خداوند سے کہیں کہ وہ آپ کی زندگی میں گناہ کے تعلق سے شعور اور آگاہی بخشے جو ہمیں اُس سے دُور رکھتا ہے۔

ایک بادشاہ کی درخواست

اس باب کے مطالعہ سے پہلے زبور 61 پڑھیں

61زبور داؤد کی ایک دُعا ہے۔اس میں، وہ خداوند کے حضور کئی ایک درخواستیں پیش کرتا ہے۔خداوند سے یہ التجا کرنے سے وہ آغاز کرتا ہے کہ خدااُس کی فریاد کو سن لے اور اُس کی منتوں اور التجاؤں پر کان لگائے۔اِس درخواست میں ایک پُراعتمادی نظر آتی ہے۔داؤد جانتا ہے کہ وہ خدا کے پاس آسکتا ہے اور وہ اُس کی دُعا سن لے گا۔وہ بڑی دلیری کے ساتھ یہ عرض کرتا ہے کہ خدااُس کی التجاؤں اور درخواستوں کو سن لے۔وہ جانتا تھا کہ اگرچہ خدا عظیم خدا ہے۔اور وہ اُس کے سامنے بالکل ہیچ ہے۔تو بھی وہ اپنی درخواستیں لے کر اُس کے پاس آسکتا ہے۔

ہمیں یہ تو نہیں بتایا گیا کہ یہ دُعائیہ زبور کن حالات میں لکھا گیا۔غور کریں، دوسری آیت میں داؤد خدا کو زمین کی انتہا سے پکارتا ہے۔ہمیں یہ معلوم نہیں کہ اس وقت داؤد کس مقام پر موجود تھا۔لیکن ہم ممکنہ طور پر یہ قیاس آرائی کر سکتے ہیں کہ وہ اپنے گھر سے دُور کہیں سفر پر نکلا ہوا تھا۔اُسے اعتماد ہے کہ اگرچہ وہ بہت دُور ہے، خدا ہر جگہ موجود ہے اور اُس کی درخواست پر کان لگائے گا۔

دوسری آیت پر غور کریں۔داؤد کا دل بیٹھا جاتا ہے۔ہمیں یہ نہیں بتایا گیا کہ کون سی فکر اُسے دبائے جا رہی تھی۔اِسی فکر مندی میں اُس نے خدا سے کہا کہ وہ اُس کے پاؤں چٹان پر رکھے جو اُس سے اونچی ہو۔داؤد کو آرام کی ضرورت ہے۔جس چٹان کا یہاں پر ذکر کیا گیا ہے اس چٹان سے

اُسے محافظت اور درپیش مسائل اور مصیبت سے چھٹکارے کی توقع ہے۔ خداوند خدا خود ہی وہ چٹان تھا جس کے لئے داؤد درخواست کر رہا تھا۔ خداوند ہی میں داؤد کو اپنے ذہنی دباؤ سے سکون، آرام و راحت ملتی تھی۔ اُسی میں ہم دشمن کے جلتے تیروں سے محفوظ رہتے ہیں۔ یہاں پر اس بات کو سمجھنا ضروری ہے کہ داؤد نے خدا کو اپنی چٹان کے طور پر پہچان لیا۔ جو اُس سے سربلند تھی۔ وہ جانتا تھا کہ وہی پناہ کی چٹان ہے۔ جس میں اُسے جنگ و جدل اور مصائب و مسائل سے پناہ مل سکتی ہے۔

یہاں پر یہ بات بھی قابلِ غور ہے کہ داؤد کی یہ دُعا ایک زخمی اور تھکے ہارے ہوئے مایوس شخص کی دُعا نہیں ہے۔ بلکہ یہ ایسے شخص کی دُعا ہے جو خدا میں مسرور رہتا تھا۔ چوتھی آیت پر غور کریں، داؤد خداوند کے خیمہ میں رہنے کا خواہشمند ہے۔ وہ خدا کی خوبصورت حضوری کا تجربہ کرنا چاہتا تھا۔ وہ اُس کے ساتھ رفاقت رکھنا چاہتا تھا۔ چوتھی آیت میں خدا کے پروں کے حوالہ پر بھی غور کریں۔ داؤد یہاں پر خدا کی ایک مادہ پرندے کے طور پر تصویر کشی کرتا ہے۔ جو اپنے بچوں کو اپنے پروں تلے چھپا کر اُنہیں تحفظ فراہم کرتی ہے۔ داؤد خداوند اپنے خدا کے ساتھ ایسا ہی رشتہ اور تعلق رکھتا تھا۔

پانچویں آیت میں، داؤد نے اِس بات کو پہچان لیا کہ خدا نے اُس کی منتوں کو سن لیا ہے اور اُسے اپنے ڈرنے والوں کی میراث دی ہے۔ جزوی طور پر، یہ میراث، اُس رشتہ کو ظاہر کرتی ہے جو داؤد خدا کے ساتھ رکھتا تھا۔ داؤد کی یہی میراث اور بخرہ تھا کہ وہ زندہ خدا کے ساتھ ایک شخصی اور گہرا تعلق رکھتا تھا۔ اُسے اپنی برکت اور محافظت کی یقین دہانی تھی۔ اُسے ہمیشہ کے لئے خدا کے ساتھ رفاقت کی یقین دہانی تھی۔

یہ تو واضح نہیں کہ داؤد کا اُن منتوں سے کیا مقصد ہے جو اُس نے خدا کے حضور مانی ہیں۔ لیکن میں اِسے ایسے عہد کے طور پر دیکھتا ہوں جو ایک بیوی اپنے شوہر کے ساتھ شادی والے دن باندھتی ہے۔ کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ اس عہد کا تعلق خدا کے ساتھ محبت اور رفاقت اور اُس کی خدمت کرنے کا عہد ہو؟ جو عہد وفا ہم خدا کے ساتھ باندھتے ہیں خدا اُس کو سنجیدگی سے لیتا ہے۔ داؤد جانتا تھا کہ وہ خدا کا احسان مند ہے۔ وہ انہی عہدوں کا طالب تھا۔

داؤد خداوند خدا کے ساتھ بڑا اہم اور گہرا تعلق رکھتا تھا اور اُس میں مسرُور تھا۔ داؤد خدا کے ساتھ رہنے کا خواہشمند تھا۔ وہ اُس کی برکت اور محافظت سے واقف تھا۔ داؤد اپنی قوم کا پیشواہ تھا۔ ذرا تصور کریں کہ اگر ہماری قوم کے قائدین بھی داؤد جیسا دل اپنا لیں تو ہماری دنیا کیسی خوبصورت اور بابرکت ہو جائے۔

چھٹی اور ساتویں آیت میں، داؤد خدا کے حضور تین درخواستیں رکھتا ہے۔ ہم ان تینوں درخواستوں کو باری باری دیکھیں گے۔

بادشاہ کو عُمر کی درازی بخش دے

6 آیت میں، داؤد خدا سے درازی عمر مانگتا ہے۔ اُس کی دُعا ہے کہ وہ بہت سی پشتیں دیکھے۔ ایسی درخواست کے پیچھے کیا مقصد اور مفہوم تھا؟

داؤد یہ درخواست بھی تو کر سکتا تھا کہ خدا اُس کی حفاظت کرے تاکہ وہ اپنے دشمنوں کے ہاتھ میں نہ پڑے۔ لیکن یوں دکھائی دیتا ہے کہ وہ خداوند سے عمر درازی کی دُعا کر رہا ہے تاکہ وہ اُس کی خدمت کرنا اور اُس کی تعظیم کرنا جاری رکھے۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اُس وقت داؤد کو اپنی

زندگی مختصر ہوتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ وہ سہما ہوا تھا کہ کہیں وہ دشمن کے ہاتھوں مارا ہی نہ جائے۔

غور کریں کہ داؤد کی درخواست یہ ہے کہ خدا اُس کی عمر کو بہت پشتوں تک بڑھا دے۔ ایک لحاظ سے داؤد بہت سال زندہ رہ کر اپنے بچوں کے بچے دیکھنے کا خواہشمند ہے۔ لیکن یہ درخواست اِس معنی اور مفہوم سے آگے بھی کوئی گہرا مطلب اور معنی رکھ سکتی ہے۔ کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ داؤد خدا سے یہ عرض کر رہا ہے کہ آنے والی نسلیں اُس کی وفاداری اور تابعداری کے وسیلہ سے برکت پائیں؟ ہم اپنی زندہ مثال سے اپنے بچوں میں ایک وراثت منتقل کرتے ہیں۔ کیونکہ خدا پرست ماں باپ کے اثر کو آنے والی کئی نسلوں میں دیکھا اور محسوس کیا جاتا ہے۔ داؤد خدا کی برکات کو حاصل کرنے کا خواہشمند تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ آنے والی نسلوں تک وہ برکات منتقل ہو جائیں۔

اِن تشریحات کے علاوہ، ایک اور بھی اہم بات ہے، بعض لوگ اس حوالہ میں خداوند یسوع کو دیکھتے ہیں۔ جس نے داؤد کی نسل سے پیدا ہونا تھا۔ داؤد کی نسل سے ہوتے ہوئے، یسوع نے ابد تک ایک بادشاہ ہونا تھا۔ آنے والی نسلوں نے اُس کے وسیلہ سے برکت پانی تھی۔ اُنہوں نے یسوع کے وسیلہ سے خدا کی طرف رجوع لانے اور اُس کی نجات کی برکات کو پانا تھا۔

داؤد کی سب سے پہلی درخواست یہ تھی کہ خدا اُسے دشمنوں پر غلبہ عطا کر کے درازی عمر بخشے اور اُس کے لئے ایسے مواقع فراہم کرے کہ وہ خدا کے جلال کے لئے آنے والی نسلوں کے لئے اچھی گواہی چھوڑے اور وہ اُس کی زندگی اور تجربات سے برکت پائیں۔ سوچنے کی بات یہ ہے کہ میں اور آپ آنے والی نسلوں میں کون سی میراث منتقل کر رہے ہیں؟

خدا کی حضوری میں تخت نشین ہونا

داؤد کی دوسری درخواست یہ ہے کہ وہ خدا کی حضوری میں ابد تک تخت نشین رہے۔ داؤد یہاں پر زمینی تخت وتاج کی بات نہیں کر رہا ہے بلکہ وہ آسمان کی بادشاہی کی بات کر رہا ہے۔ وہ یہ منت کر رہا ہے کہ اُسے خدا کے ساتھ ابد تک بیٹھنے کا شرف حاصل ہو۔ خدا کی حضوری میں داؤد کو خوشی اور رفاقت ملے گی، وہ ہمیشہ خدا کے ساتھ بیٹھے گا اور اُس کی گہری قربت سے محضوظ ہو گا۔ داؤد کا دل خدا کی محبت سے بھرا ہوا ہے۔ وہ ہمیشہ خدا کے ساتھ رہنا چاہتا ہے۔ وہ ابد تک اُس کے ساتھ گفتگو کرنا چاہتا ہے۔ وہ اِس زمین پر وفاداری سے اُس کی خدمت کرنے پر اَبدی اجر پانا چاہتا ہے۔ وہ جلال کا تاج پانا چاہتا ہے۔ وہ کبھی نہ مرجھانے والا سہرا پاکر اُس کی حضوری میں ہی ہمیشہ رہنا چاہتا ہے۔

یہی دُعا ہم سب کی بھی ہونی چاہیئے۔ خدا کرے کہ ہمیں بھی وہ سہرا ملے جو کبھی مرجھانے والا نہ ہو اور ہم اُس کے جلال کو پا کر ہمیشہ ابدیت میں اپنی وفاداری سے کی گئی خدمت کا ابدی پھل پائیں۔ ہم ہمیشہ اُس کی رفاقت اور کامل شادمانی میں مسرور رہیں۔ داؤد کا دھیان اِس دُنیا پر نہیں۔ وہ تو خداوند اپنے خدا کا طالب ہے۔

اپنی شفقت اور وفاداری کے وسیلہ سے میری حفاظت کر

داؤد کی تیسری درخواست یہ ہے کہ خدا اپنی شفقت اور وفاداری کو اُس کی محافظت پر معمور کرے۔ داؤد کا بھروسہ اور اعتماد خدا کی وفاداری، اُس کی شفقت اور اُس کے وعدوں پر تھا۔ جب وہ ساؤل سے جان بچانے کے لئے بھاگا ہوا تھا، تو اُسے اِس حقیقت میں بڑی راحت محسوس ہوئی کہ خدا اُس سے محبت رکھتا ہے اور اُس کے وعدے کبھی ناکام نہ ہوں گے۔ داؤد نے کبھی خدا سے یہ درخواست نہ کی کہ وہ اُس کے مسائل اور مصیبتیں دُور کر دے۔ بلکہ اُس نے تو یہی درخواست کی

کہ وہ مصیبت اور دُکھ کی گھڑی میں اپنی وفادار اور لازوال محبت کو اُس پر آشکارا کرے۔ آزمائش اور مشکلات کی گھڑی ہی وہ وقت ہوتا ہے جب ہم اُس کی وفاداری اور محبت کا گہرے طور پر تجربہ کر سکتے ہیں۔

داؤد اس عہد کے ساتھ اپنی دُعا کا اختتام کرتا ہے کہ وہ اپنی ساری عمر اُس کی وفاداری اور تابعداری میں زندگی بسر کرے گا اور اُس کے نام کی حمد و ستائش کرتا رہے گا۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ ہمیں کیا یقین اور بھروسہ ہے کہ خدا ہماری دُعاؤں کو سنے گا؟

☆۔ کس طرح خدا کو ایک چٹان سے تشبیہ دی جا سکتی ہے؟

☆۔ اِس زبور میں اِس بات کا کیا ثبوت ہے کہ داؤد خدا کے ساتھ گہری قربت اور رفاقت میں رہتے ہوئے ایک مضبوط رشتہ قائم کرنے کا خواہشمند تھا؟ کیا آپ اپنی زندگی کے تعلق سے ایسی گواہی دے سکتے ہیں کہ آپ کی زندگی میں بھی ایسی بھوک پیاس اور تڑپ پائی جاتی ہے؟

☆۔ داؤد نے کیوں خدا سے یہ درخواست کی کہ وہ اُس کی زندگی کے دن بڑھائے۔ اِس بات کا اطلاق کس طرح آپ کی زندگی پر ہوتا ہے؟

☆۔ کس طرح خدا کی محبت اور وفاداری ہماری محافظت ہوتی ہیں؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔خداوند کی شکر گزاری کریں کہ وہ ہماری دُعاؤں کو سنتا ہے؟

☆۔خداوند کی شکر گزاری کریں کہ وہ آپ کی چٹان ہے؟اِس بات کے لئے بھی اُس کی شکر گزاری کریں کہ وہ آپ کو اپنے پروں میں چھپانا ہی اُس کی خوشنودی ہے۔

☆۔خداوند سے کہیں کہ وہ اِس دُنیا میں خدا کے کام کے لئے آپ کے اثر ورسوخ کو بڑھادے۔

☆۔خداوند کے شکر گزار ہوں کہ اُس کے وفادار لوگ ابدیت میں اُس کے ساتھ بادشاہی کریں گے۔

قوی اور محبت کرنے والا خدا

اس باب کے مطالعہ سے پہلے زبور 62 پڑھیں

جب داؤد کو مسائل اور مشکلات کا سامنا ہوا تو اُس نے اپنی آنکھیں خداوند پر لگائیں۔ اُسے خداوند میں بڑا سکون اور اطمینان حاصل ہوا۔ داؤد اس زبور کا آغاز اپنے قارئین کو یہ یاد دلانے سے کرتا ہے کہ اُسے صرف اور صرف خدا ہی میں راحت ملی۔ بہت سی چیزیں داؤد کی توجہ حاصل کر سکتی تھیں۔ داؤد کو اپنے دَور میں کسی عیش و عشرت اور کسی بھی خوشی و مسرت کی کمی نہ تھی۔ داؤد کو اُس بات کا فہم حاصل ہو گیا تھا کہ یہ دنیوی چیزیں اُس کی جان کو آسودہ نہیں کر سکتیں۔ صرف خدا ہی اُس خلا کو پورا کر سکتا تھا جس کا تجربہ داؤد کی جان کر رہی تھی۔

داؤد جانتا تھا کہ اُس کی نجات صرف اور صرف خدا کی طرف سے ہے۔ داؤد کے پاس ایک زبردست عسکری قوت تھی۔ وہ دولت اور خوشحالی سے مالا مال تھا۔ لیکن اُسے اُن چیزوں میں بھی کوئی اُمید نظر نہ آئی۔ داؤد کی نجات صرف اور صرف خدا کی طرف سے تھی۔

داؤد ہمیں یاد کراتا ہے کہ خدا ہی اُس کی چٹان اور نجات ہوا۔ (2 آیت) بطور ایک چٹان، خدا کو کبھی تباہ و برباد نہیں کیا جا سکتا تھا۔ وہ ایک پناہ اور سائبان تھا۔ وہ کسی بھی طرف سے کسی بھی قسم کے حملے کی صورت میں داؤد کے لئے ایک مضبوط چٹان اور پناہ تھا۔

داؤد خدا کو اپنے قلعہ کے طور پر بھی بیان کرتا ہے۔ جب تک داؤد اس قلعہ میں محفوظ رہا، اُس کے دشمن اُس کو برباد نہ کر سکے۔ کوئی اُس پر غالب نہ آ سکا۔ کیونکہ قلعہ کو کسی طور پر بھی جنبش نہیں

ہوتی۔اِس قلعہ میں داؤد محفوظ اور پُراعتماد تھا۔خدا ہی اُس کا محافظ اور پناہ تھا۔داؤد اپنی زبردست عسکری قوت پر توکل اور بھروسہ نہیں کرتا۔خدا ہی اُس کی پختہ بنیاد تھا، وہی اُس کی پناہ تھا۔

اپنے دشمنوں سے بات کرتے ہوئے، داؤد یہ سوال پوچھتا ہے۔"تم کب تک ایک انسان پر حملہ کرتے رہو گے؟" داؤد کو پختہ یقین تھا کہ اُس کے دشمن اُسے مار ڈالنا چاہتے ہیں۔انسان اپنی بہترین حالت میں بھی بے ثبات ہوتا ہے۔وہ انسانوں کو ایک جھکی ہوئی دیوار اور ٹوٹی ہوئی باڑ کے ساتھ تشبیہ دیتا ہے۔وہ انتہائی کمزور اور گرنے کے قریب ہیں۔بطور انسان ہم اپنی قابلیت اور صلاحیت کو پُروقار دیکھتے ہیں۔درحقیقت، ہم کل ہی اِس دُنیا سے رُخصت ہو سکتے ہیں، پھر ہماری شان و شوکت، وقار اور ہر طرح کی صلاحیت اور قابلیت کس کام کی؟ ایک لمحہ بھر میں ہماری جان ہم سے طلب کی جا سکتی ہے، ہم لوگوں پر اپنا بھروسہ اور اعتماد نہ کریں۔داؤد اپنی طاقت اور قوت کے تعلق سے کچھ بھی بڑھا چڑھا کر بیان نہیں کرتا تھا۔کیونکہ وہ جانتا تھا کہ وہ پل بھر میں گر سکتا ہے، اُس کی محافظت اور طاقت خداوند اُس کا خدا تھا۔

داؤد کے دشمن اپنے ارادے اور نیت میں بالکل واضح تھے۔وہ تو بالکل اُسے ختم ہی کر ڈالنا چاہتے تھے۔وہ اُسے بالکل پست کر دینا چاہتے تھے۔

داؤد کے دشمنوں کے اعتماد کے منبع پر غور کریں۔وہ جھوٹ اور فریب میں مسرُور رہتے تھے۔یہ شیطان کا ایک حربہ ہے۔شیطان کو خدا پر کوئی غلبہ نہیں ہے۔وہ جھوٹوں اور ہر طرح کے مکر اور فریب کا باپ ہے۔اُس نے باغِ عدن میں بھی جھوٹ بولا اور اَب تک جھوٹ بولتا چلا آ رہا ہے۔وہ مکر و فریب سے لوگوں کو راہ حق سے گمراہ کرتا ہے۔داؤد کے دشمن ابلیس کے جھوٹ کو

سچ مان بیٹھے تھے۔ وہ یقین رکھتے تھے کہ وہ طاقتور ہیں اور جو چاہیں کر سکتے ہیں۔ وہ اِس بات پر بھی اعتقاد کئے بیٹھے تھے کہ خدا اُن کے خلاف نبر د آزما نہیں ہو گا۔

اپنی ابتر حالت اور پریشانی میں، داؤد اپنے آپ کو پانچویں آیت میں یاد کراتا ہے کہ وہ صرف خدا ہی میں آرام پائے۔ صرف اُسی میں اُمید باقی تھی۔ دوبارہ غور کریں کہ داؤد خدا کو ایک چٹان کے طور پر بیان کرتا ہے۔ وہ اُسے نجات کی چٹان کہتا ہے اور ایسا قلعہ بیان کرتا ہے جسے جنبش نہیں ہوتی۔ (6 آیت) اَن تشبیہات میں داؤد کو ایک تسلی اور تحفظ محسوس ہوتا ہے۔

ساتویں آیت میں داؤد اپنے قارئین کو یاد دلاتا ہے کہ اُس کی نجات اور اُس کی عزت کا انحصار اِس بات میں ہے کہ خدا اُس کی چٹان اور اُس کی پناہ ہے۔ ایک دفعہ پھر خداوند اپنے خدا پر ہی ہے زور دیا گیا ہے نہ کہ کسی انسان یا انسانی مدد پر۔ ہر چیز کا انحصار خدا اور اُس کی قوت اور طاقت پر ہے۔ داؤد اپنے آپ کو جلال نہیں دیتا۔ اُس کا اعتماد اور بھروسہ صرف اور صرف خدا پر ہی ہے۔

داؤد سب لوگوں کو یہ صلاح دیتا ہے کہ وہ ہر وقت خدا پر ہی توکل اور بھروسہ کریں۔ وہ یہی کہتا ہے کہ وہ ضرورت کے وقت خدا کے حضور اپنے دلوں کو انڈیل دیں۔ وہ کہتا ہے کہ آزما کر دیکھو کہ خدا کیسا وفادار اور قوی اور قادر ہے۔ اُسے پورا یقین اور بھروسہ ہے کہ خدا اُن سب کی مدد کر سکتا ہے جو اُس کے پاس مدد لینے کے لئے آتے ہیں۔

9 ویں آیت میں، داؤد بیان کرتا ہے کہ یقیناً ادنی لوگ بے ثبات ہیں اور اعلیٰ آدمی جھوٹے۔ وہ ترازو میں ہلکے نکلیں گے۔ یہاں پر داؤد کیا بیان کرنے کی کوشش کر رہا ہے؟ متن بیان کرتا ہے کہ انسان پر توکل اور بھروسہ کرنے کی بہ نسبت خدا پر توکل اور بھروسہ کرنے کی بات ہو رہی ہے۔ تصور کی آنکھ سے دیکھیں کہ آپ کو دشمن کا سامنا ہے اور آپ صرف اور صرف اپنے منہ کی

پھونک اُن پر مارنے سے اپنا دفاع کر سکتے ہیں۔ تو اس صورت میں آپ کو کیا اُمید اور تقویت حاصل ہو گی؟ آپ اُس دشمن کی تلواروں اور نیزوں کے سامنے بالکل کمزور اور بے بس ہوں گے جو آپ کی طرف پیش قدمی کر رہا ہے۔

جہاں تک اُمراء پر توکل اور بھروسے کی بات ہے، یہ بالکل ایسے ہی جیسے آپ کسی جھوٹ پر توکل اور بھروسہ کر بیٹھیں۔ یہ اُمرا قوت اور طاقت کی علامت تو سمجھے جاتے تھے لیکن وہ سب کچھ باطل ثابت ہوا۔ جب لڑائی کا ذکر ہوا، تو اپنی ظاہری طاقت کے باوجود وہ بالکل ہیچ ثابت ہوئے۔ داؤد اپنے قارئین کو بتاتا ہے کہ اگر اُن اُمرا کو ترازو میں تولا جائے، تو وہ بالکل ہلکے ثابت ہوں گے۔ وہ تو محض سانس ہیں۔

داؤد اپنے قارئین کو یہ چیلنج دیتا ہے کہ وہ انسانی مدد پر بھروسہ اور توکل نہ کریں۔ وہ اُنہیں یہ صلاح بھی دیتا ہے کہ وہ دولت پر بھی بھروسہ اور توکل نہ کریں۔ وہ 10 ویں آیت میں لوٹ مار اور چوری چکاری سے حاصل کی گئی دولت کا ذکر کرتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے دَور کے اُمرا اور قائدین کا ذکر کر رہا ہو جنہوں نے اُن ہی طریقوں سے دولت حاصل کی ہو۔ کیونکہ یہ لوگ سمجھتے تھے کہ اُن کی دولت اُنہیں قوت بخشے گی۔ اُن کا یہ اعتقاد تھا کہ اُن کی دولت اُنہیں فتح سے ہمکنار کرے گی۔ داؤد اِس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ بہت سے ایسے لوگ ہیں جنہوں نے جائز و ناجائز طریقوں سے مال بنایا۔ لیکن وہ اُنہیں یاد دلاتا ہے کہ یہ دولت اُن کی مخلصی کو خرید نہ سکے گی اور نہ ہی اُس وقت اُن کی مدد کرے گی جب خدا اُن کی عدالت کرنے کو آئے گا۔ نجات تو صرف اور صرف خدا ہی میں ہے۔ انسانی مدد اور طاقت پر بھروسہ کرنے کی بجائے داؤد خدا پر توکل اور بھروسہ کرتا ہے۔ جو کچھ داؤد نے خدا کے تعلق سے جانا اور سمجھا ہے، وہ اُسی پر بھروسہ اور اعتماد کرتا ہے۔ داؤد نے خدا کے تعلق سے دو باتیں سیکھی ہیں۔ اوّل یہ کہ خدا قوی اور قادر ہے۔ خدا کی

طاقت اور قوت انسانی طاقت اور قوت سے کہیں بہتر ہے۔ خدا ہی سب سے زیادہ قوی ہے اور اُس دُنیا کی بڑی سے بڑی قوت بھی ایک دن اُس کے سامنے جھک جائے گی۔ داؤد کو خدا اور اُس کی طاقت اور قوت پر پورا بھروسہ ہے۔

داؤد نے دوسری بات خدا کے تعلق سے یہ سیکھی تھی کہ وہ محبت کرنے والا خدا ہے۔ (12 آیت) محبت کے بغیر طاقت اور قوت ایک بھیانک چیز ہے۔ اگر خدا ہم سے محبت نہ کرتا ہو تو پھر اُس کی طاقت اور قوت ہمارے کس کام کی؟ ہمیں بچانے کے لئے نہیں بلکہ خدا ہماری عدالت کرنے کے لئے آئے گا۔ اِس کا مطلب ہماری شکست ہی ہو گا۔ چونکہ خدا ہم سے محبت کرتا ہے۔ اِس لئے ہم اُس سے آس اور اُمید لگا سکتے ہیں۔ ضرورت کے وقت اور مصیبت کی گھڑی میں اُس کی مدد ہمارے لئے دستیاب ہوتی ہے۔ خدا ہماری محبت میں ہمارے حالات اور ضرورت کو دیکھتا ہے۔ اور پھر ہماری مدد کو آتا ہے۔ چونکہ خدا محبت کرنے والا اور قوی اور قادر ہے، اس لئے ہمارے پاس ایک اُمید، نجات اور اُس کے ساتھ گہری قربت اور رفاقت کا موقع ہوتا ہے۔ داؤد خواہ کس قدر طاقتور تھا، تو بھی اس کا توکل اور بھروسہ خدا پر تھا۔ اُس نے اپنی دولت، گھوڑوں، رتھوں اور اپنی عسکری قوت پر بھروسہ اور اعتماد نہ کیا۔ اُس کا توکل اور بھروسہ صرف اور صرف خدا پر ہی تھا۔ خدا کرے کہ ہمارا توکل اور بھروسہ بھی خداوند اپنے خدا پر ہی ہو۔

چند غور طلب باتیں

☆۔کیا آپ نے کسی آزمائش یا مصیبت سے نکلنے کے لئے خود کو کسی انسانی مدد پر توکل اور بھروسہ کرتے ہوئے پایا ہے؟

☆۔اس زبور میں داؤد ہمیں انسانی مدد اور قوت کے بارے میں کیا تعلیم دیتا ہے؟☆۔داؤد خدا کو بیان کرنے کے لئے کون سی مثال استعمال کرتا ہے؟ وہ انسان کو بیان کرنے کے لئے کون سی مثال استعمال کرتا ہے؟☆۔انسان کس چیز پر اپنی اُمید اور توکل کرتے ہیں؟

☆۔یہ کیوں ضروری ہے کہ ہم نہ صرف خدا کی قوت پر ہی بھروسہ کریں بلکہ اُس کی محبت پر بھی اعتماد کریں؟☆۔یہ دونوں صفاتِ الٰہی کس طرح باہم مل کر کام کرتی ہیں؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔خدا سے ایسے وقتوں کے لئے معافی چاہیں جب آپ اُس پر توکل اور بھروسہ کرنے میں ناکام رہے۔

☆۔خداوند خدا کے شکر گزار ہوں کہ وہ آپ کے لئے نجات کی چٹان اور ایک قلعہ ہے۔

☆۔کیا آپ کسی ایسے شخص سے واقف ہیں جو اس وقت کسی کٹھن وقت سے گزر رہا ہے؟ خداوند سے شفاعت کریں کہ وہ اُس شخص کی قوت اور طاقت بن جائے۔

☆۔خداوند کی شکر گزاری کریں کہ وہ نہ صرف ایک قوی اور قادر خدا ہے بلکہ وہ عظیم اور محبت سے بھرا ہوا خدا ہے۔

مطمئن

اِس باب کے مطالعہ سے پہلے زبور 63 پڑھیں

داؤد نے یہ زبور اُس وقت کو یاد کر کے لکھا جب وہ دشتِ یہوداہ میں تھا۔ داؤد ایک انتہائی خشک اور ویران جگہ پر ہے۔ شاید آپ بھی خود کو آج کے دَور میں داؤد کی جگہ پر دیکھ سکتے ہیں۔ اس زبور میں، داؤد خدا کے لئے اپنے انتہائی گہرے جذبات کو بیان کرتا ہے۔ اِس صحرا میں داؤد کی آنکھیں اپنے حالات پر نہیں بلکہ خداوند خدا پر لگی ہوئی ہیں۔ ہمیں بھی ایسا ہی کرنا چاہئے۔

پہلی آیت میں داؤد خداوند خدا کو پکارتے ہوئے اِس زبور کا آغاز کرتا ہے۔ غور کریں کہ داؤد ہمیں بتاتا ہے کہ خدا ہی اُس کا خدا ہے۔ داؤد اور خدا کے درمیان ایک تعلق پایا جاتا ہے۔ وہ اُسے اپنا خدا کہتے ہوئے فخر محسوس کرتا ہے اور اپنی زندگی سے اُس کی تعظیم کرتا ہے۔ وہ خداوند خدا کا اپنا خدا مانتے ہوئے دیگر معبودوں کا انکار کرتا ہے۔ اُس کا صرف ایک ہی خدا ہے۔

غور کریں داؤد ہمیں بتاتا ہے کہ اُس نے بڑی جانفشانی سے خدا کی تلاش کی۔ کنگ جیمز بائبل میں جانفشانی کا ترجمہ "تڑکے" کیا گیا ہے۔ بالفاظ دیگر، داؤد اپنے دل و دماغ میں خدا کی یاد اور محبت کو لے کر صبح سویرے بیدار ہوتا ہے۔ وہ ایک جوش و جذبے اور جانفشانی سے اُس کے دیدار کا طالب ہوتا ہے۔

داؤد پہلی آیت میں اپنے تجسس اور دلچسپی کی وضاحت کرتا ہے۔ وہ اُس تجسس کو پیاس کے ساتھ تشبیہ دیتا ہے۔ وہاں اِس لق و دق صحرا میں، داؤد جانتا تھا کہ پیاس کیا ہوتی ہے۔ اُس کی روح اور

جان نے اِس طرح خدا کی تلاش کی جس طرح ایک مسافر بیابان میں پانی کا متلاشی ہوتا ہے۔ اُس کا سارا جسم اُس مسافر کی طرح خداوند خدا کا طالب ہے جو پیاسی اور خشک زمین میں سفر کر رہا ہو۔ تھکے ہارے اور پیاسے مسافر کے لئے پانی سے بڑھ کر کوئی اور چیز اہم نہیں ہوتی۔ ایسا مسافر کسی بھی قیمت پر پانی خرید لے گا۔ پانی اُس کی انتہائی اہم ضرورت بلکہ ایک جلتی ہوئی خواہش بن جاتی ہے۔ خدا کے لئے داؤد کے کچھ ایسے ہی احساسات اور جذبات تھے۔ وہ خدا کا اُسی طرح سے مشتاق تھا جس طرح ایک پیاسا مسافر پانی کے لئے ترستا اور اُس کی تلاش کرتا ہے۔ خواہ کچھ بھی مل جائے، داؤد کو خدا کے بغیر کچھ بھی اچھا نہیں لگتا۔

دوسری آیت میں، داؤد نے خدا کو بتاتا ہے کہ اُس نے اُسے مقدس سے دیکھا اور اُس کی قوت اور جلال کا نظارہ کیا۔ داؤد نے خداوند کے جلال اور اُس کی قوت کا تجربہ کیا تھا۔ داؤد کے لئے خدا ایک حقیقت تھا۔ داؤد محض لفظی اور تعلیمی طور پر خدا کو نہیں جانتا تھا۔ بلکہ خدا اُس کے لئے لفظوں سے بڑھ کر ایک زندہ حقیقت تھا اور اُس سے ایک گہرا تعلق اور رشتہ رکھتا تھا۔

داؤد نے نہ صرف خدا کے جلال اور قوت کا تجربہ کیا تھا بلکہ اُس کی محبت کو بھی ذاتی تجربہ سے جانا تھا۔ غور کریں کہ داؤد تیسری آیت میں کس طرح اُس محبت کا اظہار کرتا ہے۔ وہ اپنے قارئین کے لئے بیان کرتا ہے کہ خدا کی جس محبت کا تجربہ اُسے ہوا ہے وہ زندگی سے بھی بہتر
ہے۔ داؤد خداوند اپنے خدا کی محبت کا اسیر ہو چکا تھا۔ وہ اُس محبت پر اپنی جان بھی نثار کرنے کے لئے تیار تھا۔ اُسے خدا کی محبت کے تجربہ کی قدر اپنی زندگی کی قدر و قیمت سے بھی زیادہ تھی۔ وہ اُس محبت کے لئے خداوند کو زندگی بھر جلال دیتا رہا۔ جب تک وہ زندہ رہا اُس نے محبت کرنے والے عظیم و مہیب خدا کی ہاتھ اُٹھا کر ستائش کی۔

داؤد کی جان زندہ خدا سے مطمئن تھی۔(5آیت)وہ اِس اطمینان اور تسلی کا موازنہ اُس تسلی سے کرتا ہے جو کسی شخص کو کھانے پینے اور مال و دولت سے ہوتی ہے۔اُس کی جان پورے طور پر آسودہ اور مطمئن تھی۔خداوند خدا نے اُس کی زندگی سے عام اور معمولی چیزوں کی بھوک اور پیاس ختم کر دی تھی۔اُس کی جان کی گہری ترین خواہش خداوند خدا میں مطمئن اور آسودہ ہونا تھا۔دُنیا میں بہت سے ایسے لوگ ہیں جن کی جانیں بے قرار اور بھوکی ہیں۔وہ اپنی بھوک اور بے قراری کو ختم کرنے کے لئے مختلف چیزوں کا سہارا لیتے ہیں۔لیکن کوئی چیز بھی اُن کے دلوں میں موجود خلا کو پورا کرتی ہوئی دکھائی نہیں دیتی۔داؤد کو خداوند اپنے خدا میں ایک کامل تسلی اور اطمینان کا تجربہ ہوا تھا۔وہ اُس کے لئے ایک گہری تڑپ اور تمنا اپنی جان کے اندر رکھتا تھا۔داؤد نے اپنے ہونٹوں سے خداوند خدا کی تعریف اور ستائش کی۔

6آیت میں داؤد ہمیں بتاتا ہے کہ وہ رات کے وقت اپنے بستر پر بھی خدا کو یاد کرتا ہے۔ہم پہلے ہی یہ دیکھ چکے ہیں کہ داؤد صبح سویرے خدا کا طالب ہوتا تھا۔اب ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ وہ رات کے وقت اپنے بستر پر بھی خدا کا طالب ہوتا تھا۔رات بھر داؤد خدا کے خیالوں اور سوچوں میں مگن رہتا تھا۔اُس کا دل اُسے جان اور پہچان کر بہت شاد ہوتا تھا۔رات کو سوتے میں بھی اُس کی حضوری کے احساس کا تجربہ اُس کے لئے خوشی کا باعث ہوتا تھا۔بے شک،اِس وجہ سے وہ شکر گزاری سے بھر جاتا تھا۔وہ دن بھر کی برکات کو یاد کرکے شکر گزاری کے الفاظ اپنے دل سے نکالتا تھا۔اگرچہ وہ بیابان میں بھی ہوتا تھا تو بھی آرام اور سکون سے سوتا تھا۔کیونکہ وہ جانتا تھا کہ خداوند خدا اُس کی مدد ہے۔داؤد جانتا تھا کہ خداوند خدا اُس کی کمک ہے اور وہی اُس کی حفاظت اور نگہبانی کرے گا۔وہ خدا کے پروّں کے سایہ میں آرام فرماتا تھا۔اسی وجہ سے تو وہ تپتے ہوئے صحرا اور ویرانوں اور بیابانوں میں بھی اُس کی ستائش اور پرستش میں گانے کے قابل ہوتا تھا۔جب وہ

آرام کرنے کے لئے لیٹ جاتا تھا تو اپنی فکریں خداوند پر ڈال دیتا تھا۔ داؤد آٹھویں آیت میں بتاتا ہے کہ اُس کی جان خدا سے لپٹی ہوئی ہے۔ کنگ جیمز اِس کا ترجمہ کچھ اس طرح سے کرتا ہے، اُس کی جان بڑی جانفشانی سے اُس کی پیروی کر رہی ہے۔ اِس سے ہمیں یہ بات سمجھنے کو ملتی ہے کہ داؤد نے خدا کی پیروی کرنے اور اُس میں قائم رہنے کی ہر ممکن کوشش کی۔ وہ ہر بات میں خدا کے ساتھ وفادار رہا۔ جب وہ وفادار رہا، تو خدا کے دہنے ہاتھ نے اُسے سنبھالے رکھا۔ داؤد نے اپنے آپ کو خدا کے لئے وقف کر دیا اور اُس کے ساتھ وفاداری سے چلتا رہا۔ خدا نے ہی اس کی خواہش کو حقیقت میں بدل ڈالا۔ داؤد خدا کو تھامے رہا اور اُس نے اِسے گرنے سے بچایا۔

داؤد بڑے اعتماد اور دلیری کے ساتھ اپنے دشمن کا مقابلہ کر سکتا تھا۔ اُس کی جان کے طالب پریشان اور برباد ہوئے۔ وہ پاتال میں اُتر گئے۔ وہ تلوار کا لقمہ بن گئے اور جنگلی گیدڑوں کی خوراک بنے۔ داؤد خداوند اپنے خدا میں شاد ہے۔ خدا پر توکل کرنے والے اُس کی پرستش اور ستائش کریں گے۔ یعنی جو کوئی خداوند پر توکل کرتا ہے اُن میں سے کوئی بھی شرمندہ اور رسوانہ ہوگا۔ وہ اُس کی عجیب قوت اور عظیم محبت کا تجربہ کریں گے۔ اُنہیں اُس کے نام کی ستائش کرنے کی ایک وجہ ملے گی۔

ہم بھی اُس خدا کو جان سکتے اور اُس کی حضوری اور اس کی قدرت کا تجربہ کر سکتے ہیں جسے داؤد نے جانا۔ جو خداوند کی خدمت نہیں کرتے تھے اُن کے منہ بند ہو گئے۔ لیکن جو خداوند سے محبت رکھتے ہیں ابد تک اُس کی ستائش بلند آواز سے کریں گے۔ اُنہوں نے اپنی زندگی کے بیابانی تجربہ میں بھی اُس کی فتح اور شادمانی کا تجربہ کیا۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ زبور نویس نے کن حالات میں یہ زبور لکھا؟ کیا آپ خود کو بھی ایسے ہی حالات میں محسوس کرتے ہیں؟ وضاحت کریں۔

☆۔ خدا کے بارے جاننے اور خدا کو شخصی تجربہ سے جاننے میں کیا فرق ہے؟

☆۔ کیا آپ کو بھی داؤد کی طرح خدا کی بھوک اور پیاس کا تجربہ ہوا ہے؟ خدا کے ساتھ اپنے شخصی تجربہ کو بیان کریں۔ ☆۔ کیا آپ کی جان پورے طور پر خدا سے مطمئن ہے؟ وضاحت کریں۔

☆۔ کیا کچھ ایسی چیزیں ہیں جو خدا اور آپ کے درمیان حائل ہیں؟ وہ کون سی چیزیں ہیں۔

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔ خداوند کی شکر گزاری کریں کہ وہ آپ کی زندگی کے بیابانی تجربات میں بھی آپ تک رسائی حاصل کرنا چاہتا ہے۔

☆۔ خداوند سے اُس کے لئے گہری بھوک اور پیاس مانگیں۔ خداوند سے معافی مانگیں کہ آپ کے دل میں اُس کے لئے جلتی ہوئی خواہش اور گہری تڑپ اور بھوک پیاس موجود نہیں ہے۔

☆۔ خداوند سے توفیق مانگیں تاکہ آپ بڑی جانفشانی سے اُس کے پیچھے چل سکیں۔

☆۔ خداوند سے درخواست کریں کہ وہ آپ کی زندگی سے ہر اُس چیز کو دُور کر دے جو آپ کو پورے طور پر اُس پر توکل اور بھروسہ کرنے سے روکتی ہے۔

ایک شکوہ، ایک وعدہ

اس باب کے مطالعہ سے پہلے زبور 65/64 پڑھیں

زبور 64 اور 65 دونوں زبور ہی داؤد کے لکھے ہوئے ہیں۔ اس باب میں ہم دونوں زبوروں کا اکٹھے ہی جائزہ لیں گے۔ 64 زبور میں داؤد خدا کے حضور ایک شکوہ کرتا ہے۔ جبکہ زبور 65 میں وہ اُن برکات کو بیان کرتا ہے جو خدا کی خدمت کرنے والوں کی منتظر ہیں۔

داؤد 64 زبور میں خدا سے ایک شکوہ کرتے ہوئے آغاز کرتا ہے۔ جبکہ پہلی آیت میں، داؤد اپنی باتیں ایک شکوے کے طور پر بیان کرتا ہے۔ حقیقت میں، اُس کی باتیں ایک دُعا ہے جو اِرد گرد ہونے والے واقعات کے پیش نظر راہنمائی اور تحفظ کے لئے ہے۔

داؤد یہ بیان کرتے ہوئے زبور کا آغاز کرتا ہے کہ خدا اُسے اُس کے دشمنوں کی دھمکیوں سے محفوظ رکھے۔ داؤد کے بہت سے دشمن تھے۔ تاہم یاد رہے کہ داؤد کا توکل اور بھروسہ اُس کی عسکری قوت پر نہیں تھا۔ نہ ہی اُسے اپنی مہارت اور اپنی دانشمندی پر اعتماد تھا۔ اُس کی دُعا یہاں پر بہت سادہ ہے۔ "اَے خداوند میری فریاد کی آواز سن لے۔" (زبور 64:1)

اُس کے دشمنوں نے اُس کے خلاف سازش کی تھی۔ (64:2) داؤد اُن بدکاروں کو شور و غل کرنے والے لوگوں کے طور پر بیان کرتا ہے۔ اُنہوں نے اپنے بُرے منصوبوں کو پوشیدہ نہ رکھا۔ اُنہوں نے تلوار کی طرح اپنی زبان کو تیز کیا۔ تاکہ اُن کی باتیں تند و تیز نشتر کی طرح زخمی کریں۔ اُنہوں نے اپنی زبان کو داؤد کے خلاف ایک ہتھیار کی طرح استعمال کیا۔ وہ اُس کے تعلق

سے بُری باتیں کہتے تھے۔ وہ اُس کے نام اور مقام کو تباہ کرنا چاہتے تھے۔ اُن کی باتیں مہلک تیر تھے۔ جو دوسروں پر زخم کاری لگاتے تھے۔

اُن بدکاروں کو اِس سے کچھ فرق نہیں پڑتا تھا کہ وہ کس کے خلاف بولتے ہیں۔ وہ معصوم لوگوں کے خلاف بولتے اور اُن کے خلاف گھات لگاتے تھے۔ اُن کے دلوں میں خدا کا کوئی خوف ہی نہیں تھا۔ دراصل وہ تو بُرے منصوبوں میں ایک دوسرے کی اعانت اور حوصلہ افزائی کرتے تھے۔ (64:5) وہ اُن پھندوں پر شیخی بھگارتے تھے جو اُنہوں نے معصوم راہ گیروں کے لئے لگائے ہوئے تھے۔ زبور 64:6 بیان کرتا ہے کہ وہ بے انصافی کے منصوبے باندھنے اور ایسے بُرے اور تباہ کن منصوبے بنانے پر خود کو شاباش دیتے تھے۔ وہ انسانی دل کی مکاری پر ناز کرتے تھے۔ اُن کی زندگی کا مقصد ہی دھوکہ اور فریب تھا۔ وہ تو ایسی باتوں کو شغل میلہ ہی سمجھتے تھے۔ جس طرح ایک جانور کو پھندے میں پھنسایا جاتا ہے۔، شریر لوگ انسانوں کو پھنسانے کے لئے جال بچھاتے تھے اور یہی بات اُن کے دل کی خوشی تھی۔ زبور نویس کے دشمن بھی کچھ اسی طرح کے تھے۔ داؤد کھل کر خدا کے سامنے بیان کرتا ہے کہ شریروں کے منصوبے اور اُن کی سازشوں سے اُس کے احساسات اور جذبات کس طرح متاثر ہوئے ہیں۔۔

داؤد کو اِس بات کا بھروسہ تھا کہ خدا اُن بدکاروں شریروں کو غالب آنے کی اجازت نہیں دے گا۔ زبور 64:7 میں اُس نے خداوند اپنے خدا پر اپنے بھروسے اور اعتماد کا اظہار کیا ہے۔ اُس نے قارئین کو بتایا کہ خدا کے پاس اُس کے تیر تھے۔ وہ اُن تیروں کو بدکار لوگوں پر برسا سکتا تھا۔ اور وہ پل بھی میں ڈھیر ہو سکتے تھے۔ خدا اُن کی بُری باتیں بکنے والی زبان کو،، اور اُنہیں پورے طور پر نیست نابود کر سکتا تھا۔ اُن کی تباہی کو دیکھ کر لوگوں نے حیرت سے اپنے سر ہلانے تھے۔

اُن بدکاروں کی عدالت سے زمین کے رہنے والوں کو سوچ وبچار کی ایک وجہ مل جاتی تھی۔جب اُنہوں نے غور کرنا تھا کہ اُس نے بدکاروں کی قوت کیسے ہلا کر رکھ دیا ہے تو پھر اُنہوں نے اُس کے پاک نام کا خوف ماننا تھا۔خدا نے دوسروں کو تنبیہ اور آگاہی دینے کے لئے بدکاروں کی عدالت کو استعمال کیا۔

اب رہی ایمانداروں اور راستبازوں کی بات،اُن کا انجام قطعی مختلف تھا۔داؤد نے اپنے قارئین کو یاد دلایا کہ راستباز خدا میں شاد ہوں گے اور اُس میں پناہ لیں گے۔(64:10)خدا شریروں کے مقابلہ میں اپنے لوگوں کے لئے چھپنے کی جگہ ہوگا۔

زبور 65 میں،داؤد خدا کو بتاتا ہے کہ صیون میں ستائش اُس کی منتظر ہے۔(65:1)صیون یروشلیم شہر کو پیش کرتا ہے جہاں پر خدا کے لوگ رہائش پذیر تھے۔کئی لحاظ سے صیون سے مراد وہ لوگ ہیں جو خدا سے محبت رکھتے ہیں۔خدا کے لوگوں کی طرف سے اُس کی ستائش اور پرستش منتظر تھی۔ایسا اس لئے تھا کیونکہ خدا منفرد،اعلیٰ و بالا ہے اور اُس کے کام عجیب اور مہیب ہیں۔64 زبور میں ہم نے دیکھا کہ کس طرح خدا نے اپنے لوگوں کو بدکاروں کے ہاتھ سے رہائی اور مخلصی بخشی۔خدا کا یہ عظیم کام اس کی ستائش اور شکر گزاری کا سبب تھا۔

کئی ایک وجوہات کی بنا پر خدا ہماری پرستش اور ستائش کا مستحق ہے۔داؤد اپنے قارئین کو یاد کراتا ہے کہ خدا اپنے لوگوں کی دُعا کو سن لے گا۔(65:2)گناہ سے مغلوب ہو جانے کی صورت میں وہ اُس کے پاس آکر معافی حاصل کر سکتے ہیں۔(65:3)خدا نے اُن میں سے کچھ لوگوں کو اپنے خادمین ہونے کے لئے چن لیا۔وہ لوگ کاہن اور ہیکل میں خدمت گزاری کرنے والے تھے۔اُس کے خاص اور چنے ہوئے خادمین ہونے کی وجہ سے وہ خاص برکات سے مالا مال

تھے۔(65:4)خدا راستی کے عجیب اور عظیم کاموں کے ساتھ اپنے خادموں کی دُعاؤں کا جواب دیتا ہے۔خدا ہی زمین کی انتہا تک اپنے لوگوں کی اُمید اور قوت تھا۔اُس نے اپنی قوت اور قدرت سے پہاڑوں کو پیدا کیا۔

"تو قدرت سے کمر بستہ ہو کر اپنی قوت سے پہاڑوں کو استحکام بخشتا ہے۔"(65:6)"تو سمندر کے اور اس کی موجوں کے شور کو اور امتوں کے ہنگامہ کو موقوف کر دیتا ہے۔"(65:7)

جو دُور رہتے تھے جب اُنہوں نے خدا کے عجیب کاموں کا ذکر سنا تو وہ ڈر گئے۔خدا کے عجیب کام خداوند کی ستائش اور خوشی کے نغموں کا سبب بنے۔(65:8)خدا نے بڑے عجیب کاموں اور اپنی نعمتوں کی فراوانی سے ملک کو برکت دی۔

(65:9)خدا نے اپنے لوگوں کو پانی کی ندیاں اور اناج مہیا کیا۔(65:9)خدا کی نعمتوں کو ریگھاریوں کے سیر اب ہونے سے تشبیہ دی گئی ہے۔تو(خدا)اُس کی ریگھاریوں کو خوب سیر کرتا ہے۔(65:10)خدا راستبازوں کے لئے ہر سال کو برکت دیتا ہے۔اور ہر سال کو کثرت اور فراوانی عطا کرتا ہے۔65:11خدا کے لوگوں کے پاس اُس کی نعمتوں اور برکات کو رکھنے کی جگہ تک نہیں ملتی۔

صحرائی علاقے بھی گھاس اور سبزے سے مالا مال ہوتے ہیں۔یعنی خدا کی برکت سے صحرا میں بھی زندگی پھوٹنے لگتی ہے۔پہاڑیاں بھی خوشی اور شادمانی سے ملبس ہوتی ہیں۔چراگاہوں میں گلوں کی کثرت ہوتی ہے۔(زبور65:12)وادیاں اناج سے آسودہ ہو کر خداوند خدا کی پرستش اور ستائش کرنے لگتی ہیں جو انہیں کثرت اور افراط سے اپنی نعمتیں عطا کرتا ہے۔

جب ہم ان دونوں زبوروں کا اکٹھے جائزہ لیتے ہیں، تو ہم دیکھتے ہیں کہ خدا کے لوگ واقعی کثرت کی برکات سے معمور تھے۔ زبور 64 ہمیں یاد دلاتا ہے کہ جب خدا کے لوگ مشکل حالات اور مسائل سے دوچار ہوئے تو خدا اُن کی مدد کے لئے آ گیا۔ زور 65 ہمیں یاد دلاتا ہے کہ زندہ اور مہیب خدا کی خدمت کرنے کی وجہ سے ہمیں کیسے کیسے شرف و استحقاق حاصل ہیں۔ خداوند سے محبت رکھنے والے اُس کی کثرت کی برکات کا تجربہ کرتے ہیں۔ وہ لوگ جو واقعی خدا کو شخصی تجربہ سے جانتے ہیں مشکل حالات اور واقعات میں بھی اُن کے پاس اُس کی ستائش کے لئے ایک گواہی موجود ہوتی ہے۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ زبور 64 میں داؤد نے کیا شکوہ کیا ہے؟ اس زبور میں بیان کردہ شریروں اور بدکاروں کی وضاحت کریں۔ اس زبور میں کس طرح خدا اپنے لوگوں کی مدد کے لئے آتا ہے؟

☆۔ کیا کچھ ایسے لوگ آپ کے ارد گرد ہیں جو آپ کے تعلق سے نکمی باتیں کرتے ہیں؟ آپ کا ردِ عمل کیسا ہوتا ہے؟ ایسی صورت میں ہمیں اِس زبور کی روشنی میں کیسا ردِ عمل اختیار کرنا چاہیئے؟

☆۔ زبور 65 میں خدا راستبازوں سے جن برکات کا وعدہ کرتا ہے، اُن کی فہرست تیار کریں۔

☆۔ آپ کو خداوند خدا کی طرف سے شخصی طور پر کیسی نعمتیں اور برکات ملی ہیں۔

☆۔ خداوند کی ستائش اور پرستش کی کوئی خاص گواہی آپ کے پاس موجود ہے؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔آپ کی کوئی خاص کشمکش جس سے آپ گزر رہے ہیں؟اپنے مسائل اور مصائب خداوند کو دینے کے لئے دُعا میں جھکیں۔

☆۔خداوند کی عطا کردہ نعمت و برکات کے لئے اُس کی شکر گزاری کریں۔

☆۔خداوند کی تعریف اور اُس کے نام کا شکر کریں کہ وہ دُعاؤں کو سننے والا اور اُن لوگوں کو برکت دیتا ہے جو اُس کے نام کی تعظیم کرتے ہیں۔

☆۔خداوند سے عرض کریں کہ اُس وقت بھی آپ کو اپنی نعمتوں اور برکات پر نگاہ کرنے کی توفیق دے جب آپ مشکل حالات سے گزر رہے ہو۔خداوند سے ایسے وقتوں کے لئے معافی مانگیں،جب آپ نے موقع پیدا کیا کہ آپ پر آنے والی آزمائشیں اُس کی برکات کو چھپا دیں۔

لوگ تیری ستائش کریں

اس باب کے مطالعہ سے پہلے زبور 66اور 67پڑھیں

زبور 66اور 67خدا کی ستائش اور پرستش کے زبور ہیں۔اِن زبوروں میں،دُنیا کے لوگوں کو دعوت دی جارہی ہے کہ خداوند خدا بنی اسرائیل کے قدوس کی پرستش اور ستائش کریں۔آئیں یہاں پر پرستش کے مختلف اظہاروں پر غور کریں۔

خوشی سے للکارو

زبور نویس زمین پر بسنے والوں سے یہ کہتے ہوئے"خدا کے لئے خوشی سے للکارو"آغاز کرتا ہے۔یہاں پر بلند آواز سے پرستش کرنے کا خیال پیش کیا جارہاہے تاکہ دوسرے سن لیں۔خاموشی سے پرستش میں غوروخوص کرنے اور دل سے شکر گزار ہوتے ہوئے خوشی سے للکارنے کا بھی ایک وقت ہوتا ہے۔یہ شکر گزاری کی للکار ہے۔جو بغیر کسی جھجک کے بلند آواز سے ہے۔یہ خدا کی بھلائی کا لوگوں میں بیان اور اظہار ہے۔غور کریں کہ پوری زمین کو خدا کے حضور للکارنا ہے۔دُنیا میں ایک شخص بھی ایسا نہیں ہے جس کے پاس خدا کی ستائش کے لئے کوئی وجہ موجود نہیں ہے۔

جلال کی ستائش

زبور 62 میں "ہم اُس کے نام کے جلال کے لئے گائیں۔" اور اُس کی ستائش کو جلالی بنائیں۔" لفظ "جلالی" کو عقیدت اور احترام کے مفہوم میں لینا چاہیئے۔اِس کا معنی، شاندار بھی ہے۔ بالفاظ دیگر، جب ہم خدا کے حضور پرستش اور ستائش کریں تو وہ جلالی بھی ہو اور اُس میں ایک عقیدت اور احترام بھی ہو۔ ہم گاتے ہوئے اُس کی ستائش کریں جس سے اُس کے نام کی عزت افزائی ہو۔ ہمیں گاتے ہوئے یہ بیان کرنا ہے کہ وہی اِس لائق ہے کہ اُس کی پرستش کی جائے۔ ہماری پرستش اور ستائش کی عبادات کھوکھلی نہیں ہونی چاہیئے۔ بلکہ یہ دل سے، سوچتے سمجھتے اور تخلیقی انداز سے ہونی چاہیئے۔ اور اِس کے لئے تیاری کی ضرورت ہوتی ہے۔

خدا سے کہو

پرستش کا دوسرا اظہار جو یہاں پر بیان کیا گیا ہے، وہ یہ ہے ہم خدا سے کہیں کہ اُس کے کام مہیب اور اُس کی قدرت عظیم ہے۔

وہ پرستش کے لئے آنے والوں سے یہ کہتا ہے کہ وہ اُس کے ثانی اور منفرد اور سب سے اعلیٰ و بالا ہونے کو بیان کریں۔

ہو سکتا ہے کہ یہی سوال پوچھا جائے۔ "جو کچھ خدا پہلے ہی جانتا ہے، ہم بھلا وہ سب کچھ اُسے کیوں بتائیں؟ خدا تو جانتا ہی ہے کہ وہ عظیم اور مہیب ہے۔ خدا پہلے ہی جانتا ہے لیکن پھر بھی اپنے بچوں سے یہ سب کچھ سننا چاہتا ہے۔

بطور میاں بیوی ہم اِس بات کو سمجھ سکتے ہیں۔ کون سے میاں بیوی ہیں جو یہ الفاظ سننا نہیں چاہتے ؟"مجھے آپ سے محبت ہے۔"آپ کو تو پہلے ہی سے یہ علم ہے کہ آپ کا جیون ساتھی آپ سے محبت کرتا ہے، لیکن جب آپ اپنے ساتھی کے لبوں سے یہ فقرہ دوبارہ سے سنتے ہیں، تو اِس کا بھی ایک معنیٰ اور مفہوم ہوتا ہے۔ جب خدا کے لوگ اُسے بتاتے ہیں کہ وہ شاہِ عظیم اور جلالی ہے۔ کوئی اُس جیسا نہیں تو اُسے خوشی ہوتی ہے۔ زبور نویس یہی بیان کرتا ہے کہ جب ہم خدا کی پرستش اور ستائش کے لئے آئیں۔ تو اُس کی شان اور جلال اور اُس کی عظمت کو بیان کریں۔

آؤ اور دیکھو

زبور 65:5 میں زبور نویس ہمیں یہ بتاتا ہے کہ پرستش دیکھنے پر بھی مشتمل ہوتی ہے۔"آؤ اور دیکھو کہ خدا نے کیسے کیسے کام کئے ہیں۔"وہ ہمیں اِس بات کے لئے اُبھارتا ہے کہ ہم خدا کے عظیم اور مہیب کاموں پر پھر سے دھیان کریں۔ زبور نویس ہمارے سامنے اُس کی ایک مثال بھی رکھتا ہے۔ وہ اُنہیں یاد کراتا ہے کہ کس طرح خدا نے سمندر کو ایک خشک زمین میں بدل دیا۔ تاکہ اسرائیلی قوم خشک زمین سے ہو کر گزر جائے۔

اگر ہمیں خدا کی پرستش اور عبادت کرنی ہے، تو زبور نویس ہمیں بتاتا ہے کہ یہ پرستش اِن کاموں پر نگاہ کرنے اور دیکھنے پر بھی مشتمل ہو جو خدا نے ہمارے لئے کئے ہیں۔ اِس طرح کی عبادت اور پرستش کے لئے وقت درکار ہوتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم گزشتہ ہفتے گزرے وقت اور ہر ایک چیز پر دھیان کریں، ہمیں ہر اُس کام پر غور کرنے کی ضرورت ہوتی ہے جو خدا نے ہمارے لئے کیا ہوتا ہے۔ ہم ایک دوسرے کو بتائیں کہ خدا نے ہمارے لئے کیا کچھ کیا ہے۔ جب ہم بیان کرتے ہیں کہ خدا نے ہمارے لئے کیا کچھ کیا ہے تو پھر ہمیں اپنے دوست احباب اور عزیز و

اقارب اور کلیسیائی اراکین کی زندگیوں میں بھی خدا کے کاموں کا علم ہوتا ہے۔ لازم ہے کہ ہمارے دل شکر گزاری اور خدا کی تعریف سے بھر جائیں۔

آؤ، اُس میں شادمان ہوں

جب ہم خدا کے کاموں کو اپنی زندگیوں میں ہوتا ہوا دیکھتے ہیں تو ہمارے دل اُس میں شادمانی کا تجربہ کرتے ہیں۔ (6 آیت) شادمان ہونے کا مطلب ہے یادگاری منانا، جشن منانا۔ یہ لفظ خوشی اور شادمانی کو ظاہر کرتا ہے۔ خدا اُس وقت خوش اور شادمان ہوتا ہے جب اُس کے لوگ اُس میں مسرُور، خوش اور شادمان ہوتے ہیں۔ یعنی خدا کے لوگ اُس کے کاموں پر شکر گزاری اور شادمانی کا اظہار کرتے ہیں۔ خدا کی پرستش اور ستائش ہمارے لئے پُر مسرت اور خوشی کا وقت ہونا چاہیئے۔

بہت سی وجوہات ہیں، جن کی بنا پر ہمیں خداوند میں خوشی منانے کی دعوت دی گئی ہے۔ زبور نویس زبور 66:7 میں اپنے قارئین کو یاد دلاتا ہے کہ کہ اُن کا خدا ابد تک قوت اور قدرت سے بادشاہی کرتا ہے۔ وہ اُنہیں یہ بھی یاد دلاتا ہے کہ اُس کی آنکھیں قوموں اور اُن کے اعمال وافعال کو دیکھتی ہیں۔ یہ سبھی کچھ تو خدا کے حضور شادمان ہونے اور خوشی منانے کی وجہ ہے۔

اُس کی ستائش کی آواز سنی جائے

ایک بار پھر زبور 66:8 میں زبور نویس اپنے قارئین کو یہ بتاتا ہے کہ وہ ستائش میں اپنی آواز بلند کریں۔ وہ بیان کرتا ہے کہ خدا کی پرستش اور ستائش کی آواز سنی جائے۔ یہ تو لوگوں کے سامنے اُس کی ستائش اور پرستش کرنے کا دعوت نامہ ہے۔

خدا ہماری پرستش اور عبادت سے خوش ہوتا ہے۔ لیکن وہ نہیں چاہتا کہ ہم اُس پرستش اور عبادت کو اپنے تک ہی محدود رکھیں۔ ہم نے اُس کی پرستش اور عبادت کی آواز دوسروں کو بھی سنانی ہے۔ ہمارے دل کی خوشی خدا کے بھلے کاموں کو دوسروں کے سامنے بیان کرنا ہو۔

خدا نے اپنے لوگوں کی زندگیوں کو محفوظ رکھا۔ اُن کے پاؤں کو پھسلنے سے بچایا ہے۔ اُس نے اُنہیں جانچا اور پرکھا اور صاف کیا۔ تاکہ وہ اُس کی نظر میں قیمتی ہوں۔ بڑی مشکلات کے وسیلہ سے، خدا نے اپنے لوگوں کو آزاد کیا ہے۔ وہ قید خانوں میں تھے، اور بھاری بوجھوں سے لدے ہوئے تھے۔ لوگ اُن کی کمروں پر سوار تھے۔ وہ آگ اور پانی میں سے ہو کر گزرے۔ لیکن خدا اُنہیں کثرت اور کشادگی کی جگہ پر لے آیا۔ (66:12) یہ کوئی ایسا تجربہ، گواہی یا خبر نہیں تھی جسے وہ اپنے تک ہی محدود رکھتے۔ اُنہوں نے دُنیا کو بتانا تھا کہ خدا نے اُنہیں مخلصی بخشی ہے۔

میں سوختنی قربانی لے کر تیری ہیکل میں آؤں گا

زبور 66:13 میں زبور نویس پرستش اور ستائش کا ایک اور اظہارِ بیان کرتا ہے۔ وہ اپنے قارئین کو بتاتا ہے کہ وہ خدا کی ہیکل میں سوختنی قربانیاں لے کر آئے گا۔ سوختنی قربانی گناہ کی قربانی کے لئے پیش کی جاتی تھی۔ وہ جو سوختنی قربانی لے کر خدا کے حضور آتے تھے، وہ بڑی سنجیدگی سے اِس بات کو تسلیم کرتے ہوئے بڑی عاجزی سے اُس کے حضور آتے تھے کہ وہ خدا کے اس معیار سے نیچے گر گئے ہیں۔ جو اُس نے اُن کے لئے مقرر کیا تھا۔ وہ خدا سے اپنے ٹوٹے اور شکستہ خاطر رشتہ کی بحالی کے لئے اُس کے حضور آتے تھے۔

جب تک ہمیں خدا کی معافی کا تجربہ نہ ہو اُس وقت تک اُس خدا کی پرستش اور ستائش پورے دل سے کر ہی نہیں سکتے۔ زبور نویس بتاتا ہے کہ گناہوں کا اقرار اور گناہوں کی معافی بھی خدا کی

پرستش اور ستائش کا خاصہ ہے۔ اگر زندگی کے کچھ حصے خدا کی مرضی سے ہم آہنگ نہ ہوں تو پھر اِن معاملات کو سنجیدگی سے لیں۔ بڑی عاجزی اور سنجیدگی سے فروتن ہو کر خدا کے حضور اپنی زندگی کے ادھورے، گناہ آلودہ اور شکست وریخت کا شکار حصوں کا اقرار کر لیں۔ جب آپ اُس کے حضور آئیں تو کوئی چیز بھی آپ کے اور خدا کے حضور دیوار نہ بنے۔

میں اپنی منّتیں پوری کروں گا

زبور 66:13 میں، زبور نویس ہمارے سامنے پرستش کا ایک اور انداز بیان کرتا ہے۔ کہ جب وہ خدا کی حضوری میں اُس کی پرستش اور ستائش کے لئے آیا تو وہ اُس عہد کے ساتھ آیا کہ وہ اپنی منّتیں پوری کرے گا۔ خاص طور پر، وہ اُن چیزوں کا ذکر کرتا ہے جو اُس نے اپنی مشکل گھڑی اور مسائل میں خدا کے حضور مانیں تھیں (66:14) اِس کے لئے خدا کی پرستش اور ستائش سنجیدگی اور پورے دل سے کرنا ایک اہم تقاضا ہے۔ ریاکار لوگ اپنی منّتیں پوری کئے بغیر غیر سنجیدگی سے خدا کی پرستش اور ستائش کے لئے آتے ہیں۔ کئی طرح کی منّتیں اور نذریں ہوتی ہیں۔ وفاداری کی منّتیں بھی ہوتی ہیں جس میں ہم خدا کے حضور وفاداری اور سچائی سے چلنے کا عہد کرتے ہیں۔ کچھ سخاوت اور برکات کی نذریں بھی ہوتی ہیں جس میں ہم اپنے مال وجائیداد اور مادی چیزوں سے خدا کے حضور اُس کی پرستش اور عبادت کرتے ہیں۔ ہم سب نے اپنی کاوشیں اور مادی چیزیں خدا کو دینے کا عہد کیا ہوا ہے۔ خدا ہم سے یہ توقع کرتا ہے کہ جب ہم اُس کے حضور آئیں تو وفاداری سے اپنے قول اقرار پورے کریں۔ اگر ہم خدا کے حضور اپنی باتوں میں ہی قائم نہ ہوں تو پھر ہم کیسے وفاداری سے اُس کی پرستش اور عبادت کریں گے ؟

زبور نویس اپنے قارئین کو بتاتا ہے کہ جب وہ پرستش اور عبادت کے لئے ہیکل میں گیا تو وہ خدا کے حضور اپنی قربانی لے کر گیا۔ قربانی ایک ایسی چیز ہوتی ہے جو ہم اپنی طرف سے ایک تحفے کے طور پر خدا کے حضور لے جاتے ہیں۔

کئی طرح کی قربانیاں ہیں جو ہم خدا کے حضور گزران سکتے ہیں۔ ہماری قربانیاں اِس بات کا اظہار ہوتی ہیں کہ وہی خالق اور مالک اور عبادت اور پرستش کے لائق خدا اور معبود ہے۔ قربانی ہی سے اِس بات کا اظہار ہوتا ہے کہ خدا حاکمِ مطلق، مالکِ کل، سجدے اور تعظیم کے لائق خدا ہے۔ لفظ قربانی ایک سختی کا مفہوم دیتا ہے۔ اگر آپ خدا کے حضور کوئی ایسی چیز قربانی کے طور پر گزرانتے ہیں جس کی آپ کو ضرورت نہیں، تو یہ کوئی قربانی نہیں ہے۔ قربانی کا مطلب ہے کہ ہم اپنی کسی قیمتی چیز کا نقصان اُٹھا کر خوشی سے اُس کو خدا کے حضور پیش کریں۔

چونکہ ہم اُس چیز سے زیادہ خدا سے پیار کرتے ہیں جو اُس کے حضور گزران رہے ہوتے ہیں، اِس لئے ہم بخوشی ورضا وہ چیز دے دینے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔

آؤ سنو!

66زبور میں، زبور نویس ہمیں اظہار پرستش کا ایک اور انداز بھی بتاتا ہے۔ یہاں پر وہ خدا کے لوگوں کو مدعو کرتا ہے کہ وہ آئیں اور سنیں۔ اس کے فوراً بعد، زبور نویس لوگوں کو دعوت دے رہا ہے کہ وہ اِس کے ساتھ ہی وہ خدا کے بھلے کاموں کا بیان شروع کرتا
ہے۔(زبور 66:10)بقیہ آیات میں وہ اس کی چند مثالیں بھی پیش کرتا ہے۔ وہ اپنے سامعین کو بتاتا ہے کہ جب اُس نے خدا کے حضور فریاد کی، تو خدا نے اُس کی دعا کو سن کر جواب دیا۔ وہ اُنہیں یاد کراتا ہے کہ اگر وہ گناہ اور بدی کو اپنے دل میں رکھتا تو خدا اُس کی دُعا کو سن کر جواب نہ دیتا۔

لیکن چونکہ اُس نے اپنے گناہ کا اقرار کر کے اُسے ترک کیا، اِس لئے اُس نے اُس کی دعا کو سن کر اُس کا جواب بھی دیا۔ وہ اپنے سامعین کو بتاتا ہے کہ خدا اُس پر مہربان رہا اور اُس نے اپنی محبت اور شفقت کو اُس سے باز نہ رکھا۔

زبور نویس پرستش اور ستائش کا مفہوم سننا بھی لیتا ہے۔ اُس کا تقاضا گواہیاں سننا ہے کہ خدا نے اپنے لوگوں کی زندگیوں میں کیسے کیسے عجیب کام کئے ہیں۔ صرف یہی نہیں اُس میں خدا کی آواز سننا بھی شامل ہے۔ اگر آپ کو خدا کی آواز سننے کا کوئی تجربہ نہیں تو پھر آپ اُس کی پرستش اور ستائش کس طرح کر سکتے ہیں۔ ہم سننے کی خواہش کے ساتھ اُس کی پرستش اور ستائش کرنے کے لئے آتے ہیں۔ خدا کی پرستش اور عبادت کرنے سے ہمیں خدا کے ساتھ اپنے رشتے اور اُس کی پہچان کا فہم حاصل ہوتا ہے۔

میں زبور 67 پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے اِس مطالعہ کو ختم کرنا چاہوں گا۔ زبور نویس خدا کی پرستش اور ستائش کے لئے اپنی دلی خواہش کا اظہار کرتا ہے۔

زبور 67:1 میں، زبور نویس کے دل کی پکار یہ ہے کہ خدا اُس پر مہربان ہو اور اپنے لوگوں پر اپنا چہرہ چمکاتے ہوئے اُنہیں برکت دے۔ بالفاظ دیگر زبور نویس کی یہ خواہش ہے کہ خدا اپنے لوگوں کو پرستش اور ستائش کی ایک وجہ دے۔ یعنی وہ اُن کے لئے عجیب اور مہیب کام کرے تاکہ وہ اُس کے نام کی پرستش اور ستائش کر سکیں۔ وہ چاہتا ہے کہ ساری زمین اُس کی نجات اور اُس کی راہوں کو جان لے۔ وہ کچھ اِس طرح سے بیان کر رہا ہے۔ "اے خدا ہمیں اپنے نام کی ستائش کرنے کی زیادہ سے زیادہ وجوہات دے، یعنی خدا ہمارے درمیان ہمارے لئے عجیب اور عظیم کام کرے تاکہ ہم تیری مہربانیوں کے لئے اپنے ردِ عمل کے اظہار کے طور پر تیری ستائش

اور پرستش کر سکیں۔ ہمیں کثرت سے برکت دے تاکہ پوری دُنیا جان لے کہ تو کس قدر رحم کرنے والا اور محبت کرنے والا خدا ہے۔ غور کریں کہ وہ خدا کی برکات کو ذاتی مفاد کے لئے نہیں مانگ رہا بلکہ برکات کے حصول کا مقصد خدا کے نام کی ستائش اور سربلندی ہے۔

زبور نویس کی دوسری خواہش یہ ہے کہ خدا کے لوگ خدا کی مہربانیوں کے جواب میں اُس کے نام کی ستائش کریں۔(67:3) خدا ہم پر اپنی برکات کو نازل کرے یہ ایک الگ بات ہے کہ ہم اُن برکات کے جواب میں اس کی پرستش اور ستائش کریں یہ ہمارا کام ہے۔ جو کچھ خدا نے اپنے لوگوں کو دیا ہوتا ہے، وہ اُس کے لئے ہمیشہ ہی اُس کے شکر گزار نہیں ہوتے۔ وہ اُس کے عجیب اور مہیب کاموں کے لئے ہمیشہ ہی شکر گزاری سے معمور ہو کر اُس کی پرستش اور عبادت نہیں کرتے۔ یوں لگتا ہے کہ زبور نویس خدا سے اُس کے لوگوں کے لئے یہ درخواست کر رہا ہے کہ وہ اُنہیں خدا کے پاک نام کی تعریف، ستائش اور پرستش کرنے کی توفیق دے۔ وہ یہ التجا کر رہا ہے کہ وہ اپنے لوگوں پر پرستش کی روح کو نازل کرے۔

تیسری بات۔ زبور نویس یہ کہہ رہا ہے کہ ہر قوم خوشی اور شادمانی سے اُس کے حضور گانے کے قابل ہو۔(67:4) وہ چاہتا ہے کہ زمین کے چاروں کونوں سے خدا کی ستائش اور پرستش میں آوازیں بلند ہوں۔ ساری زمین پر خدا کی حکمرانی اور بادشاہت قائم ہو۔ حتیٰ کہ غیر اقوام جو خدا کو نہیں جانتی اور پہچانتیں اُن کے پاس بھی خدا کی ستائش اور پرستش کی بڑی وجوہات موجود ہیں۔ زبور نویس کو اس وقت تک اطمینان اور سکون نہیں ملے گا جب تک زمین کی انتہا تک خدا کی پرستش اور ستائش نہیں ہو گی۔ وہ چاہتا ہے کہ ہر زبان میں خدا کی ستائش ہو۔ زبور نویس کا دل ایک مشنری کا دل ہے۔

خدا کی ایسی پرستش اور ستائش کا نتیجہ کیا ہو گا؟ زبور نویس بتاتا ہے کہ ملک میں فصل ہو گی۔ خدا اپنے لوگوں کو برکت دے گا اور زمین کی انتہا تک اُس کے پاک نام کا خوف مانا جائے گا۔ ستائش میں قوت پائی جاتی ہے۔ جب خدا کے لوگ خدا کے عجیب اور مہیب کاموں کو دیکھنے کے لئے اپنی آنکھیں کھولتے اور اُس کی ستائش اِس طور سے کرنا سیکھتے ہیں جس طور سے وہ چاہتا ہے کہ اُس کی پرستش اور ستائش کی جائے۔، دنیا کا ماحول یکسر بدل جاتا ہے اور قومیں اُس کا رعب اور خوف مان کر اُس کی طرف رجوع لاتی ہیں۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ زبور نویس عوام الناس کے سامنے خدا کے جلال کو بیان کرنے کے تعلق سے ہمیں کیا بتاتا ہے؟ ☆۔ خدا کی پرستش میں قربانی کیا کردار ادا کرتی ہے؟

☆۔ آج ہم خدا کی پرستش اور عبادت کرتے ہوئے کس طرح سے اُس کی بھلائی اور نیکی کو دیکھ اور اس پر غور کر سکتے ہیں؟

☆۔اِس زبور میں مصنف پرستش میں دیانتداری اور مخلص پن کے تعلق سے کیا کہنا چاہتا ہے؟

☆۔ زبور 67 ہمارے ملک میں اُس کی ستائش کے ہونے کے تعلق سے کیا بتاتا ہے؟

چند اہم دعائیہ نکات

☆۔ گزرے وقت میں خدا نے جو کام آپ کی زندگی میں کئے ہیں، اُن پر غور و خوص کریں۔ اس کی حضوری کے موجود اور ظاہر ہونے کے ثبوت کے لئے اُس کی ستائش کریں۔

☆۔ شخصی طور پر خدا آپ کے لئے کیا اہمیت رکھتا ہے؟ چند لمحات کے لئے دُعا میں جھک کر خدا کو بتائیں کہ وہ آپ کی زندگی میں کس قدر اہمیت کا حامل ہے۔

☆۔ خدا کے لئے آپ نے کون سی قربانیاں شخصی طور پر گزرانی ہیں؟ دُعا کریں کہ خدا اُن قربانیوں کو آپ پر ظاہر کرے جو وہ چاہتا ہے کہ آپ اُس کے حضور گزرانیں۔

اَے خدا! اُٹھ

اس باب کے مطالعہ سے پہلے زبور 68 پڑھیں

زبور 68 جنگ کی ایک پکار ہے۔اِس پکار کی ایک انفرادیت یہ ہے کہ یہ پکار کسی انسانی فوج کو مدد کے لئے بیدار اور ہوشیار کرنے کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ یہ تو اپنے لوگوں کی مدد کے لئے خدا کے حضور ایک فریاد اور پکار ہے کہ خدا اُن کا دفاع کرے۔ زبور نویس خداوند کو پکارنے سے آغاز کرتا ہے کہ وہ اُٹھے اور دشمنوں کو پراگندہ کرے۔ ہمیں اُن دشمنوں کی کوئی خاص شناخت تو نہیں دی گئی۔تاہم زبور نویس کو علم ہے کہ خدا کے لئے اُس کے دشمنوں کو پراگندہ کرنا کس قدر آسان ہو گا۔ وہ اپنے دشمنوں کو اُس دھوئیں سے تشبیہ دیتا ہے جو اُڑ جاتا ہے۔اور پھر اُس موم کے مترادف ٹھہراتا ہے جو آگ سے پگھل جاتی ہے۔ خدا کے دشمنوں کے بچ نکلنے کی کوئی اُمید نہیں ہے۔ اگر خدا ہی اُن کے خلاف اُٹھ کھڑا ہو، تو پھر یقیناً وہ نیست اور نابود ہو جائیں گے۔

جب اُن کے دشمن تباہ حال ہوں گے تو پھر خدا کے لوگ اپنے بچانے والے کے سبب سے یعنی اپنے خداوند میں شادمان ہوں گے۔ دشمنوں کو پراگندہ کرنے والا خدا ہی اُن کے گیت کا مرکزی مضمون ہو گا۔ اگلی آیات میں، زبور نویس بہت سی وجوہات بیان کرتا ہے کہ خدا کے لوگوں کو کیوں کر اُس کی ستائش اور شکر گزاری کرنی ہے۔

چوتھی آیت میں، زبور نویس اپنے لوگوں کو خدا کی ستائش کے لئے اِس لئے بھی اُبھارتا ہے کیونکہ خدا بادلوں پر سوار ہوتا ہے۔ ہو سکتا کہ یہ اُس وقت کی تصویر کشی کی گئی ہو جب خدا گھوڑے پر

سوار ہو کر ایک فاتح سپہ سالار کے طور پر آئے گا۔ وہ اپنے دشمنوں کو شکست دینے اور اُن کی عدالت کرنے کے لئے آئے گا۔

یہ عظیم صاحبِ جنگ خدا یتیموں اور بیواؤں کا دفاع کرنے والا خدا ہے۔ وہ اپنے لوگوں کی ضروریات کو دیکھتا ہے تو اُس کا دل بھر آتا ہے۔ 6 آیت پر غور کریں کہ خدا تنہاہ کو خاندان بخشتا ہے۔ بالفاظ دیگر اس نے تنہائی کا شکار لوگوں کی رفاقت کے لئے خاندان جیسی برکت بخشی۔ وہ جو قیدی تھے، خدا نے اُن کے دل اور منہ کو گیتوں سے بھر دیا۔ خدا بالکل ایسے ہی اپنے لوگوں کی مدد اور کمک کے لئے آتا ہے جیسے اسرائیل کا قدوس بنی اسرائیل کو غلامی کے گھر سے نکالنے کے لئے اُن کی مدد کے لئے آ گیا تھا۔ جب قیدی رہا ہوتے ہیں تو اُس کی محبت اور پرستش اور ستائش سے معمور ہو کر گیت گانے لگتے ہیں۔ کیونکہ وہ اُن کا چھڑانے والا خدا ہے۔

رہی بات باغیوں کی۔ وہ دھوپ سے جلی سرزمین پر آباد ہوتے ہیں۔ وہ دھوپ کی تپش سے تباہ حال ہو جائیں گے۔ اُن کا پانی سوکھ جائے گا اور ان کی فصلیں بھی تپش کی شدت سے مرجھا جائیں گی۔ یہ تو مایوسی اور بدحالی کی تصویر ہے۔ جو خدا کی طرف رجوع نہیں لاتے بلکہ اپنی پشت پھیر دیتے ہیں، اُن کا انجام ایسا ہی ہو گا۔ آسمان سے بارش ہوتی ہے، خدا کی قدوسیت زمین کو لرزا دیتی ہے۔ جس سے خدا کے لوگوں کے دشمنوں پر خوف طاری ہو جاتا ہے۔ جب وہ صحرہ میں چلتا ہے، تو خشک زمین پر ندیاں جاری ہو جاتی ہیں۔ یہاں پر وعدہ کی سرزمین کی طرف سفر کرتی ہوئی بنی اسرائیل کی تصویر پیش کی گئی، خدا اپنی قدوسیت میں اُن کے آگے آگے چلا اور اُس نے اُن کے دشمنوں کا پیچھے کر کے اُن کے لئے راہ پیدا کی۔

خدا کے لوگ عطا ہونے والی زمین پر بس گئے۔ اُس نے اُن کے درمیان غریب لوگوں کی ضروریات فراہم کیں اور اُنہیں کلام بخشا۔ یہ کلام موسیٰ کو دیا گیا اور نبیوں نے اعلانیہ یہ باتیں خدا کے لوگوں سے کہیں جو اُن کے درمیان رہتے تھے۔ (11 آیت)

یہ زبردست برکت خدا کے لوگوں پر ٹھہر گئی۔ بادشاہ اور اُن کی فوجیں اُن کے سامنے سے بھاگ گئیں۔ کیونکہ خداوند اُن کے آگے آگے چلا۔ دشمن کے خیموں میں تفرقہ پڑ گیا اور اُن کے خیمے لوٹ کا مال ٹھہرے۔ یوں خدا نے اپنے لوگوں کو مالا مال کر دیا۔

13 آیت میں، خدا کے لوگوں کی تصویر کشی کی گئی ہے جو کیمپ کے ساتھ ہی آگ جلا کر سوئے ہوئے ہیں۔ ایک محبت کرنے والے خدا کے طور پر، خدا اُنہیں ایک فاختہ کے طور پر بیان کرتا ہے۔ یہ تو پیار و محبت کی اصطلاح معلوم ہوتی ہے۔ جب خدا اپنی قوم اسرائیل پر بطور ایک کبوتری یا فاختہ کے نظر کرتا ہے، تو وہ دیکھتا ہے کہ اُس کے پَر چاندی سے ڈھکے اور سونے سے چمک رہے ہیں۔ اسرائیل اِس قدر محفوظ ہے کہ وہ کیمپ کے قریب ہی آگ جلا کر سو جاتا ہے۔ پَروں کا چاندی سے ڈھکا ہونا اور سونے سے چمکنا خوشحالی کی تصویر ہے، ایسی خوشحالی جو خدا کی برکت اور عنایت سے میسر آتی ہے۔

اسرائیل کی خوبصورت فاختہ کے برعکس، دشمن بادشاہ ہے جنہوں نے محاصرہ کر رکھا ہے۔ خدا نے اُنہیں اونچے مقاموں پر پڑنے والی برف کی طرح بکھیر دیا ہے۔ بنی اسرائیل ایک فاختہ ہے جو ایک پُر سکون اور گرم مقام پر آرام فرما رہی ہے جبکہ دوسری طرف دشمن اُس طوفانی برف کی مانند ہیں جو ہوا سے اُڑتی پھرتی ہے۔

زبور نویس بسن کے پہاڑوں اور اُن پہاڑوں کے درمیان موازنہ کرتا ہے جہاں خدا حکومت کرتا ہے۔ 15 ویں آیت میں، زبور نویس بسن کے پہاڑوں کا ذکر شاندار اور برف سے ڈھکے ہوئے پہاڑوں کے طور پر کرتا ہے۔

"جب قادرِ مطلق نے بادشاہوں کو اُس میں پراگندہ کیا تو ایسا حال ہو گیا گویا سلمون پر برف پڑ رہی تھی۔" قوموں کی تمام تر دولت اور حسن و جمال کا اُن برکات سے کیا موازنہ جو خدا کے لوگوں کو میسر تھیں، قومیں تو اس بات کی تمنا رکھتی تھیں کہ اُنہیں بھی خدا کے ساتھ ایسا رشتہ اور اُس کی راہوں پر چلنے کا تجربہ ہو۔

17 ویں آیت بیان کرتی ہے کہ خدا کوہ سینا پر سے ہزاروں ہزار جنگجوؤں اور رتھوں کے ساتھ اُتر رہا ہے۔ 18 ویں آیت میں، وہ اپنے اسیروں کو اپنے پیچھے چلاتا ہے۔ جب وہ اپنے اسیروں کو گلیوں میں پھراتا ہے، تو مرد و زن، امیر غریب، سبھی اپنے تحائف کے ساتھ اُس کی تعظیم کرتے ہیں۔ وہ ایسا فاتح قائد ہے جو جنگ سے واپس لوٹ رہا ہے۔ 18 ویں آیت پر غور کریں، حتیٰ کہ باغی لوگ بھی آ کر اُس کے سامنے اپنے نذرانے اور تحائف پیش کرتے ہیں۔

غور کریں 18 ویں آیت پر۔ حتیٰ کہ باغی لوگ بھی خدا کے حضور اُس کی حاکمیت اعلیٰ کو تسلیم کرتے ہوئے اپنے ہدیے اور نذرانے لے کر آتے ہیں۔

زبور نویس جلالی سپہ سالار کی ستائش کرتا ہے۔ 19 ویں آیت پر غور کریں، کہ وہ عظیم اور مہیب خدا جو اپنے دشمنوں کو شکست دیتا ہے اپنے بچوں کی شخصی طور پر فکر کرتا ہے۔ زبور نویس 19 ویں آیت میں اپنے قارئین کو بتاتا ہے کہ خدا اپنے محبت رکھنے والوں کا ہر روز بوجھ اُٹھاتا ہے۔ ہمارا خدا

کس قدر عظیم اور جلالی ہے۔ وہ ہمارے دشمن پر فاتح ہے۔ وہ اپنی محبت میں ہماری چھوٹی سی چھوٹی ضرورت کا بھی خیال رکھتا ہے۔

زبور نویس کو خداوند اپنے خدا پر بڑا اعتماد اور بھروسہ ہے۔ وہی اپنے لوگوں کو بچاتا ہے۔ وہی خدائِ عظیم ہے۔ خدا اہاتھ کے کاموں کے سبب سے، خدا کے لوگ موت سے بچتے ہیں۔ خدا اپنے لوگوں کو محفوظ رکھتا اور اُن کے دشمنوں کے سر کچلتا ہے۔ وہ اُنہیں پست کرتا اور سمندر کی تہہ میں ڈال دیتا ہے۔ خدا کے لوگ اپنے دشمنوں کے خون میں اپنے پاؤں بھگوئیں گے جب کہ اسرائیل کے کتے اُن کے دشمنوں کے خون کو چاٹیں گے۔ (23آیت)

24ویں آیت میں مصنف خدا کے مقدس میں فاتحانہ پیش قدمی کو بیان کرتا ہے۔ جب بادشاہ فاتحانہ طور پر داخل ہوا تھا اُس کے سامنے گانے اور بجانے والے تھے۔ نوجوان لڑکیاں دف بجاتی ہیں۔ خدا کے لوگوں کی جماعت میں ستائش اور پرستش کی آواز بلند ہوتی ہے۔ اُس میں اسرائیل کے قبیلے بھی شامل تھے۔ بنیمین کے چھوٹے سے قبیلہ سے، یہوداہ کے قبیلہ تک شہزادوں کے جتھے۔ زبولون اور نفتالی بھی خدا کی فتح کو گا کر بیان کرتے ہیں۔

28ویں آیت میں، خدا سے فریاد کی جاتی ہے کہ وہ اپنی قوت اور قدرت کو ظاہر کرے۔ خدا کے لوگ اُسے پکارتے ہیں کہ وہ اُن کی قوت اور کمک بنے۔ اُس کی قوت اور قدرت سے قومیں پست ہوتی ہیں۔ مختلف قوموں کے بادشاہ یروشلیم میں خدا کے حضور اپنے تحائف لے کر آتے ہیں۔

زبور نویس خدا سے درخواست کرتا ہے کہ وہ نیستان کے درمیان حیوانوں اور قوموں کے بچھڑوں کے درمیان بیلوں کے جتھوں کو ڈانٹے۔ (30آیت) اس بات کو ہمیں بڑے بڑے راہنماؤں کے طور پر دیکھنا چاہئے۔ بہت سے لوگ حیوان کو کے درمیان ایک گھڑیال،

(مگرمچھ) کے طور پر لیتے ہیں، مصر کے فرعون کی طرف اشارہ ہے۔ قوموں کے درمیان بچھڑے اُس دَور کے دیگر زبردست قائدین تھے۔ جو کہ مغرور اور ظلم ڈھانے والے تھے۔ دُنیا کے یہ بڑے بڑے راہنماؤں کو خدا ہی ڈانٹے گا اور اُنہیں اپنے حضور پست کرے گا۔ زبور نویس بیان کرتا ہے کہ دُنیا کے زبردست راہنما بھی اسرائیل کے خدا کو واحد اور عظیم خدا کے طور پر پہچانیں گے۔ وہ خدا سے یہ درخواست کرتا ہے کہ وہ راہنما اُس کے سامنے گھٹنے ٹیکیں اور اُس کے حضور اپنے ہدیہ جات لائیں۔ وہ مصر اور کوش سے اسرائیل کے خدا کے حضور آئیں گے۔

دنیا کی سلطنتوں کو اس کے نام کی ستائش کرنے کے لئے بلایا جاتا ہے۔ جو جنگ وجدل سے خوش ہوتے تھے، خدا انہیں پراگندہ کر دیتا تھا۔ اس زبور میں مصنف اس دور کی بات کر رہا ہے جب مستقبل میں خدا قومیں اس کی مطیع ہوں گی۔ اور اس کے نام کی تعظیم کریں گی۔ کئی لحاظ سے ہم اپنے دور میں مشنری کاوشوں کے نتیجہ میں اس بات کو پورا ہوتے ہوئے بھی دیکھ رہے ہیں۔ ہر قوم، قبیلہ اور ہر زبان سے لوگ خدا کی پہچان اور معرفت کو حاصل کر رہے ہیں۔ ہم آنے والے دنوں میں اس نبوت کی تکمیل کو اور بھی بڑے بڑے نشانات کے ساتھ دیکھیں گے۔

زبور نویس اس زبور کو اُس ذات کی ستائش کے ساتھ ختم کرتا ہے جو لوگوں کو زور اور توانائی بخشتا ہے۔ وہ دُنیا کو اِس بات کے لئے اُبھارتا ہے کہ وہ اسرائیل کے قدوس کی ستائش کے لئے اپنی آواز بلند کرے۔ جس کی حشمت اسرائیل پر اور جس کی قدرت آسمانوں تک بلند تھی۔ یہی خدا جو کام اور کلام میں قدرت والا ہے اُسی نے اپنے لوگوں کو قوت بخشی۔

زبور نویس خدا کے حضور بڑی آزادی سے فریاد کرتا ہے۔ خدا اُس کی فریاد کو سن کر جواب دیتا ہے۔ وہ ایک زبردست سُورما کی طرح اپنے لوگوں کی مدد کے لئے آگے بڑھتا ہے۔ دشمن پراگندہ

ہوتے ہیں۔ جو خدا سے محبت کرتے ہیں، اُن کے وسیلہ سے خدا کا نام سر بلند ہوتا ہے اور خدا کی برکات بھی اُنہی پر نازل ہوتی ہیں جو اُس کے ساتھ محبت اور وفاداری سے چلتے رہتے ہیں۔

چند غور طلب باتیں

☆۔اِس زبور میں داؤد کا اعتماد کہاں پر تھا؟

☆۔داؤد خدا کو ایک عظیم اور فاتح جنگجو کے طور پر بیان کر رہا ہے، اُس نے اُسے حلیم اور خیال رکھنے والے خدا کے طور پر بھی بیان کیا۔اِس بات کی وضاحت کے لئے ہمیں اِس زبور میں کون سی مثال یا تصویر دیکھنے کو ملتی ہے؟

☆۔داؤد ہمیں باغیانہ روّیہ رکھنے والوں کا کیا انجام دکھاتا ہے؟

☆۔یہ زبور قوموں میں خدا کی جنبش اور اُن کے خدا کے حضور جھکنے کی بات کرتا ہے۔اس زبور سے ہم خدا کی قوت اور قدرت کے تعلق سے کیا سیکھتے ہیں؟ آج اِس دُنیا میں ہمارے ارد گرد جو کچھ بھی ہو رہا ہے، اِس سے ہمیں کیا تسلی ملتی ہے؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔خدا کا شکر کریں کہ ہم پوری طرح اُس پر توکل اور بھروسہ کر سکتے ہیں۔اُس کی شکر گزاری کریں کہ وہ ہماری مدد کے لئے آنے کے لئے تیار ہے۔

☆۔اگرچہ وہ اعلیٰ و بالا تو بھی وہ ہماری مشکلات اور مسائل سے آگاہ اور باخبر ہے اور اُسے ہماری پوری فکر ہے۔

☆۔خداوند سے درخواست کریں کہ ہماری قوموں کے درمیان جنبش کرے اور اُنہیں اپنی ذات کا مکاشفہ اور فہم عطا کرے۔

☆۔خداوند سے عرض کریں کہ وہ قوموں کو اپنا مطیع کرے اور اُنہیں اپنی مرضی کے تابع کرے۔

مجھے بچا!

اس باب کے مطالعہ سے پہلے زبور 69 پڑھیں

زبور 69 اُس وقت لکھا گیا جب داؤد اپنی زندگی کے ایک مشکل وقت سے گزر رہا تھا۔ اِس زبور میں خدا کا بندہ داؤد خدا کے حضور اپنے دشمنوں سے رہائی کے لئے فریاد کرتا ہے۔

داؤد خداوند خدا سے یہ فریاد کرتے ہوئے آغاز کرتا ہے کہ وہ اُسے بچائے۔ وہ اپنی صورتحال کو ابتدائی چند آیات میں بیان کرتا ہے۔ پہلی آیت میں، وہ اپنے آپ کو ایسے شخص کے ساتھ تشبیہ دیتا ہے جو ڈوبنے کے قریب ہے۔ پانی اُس کی گردن تک جا پہنچا۔ جلد ہی اُس کی زندگی کا خاتمہ ہونے والا ہے۔ وہ بہت جلد کیچڑ اور دلدل اور سمندر کی گہرائیوں میں جا پڑے گا جہاں پر اُس کی زندگی اپنے انجام کو پہنچے گی۔ اُس وقت سیلابوں نے اُسے گھیر لیا ہے۔ (2 آیت) وہ فریاد کرتے کرتے بھی تھک ہار چکا ہے۔ بہت زیادہ آہ و پکار کرنے سے اُس کا گلہ بھی خشک ہوتا جا رہا ہے۔ وہ خدا کو تلاش کرتا رہا پر اب تو اُس کی آنکھیں بھی رہ گئیں ہیں۔ ضرورت کی اُس گھڑی میں خدا کہاں تھا۔ خدا اُسے بچانے کے لئے کیوں نہ آیا؟

وہ چوتھی آیت میں وہ اُن لوگوں کا ذکر کرتا ہے جو بلاوجہ اُس سے نفرت اور عداوت رکھتے ہیں۔ اُس کے ستانے، نفرت کرنے والے اور اُس سے بلاوجہ کینہ رکھنے والے اُس کے سر کے بالوں سے بھی تعداد میں زیادہ تھے۔ اگرچہ داؤد کو ستانے اور دُکھ پہنچانے کے لئے ان کے پاس کوئی معقول وجہ نہ تھی۔ تو بھی وہ اُس کی تباہی اور بربادی کے خواہاں تھے۔ اُس کے دشمن بد

دیانت اور مکار تھے وہ اُس سے کچھ ایسی چیزیں طلب کر رہے تھے۔ جو اُس نے چرائی بھی نہیں تھیں۔

داؤد بڑی عاجزی اور حلیمی کے ساتھ خدا کے حضور آتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ خدا سے کچھ بھی ڈھکا چھپا نہیں ہے۔ اُسے اِس بات کا احساس ہو گیا کہ وہ کامل نہیں ہے۔ کسی وقت داؤد نے غیر دانشمندی سے کچھ قدم اُٹھائے تھے۔ خدا اُس کی حماقت کے تعلق سے جانتا تھا۔ (5 آیت) داؤد کا جُرم خدا سے ڈھکا چھپا نہیں تھا۔ اگرچہ داؤد کو علم تھا کہ وہ کامل نہیں ہے۔ وہ یہ بھی جانتا تھا کہ خدا پر توکل کرنے والے لوگ کبھی ذلیل و رسوا نہیں ہوتے۔ خدا معاف کرنے والا خدا ہے اور وہ اُن سب کو معاف کرتا ہے جو بڑی عاجزی کے ساتھ اُس کے پاس آجاتے ہیں۔

6 آیت پر غور کریں، داؤد کس طرح دُعا کرتا ہے کہ خدا کے طالب کبھی شرمندہ نہ ہوں۔ داؤد کا اپنے معاشرے میں بڑا نام اور مقام تھا۔ بہت سے لوگ اُسے مردِ خدا کے طور پر جانتے تھے۔ داؤد کو اِس بات کا علم تھا کہ اُس کی زندگی میں موجود بدی اور گناہ صرف اُس پر ہی نہیں بلکہ اس کے ارد گرد کے لوگوں پر بھی اثر انداز ہوتا ہے۔ گناہ کے سبب سے ملک پر لعنت تھی اور اُس کے رہنے والوں نے بھی اُس لعنت کا تجربہ کیا تھا۔ داؤد یہ دعا کرتا ہے کہ اُس کے اعمال و افعال کسی کے لئے ٹھوکر اور شرمندگی کا باعث نہ ہوں۔ وہ نہیں چاہتا ہے کہ اُس کے گناہ کے سبب سے دوسرے زوال کا شکار ہوں۔

7 ویں آیت سے، ہم یہ سمجھتے ہیں کہ داؤد نے اپنے شخصی گناہ کے سبب سے ہی دُکھ نہیں پایا تھا۔ بلکہ خدا کے ساتھ اُس کے تعلق اور رشتہ کے سبب سے بھی وہ ستایا گیا۔ کئی دفعہ خدا کی خوشنودی کے لئے کھڑے ہونے کی وجہ سے بھی ہم ستائے جاتے ہیں۔ داؤد نے دل کی خوشی سے خداوند

کے لئے قائم رہنے کا چناؤ کیا اور اُسے گنہگاروں کی طرف سے نفرت اور حقارت کا سامنا کرنا پڑا۔ خدا کے لئے زندہ رہنے اور اُس کی خوشنودی کا طالب ہونے کا مطلب تھا کہ وہ اپنے بھائیوں اور ہم وطنوں کے لئے اجنبی بن گیا۔

کچھ ایسے وقت آئیں گے جب خداوند یسوع کے لئے ہماری وفاداری کا نتیجہ اپنے گھرانے سے الگ ہو کر اُن کی نفرت اور عداوت کی صورت میں سامنے آئے گا۔ داؤد خداوند اپنے خدا کے لئے وفادار رہنے کے لئے تیار تھا۔ خداوند یسوع کو بھی اپنے گھرانے کی مخالفت اور حقارت کا سامنا کرنا پڑا۔ کیونکہ اُنہیں معلوم نہیں تھا کہ اِس زمین پر اُس کے آنے کا کیا مقصد ہے۔

9ویں آیت میں داؤد کے دل کی بات ظاہر ہو جاتی ہے جب اُس نے یہ لکھا۔

کیونکہ تیرے گھر کی غیرت مجھے کھا گئی اور تجھ کو ملامت کرنے والوں کی ملامتیں مجھ پر آ پڑیں۔

داؤد نے خدا کے ساتھ اپنے رشتہ اور تعلق کو بہت سنجیدہ لیا۔ اُسے خدا کے گھر اور اُس کی بادشاہی کے قیام کے لئے بڑی غیرت اور جوش تھا۔ جب کوئی اسرائیلی یا کوئی اجنبی خدا کی مقدس چیزوں کی حقارت کرتا تھا، داؤد اُس حقارت اور رسوائی کو بہت سنجیدگی سے لیتا تھا۔

یوحنا 2 باب میں، ہم پڑھتے ہیں کہ جب عید فسح کے لئے یسوع یروشلیم آیا، تو اُس کا سامنا صرافوں، (منی چینجرز) اور ہیکل میں ہر طرح کا کاروبار کرنے والوں سے ہوا۔ جب یسوع نے یہ سب کچھ دیکھا تو اُسے بے حد غصہ آیا۔ یسوع نے اُن کے میز اُلٹ دئے اور اُنہیں وہاں سے بھگا دیا۔ یوحنا 2:17 سے ہمیں یہ جانکاری ملتی ہے کہ جب شاگردوں نے دیکھا کہ یسوع نے یہ

سب کچھ کیا ہے، تو اُنہیں داؤد کی وہ بات یاد آئی جو اُس نے زبور 69 میں کہی تھی۔ "تیرے گھر کی غیرت مجھے کھا گئی۔" داؤد کے دل میں بھی خدا کے گھر کے لئے ایسی ہی غیرت تھی۔

جب داؤد رویا، اُس نے روزہ رکھ کر ٹاٹ اوڑھا تو اُس نے بھی حقارت اور ٹھٹھا بازی برداشت کی۔ لیکن ہم اِس بات کا یقین کر سکتے ہیں کہ یہ سب کچھ اس کے لوگوں کے خدا کے ساتھ یا پھر اس کے خدا کے ساتھ شخصی تعلق اور رشتہ کی بنا پر تھا۔ اس کے ارد گرد کے لوگ اُس کے دل میں پائے جانی والی غیرت اور جوش کو نہیں سمجھتے تھے۔ وہ اِس بات کو پہچان ہی نہ سکے کہ خدا کے کلام کو رد کئے جانے اور ہیکل کی حقارت کئے جانے پر اُس کا دل کس قدر دُکھی اور غمزدہ ہے۔

داؤد، بطور مردِ خدا، خدا کے لئے اپنی محبت، فیصلوں اور ارادوں میں اکیلا ہی کھڑا رہا۔ اُس نے خداوند اپنے خدا کی خوشنودی کے لئے زمانے کی مخالفت قبول کی اور وہی کچھ کیا جو زمانے اور دستور کے بالکل اُلٹ تھا۔ پھاٹک پر اُس کے ساتھ بیٹھنے والے بھی اُس کا مضحکہ اڑاتے تھے۔ چونکہ داؤد قائم رہا، داؤد شرابی لوگوں کا گیت بن گیا۔ کیونکہ وہ خدا پرستوں اور خدا کی راہوں پر چلنے والوں کو ٹھٹھے کرتے تھے۔

ایسے حالات و واقعات داؤد کو اور بھی زیادہ خدا کے پاس لے آئے۔ 13 ویں آیت میں، وہ خدا سے فریاد کرتا ہے کہ وہ اُس کی مضبوط چٹان ہو۔ اُسے خداوند خدا کی محبت پر پورا توکل اور بھروسہ تھا۔ اگرچہ معاشرے کے لوگ اُس پر طنز و تضحیک کر رہے تھے، داؤد کو خدا اور اُس کی شفقت اور محبت میں تسلی اور آرام و سکون ملا۔

داؤد کو معاشرے کی طرف سے ذلت و رسوائی اور شرابیوں کا گیت بننے پر کوئی خوشی اور شادمانی نہ ہوئی۔ 14 ویں آیت میں، وہ اپنے آپ کو ایک ایسے شخص سے تشبیہ دیتا ہے جو دلدل میں دھنس

چکا ہو۔ وہ کیچڑ میں دھنستا چلا جاتا ہے۔ اُسے یقین نہیں آتا کہ وہ کیسے یا کبھی باہر بھی نکل سکے گا یا نہیں۔ وہ اپنے آپ کو پانی میں ڈوبنے والے شخص کے ساتھ بھی تشبیہ دیتا ہے۔ وہ خدا سے درخواست کرتا ہے کہ سیلاب اُسے نہ ڈبوئیں۔ اور گہرے پانی اُسے نگل نہ لیں۔

داؤد نے رد کئے جانے کا درد محسوس کیا۔ ایسے وقت بھی تھے جب اس نے جذباتی طور پر بھی کوئی ہمت افزائی نہ پائی بلکہ اس کے حوصلوں کو توڑنے کے لئے کوئی کسر نہ چھوڑی گئی۔ اس نے موقع نہ دیا کہ زندگی کے دکھ اور مصیبتیں اسے خدا سے دور لے جائیں۔ بلکہ اس کے مسائل اور مشکلات اسے اور بھی زیادہ خدا کے پاس لے آئے۔ خدا ہی اس کی قوت اور نجات ہوا۔

16ویں آیت میں، داؤد خدا کے حضور فریاد کرتا ہے کہ وہ اپنی محبت میں اُسے اُس کی آہ و پکار کا جواب دے۔ وہ خدا کی بڑی رحمت پر توکل کرتے ہوئے اپنی فریاد اُس کے حضور پیش کرتا ہے۔ رحم وہ مہربانی ہوتی ہے جو غیر مستحق لوگوں پر کی جاتی ہے۔ داؤد یہ ایمان نہیں رکھتا کہ خدا اُس کے روحانی جوش و جذبے اور اُس کے ساتھ رشتے کی بنا پر خدا اُس کی دُعا کا جواب دے۔ بلکہ داؤد تو خدا کے رحم و ترس کی بنا پر اُس کے حضور اپنی فریادیں گزرانتا تھا۔ کیونکہ خدا ان پر بھی اپنی شفقت اور ترس ظاہر کرتا ہے جو اُس کے مستحق بھی نہیں ہوتے۔ وہ خدا سے فریاد کرتا ہے کہ وہ اپنا چہرہ اُس سے نہ چھپائے۔ بلکہ مصیبت میں مستعد مددگار کی طرح جلد اُس کی مدد کے لئے آئے۔ (17آیت)

داؤد اِس بات کو سمجھتا تھا کہ اُس کی اُمید اور آس تو صرف اور صرف خدا ہی سے ہے۔ اُس نے خدا سے درخواست کی کہ وہ اُس کو مصیبت سے رہائی دینے کے لئے آئے۔ وہ خدا کے حضور فریاد کرتا

ہے کہ وہ اُسے اُن تمام دشمنوں سے رہائی دے جو اُس کے ساتھ ظلم و ستم پر اُترے ہوئے ہیں۔ وہ جانتا تھا کہ خدا اُس کے دُکھوں اور مصیبتوں سے پوری طرح واقف اور آگاہ ہے۔

خدا جانتا تھا کہ وہ اُس کے نام کے سبب سے شرمندگی اور رسوائی اُٹھا رہا ہے۔ خدا جانتا تھا کہ کس طرح قوم کی طرف سے حقارت اور نفرت کے باعث اُس کا دل ٹوٹ چکا ہے۔ (20 آیت) مصیبت اور ضرورت کی اِس گھڑی میں داؤد اپنا دُکھ اور دل کا بوجھ کسی کو سامنے بیان کرنے اور کسی کی ہمدردی حاصل کرنے کے لئے صرف خدا کے حضور آتا ہے۔ کوئی اُس کو تسلی دینے والا نہیں تھا۔

ہمیں یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ داؤد اگرچہ شخصی طور پر رد کئے جانے کے تجربہ سے گزر رہا ہے،، لیکن وہ نبوتی طور پر خداوند یسوع کے تعلق سے یہ ساری باتیں بیان کر رہا ہے۔ وہ اُن دکھوں کا بیان کر رہا ہے جو اُس نے ہمارے لئے صلیب پر اٹھانے تھے۔ ہم 21 ویں آیت سے یہ سمجھتے ہیں۔ جہاں پر داؤد اپنے قارئین کو بتاتا کہ اُس کے دشمنوں نے اسے کھانے کے لئے اندرائن اور پینے کے لئے سرکہ دیا۔ ہمارے خداوند یسوع کے ساتھ بھی تو ایسا ہی ہوا تھا۔ متی 27:34 میں ہم پڑھتے ہیں۔

یہ بلاوجہ نہیں کہ داؤد ایسا اسلوب یا طرزِ بیان یہاں پر استعمال کر رہا ہے۔ وہ نبوتی طور پر یسوع کے اُن دکھوں کا بیان کر رہا ہے جن میں سے اُس نے ہماری خاطر گزرنا تھا۔

داؤد نہیں چاہتا کہ بُرائی غالب آئے، وہ 22 آیت میں اپنے دشمنوں کی تصویر کشی کرتا ہے جو ناجائز ذریعوں سے حاصل کردہ وسائل پر ضیافتیں اُڑا رہے ہیں۔

داؤد دُعا کرتا تھا کہ اُن کا دستر خوان اُن کے لئے پھندہ بن جائے۔ بالفاظ دیگر، خدا اُن کے دستر خوان کو دیکھے گا اور اُن کی عدالت کرے گا کیونکہ وہ سب کچھ ناجائز وسیلوں سے حاصل کیا گیا ہے۔ وہ 23 آیت میں دُعا کرتا ہے کہ بدکاروں کی آنکھیں تاریک ہو جائیں اور اُن کی کمریں جھک جائیں۔ داؤد نے دُعا کی کہ خدا بدکاروں کی عدالت کے لئے آئے۔ وہ خدا سے درخواست کرتا ہے کہ اُن کے خیموں میں بسنے والا کوئی نہ ہو۔ یہ بدکار لوگ خدا کو ٹھٹھوں میں اُڑاتے اور اُس کی راہوں کی حقارت کرتے تھے۔ اِس سے داؤد کا دل ٹوٹ گیا کیونکہ ایسے شریر لوگوں کے دُنیا میں رہنے سے راستباز لوگوں کی زندگی اجیرن ہو جاتی تھی۔

26 آیت میں، داؤد خداوند کو یاد دلاتا ہے کہ اُن بدکاروں نے اُن لوگوں کو ستایا ہے جنہیں خدا نے زخمی کیا اور وہ اُس دُکھ کی بات کرتے ہیں جو خدا نے اُنہیں دیا "کیونکہ وہ اُس کو جسے تو نے مارا ہے ستاتے ہیں اور جن کو تو نے زخمی کیا ہے اُن کے دُکھ کا چرچا کرتے ہیں۔" خدا بھی اپنے لوگوں کو دُکھ میں ڈال کر اُن کی تعلیم و تربیت کرتا ہے۔ بعض اوقات مسائل اور مصائب ہی خدا کے لوگوں کی ترقی اور بھلائی کا سبب بن جاتے ہیں۔ وہ دُکھ جو خدا کی طرف سے ملتے ہیں وہ اس کے لوگوں سے خدا کی محبت کی بنا پر ہوتے ہیں اور وہ اُنہیں اور زیادہ خدا کی محبت میں مضبوط اور قریب کر دیتے ہیں۔ داؤد یہاں پر ایسے لوگوں کا ذکر کر رہا ہے جنہیں خدا نے راستی سے تربیت کی خاطر دُکھ میں ڈالا۔ اور دشمنوں نے اُن کی درپیش صورتحال سے فائدہ اُٹھایا۔ اُنہوں نے ناحق باتیں بنائیں، اور اُن کی مصیبتوں میں اُنہیں اور زیادہ ستایا اور دُکھ دیا۔ اِس لئے تو داؤد خدا کے حضور فریاد کرتا ہے کہ "وہ تیری صداقت میں داخل نہ ہوں اور اُن کے نام کتابِ حیات سے مٹا دئے جائیں۔ داؤد خدا سے فریاد کرتا ہے کہ وہ ملعون ہوں۔ وہ چاہتا ہے کہ ایسے لوگوں کے نام کتابِ حیات سے مٹائے جائیں۔ اور اُن کا شمار راستبازوں کے ساتھ نہ ہو۔ کیونکہ وہ خدا اور اُس کے

مقاصد کی مخالفت کرتے تھے۔ داؤد یہ عرض کر رہا ہے کہ خدا اپنے لوگوں کو فتح بخشے اور وہ بدکاروں اور اُن کی شرارت پر غالب آئیں۔

ہو سکتا ہے کہ یہ باتیں بڑی سخت معلوم ہوں لیکن در حقیقت یہ ساری باتیں بالکل جائز اور برحق ہیں۔ اگر بدکاری اور ناراستی کے کام کرنے پر کوئی سزا نہ دی جائے تو پھر کیسی صورتحال پیدا ہو جائے۔ وہ کیسا خدا ہو گا جو بدکاروں سے ان کے بُرے اعمال وافعال کا بدلہ نہ لے گا؟ ہمیں اِس حقیقت سے بڑی تسلی اور راحت ملنی چاہیئے کہ خدا بدکاری اور ناراستی پر غالب آئے گا۔ بدی کسی طور پر غالب نہیں آئے گی۔ بلکہ اُسے ختم کر دیا جائے گا اور راستی کا بول بالا ہو گا۔

داؤد اپنے ارد گرد بدی کو دیکھ کر ایک ذہنی دباؤ اور تکلیف میں ہے۔ اُس نے خدا سے درخواست کی کہ وہ اُسے بدکاروں کے ہاتھوں سے بچا کر محفوظ کر لے۔ ایمان ہے کہ خدا ایسا ہی کرے گا۔ داؤد اسی ایمان میں خدا کے حضور شکر گزاری کی قربانی گزراننے اور اُس کے نام کو اُس مخلصی کے مل جانے پر جلال دینے کا وعدہ کرتا ہے۔ (30 آیت) داؤد خدا کو اچھے طریقہ سے جانتا ہے اور یہ بھی جانتا ہے کہ بیلوں اور مینڈھوں کی قربانیوں اور ذبیحوں سے بڑھ کر خدا کو شکر گزار دل چاہیئے جو اُس کی ستائش اور پرستش سے معمور ہو۔ خدا ہماری قربانیوں میں دلچسپی نہیں رکھتا۔ بلکہ اُسے ہمارے دل کے روّیوں میں دلچسپی ہے۔

داؤد ایمان رکھتا تھا کہ خدا ہی بدی پر فاتح ہو گا۔ غریب خدا کی نجات کو دیکھ کر خوش ہوں گے۔ (32 آیت) خدا کے طالبوں کے دل زندہ ہوں گے۔ خدا کو محتاج کی فریاد اور اسیروں کی دہائی کو ناچیز نہ جانے گا۔ داؤد آسمان اور زمین اور سمندر کو بھی خداوند خدا کی پرستش اور ستائش کے لئے بلاتا ہے۔ خدا نے اپنے لوگوں کی نجات کے لئے متحرک ہونا تھا۔ وہ دن آنے والے تھے جب

صیون کی تعمیر نو ہونی تھی اور خدا کے خادمین نے پھر سے ملک میں آباد ہونا تھا۔ وہاں اُنہوں نے خدا کے پروں کے سایہ میں رہتے ہوئے امن و شانتی سے زندگی بسر کرنا تھی۔ خدا نے اپنے لوگوں کو فراموش نہیں کرنا تھا۔ اگرچہ اُنہیں ذلت ورسوائی کا سامنا تھا اور شریروں اور بدکاروں کی طرف سے تہمتیں اور الزام تراشیاں ہو رہی تھیں۔ خدا نے انہیں رہائی دینی تھی۔ خدا نے اُن کا چھڑانے والا ہونا تھا۔

چند غور طلب باتیں

☆۔اِس زبور میں داؤد کیسی مصیبت سے دوچار ہے؟

☆۔کیا داؤد کا یہ ایمان اور خیال تھا کہ وہ خدا سے محبت رکھتا اور اُس کی خدمت کرتا ہے اِس لئے نجات اور محافظت کے لئے خدا اُس کا مقروض اور پابند ہے؟

☆۔خدا اور اِس زمین پر خدا کے کام کے لئے داؤد کا رویہ کیسا تھا؟

☆۔داؤد کس طرح ہمیں نبوتی طور پر یہ دکھاتا ہے کہ یسوع ہمارے لئے دُکھ اٹھائے گا؟

☆۔داؤد کو اِس حقیقت سے کیا تسلی اور آرام ملتا ہے کہ گناہ اور بدی کی سزا دینے میں خدا حق بجانب ہے۔؟ آپ کو اِس بات سے کیا تسلی ملتی ہے؟

چند اہم دُعائیہ نکات

خداوند کی شکر گزاری کریں، اگرچہ ہمیں اِس زمین پر دُکھ اور مصائب کا سامنا ہوتا ہے، تو بھی وہ ہمیں اُن سے نکال لیتا ہے۔

☆۔خدا کی خوبصورت نجات کے لئے اُس کی شکر گزاری کریں۔اُس کے دل سے شکر گزار ہوں کہ اگرچہ ہم اس بات کے مستحق نہیں ہیں، تو بھی وہ اپنی محبت میں ہم تک پہنچتا ہے۔

☆۔خدا کے عدل وانصاف کے لئے چند لمحات کے لئے اُس کی شکر گزاری کریں۔

☆۔خدا سے التجا کریں کہ جب خدا کی بادشاہی کے لئے کام کرنے، خدا کو جاننے اور اُس کی تعظیم کا معاملہ ہو تو وہ آپ کو بلکہ مجھے بھی داؤد جیسا دل عطا کرے۔

☆۔خدا سے اُس وقت برداشت، صبر و تحمل اور خاموش رہنے کی قوت مانگیں جب آپ کو غلط سمجھا جائے اور آپ کو یہ محسوس ہو کہ آپ نظر انداز کئے جا رہے ہیں، آپ کو بھلا دیا گیا ہے۔

مجھے بچا لے!

اس باب کے مطالعہ سے پہلے زبور 70 اور 71 پڑھیں

زبور 70 اور 71 تو ایک ہی زبور لگتے ہیں۔ کیونکہ دونوں ہی ضرورت کے وقت خدا کے حضور راستباز کی ایک فریاد ہیں۔ ہم ان دونوں زبوروں کو اس باب میں ایک ساتھ ہی دیکھیں گے۔

جب ہم ان زبوروں پر غوروخوص شروع کرتے ہیں، تو ہم دیکھتے ہیں کہ زبور نویس غم کی حالت میں ہے۔ وہ خدا سے درخوست کرتا ہے کہ اُس کی مدد کے لئے جلد آئے۔ زبور نویس کو یہ اعتماد اور بھروسہ ہے کہ وہ مصیبت کی گھڑی میں خدا کے پاس مدد کی فریاد لے کر آ سکتا ہے۔

زبور 70:2 پر غور کریں، زبور نویس اپنی زندگی سے خوفزدہ ہے۔ لوگ اُسے مار ڈالنا چاہتے ہیں۔ وہ خدا کے حضور یہ فریاد کرتا ہے کہ اُس کے قتل کے خواہاں شرمندہ اور ابتری کا شکار ہوں۔ وہ ذہنی انتشار میں مبتلا ہو جائیں۔ وہ خدا سے درخواست کرتا ہے کہ وہ جو اُس کی بربادی اور تباہی چاہتے ہیں وہ رسوا ہوں۔

نہ صرف وہ خدا سے یہ درخواست کرتا ہے کہ اُس کے دشمن شرمندہ ہوں بلکہ وہ یہ بھی دُعا کرتا ہے کہ خدا کے طالب خوش اور شادمان ہوں۔ اُس کی دعا ہے کہ خدا کے طالب ہمیشہ کسی نہ کسی وجہ سے اُس کے حضور خوشی کے نعرے ماریں۔

زبور نویس ایماندار کی زندگی میں دُکھوں کی حقیقت کو تسلیم کرتا ہے۔ اُس کی دُعا ہے کہ

ایماندار دُکھ میں ہی نہ پڑے رہیں۔ اُس کی یہ فریاد ہے کہ ایماندار خداوند کی خوبصورت نجات کا تجربہ کریں اور ہمیشہ اُس کی نجات کے لئے اُس کی ستائش کرتے رہیں۔

زبور نویس کو اپنے دُکھ اور تکلیف میں کوئی خوشی محسوس نہیں ہوتی۔ وہ زبور 70:5 میں خدا سے یہ عرض کرتا ہے کہ وہ اُسے چھڑائے۔ وہ جس قدر بھی ممکن ہو خدا کی تعریف سے مخلصی اور رہائی کا تجربہ کرنا چاہتا ہے۔ ہمیں یہاں پر یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ مسائل اور مصائب کا مقصد ہمیں شکست اور ریخت سے دوچار کرنا نہیں ہوتا۔ یہ تو خدا کے فضل اور اُس کی قدرت کا اظہار کا وسیلہ بن جاتے ہیں جب ہمیں غلبہ ملتا ہے اور ہم دنیا کے سامنے بدی پر خدا کے اختیار اور قدرت کی گواہی دیتے ہیں۔

زبور نویس 71 زبور میں اسی مضمون کو جاری رکھتا ہے۔ دیکھیں کہ دُکھوں اور مسائل میں گھرے ہوئے بھی داؤد کا ردِ عمل کیسا ہے۔ زبور 71:1 میں زبور نویس اپنے قارئین کو یاد دلاتا ہے کہ جب وہ مخلصی اور رہائی کا منتظر تھا۔ تو اُس نے خداوند میں پناہ لی۔ اُسے اعتماد تھا کہ جب تک اُس نے خداوند میں پناہ لی ہے، وہ شرمندہ نہ ہو گا۔

خداوند میں پناہ لینے کا کیا مطلب ہے؟ وہ لوگ جو خداوند میں پناہ لیتے ہیں، خداوند اور اُس کی سچائی سے لپٹے رہتے ہیں۔ بالکل ایسے ہی جس طرح ایک شیر خوار بچہ اپنے والدین کے ساتھ لپٹا اور چمٹا رہتا ہے۔ یہ مکمل اعتماد اور بھروسے کی تصویر ہے۔ مشکل اور مصیبت کی گھڑی میں، ہمارے لئے بہت آسان ہوتا ہے کہ ہم اپنے طور سے ہی مسئلے کا حل نکالیں اور اپنی کوشش سے کسی مشکل اور مصیبت سے رہائی پانے کی کوشش کریں۔ لیکن وہ شخص جو خداوند میں پناہ لیتا ہے، وہ مکمل طور پر خداوند پر توکل اور بھروسہ رکھتا ہے۔ اُسے خداوند اور اُس کی راہوں کی لگن ہوتی ہے اور وہ

خداوند سے لپٹا رہتا ہے۔ وہ کسی طور پر بھی اُس سے الگ نہیں ہوتا۔ زبور نویس مکمل طور پر پر اعتماد تھا کہ خداوند میں پناہ لینے سے وہ شرمندہ نہیں ہو گا۔ مصیبت کی گھڑی میں۔ جو کچھ آپ کو خدا کے بارے میں علم ہے اُس کے ساتھ لپٹے رہیں۔ اُس کی راہوں پر اعتماد کریں۔ کبھی موقع نہ دیں کہ دشمن آپ کو خدا کی سچائیوں اور وعدوں سے گمراہ کر کے دُور لے جائے۔

زبور نویس نے خدا سے التجا کی کہ وہ اپنی راستی میں اُسے مخلصی بخشے۔ (زبور 71:2) اُسے خداوند کی راستی پر اعتماد اور بھروسہ ہے۔ اُسے یقین ہے کہ جو کچھ بھلا ہے خدا وہی کچھ کرے گا۔

زبور نویس کے لئے خدا ایک چٹان تھا۔ دشمن کا کوئی تیر بھی اُس چٹان کے اندر گھس نہیں سکتا تھا۔ غور کریں کہ زبور نویس کس طرح اپنے قارئین کو یاد کراتا ہے کہ خدا اُس کی پناہ کی چٹان ہے جس میں وہ ہمیشہ ہی پناہ لے سکتا ہے۔ خواہ آزمائش کتنی ہی کڑی تھی، خداوند کے بازو اپنے بچوں کو قبول کرنے کے لئے ہمیشہ کھلے ہوئے تھے۔ حتیٰ کہ جب زبور نویس خدا کے ساتھ چلنے میں ناکام ہو گیا، تو بھی اُسے اعتماد اور بھروسہ تھا کہ وہ اب بھی اُس چٹان میں پناہ لینے کے لئے جا سکتا ہے اور اُس میں فضل پا سکتا ہے۔ اُسے یقین تھا کہ اُس چٹان سے اُسے معافی اور نجات ملے گی۔

غور کریں زبور، 71:3 زبور نویس نے خداوند سے عرض کی کہ وہ اُس کے بچائے جانے کا حکم صادر فرمائے۔ خواہ ہم اپنی زندگی میں کیسے بھی حالات و واقعات اور آزمائشوں سے گزریں، ہم فتح سے زیادہ دُور نہیں ہوتے۔ دشمن ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ خدا ایک ہی لفظ سے ہمیں شفا دے سکتا، بحال کر سکتا اور فتح سے ہمکنار کر سکتا ہے۔ کوئی بھی ایسی قید، بندھن یا جیل نہیں جو خدا کے ایک ہی لفظ سے نہ کھلے۔ اُس کی آواز سن کر، دشمن بھاگ جاتا ہے۔ ضرورت کے وقت یہ ہمارے لئے کس قدر تسلی کی بات ہے!

زبور نویس نے خدا سے یہ بھی عرض کی، کہ وہ اُسے بدکاروں کے ہاتھ سے چھڑائے۔(زبور 71:4)دیکھیں کہ کس طرح اُنہوں نے اُس پر اپنی گرفت جما رکھی ہے۔زبور نویس دشمن کے ہاتھوں میں تھا اور ظالم لوگ اُس پر ستم ڈھا رہے تھے۔وہ جانتا تھا کہ وہ خدا کی مرضی اور ارادے کے بغیر اُسے اپنی گرفت اور قید میں نہیں رکھ سکتے۔

زبور نویس نے اپنی جوانی کے وقتوں سے ہی اُس پر توکل اور بھروسہ کیا تھا۔اُس نے اپنی پیدائش ہی سے خداوند پر تکیہ کیا تھا۔خدا ہی اُسے اُس کی ماں کے پیٹ سے باہر لایا تھا۔اُس نے عمر بھر خدا پر توکل کیا تھا۔خدا ہی اُس کا چھڑانے والا ہوا۔اب کوئی وجہ نہیں تھی کہ خدا اُسے رہائی نہیں بخشے گا۔

اِس دُنیا کی آنکھوں میں، زبور نویس ایک بدشگون تھا۔دنیا اُسے دیکھتی اور یہ کہتی تھی کہ اُس کے لئے کوئی اُمید نہیں ہے۔اُن کا یہی ایمان تھا کہ وہ برباد ہو جائے گا۔دوسرے اُس کے بارے میں کیا سوچتے اور کیا کہتے تھے، کوئی چیز بھی خدا پر اُس کے توکل اور بھروسے کو خراب نہ کر سکی۔خدا اُس کے لئے ایک مضبوط پناہ گاہ تھا۔وہ دن قریب تھا جب اُس کا منہ ستائش سے بھر جانا تھا اور اُس نے خدا کی عظمت اور حشمت کو بیان کرنا تھا۔(71:8)اگرچہ حالات و واقعات اُس کے خلاف اور ناخوشگوار دکھائی دیتے تھے۔وہ جانتا تھا کہ خدا اُسے گرنے نہیں دے گا۔وہ اُسی سے لپٹا رہا۔اُس نے دشمن کو موقع نہ دیا کہ خدا پر اُس کی آس اور امید کو ختم کر دے۔

اپنے بچپن اور جوانی میں بھی، خدا نے اُسے مصیبتوں سے رہائی دی تھی۔اُس نے خدا سے عرض کی کہ وہ اُسے نکال نہ دے۔اب جب کہ وہ بوڑھا ہو چکا ہے اور اُس کی قوت پہلے جیسی نہیں رہی تو اُسے اب اور بھی زیادہ خدا کی ضرورت ہے۔

زبور نویس کے دشمن اُس کے خلاف بولتے تھے۔اور اُسے مار ڈالنے کے لئے درُست وقت کے منتظر تھے۔اُس کی جان بڑے خطرہ میں تھی۔اُنہوں نے یہی محسوس کیا تھا کہ خدا اُسے بھول چکا ہے۔اُن کا یقین تھا کہ وہ اُس کا پیچھا کریں گے تو کوئی نہیں ہو گا جو اُسے اُن کے ہاتھوں سے چھڑا پائے گا۔اس سے زبور نویس کی گہرے دُکھوں کا اندازہ ہوتا ہے۔تاہم زبور 71:12 میں زبور نویس کا توکل اور بھروسہ خداوند میں قائم نظر آتا ہے۔دشمنوں کی باتیں اور ارد گرد کے حالات و واقعات اُس کے اعتماد اور ایمان کو متزلزل نہ کر سکے۔اُس نے دُعا کی ہے کہ الزام تراش شرمندہ اور خجل ہوں اور حقارت اور رسوائی سے ملبس ہوں۔وہ جو کچھ بھی کر رہے ہیں،اُس نے سارا معاملہ خدا کے ہاتھوں میں دے دیا۔(13)

زبور نویس کا ایمان تھا کہ وہ دن آ رہا ہے جب وہ خدا کی راستی اور نجات کے لئے اُس کی شکر گزاری کرے گا۔اُسے معلوم نہیں تھا کہ نجات کس صورت میں آئے گی۔۔اس وقت تو حالات و واقعات اُس کے حق میں دکھائی نہیں دے رہے تھے۔۔لیکن کسی بھی طرح کی صورتحال اُس کے ایمان اور اعتماد کو ہلا نہ سکی۔وہ دن قریب تھا جب اُس نے خدا کے عجیب اور زبردست کاموں کو بیان کرنا تھا۔(71:16)زبور نویس کی دلیل بہت سادہ ہے۔خدا بھلا ہے اور ہمیشہ بھلائی کے کام کرتا ہے۔خدا نے اُس کی جوانی میں بھی اُسے سنبھالا تھا۔اب کوئی وجہ نہیں تھی کہ خدا اُس کے بڑھاپے میں اُس کے لئے مخلصی اور رہائی کا کوئی کام نہیں کرے گا۔اُس کا پورے دل سے یہی ایمان تھا کہ خدا نے اُسے ترک نہیں کیا۔اُس نے تو آنے والی نسلوں کے درمیان اُس کے پُر قدرت کاموں کو بیان کرنا تھا۔(71:8)

اسرائیل کے قدوس خدا کی مانند کوئی نہیں تھا۔زبور نویس ہمیں یاد دلاتا ہے ہ کہ خدا کی راستی آسمانوں تک بلند ہے۔وہ تو ہمیشہ ہی خدا ہے۔اور وہ ہمیشہ فاتح ہو گا۔

اگرچہ خدانے زبورنویس کودُکھ اور تلخی اور مصیبت سے گزرنے دیا۔اُس نے اُسے اپنے وقت پر رہائی دی۔خدانے اُسے زمین کی گہرائی سے چھڑایااوراُسے اونچی جگہ پر بٹھایا۔(71:20)خدا نے اُس کی عزت اور تسلی کواور زیادہ کردیا۔(71:21)زبورنویس اپنی بربط نکال کر خدا کی پرستش میں گیت گانے لگتاہے۔(71:22)اُس کے ہونٹ خوشی سے نعرے مارتے اوراُس کی تعریف میں گاتے ہیں جس نے اُسے رہائی بخشی۔(71:3)اُس کی زبان نے سارے دل اُس کے راست کاموں کی تعریف بیان کی۔لیکن جواس ُکے نقصان کے خواہ تھے۔وہ شرمندہ ہوئے

چند غور طلب باتیں

☆۔خداوندکواپنی پناہ گاہ بنانے کاکیامطلب ہے؟

☆۔خدانے ماضی میں آپ کوکس طرح رہائی بخشی؟کیاآپ ہمیشہ ہی اُس رہائی اور مخلصی کے مستحق ہوتے ہیں؟

☆۔اِس زبورسے ہمیں آج مخلصی کے بارے کیاسیکھنے کوملتاہے؟

☆۔خداکی راستبازی کیاہے؟اِس سے ہمیں مصیبت کی گھڑی میں کیااُمید حاصل ہوتی ہے؟

☆۔ابلیس مصیبت کی گھڑی میں ہماری توجہ اوردھیان خداوندسے ہٹانے کی کوشش کرے گا؟ابلیس آزمائش کے وقت کس طرح ہمیں آزماتارہا؟

☆۔مصیبت کی گھڑی میں یہ زبورکس طرح آپ کے لئے چیلنج ہے؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔ماضی کی گھڑی میں ملنے والی رہائی اور مخلصی کے بارے چند لمحات کے لئے غور کریں۔اُس خاص موقع کو یاد کریں جب خاص طور پر خدا نے آپ کو کسی مصیبت اور آزمائش سے رہائی بخشی۔

☆۔خواہ زندگی میں کچھ بھی ہو خداوند کی شکر گزاری کریں، وہ ہمیشہ وہی کرے گا جو دُرست اور راست ہے۔

☆۔خداوند سے درخواست کریں کہ زبور نویس جیسا اعتماد اور بھروسہ آپ کو عطا کرے تاکہ آپ کو مصیبت کی گھڑی میں قائم رہنے کی توفیق ملے۔

بادشاہ کی دُعا

اس باب کے مطالعہ سے پہلے 72 زبور کا مطالعہ کریں

زبور 72 داؤد بادشاہ کی دُعا ہے جو وہ اپنے عہدِ حکومت کے تعلق سے کرتا ہے۔اِس دُعا میں، داؤد اپنے عہدِ حکومت کو خدا کی حضوری میں لاتا ہے اور اُس پر خدا کی برکت کو مانگتا ہے۔ غور کریں، داؤد آغاز میں خدا سے دو چیزوں کے لئے درخواست کرتا ہے۔

پہلی چیز۔داؤد نے خدا سے عدل وانصاف مانگا۔عدل وانصاف ایک ایسی خوبی ہوتی ہے جس سے لوگوں کے ساتھ برابری اور رواداری کا سلوک کیا جاتا ہے۔ غریبوں کے ساتھ بھی امیروں جیسا روّیہ اور سلوک اپنایا جاتا ہے۔داؤد اپنی دوسری درخواست میں، اپنے راست دل ہونے کے لئے دُعا کرتا ہے۔تاکہ وہ کسی کے ساتھ طرفداری اختیار کرتے ہوئے غیر مساوی سلوک نہ کرے۔ اس متن میں، راستبازی کا تعلق خدا کی شریعت کی تعظیم سے ہے۔اُس کے مقصد کے مطابق زندگی بسر کرنے سے ہے۔داؤد خدا کے حضور یہ عرض کر رہا ہے کہ وہ اُسے یہ توفیق اور قابلیت عطافرمائے تاکہ وہ اُس کے معیار کے مطابق اپنے عہدِ حکومت کو چلا سکے۔داؤد کے دل کی یہ خواہش تھی کہ وہ خدا کے لوگوں پر راستبازی اور عدل کے ساتھ حکومت کرے۔(2آیت)

غور کریں، یہ زبور ہمیں داؤد کے عہدِ حکومت کے تعلق سے کیا بتاتا ہے۔ تیسری آیت ہمیں بتاتی ہے کہ پہاڑ لوگوں کے لئے خوشحالی کو لائے۔یہاں پر یہ منظر نظر آتا ہے کہ اُوپر سے بارش برس رہی ہے نشیبی علاقہ جات کو سیر اب کر رہی ہے۔یہاں پر بارش کی بجائے، خداوند کی برکات

بارش کی طرح برس رہی ہیں۔ داؤد کا عہدِ حکومت باعثِ برکت تھااور یہ ایک خوشحال دَور تھا۔ خدا کی برکت ہی پہاڑوں سے زمین پر ندیاں بہاتی ہے۔ جہاں پر خدا کے لوگ سکونت پذیر ہیں۔ داؤد کا دَور ایک خوشحالی کا دَور تھا۔

نہ صرف داؤد کی سلطنت کا دَور خوشحالی کا دور تھا بلکہ یہ راستبازی کا دَور بھی تھا۔ تیسری آیت میں، پہاڑیاں راستبازی کا پھل پیدا کرتی ہیں۔ داؤد اپنے دَور حکومت میں خداوند کی راہوں پر چلتا رہا۔ داؤد جب بادشاہ تھا تو راستبازی کے کام اور عدل وانصاف کثرت سے دیکھنے میں آیا۔

چوتھی آیت میں، داؤد نے اپنے ملک کے محتاجوں اور مصیبت زدہ لوگوں کی مدد کی اور اُن کو ظالم کے ہاتھ سے بچایا۔ اُس نے ظالم کے ہاتھ سے محتاج کے بچوں کو بچایا۔ داؤد گہرے طور پر اُن لوگوں سے واقف تھا، جن سے بے انصافی ہو رہی تھی، اُس نے ایسے لوگوں پر خاص توجہ اور دھیان دیا۔

خدا کی برکت داؤد کے عہدِ حکومت اور اُس کی زندگی پر تھی کیونکہ اُس نے عمر درازی پائی۔ زبور 21 میں، داؤد نے عمر دازی کے لئے دُعا کی۔

5ویں آیت میں، داؤد اپنے دورِ حکومت کو اِس طور سے بیان کرتا ہے کہ جب تک سورج اور چاند باقی ہیں اُس کا دورِ حکومت بھی قائم رہے گا وہ نسل در نسل چلتا اور آگے بڑھتا رہے۔ لمبی عمر اِس بات کا نشان تھی کہ خدا داؤد سے خوشنود ہے اور ساتھ ہی یہ اُس بات کا بھی ثبوت تھی کہ خدا کی برکت اُس کی منسٹری پر ہے۔

داؤد اپنی سلطنت کو اُس کھیت سے تشبیہ دیتا ہے اور بارش کی مانند قرار دیتا ہے جو زمین کو سیراب کرتی ہے۔(6 آیت) بارش نیا بنانے اور خوشحالی لانے کے لئے برستی ہے۔ بارش برستی ہے تو کثرت سے فصل پیدا ہوتی ہے۔ کھیتوں اور کھلیانوں پر رونق آجاتی ہے۔اسی طرح داؤد کا عہدِ حکومت بھی اُس کے لوگوں کے لئے کسی نعمت اور برکت سے کم نہیں تھا۔اسرائیل اور یہوداہ کے کچھ بادشاہ خدا سے منحرف ہوگئے اور اُس کی عطا کردہ برکات کا غلط استعمال کیا۔ لیکن داؤد کا روّیہ اور طرزِ زندگی ایسا نہیں تھا۔اُس نے بڑی خوشحالی، برکت اور تازگی کی طرف اپنے لوگوں کی راہنمائی کی۔

داؤد کے عہدِ حکومت کے دوران، راستباز لوگوں نے ترقی کی اور کثرت کی برکات نازل ہوئیں۔(7 آیت) داؤد خدا سے محبت رکھتا اور اُس کی راہوں پر چلتا تھا۔ ملک میں جو برکات اور خوشحالی تھی اور لوگ طرح طرح کی نعمتوں سے لطف اندوز ہو رہے تھے، یہ سب کچھ اُن کے بادشاہ کے راست طرزِ زندگی کے سبب سے تھا جو خدا کی راہوں میں مگن اور مسرور رہتا تھا۔ چونکہ وہ خدا کا طلب تھا،اِس لئے خدا نے اُس کی سرزمین اور لوگوں کو کثرت کی برکات سے نوازا تھا، خدا نے داؤد کی سلطنت کو وسعت عطا کی۔اور داؤد ایک زبردست اور قوی بادشاہ بن گیا۔ وہ آٹھویں آیت میں، اپنے عہدِ سلطنت کو سمندر سے سمندر اور دریا سے زمین کی انتہا تک بیان کرتا ہے۔ اگرچہ داؤد نے بہت سی جنگیں جیتیں، اور اُس کی حدود بڑھتی چلی گئیں، خداوند یسوع، جو کہ داؤد کی نسل سے تھا، اُسی نے دُنیا کی انتہاہ تک سلطنت کی۔ داؤد کا عہدِ حکومت اور خوشحالی تو ایک علامتی تصویر ہے۔ یہ تو اُس سلطنت اور عہد حکومت کی تصویر ہے جو یسوع مسیح کے وسیلہ سے اس دُنیا میں قائم ہوگا۔

10-9 آیات میں داؤد کی زندگی اور دورِ سلطنت پر خدا کی برکت کا ثبوت بھی واضح طور پر دیکھنے کو ملتا ہے۔ یہاں پر داؤد ہمیں بیابانی قبائل کے اُس کے سامنے جھکنے کے بارے میں بتاتا ہے۔ اور اُس کے دشمنوں کے خاک چاٹنے کے تعلق سے بیان کرتا ہے۔ ترسیس اور دوسرے دُور کے ساحلی علاقہ جات کے بادشاہ اُس کے لئے اُس کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ یہ بات سیبا اور صبا کے بادشاہوں پر صادق آتی ہے۔ وہ بھی داؤد بادشاہ کے لئے تحائف لائے۔ بہت سی قوموں کے بادشاہ داؤد کے سامنے جھکے اور اُس کی خدمت کی۔ خدا نے بطور ایک بادشاہ داؤد کو سرفرازی اور کامیابی عطا کی۔ یہاں پر قابلِ غور بات یہ بھی ہے کہ خداوند یسوع جو داؤد کی اصل اور نسل سے تھا اُسے بھی بہت سی قوموں نے بادشاہوں کے بادشاہ اور خداوندوں کے خدا کے طور پر دیکھا۔

اگرچہ وہ ایک زبردست اور قوی بادشاہ تھا، داؤد کی توجہ اور دھیان مصیبت زدہ اور مظلوموں پر رہا۔ اُس کے دل پر ایسے لوگوں کا بوجھ تھا۔ اُس نے محتاج کو چھڑایا اور اُن لوگوں تک پہنچا جن کو کوئی پرسانِ حال نہیں تھا۔ اُس نے کمزور کے لئے رحمت اور شفقت دکھائی اور بہتوں کو موت سے چھڑایا۔ ظالموں اور سرکش لوگوں سے اُنہیں آزادی بخشی۔ اُن کا خون اُس کی نظر میں گران بہا تھا۔ (13-14)

ان آیات میں ہمیں عدل وانصاف کا بول بالا ہوتا ہوا دکھائی دے رہا ہے۔ ہم داؤد کے دورِ حکومت میں راستبازی کو قائم ہوتے ہوئے دیکھ رہے ہیں۔ اُس کی فریاد اور پکار یہ ہے کہ خداوند یسوع اُسے عدل وانصاف کے ساتھ بادشاہی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

پندہ تا سترہ آیات میں، داؤد نے خدا سے ایک خاص برکت چاہی، پندرہ آیت میں، وہ خدا سے یہ عرض کرتا ہے کہ وہ زندہ رہے اور عدل اور انصاف اور راستی کے ساتھ اپنی حکومت کو چلاتا

رہے۔اُس نے پندرہ اور سولہ آیات میں برکت اور خوشحالی کے لئے بھی دُعا کی۔ان آیات میں، اُس نے خدا سے کہا کہ سبا کا سونا اُسے دیا جائے۔اُس نے یہ بھی عرض کی کہ ملک میں غلہ کثرت سے ہو۔اور یہ پہاڑیوں کی چوٹیوں پر لہلہائے۔سولہ آیات میں،اُس نے دُعا کی کہ پھل کثرت سے پیدا ہوں اور زمین لبنان کی طرح اپنا پھل دے اور خوشحال ہو۔وہ چاہتا تھا کہ پھل کھیت کی گھاس کی طرح کثرت سے ہوں۔اُس نے اُسے اپنے فرض کے طور پر دیکھا کہ جن چیزوں کی اُس کی قوم محتاج ہے وہ اُنہیں وہی چیزیں مہیا کرے۔لیکن وہ ایسا کرنے کے لئے اپنی مہارت اور دولت پر بھروسہ نہیں کرتا۔وہ خدا کی برکت اور مہیا کرنے والی قدرت کے لئے دُعا کرتا ہے۔

داؤد کی تیسری درخواست پندرہ آیت میں دیکھنے کو ملتی ہے۔یہاں پر داؤد لوگوں سے کہتا ہے کہ وہ اُس کے لئے دُعا کریں اور اُسے دن بھر مبارک کہیں،اُس کے لئے برکت چاہیں۔وہ اپنی رعایا کے لئے دُعا کی ضرورت کو محسوس کرتا ہے۔اُسے معلوم ہے کہ اُس کی کمک اور حکمت کہاں سے آتی ہے۔اسی لئے،وہ خدا سے یہ چاہتا ہے کہ وہ ایسے لوگوں کو کھڑا کرے جو اُس کے لئے دُعا کرتے رہیں۔جبکہ وہ راستی اور عدل سے امورِ سلطنت انجام دیتا رہے۔

داؤد نے یہ بھی دُعا کی کہ اُس کے لوگ سارا دن اُس کو مبارک کہیں۔کیونکہ اُس نے اُن کے لئے بڑے بڑے کام کئے ہیں۔وہ اُن کے ساتھ عدل وانصاف کے ساتھ پیش آیا۔اُس کے زیرِ انتظام غریب اور محتاجوں کا بھی خیال رکھا گیا۔ملک میں کثرت کی برکات تھیں۔یہ ساری برکات داؤد کی کاوشوں کا نتیجہ تھیں جو اُس نے اپنی رعایا کے لئے کی تھیں۔داؤد چاہتا تھا کہ لوگ اُس کی عزت اور تعظیم کریں۔اُسے اپنا قائد مانیں اور اپنے درمیان اُس کی راست اور عدل وانصاف والی حکومت سے برکت پائیں۔وہ چاہتا تھا کہ وہ خداوند کی خدمت کرنے اور اُس کے ساتھ وفاداری سے چلنے کے فوائد کو دیکھیں۔

17 ویں آیت میں، داؤد نے خداوند سے عرض کی، کہ اُس کا نام ہمیشہ رہے۔اور قومیں اُس کے نام سے برکت پائیں۔ وہ چاہتا ہے کہ ساری قومیں اُس کی راستی اور حکمرانی کو یاد رکھیں۔ وہ چاہتا ہے کہ قومیں اُن برکات کا تجربہ کریں جن برکات کا تجربہ اُسے بھی ہوا ہے۔ یسوع مسیح کے وسیلہ سے اس کی دُعا کثرت سے پوری ہوئی۔ خداوند یسوع دُنیا کی انتہا تک پہنچا اور اپنی نجات کے انتظام کے وسیلہ سے باعثِ برکت ہوا۔ ہمارے لئے یہ بات قابلِ غور ہے کہ داؤد ایسا دَورِ حکومت چاہتا ہے جسے لوگ دیکھ کر اُس کی تعریف کریں۔ وہ دوسروں کے لئے ایک نمونہ اور مثال بننا چاہتا ہے تاکہ لوگ اُس کے نقشِ قدم پر چلیں۔ خاص طور پر عدل وانصاف اور راستی کے کاموں کے حوالہ سے۔ یہاں پر ہمارے لئے ایک چیلنج ہے۔ کیا ہم راستی اور عدل کی زندگی بسر کر رہے ہیں؟ کیا ہمارا طرزِ زندگی دوسروں کے لئے حوصلہ افزائی اور برکت کا وسیلہ ہے؟ کیا ہم اپنے بچوں کے لئے اپنے طرزِ زندگی کی اچھی مثال چھوڑ جائیں گے، ایسا کہ وہ ہمارے نقشِ قدم پر چلیں؟ کیا اُنہیں کوئی ثبوت نظر آتا ہے کہ ہم خدا کے ساتھ وفاداری کے ساتھ چل رہے ہیں؟ کیا اُنہیں ہمارے طرزِ زندگی سے راستبازی کی زندگی کے فوائد نظر آتے ہیں؟ داؤد کے دل کی یہی دُعا تھی کہ زمین کی انتہا تک خدا کے لوگ اُس کی زندگی اور وفاداری سے خدا کے ساتھ چلنے کے وسیلہ سے برکت پائیں۔

خدا کا بندہ داؤد اپنے لئے اُن برکات کو نہیں مانگ رہا۔ 18-20 آیات میں وہ اس بات کو بالکل واضح کرتا ہے کہ تمام ستائش اور جلال خدا کے جلال کے لئے ہے۔ خدا نے مہیب اور عجیب کام کئے تھے۔ وہ خدا کے عجیب کاموں کا منبع خدا ہی کو سمجھنا اور تسلیم کرتا ہے۔ اور مردِ خدا داؤد اِس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ خدا کے بغیر اُس کا عہدِ حکومت بالکل بے کار ہو گا۔

19 ویں آیت میں، داؤد نے اپنی خواہش کا اظہار کیا کہ وہ چاہتا ہے کہ ہمیشہ خداوند کے نام کی ستائش کی جائے۔ اور یہ کہ زمین خدا کے جلال سے معمور ہو۔ داؤد یہ نہیں کہہ رہا کہ اُس کا نام سر بلند ہو اور اُس کے نام کو یاد رکھا جائے۔ وہ تو یہ چاہتا ہے کہ زمین خدا کے جلال سے معمور ہو اور اُس کے نام کو یاد رکھا جائے، اُس کا پاک نام مبارک ہو۔ وہ کسی طور پر بھی شرماتا نہیں۔ وہ اچھی باتوں کے واقع ہونے کے لئے دُعا کرتا ہے۔ کہ اُس کے وسیلہ سے عجیب کام ظہور میں آئیں تا کہ خداوند کے نام کو جلال ملے۔ لوگ خدا کو ہم میں اور ہماری زندگی میں اُس کے نمائندگان کے طور پر دیکھتے ہیں۔ کیا ہماری زندگیوں سے خدا کا جلال منعکس ہوتا ہے ؟

کیا لوگ ہم پر نظر کرتے ہیں تو اُنہیں خدا کی سوچ اور اُس کے کام نظر آتے ہیں ؟ داؤد کثرت کی برکات کے لئے دُعا کرنے سے شرماتا نہیں۔ تا کہ پوری دُنیا خدا کی خدمت کے کاموں سے برکت پائے۔ ہم اپنی زندگیوں سے دوسرے لوگوں کو کیا سکھانا چاہتے ہیں ؟ آپ کس بات کے لئے چاہتے ہیں کہ آپ کو یاد رکھا جائے ؟ لوگوں کو آپ کی زندگی میں کس حد تک خدا نظر آتا ہے ؟ کیا اُنہیں ہماری زندگی کو دیکھ کر خدا کی قوت اور قدرت، اس کا عدل وانصاف اور اُس کی قدوسیت کی آگاہی اور شعور حاصل ہوتا ہے ؟ کاش ہم بھی داؤد کی طرح دُعا کریں کہ وہ ہمیں اپنی بادشاہی کی وسعت کے لئے بڑی قوت اور قدرت سے استعمال کرے۔ خدا ہمیں توفیق فرمائے تا کہ ہم زیادہ سے زیادہ برکات مانگنے سے کبھی نہ شرمائیں۔ تا کہ اُس کا نام زیادہ سے زیادہ سربلند ہو۔

چند غور طلب باتیں

☆۔انصاف کیا ہے ؟راستبازی کیا ہے ؟☆۔اپنی خدمت اور شخصی زندگی کے لئے آپ کیا دُعا کرتے ہیں ؟☆۔اپنے طور پر بڑے بڑے کاموں اور چیزوں کے لئے دُعا کرنے اور خدا کے جلال کے لئے بڑے بڑے کاموں کے لئے دُعا کرنے میں کیا فرق ہے ؟

☆۔آپ اپنے معاشرے میں کیسی گواہی رکھتے ہیں؟کیا آپ کے ارد گرد کے لوگ آپ کی زندگی میں خدا کی قوت اور حضوری سے واقف اور آگاہ ہیں ؟☆۔آپ کی زندگی اور منسٹری میں خدا کی حضوری کا کیا ثبوت ہے ؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔جو خدمت خدا نے آپ کو عطا کی ہے،اُس کے لئے شکر گزاری کریں۔خداوند سے کہیں کہ وہ اپنے جلال کے لئے آپ کی خدمت کو وسعت بخشے۔

☆۔داؤد چاہتا تھا کہ اُس کے عہدِ حکومت میں دُعا میں مدد اور معاونت کرنے والے لوگ اُس کے ساتھ ٹیم کی صورت میں کھڑے ہوں۔

☆۔کیا آپ کے پاس ایسی ٹیم ہے ؟خداوند سے ایسی دُعائیہ ٹیم مانگیں جو آپ کی زندگی اور آپ کو خداوند کے حضور پیش کرے۔

☆۔خداوند سے درخواست کریں کہ وہ آپ کو اپنی راستبازی، قوت اور عدل کی زندہ و جاوید تصویر بنادے۔

Phone No: 0335-1470565

Mathewforjesus7@yahoo.ca

Light to My Path Book Distribution Canada.